

مشکوٰۃ المصابیح

جلد پنجم

تحقیق و نظر ثانی

فَاضِلُ إِسْلَامِيكَ يُؤَنِّهُ رُسُلِي الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ

مکتبہ امیر محمد علی شاہ

مکتبہ امیر محمد علی شاہ

£ - BOOKS RELEASER

THE REAL MUSLIMS PORTAL

”اور جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دین وہ قبول کیا کرو اور جس سے وہ روکیں اس سے رک جیایا کرو“ (مِیْوَرَةُ الْجَنَّةِ ۷)

مشکوٰۃ المصابیح

للشيخ الإمام أبي القاسم محمد بن عبد الله بن محمد بن أبي بكر بن عبد الرحمن بن عبد الوهاب بن عبد البر بن عبد الحميد بن عبد المطلب بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

جلد پنجم

ترجمہ و تشریح

مولانا محمد صادق خلیل الرحمن

تحقیق و نظر ثانی

فَمَا نَصْرُ مُحَمَّدٍ وَكَانُوا

فَاضِلُ الْإِسْلَامِ كُيُوتُورُ سَيِّدِي الْمَدِينَةِ لِلنُّورِ

وَاحِدٌ تَقْسِيمٌ كَارٌ

نَاشِرٌ

خليفة
إدارة الترجمة
والثقافة

رحمت آباد (حاجی آباد) فیصل آباد، پاکستان

مکتبہ محمدیہ

یکٹ $\frac{10.9}{7.8}$ چیمپ وطنی ضلع ساہیوال

24309

سے برسرِ



مکتبۃ المصاحف
شیخ ولی الدین الدین الخطیب البتریزی رحمہ اللہ
استاذ العلماء مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ

RMPInternational.TK حافظ ناصر محمود انور

عبدالرحمان عابد

موسٹر وے پرنٹر

جنوری 2005ء

600

مکتبۃ المصاحف

1- رو

16091

نام کتاب
تالیف
ترجمہ و تشریح
نظر ثانی
طابع
مطبع
طبع اول
تعداد
ناشر
قیمت

مکتبہ اسلامیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Ph.: 0092-042-7244973

دارالکتب افیقہ شیش محلہ لاہور

Ph.: 0092-042-7237184
7230271- 7213032

اسٹاکسٹ

ملنے کے چتے

اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ فون نمبر: 7357587 مکتبہ قدوسیہ رحمن مارکیٹ - غزنی سٹریٹ -
لعمانی کتب خانہ غزنی سٹریٹ فون: 7321865 محمدی پبلشنگ ہاؤس الفضل مارکیٹ
دارالقرآن الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور فون 042-7231602 حدیفہ اکیڈمی الفضل مارکیٹ

اردو بازار
لاہور

مکتبہ اسلامیہ - بیرون امین پور بازار بالحقا بل شیل پٹرول پمپ رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار
مکتبہ اہل حدیث، بالحقا بل مرکز جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار ملک سنز - کارخانہ بازار

بھیل آباد

والی کتاب گھر اردو بازار 233089 مدینہ کتاب گھر اردو بازار مکتبہ نعمانیہ اردو بازار

کوچر انوالہ

فاروقی کتب خانہ بیرون پور گریٹ 541809 مکتبہ دارالسلام سنگھیا نوالی مسجد قناتہ پور گریٹ 541229

ملتان

مکتبہ تعظیم السنہ شیربانی ٹاؤن - غازی روڈ 528621

اوکاڑہ

اسلامی کتب خانہ ڈاکخانہ بازار نزد پانی والی نیکی مسجد وطنی فیض سائیل

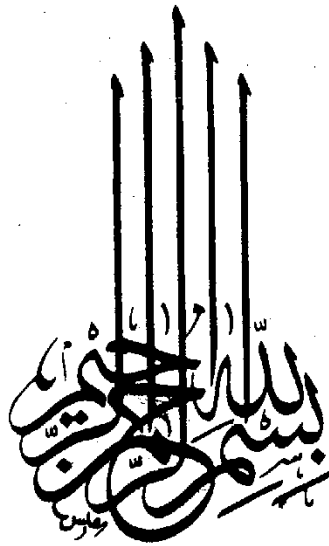
چیمہ وطنی

فہرست عنوانات (جلد پنجم)

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
	[کِتَابُ الْفَضَائِلِ]	
	سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل	۱
۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسامی مبارک اور صفات مبارکہ	۲
۳۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات اور اخلاق	۳
۴۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آغازِ وحی	۴
۵۲	نبوت کی علامات	۵
۶۶	اسراء اور معراج کا بیان	۶
۷۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات	۷
۱۲۴	کرامات کے بارے میں	۸
۱۳۱	تکرمہ سے صحابہ کرامؓ کی ہجرت اور آپؐ کی وفات	۹
۱۴۴	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث وغیرہ	۱۰
	[کِتَابُ الْمَنَاقِبِ وَالْفَضَائِلِ]	
۱۴۷	قریش کے فضائل اور قبائل کا تذکرہ	۱۱
۱۵۸	صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے فضائل	۱۲
۱۶۳	ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل	۱۳
۱۷۱	عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل	۱۴

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۸۵	عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل	۱۵
۱۹۳	ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے فضائل	۱۶
۲۱۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیتؑ کے فضائل	۱۷
۲۳۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہراتؑ کے فضائل	۱۸
۲۳۸	مختلف صحابہ کرامؓ کے فضائل	۱۹
۲۶۳	جنگِ بدر میں شریک صحابہ کرامؓ کے اسمائے گرامی	۲۰
۲۶۶	یمن، شام اور اودیس قرنی کے بارے میں	۲۱
۲۷۲	اہمیتِ مسلمہ کے ذوالپ کے بارے میں	۲۲
۲۷۹	فہرست آیات (جلد پنجم)	۲۳
الْفَهْرَسُ الْعَامَّةُ		
۲۸۱	الفہرست العامۃ	۲۴
۲۸۳	فہرست الاعلام	۲۵
۳۱۵	فہرست الاحادیث القویہ	۲۶
۳۹۹	فہرست الاحادیث المعلیہ	۲۷
۴۱۳	فہرست الادا امر	۲۸
۴۱۵	فہرست النواہی	۲۹
۴۱۹	فہرست الآثار	۳۰
۴۲۵	فہرست الاحادیث القدیہ	۳۱
۴۲۷	فہرست کتابیات	۳۲





کِتَابُ الْفَضَائِلِ

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۷۳۹- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قُرُونًا قَرَنًا، حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ مِنْهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۷۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بنی آدم کے ہر دور کے بہترین زمانے میں (پشت در پشت) نخل کیا جاتا رہا ہے حتیٰ کہ میں اس موجودہ زمانہ میں (پیدا) ہوا (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب شروع سے آپ کی پیدائش تک نہایت معزز و محترم افراد پر مشتمل تھا۔ آپ کے آباء و اجداد جو اپنے وقت کے انتہائی معزز اور صاحبِ فضل لوگ تھے آپ ان کی پشت در پشت نخل ہوئے آپ اس زمانے میں تشریف لائے جو ”خیر القرن“ کہلایا۔ (واللہ اعلم)

۵۷۴۰- (۲) وَهْنُ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْفَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كَنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كَنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشِ بْنِ هَاشِمٍ بَنِي إِصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وفی روایۃ للترمذی: «إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلِ بَنِي كَنَانَةَ».

۵۷۳۰: وَابْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَّانُ كَرْتِهِ فِي رَأْيِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِيَ بِأَبِي
فَرَّارٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى لِيَسْمِيَ بِأَسْمَاءِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْ لَا يَكُنَّ لَهُ وَلَدٌ فِي كَنَانِهِ كَوْنَهُ مِنْ قَبْلِ
كَيْ يَكُنَّ لَهُ وَلَدٌ فِي كَنَانِهِ كَوْنَهُ مِنْ قَبْلِ كَيْ يَكُنَّ لَهُ وَلَدٌ فِي كَنَانِهِ كَوْنَهُ مِنْ قَبْلِ كَيْ يَكُنَّ لَهُ وَلَدٌ فِي كَنَانِهِ
كَوْنَهُ مِنْ قَبْلِ كَيْ يَكُنَّ لَهُ وَلَدٌ فِي كَنَانِهِ كَوْنَهُ مِنْ قَبْلِ كَيْ يَكُنَّ لَهُ وَلَدٌ فِي كَنَانِهِ كَوْنَهُ مِنْ قَبْلِ كَيْ يَكُنَّ لَهُ وَلَدٌ فِي كَنَانِهِ

وضاحت: آپ کا نسب تعلق حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ہے، حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بیٹے قیدار کی
اولاد میں سے ایک شخص کا نام عدنان تھا، انہی کی اولاد سے آگے چل کر آپ پیدا ہوئے۔ آپ کا مکمل نسب نامہ
درج ذیل ہے۔

ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن حاشم بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن كعب بن لوی
بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن نضر بن نزار بن معد بن عدنان۔
(سیرت ابن ہشام، مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۳۵)

۵۷۴۱- (۳) وَهَذَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ
آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشْفَعٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں قیامت کے دن
اولادِ آدم کا سرور ہوں گا اور میں وہ پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کھلے گی نیز سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا
اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی (مسلم)

۵۷۴۲- (۴) وَهَذَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ
تَبَعًا - يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَفْرُغُ بَابَ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۴۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن پیغمبروں
میں سے جس پیغمبر کے ماننے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی، وہ میں ہوں گا اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا
جو جنت کے دروازے کو کھولے گا (مسلم)

۵۷۴۳- (۵) وَهَذَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَى بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،
فَأَسْتَفِيعُ، فَيَقُولُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَاقُولُ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ: بِكَ أُمِرْتُ أَنْ لَا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ
قَبْلَكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۴۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں قیامت کے دن
جنت کے دروازے کے پاس آؤں گا اور اس کو کھلاؤں گا تو (جنت کا) دربان فرشتہ پوچھے گا کہ آپ کون ہیں؟

میں جواب دوں گا کہ میری ہوں۔ وہ کہے گا مجھے حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے میں کسی کے لیے دروازہ نہ کھولوں۔
(مسلم)

۵۷۴۴- (۶) وَفَضَّلَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدِّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صَدَّقْتُ، وَإِنْ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صَدَّقَهُ مِنْ أَمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۴۴: اس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں سب سے پہلے (کتابکاروں کے لیے) شفاعت کرنے والا میں ہوں گا۔ پیغمبروں میں سے کسی پیغمبر کی اس قدر تصدیق نہیں کی گئی جس قدر میری تصدیق کی گئی ہے جبکہ پیغمبروں میں ایک پیغمبر ایسے بھی گزرے ہیں جن کی تصدیق ان کی امت میں سے صرف ایک شخص نے کی تھی (مسلم)

۵۷۴۵- (۷) وَفَضَّلَ ابْنُ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرِ أَحْسَنِ بُيُوتَانِهِ تَرُكُ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبَنَةٍ، فَطَافَ بِهِ النَّظَّارُ، يَتَعَجُّبُونَ مِنْ حُسْنِ بُيُوتَانِهِ، إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبَنَةِ، فَكُنْتُ أَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبَنَةِ، خَتَمَ بِي الْبُيُوتَانُ وَخَتَمَ بِي الرَّسُولُ». وَفِي رِوَايَةٍ: «فَأَنَا اللَّبَنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس محل کی مانند ہے جس کی عمارت نہایت شاندار بنی ہوئی ہے لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹی گئی ہے، دیکھنے والوں نے اسے گھوم پھر کر دیکھا وہ ایک اینٹ کے برابر خالی جگہ کے علاوہ عمارت کی خوبصورتی پر متحجب تھے۔ پس میں نے اس اینٹ کی جگہ کو پُر کر دیا یہ عمارت میری وجہ سے مکمل ہوئی اور پیغمبروں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ میں ہی وہ (آخری) اینٹ ہوں اور میں ہی آخری نبی ہوں (بخاری، مسلم)

۵۷۴۶- (۸) وَفَضَّلَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا يَمْلِكُهُ آمَنَ عَلَيْهِ النَّاسُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُعْطِيَ وَحْيًا أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ، وَارْجُوا أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پیغمبروں میں سے ہر پیغمبر کو معجزات میں سے صرف اس قدر حصہ دیا گیا ہے کہ جس پر انسان ایمان لائے اور مجھے جو معجزہ عطا کیا گیا ہے وہ وحی (کلام الہی) ہے جسے اللہ تعالیٰ نے میری جانب بھیجا ہے پس (اسی کی وجہ سے) میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے ماننے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی (بخاری، مسلم)

۵۷۴۷- (۹) وَفَضَّلَ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُعْطِيتُ خَمْسًا

لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي : نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا قَائِمًا رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكْتُهُ الصَّلَاةَ فَلَيِّضَلْ ، وَأُحْلِلْتُ لِيَ الْمَغَانِمَ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي ؛ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۵۷۴۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے پانچ ایسی نعمتیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو عطا نہیں کی گئیں (پہلی نعمت) مجھے اس رعب کے ذریعے نصرت عطا ہوئی جو ایک ماہ کی مسافت کی دوری سے (دشمن پر) اثر انداز ہوتا ہے (دوسری نعمت) میرے لئے تمام زمین مسجد اور ”پاک کر دینے والی“ بنا دی گئی ہے یعنی اگر پانی دستیاب نہ ہو تو تعم کر لیا جائے تاکہ میری امت میں سے ہر شخص، جہاں نماز کا وقت پائے نماز پڑھ لے (تیسری نعمت یہ ہے کہ) میرے لئے مالِ قیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے جو مجھ سے پہلے کسی (پیغمبر) کے لیے جائز نہ تھا (چوتھی نعمت یہ ہے کہ) مجھے شفاعت (عظمیٰ) عطا کی گئی ہے اور (پانچویں نعمت یہ ہے کہ مجھ سے پہلے) ہر نبی کو خاص طور پر صرف اپنی ہی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ میں تمام لوگوں کی جانب (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہوں (بخاری، مسلم)

۵۷۴۸- (۱۰) وَفَضَّلَ ابْنُ هُرَيْرَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسَبْتٍ : أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، وَأُحْلِلْتُ لِيَ الْغَنَائِمُ ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا ، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً ، وَخُتِمَ بِي النَّبِيُّونَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۷۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے چھ خاص چیزوں کے ساتھ (دوسرے انبیاء پر) نعمت دی گئی ہے۔ مجھے جامع کلمات عطا ہوئے، مجھے رعب کے ذریعہ نصرت عطا ہوئی، میرے لئے غنائمیں حلال قرار دی گئیں، میرے لئے ساری زمین کو مسجد اور ”پاک کرنے والی“ قرار دیا گیا، مجھے تمام مخلوق کی جانب (رسول بنا کر) بھیجا گیا اور مجھ کا سلسلہ مجھ پر ختم کیا گیا یعنی مجھے آخری نبی بنا کر بھیجا گیا۔ (مسلم)

۵۷۴۹- (۱۱) وَفَضَّلَهُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُوتِيتُ بِمِفْتَاحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۵۷۴۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا، مجھے رعب کے ذریعے نصرت عطا کی گئی اور میں سویا ہوا تھا، میں نے (خواب) دیکھا کہ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں اور انہیں میرے ہاتھ میں دھما دھما دیا گیا (بخاری، مسلم)

۵۷۵۰- (۱۲) وَقَدْ ثَوَّابَنَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ زَوَىٰ لِي الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَلُغُ مُلْكُهَا مَا زَوَىٰ لِي مِنْهَا، وَأُعْطِيتُ الْكَثْرَيْنِ: الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لَا يُبَيِّنَ أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةِ عَامَةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ»، وَإِنْ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وَإِنِّي أُعْطِيتُكَ لِأَمْتِكَ أَنْ لَا أَهْلِكَهُمْ بِسَنَةِ عَامَةٍ، وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ يَأْقُطِرُهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَهْلِكُ بَعْضًا، وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۵۰: ٹھان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے (جہلی کے برابر) زمین کو سمیٹا (اور پھر مجھے دکھایا) چنانچہ میں نے زمین کو مشرق سے مغرب تک دیکھا، بلاشبہ عنقریب میری امت کی بادشاہی وہاں تک وسیع ہوگی جہاں تک مجھے سمیٹ کر دکھائی گئی تھی نیز مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا کیے گئے (مراد سونا اور چاندی ہے) اور میں نے (اپنے پروردگار سے) اپنی امت کے لیے التجا کی کہ اسے عام قحط سے ہلاک نہ کیا جائے جو ان کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کر دے اور (ان التجاؤں کے جواب میں) میرے رب نے فرمایا: اے محمد! بلاشبہ جب میں کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو وہ بدلائیں جاسکتا اور میں آپ کو اپنا یہ عہد دیتا ہوں کہ میں انہیں عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ان پر ان کے علاوہ سے کسی (غیر) کو دشمن مسلط کروں گا جو ان کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کر دے اگرچہ ان کے خلاف اطراف و اکناف (بسی دشمن حملہ کرنے کے لیے) اکٹھے ہو کر ہی کبھی نہ آجائیں البتہ یہ لوگ آپس میں ہی ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید و بند کریں گے (مسلم)

۵۷۵۱- (۱۳) وَقَدْ سَعِدَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ، دَخَلَ فَرَكِعَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: «سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي ثَلَاثِينَ، وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ، فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْفَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنْعَنِيهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۵۱: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو معاویہ کی مسجد کے قریب سے گزرے آپ (مسجد میں) داخل ہوئے اس میں دو رکعت نماز ادا کی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ آپ نے اپنے رب کے حضور لمبی دعا کی پھر (جب آپ نماز اور دعا سے فارغ ہوئے تو) آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین سوال کیے اللہ رب العزت نے میرے دو سوال پورے کر دیے اور ایک سوال کو قبول نہ کیا۔ میں نے اپنے رب سے دعا کی تھی کہ میری امت کو عام قحط سالی کے ساتھ

ہلاک نہ کیا جائے۔ یہ دعا قبول کر لی گئی اور دوسری دعا میں نے اپنے رب سے یہ کی تھی کہ میری اُمت کو فرق کر کے ہلاک نہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا بھی قبول کر لی۔ اور تیسری دعا میں نے اپنے رب سے یہ کی تھی کہ میری اُمت کے لوگ آپس میں باہم دست و گریبان نہ ہوں تو اللہ ربّ العزت نے میری اس دعا کو شرف قبولیت سے نہ نوازا (مسلم)

وضاحت: بنو معاویہ، انصارِ مدینہ کے ایک قبیلہ کا نام ہے جن کی مسجد میں آپؐ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۴۸۶)

۵۷۵۲۔ (۱۴) وَهَنَ عَطَاءُ بْنُ يَسَّارٍ، قَالَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي التَّوَرَاةِ، قَالَ: أَجَلٌ، وَاللَّهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا» — وَجُزْأًا لِلْأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمِيتُكَ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِقَطْعٍ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَابٍ — فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَذْفَعُ بِالسَّيْفِ السَّيْفَةَ؛ وَلَكِنْ يَغْفِرُ وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَغْفِرَهُ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْمَوْجِبَةَ أَنْ يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَفْتَحَ بِهَا أَصْنَاءَ عَمِيٍّ وَأَذَانًا صَمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۷۵۲: عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وصف کے بارے میں بتائیں جس کا ذکر تورات میں ہے۔ عبد اللہ بن عمروؓ نے فرمایا، ضرور بتاؤں گا۔ اللہ کی قسم! تورات میں آپؐ کی بعض صفات وہ ہیں جو قرآن پاک میں (ذکور) ہیں۔ (اللہ ربّ العزت نے ان کا ذکر یوں فرمایا ہے) ”اے نبی! بلاشبہ ہم نے آپؐ کو (اہل ایمان پر) گواہ (جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (گناہ گاروں کو عذاب الہی سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے“ نیز آپؐ باخوامہ لوگوں کی جائے پناہ ہیں۔ آپؐ میرے بندے اور رسول ہیں، میں نے آپؐ کا نام ”متوکل“ رکھا ہے۔ آپؐ بد ظن نہیں، نہ ہی سخت مزاج ہیں، نہ ہی بازاروں میں شور و شغب کرنے والے ہیں اور نہ ہی آپؐ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں بلکہ معاف کر دیتے ہیں اور (دعاے) مغفرت کرتے ہیں اور اللہ ربّ العزت آپؐ کو اس وقت تک فوت نہیں کریں گے جب تک کہ آپؐ کے سب گمراہ قوم کو راہِ راست پر نہ لے آئیں گے۔ اس طرح کہ وہ لوگ ”لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کا اقرار کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس (کلمہ توحید) کی وجہ سے ان کی اندر می آنکھیں کھول دے گا۔ ان کے برے کاموں کو قائلِ سماعت بنا دے گا اور ان کے بے حس دلوں کو حکمت عطا کرے گا (بخاری)

۵۷۵۳۔ (۱۵) وَكَذَلِكَ الدَّارِمِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ سَلَامٍ، نَحْوَهُ.

وَذِكْرُ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ» فِي «بَابِ الْجُمُعَةِ».

۵۷۵۳: نیز اسی طرح امام دارمیؒ نے عطاء (ناقص) سے، انہوں نے ابنِ سلامؒ سے اس (ذکور) حدیث کے

محل بیان کیا اور ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث جس کے الفاظ ہیں ”لَتَعْنُ الْآخِرُونَ“ ”باب الجمعہ“ میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثانی

۵۷۵۴ - (۱۶) عَنْ خُبَابِ بْنِ الْأَزَيْتِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَطَاعَهَا. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا، قَالَ: وَأَجَلٌ، إِنَّهَا صَلَاةٌ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ، وَإِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي اثْنَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَهْلِكَ أَمْنِي بِسَنَةِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُدْثِقَ بَعْضُهُ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنْعَنِيهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۵۷۵۳: خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ایک) نماز کی امامت کروائی اور اسے (غلاف معمول) لمبا کیا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ نے طویل نماز پڑھی کہ ایسی طویل نماز (پہلے) کبھی نہیں پڑھی تھی۔ آپ نے فرمایا، درست ہے۔ بلاشبہ یہ نماز ایسی تھی کہ جس میں ثواب (کی امید) اور (غضب کا) خوف رہا اور میں نے نماز میں اللہ تعالیٰ سے تین سوال کیے تھے پس دو کو میرے لئے قبول کیا گیا اور ایک کو قبول نہ کیا گیا۔ میں نے اللہ رب العزت سے سوال کیا تھا کہ وہ میری اُمت کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے۔ اس (دعا) کو اللہ تعالیٰ نے قبول کر لیا اور میں نے اللہ رب العزت سے (دوسرا) سوال کیا تھا کہ مسلمانوں پر ان کے علاوہ سے کسی غیر کو دشمن مسلط نہ کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس (دعا) کو بھی قبول کیا اور میں نے اللہ رب العزت سے (تیسرا) سوال یہ کیا تھا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے ہلیم دست و گریباں نہ ہوں تو اللہ رب العزت نے اس (دعا) کو قبول نہ کیا (ترمذی، نسائی)

۵۷۵۵ - (۱۷) وَهْنُ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثٍ بِلَالٍ: أَنْ لَا يَدْعُو عَلَيْكُمْ شَيْئُكُمْ فَتَهْلِكُوا جَمِيعًا، وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ، وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۷۵۵: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تین باتوں سے محفوظ رکھا ہے (ایک تو یہ کہ) تمہارا نبی تمہارے لئے یہ بددعا نہیں کرے گا کہ تم سب ہلاک ہو جاؤ (دوسرا یہ کہ) اہل باطل، اہل حق پر غالب نہیں آسکیں گے اور (تیسرا یہ کہ) تم گمراہی پر کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ ص ۷۰)

۵۷۵۶- (۱۸) وَهَنَّ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **لَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَنَتَيْنِ: سَنَةً مِنْهَا وَسَنَةً مِنْ عَدُوِّهَا**. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۷۵۶: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رب العزت اس امت (مسلمہ) پر دو تلواروں کو ہرگز اکٹھا نہیں کرے گا۔ ایک تلوار امت (مسلمہ) کی اور دوسری تلوار امت کے دشمنوں کی (ابوداؤد)

وضاحت: دو تلواروں کو اکٹھا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک طرف تو مسلمان آپس میں باہم دست و گریبان ہوں اور ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے میں مصروف ہوں اور دوسری طرف کوئی غیر مسلم دشمن طاقت ان کے باہمی افتراق و انتشار کو دیکھ کر ان پر حملہ آور ہو جائے، ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔

علامہ طبری نے وضاحت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ اس امت مسلمہ کے لوگوں کو ایک ساتھ دو لڑائیوں کا شکار نہیں بنایا جائے گا۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جب کبھی بھی مسلمانوں کو کسی غیر مسلم بیرونی جارحیت کا سامنا کرنا پڑا تو مسلمانوں نے اپنے باہمی اختلافات اور لڑائی جھگڑوں کو پس پشت ڈال دیا اور دشمن کے خلاف یکجا اور متحد ہو کر صف آرا ہو گئے اور دشمن کو منہ کی کھائی پڑی (تفصیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۶)

۵۷۵۷- (۱۹) وَهَنَّ الْعَبَّاسُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَتْهُ سَمِيعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ، فَقَالَ: «مَنْ أَنَا؟» فَقَالُوا: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ. فَقَالَ: «أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ فِرْقَةٍ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ قَبِيلَةٍ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ بَيْتٍ، فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا». رَوَاهُ الْبَرْمَكِيُّ.

۵۷۵۷: عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) وہ فقے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے، انہوں نے (کفار کی جانب سے آپ کے نسب کے بارے میں) کچھ (طعن) سنا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے استفہار کیا کہ میں کون ہوں؟ صحابہ کرام نے جواب دیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ بلاشبہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے بہتر (مخلوق) میں رکھا، پھر مخلوق کو دو طبقوں (عرب و عجم) میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین طبقہ (عرب) میں رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں قبائل میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین قبیلہ (قریش) میں رکھا پھر انہیں مختلف گھرانوں میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین گھرانے (بنو ہاشم) میں رکھا۔ پس میں (نوع انسانی اور اہل عرب کے) حسب و نسب کے لحاظ سے سب سے بہتر ہوں اور گھرانے کے لحاظ سے بھی سب سے بہتر ہوں (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد ہاشمی راوی ضعیف ہے (العلل و معرّفۃ الرجال جلد ۱ ص ۳۱، التاریخ الکبیر جلد ۸ صفحہ ۳۲۲، تفصیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۷)

۵۷۵۸- (۲۰) وَهْنُ ابْنِ مُرَيْزَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى وَجِبَتْ لَكَ النَّبُوءَةُ؟ قَالَ: «وَأَدُمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! نبوت کے (منصب کے) لیے آپ کب نامزد ہوئے؟ آپ نے فرمایا، اس وقت جب آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے یعنی روح پھوکی جا چکی تھی لیکن جسم متحرک نہیں تھا (تفہیم)

۵۷۵۹- (۲۱) وَهْنُ الْعِزْبَابِ بْنِ سَارِيَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ: خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَبِلٌ فِي طِينَتِهِ - وَسَاخِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِي، دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ، وَبَشَارَةُ عِيسَى، وَرُؤْيَا ابْنِي إِلَيتِي رَأَتْ جِبْنَ وَضَعْتَنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نَوْرٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ فَصَوَّرَ الشَّامَ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ».

۵۷۵۹: عیاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، میں اللہ تعالیٰ کے ہاں آخری نبی لکھا ہوا تھا جبکہ آدم علیہ السلام ابھی اپنی گندمی ہوئی مٹی میں تھے اور میں تمہیں اپنے آغاز کے بارے میں بتاتا ہوں کہ میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا کہ ان سے روشنی نکلی جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے (شرح الشنہ)

۵۷۶۰- (۲۲) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، عَنْ ابْنِ أُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهِ: «سَاخِرُكُمْ» إِلَى آخِرِهِ.

۵۷۶۰: امام احمد نے ابو امامہ سے اس روایت کو ”ساخِرُكُمْ“ سے آخر تک بیان کیا ہے۔

وضاحت: سند احمد کی سند میں سعید بن سہید راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۵) تنقیح الرواة جلد ۳۸

۵۷۶۱- (۲۳) وَهْنُ ابْنِ سَعِيدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبَيْدِي لِرَؤَاةِ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ. وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحَتَّ لِرِوَاتِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنَشَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ» - وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۶۱: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا (اس بات میں) فخر نہیں ہے۔ اس روز آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ دیگر دوسرے پیغمبر میرے ہی جہنم کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین پھٹے گی اور (میں) انہوں کا لیکن اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے (تفہیم)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں علی بن زید بن عبد اللہ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعديل)

جلد ۶ صفحہ ۱۰۲، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳، تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۳۸

۵۷۶۲۔ (۲۴) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَلَسَ نَابِسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ،

فَخَرَجَ، حَتَّى إِذَا فَنَّا مِنْهُمْ سَمِعْتُهُمْ يَتَذَكَّرُونَ، قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَقَالَ آخَرُ: مُوسَى كَلِمَةُ اللَّهِ تَكْلِيمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعَيَسَى كَلِمَةُ اللَّهِ وَرُوحَهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ: «قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبْتُكُمْ، إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَمُوسَى نَجِيُّ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَعَيَسَى رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، إِلَّا وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِسْوَةِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَعْتَهُ آدَمُ فَمَنْ ذُوْنَهُ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُسْتَمْعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ خَلْقَ الْجَنَّةِ - فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِي فِيْهَا خَلْقَهَا وَمَعْنَى فَقَرَاءَةُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللَّهِ وَلَا فَخْرَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ .

۵۷۶۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے کچھ اصحاب تشریف فرما تھے آپؐ (اپنے جمہ مبارک سے) نکلے اور ان کے قریب گئے آپؐ نے سنا کہ وہ آپس میں بحث مباحثہ کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک صحابی نے کہا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا ظلیل (دوست) قرار دیا ہے، دوسرے صحابی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو شرفِ کلم سے نوازا۔ ایک اور صحابی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ ایک دوسرے صحابی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جن لیا۔ آپؐ ان تک پہنچ گئے اور فرمایا: میں نے تمہاری باتیں اور تمہارے تعجب کو سنا ہے بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ظلیل (دوست) ہیں اور یہ واقعی درست ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے سرگوشی کی ہے، واقعی وہ اسی طرح تھے اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ یہ بھی درست ہے اور آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چنا ہے، یہ بھی بالکل درست ہے۔ یاد رکھو! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور (اس بات میں) فخر نہیں ہے نیز قیامت کے روز محمدؐ کا پرچم میرے ہی ہاتھ میں ہو گا جس کے لئے آدم علیہ السلام اور دوسرے تمام انبیاء علیہ السلام ہوں گے اور (اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے اور قیامت کے روز سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہی ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور (اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے۔ جنت کے (دروازے کے) کئڑے کو سب سے پہلے کھٹکائے والا بھی میں ہی ہوں گا چنانچہ اللہ رب العزت میرے لئے جنت کا دروازہ کھول دیں گے اور مجھے اس میں داخل کریں گے، اس وقت میرے ہمراہ مومن فقراء ہوں گے اور (اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے اور میں پہلے اور بعد میں آنے والے (بھی لوگوں) سے زیادہ عزت (و عظمت) والا ہوں اور (اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے (ترمذی، درامی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں زہد بن صالح راوی ضعیف سے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸۳، تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۳۹)

۵۷۶۳ - (۲۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «نَحْنُ الْأَحْرُونَ، وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ: إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللَّهِ، وَمُوسَى صَفِيُّ اللَّهِ، وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ، وَمَعِيَ لَوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّ اللَّهَ وَعَدَنِي فِي أَمْتِي وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعْطُهُمْ يَسْتَةً، وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ، رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ».

۵۷۶۳: عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم (دنیا میں آنے کے لحاظ سے) آخری ہیں اور قیامت کے دن (جنت میں سب سے) پہلے داخل ہوں گے اور میں تم سے بغیر کسی فخر کے ایک بات کہتا ہوں کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خلیل (دوست) ہیں اور موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ (بندے) ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں نیز قیامت کے دن حمد کا پرچم میرے پاس ہو گا اور اللہ رب العزت نے میرے ساتھ میری اُمت کے بارے میں (خیر کثیر کا) وعدہ کیا ہے اور انہیں تین چیزوں سے محفوظ فرمایا ہے (پہلی بات) وہ انہیں عام قتلہ سال میں جلا نہیں کرے گا (دوسری بات) کوئی دشمن ان کا استحصال نہیں کر سکے گا اور (تیسری بات) کہ تمام مسلمان کسی گمراہی پر جمع نہیں ہوں گے (داری)

۵۷۶۴ - (۲۶) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُسْتَفْعٍ وَلَا فَخْرَ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۷۶۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں (قیامت کے روز) تمام رسولوں کا قائد ہوں گا اور اس (بات) میں کوئی فخر نہیں نیز سب سے پہلے شفاعت کرنے والا شخص میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور اس (بات) میں بھی فخر نہیں ہے (داری)

۵۷۶۵ - (۲۷) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا، وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَقِدُوا، وَأَنَا خَطِيئُهُمْ إِذَا انْتَصَتُوا، وَأَنَا مُسْتَفْعُهُمْ إِذَا حُجِبُوا، وَأَنَا مُبْقِرُهُمْ إِذَا أُسِئُوا الْكَرَامَةَ، وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي، وَلَوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي، وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوفُ عَلَى أَلْفِ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْتُونٌ، أَوْ لَوْلُوهُ مُشْتَوٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۷۶۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (قیامت کے روز) جب لوگوں کو (قبروں سے) اٹھایا جائے گا تو میں سب سے پہلے (قبر میں سے) نکلوں گا اور جب لوگ دوزخ کی صورت میں (بارگاہ الہی میں) پیش ہوں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا اور جب تمام لوگ خاموش ہوں گے تو میں ان کی جانب سے گنگو کروں گا اور جب لوگوں کو (میدانِ حشر میں) روک دیا جائے گا تو میں ان کے لیے سفارش کروں گا اور

جب لوگ عزت (افزائی) سے ناامید ہوں گے تو میں انہیں خوشخبری دوں گا نیز اس دن (خبر برکت کی) تمام کھیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی، اس دن حمد کا پرچم بھی میرے ہاتھ میں ہو گا اور میں اپنے پروردگار کے نزدیک آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے سب سے زیادہ عزت و کرامت والا ہوں گا، ایک ہزار خادم (میرے آگے پیچھے) گھوم رہے ہوں گے گویا کہ وہ چھپے ہوئے اٹھنے یا بکھرے ہوئے موتی ہوں گے (تذنی، داری) نیز امام تہذیب نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں حسین بن یزید کوئی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۵۵۰، ضعیف تہذیب صفحہ ۳۸۲، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)

۵۷۶۶۔ (۲۸) وَفَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فَأَكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَقَامَ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ «جَامِعِ الْأَصُولِ» عَنْهُ: «وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنَشَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأَكْسَى».

۵۷۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، مجھے جنت کی پوشاکوں میں سے ایک پوشاک پہنائی جائے گی پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہوں گا مخلوق میں سے میرے سوا کوئی اور وہاں کھڑا نہیں ہوگا (تہذیب)

نیز جامع الاصول کی روایت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ میں وہ پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شرف ہوگی چنانچہ میں (پوشاک) پہنایا جاؤں گا۔
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف تہذیب صفحہ ۳۸۲)

۵۷۶۷۔ (۲۹) وَفَنُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَلُّوا اللَّهَ إِلَى الْوَسِيلَةِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا الْوَسِيلَةُ؟ قَالَ: «أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَتَّالِهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، تم میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کیا کرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! وسیلہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، جنت کا سب سے اعلیٰ مقام ہے جہاں صرف ایک ہی شخص پہنچ پائے گا اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ وہ شخص میں ہوں گا (تہذیب)

۵۷۶۸۔ (۳۰) وَفَنِ ابْنِ كَعْبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ، وَخَطِيئَتُهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۶۸: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، قیامت کے

دن میں تمام انبیاء عظیم السلام کا امام و پیشوا ہوں گا، ان کی طرف سے گفتگو کروں گا اور سب کی سفارش کروں گا اس (بات) میں بھی فخر نہیں ہے (تردی)

۵۷۶۹ - (۳۱) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَلَاءَةً مِنَ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ وَلِيَّتِي أَبِي وَخَلِيلِي رَبِّي. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ﴾» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۶۹: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر پیغمبر کے پیغمبروں میں سے دوست ہوتے ہیں، میرے دوست میرے والد ہیں (جو) میرے رب کے خلیل ہیں۔ بعد ازاں آپ نے (یہ آیت) تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) بلاشبہ لوگوں میں سے ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے دوست ہیں (تردی)

۵۷۷۰ - (۳۲) وَهْنُ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي لِمَتَامِ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، وَكَمَالِ مَخَاسِنِ الْأَفْعَالِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ».

۵۷۷۰: جابر بن رضی عبد اللہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لیے بھیجا ہے کہ میں اچھے اخلاق کی تکمیل کروں اور اچھے افعال کو پورا کروں (شرح الشُّنَّةِ)

۵۷۷۱ - (۳۳) وَهْنُ كَعْبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَحْكِي عَنِ التَّوْرَةِ قَالَ: نَجِدُ مَكْتُوبًا مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ عَبْدِي الْمُخْتَارُ، لَا فَظٌ وَلَا غَلِيظٌ، وَلَا سَخَابٌ - فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَغْفِرُ وَيَغْفِرُ، مَوْلِدُهُ يَمَكَّةَ، وَهَجْرَتُهُ بَطْنَةَ، وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ، وَأُمَّتُهُ الْحَمَادُونَ، يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ، يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي كُلِّ مَنَزِلَةٍ، وَكَبِيرُونَهُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ، رِعَاةٌ لِلشَّمْسِ، يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا، يَتَأَذَّرُونَ عَلَى أَنْصَابِهِمْ، وَيَتَوَضَّأُونَ عَلَى أَطْرَافِهِمْ، مُنَادِيهِمْ يَنَادِي فِي جَوِّ السَّمَاءِ، صَفْهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفْهُمْ فِي الصَّلَاةِ سَوَاءً، لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِي النَّحْلِ. هَذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيحِ». وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيرٍ بَسِيرٍ.

۵۷۷۱: کعب احبار رضی اللہ عنہ تورات (کے حوالے) سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نے (تورات میں) لکھا ہوا پایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول (اور) برگزیدہ بندے ہوں گے۔ نہ تیز مزاج ہوں گے، نہ سخت گو ہوں گے، نہ بازاروں میں شور و شغب کرنے والے ہوں گے۔ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے نہیں بلکہ درگزر کر دینے والے اور بخش دینے والے ہوں گے۔ ان کی جائے پیدائش مکہ ہوگی ان کی ہجرت کی جگہ بطنہ (مدینہ) ہوگی، ان کی بادشاہت شام تک ہوگی اور ان کی امت (اللہ تعالیٰ کی) بہت زیادہ حمد و ثناء بیان کرنے والی

ہو گی، وہ خوشی اور غمی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کریں گے، وہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کریں گے اور بلند مقام پر اللہ اکبر (کے کلمات) کہیں گے۔ سورج (کے طلوع و غروب) کا خیال رکھیں گے جب نماز کا وقت ہو گا تو نماز ادا کریں گے، ان کے تہہ بند ان کی پٹلیوں تک ہوں گے اور وہ اپنے اعضاء کا وضو کریں گے، ان کا مؤذن اونچے مقام پر اذان (کے کلمات) کہے گا۔ حالت جنگ اور حالت نماز میں ان کی صفیں ایک جیسی ہوں گی۔ رات (کے اوقات) میں (ذکر و تلاوت کے وقت) ان کی آواز پست ہو گی جیسے شہد کی کھیموں کی آواز ہوتی ہے اس حدیث کے الفاظ مصابح کے ہیں نیز درامی نے معمولی تبدیلی کے ساتھ اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۵۷۷۲ - (۳۴) وَفَضَّلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ: صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يَدْفَنُ مَعَهُ. قَالَ أَبُو مُوَدُّودٍ -: وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ - مَوْضِعُ قَبْرِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۷۳: عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تورات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت تحریر ہے اور (یہ بھی تحریر ہے کہ) عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آپ کے ساتھ (یعنی آپ کے حجرو مبارک میں) دفن ہوں گے۔ ابو مودود المدنی (جو اس کی حدیث کے راوی ہیں) کہتے ہیں کہ (عائشہ رضی اللہ عنہا کے) حجرو مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے (تفدی)

علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۳)

۵۷۷۳ - (۳۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَضَّلَ مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ. فَقَالُوا: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! بِمِ فَضَّلَهُ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ ﴿وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِنْ دُونِهِ فَذَلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ﴾ - وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا. لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾ - قَالُوا: وَمَا فَضَّلَهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ﴾. الْآيَةُ، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ﴾. فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ.

۵۷۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء اور اہل آسمان پر فضیلت عطا کی ہے۔ حاضرین نے دریافت کیا، اے ابو عباس! اللہ تعالیٰ نے آپ کو کس طرح اہل آسمان پر فضیلت دی ہے؟ ابن عباس نے کہا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اہل آسمان سے فرمایا، ﴿وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِنْ دُونِهِ فَذَلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ﴾ (ترجمہ: "اور (فرشتوں میں سے) جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا میں معبود ہوں تو ہم اس کو دوزخ کا بدلہ دیں گے اسی طرح ہم ظالموں کو (ان کے ظلم کا) بدلہ دیتے ہیں۔")

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ رب العزت نے یوں فرمایا:

﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾

ترجمہ: ”بلاشبہ ہم نے آپ کو ظاہر فتح عطا کی، اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں معاف کرے۔“

حاضرین نے دریافت کیا کہ آپ کو دوسرے انبیاء پر کس لحاظ سے تغیرات عطا کی گئی؟

ابن عباسؓ نے کہا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلَّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ﴾

ترجمہ: ”ہم نے ہر نبی کو اس کی قوم کی زبان میں بھیجا تاکہ وہ قوم کے سامنے (اللہ تعالیٰ کے احکام کو) واضح بیان کرے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔“

جبکہ اللہ رب العزت نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یوں فرمایا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ﴾

ترجمہ: ”اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی جانب رسول بنا کر بھیجا ہے۔“

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن دس (دوئوں) کی جانب (رسول بنا کر) بھیجا ہے (واری)

۵۷۷۴ - (۳۶) وَهَنَّ ابْنُ ذَرِّ الْعِغَارِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَتَّى اسْتَيْقَنْتَ؟ فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! أَتَانِي مَلَكَانِ وَأَنَا بِنَعِصٍ بَطْحَاءٍ مَكَّةَ، فَوَقَعَ أَحَدُهُمَا إِلَى الْأَرْضِ، وَكَانَ الْآخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: أَهْوُوهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَرَنَّهُ بِرَجُلٍ، فَوَزَنَتْ بِهِ فَوَزَنَتْهُ، ثُمَّ قَالَ: زَنَهُ بِعَشْرَةِ فَوَزَنَتْ بِهِمْ فَوَزَنَتْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زَنَهُ بِمِائَةٍ، فَوَزَنَتْ بِهِمْ فَوَزَنَتْهُمْ. ثُمَّ قَالَ: زَنَهُ بِأَلْفٍ، فَوَزَنَتْ بِهِمْ فَوَزَنَتْهُمْ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَنْشُرُونَ عَلَيَّ مِنْ خِيفَةِ الْمِيزَانِ. قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَوْ وَزَنَتْهُ بِأَمَّتِهِ لَرَجَحَتْهَا. زَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ.»

۵۷۷۴: ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک روز) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں نیز آپ کو یقین کیسے ہوا؟ آپ نے فرمایا: اے ابو ذر! میں مکہ کی وادی بطحاء میں کسی جگہ میں تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے، ان میں سے ایک فرشتہ تو زمین پر اتر آیا اور دوسرا فرشتہ زمین و آسمان کے درمیان رہا۔ ان میں سے ایک فرشتے نے دوسرے سے استفسار کیا کہ کیا یہ وہی شخص ہے؟ (جس کے بارے میں اللہ رب العزت نے ہمیں فرمایا ہے کہ میرے ایک نبی ہیں ان کے پاس جاؤ) فرشتے نے جواب دیا: ہاں! (یہ وہ شخص ہیں۔) پھر پہلے فرشتے نے کہا: ایک آدمی کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ (آپ نے فرمایا) میرا وزن ایک شخص کے ساتھ کیا گیا لیکن میں اس شخص سے بھاری رہا۔ پھر فرشتے نے کہا: (اب) دس اشخاص کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ (آپ نے فرمایا) چنانچہ دس اشخاص کے ساتھ میرا وزن کیا گیا لیکن میں ان سے بھاری رہا۔ پھر اس فرشتے نے کہا: (اب) ۱۰۰ اشخاص کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ (آپ نے فرمایا) چنانچہ ۱۰۰ اشخاص کی

ساتھ میرا وزن کیا گیا لیکن میں ان سے بھاری رہا۔ پھر اس فرشتے نے کہا، (اب) ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ (آپؐ نے فرمایا) چنانچہ ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ میرا وزن کیا گیا لیکن میں (بھری) ان سے بھاری رہا۔ گویا کہ میں اُمّیں دیکھ رہا تھا کہ وہ پلڑا (میرے پلڑے کے مقابلے میں) اتنا ہلکا (اور بلند) تھا کہ مجھے یوں لگا کہ جیسے وہ سب میرے اوپر گر جائیں گے۔ (آپؐ نے فرمایا) ان دونوں فرشتوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اگر تم ان کا وزن تمام اُمت کے ساتھ کرو تو تب بھی یہ بھاری رہیں گے (داری)

۵۷۷۵۔ (۳۷) وَهَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُكْتَبُ عَلَى النَّحْسِرِ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ، وَأَمْسَرْتُ بِضَلَاةِ الضَّحَى. وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِهَا». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

۵۷۷۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر (ہر حالت میں) قربانی فرض کی گئی ہے جب کہ تمہارے اوپر اس طرح نہیں ہے اور مجھے چاشت کی نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب کہ تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا ہے (دارقطنی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں جابر بن یزید جعفی راوی کذاب اور ضعیف ہے (البحر والتحدیل جلد ۳ صفحہ ۲۰۴۳، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۷۹، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳)

بَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارک اور صفات)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۷۷۶ - (۱) فَهَنْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ لِيَ أَسْمَاءٌ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْحَاجِىُّ الَّذِى يَمْنَحُو اللَّهَ مِنْ الْكُفْرِ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِى يُخْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيْ، وَأَنَا الْعَاقِبُ، وَالْعَاقِبُ: الَّذِى لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۷۷۶: حُبیب بن مُطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے 'بلاشبہ میرے بہت سے نام ہیں۔ جن میں سے (ایک تو) "محمد" ہے اور دوسرا "احمد" ہے۔ نیز میرا نام "ہاشمی" بھی ہے اس لئے کہ میرے سبب اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور میرا نام "عاقب" بھی ہے کہ لوگوں کو میرے نقش قدم پر اٹھایا جائے گا اور میرا نام "عاقب" بھی ہے اور عاقب سے مراد وہ شخص ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا (بخاری، مسلم)

۵۷۷۷ - (۲) وَهَنْ إِبْنِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً، فَقَالَ: «أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفَّى - وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۷۷: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے بہت سے ناموں کے بارے میں آگاہ فرمایا۔ (چنانچہ ایک روز) آپؐ نے فرمایا 'میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں "مُقَفَّى" ہوں (یعنی تمام پیغمبروں کے پیچھے آنے والا ہوں) میں "عاقب" ہوں (یعنی قیامت کے روز تمام لوگوں کو میرے نقش قدم پر اٹھایا جائے گا) میں توبہ کا نبی ہوں (یعنی اللہ تعالیٰ کی جانب سب سے زیادہ توبہ کرنے والا ہوں) اور میں رحمت کا نبی ہوں (یعنی میں تمام جہاں والوں کے لئے رحمت ہوں) (مسلم)

۵۷۷۸ - (۳) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَنِّي شَتَمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ؟ يَشْتِمُونَ مُدْمَمًا، وَيَلْعَنُونَ مُدْمَمًا، وَأَنَا مُحَمَّدٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۷۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قریش (مکہ) کی گالی گلوچ اور لعنت سے کس طرح محفوظ رکھا؟ وہ ”مدمم“ کو گالیاں دیتے ہیں اور ”مدمم“ پر لعنت بھیجتے ہیں جبکہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں (بخاری) وضاحت: ”مدمم“ اس شخص کو کہتے ہیں جس کی مدت اور برائی بیان کی گئی ہو یہ لفظ محمد کی ضد ہے۔ قریش مکہ آپ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے آپ کو محمد کی بجائے مدمم کہہ کر پکارتے تھے۔ اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو تسلی دیتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ قریش مکہ تو ”مدمم“ کو برا بھلا کہتے ہیں جبکہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم تھا کہ اس نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت نام کو قریش مکہ کی گالیوں اور لعن و تشنیع سے محفوظ رکھا۔

۵۷۷۹ - (۴) وَهْنُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ شَمَطَ مَقْدُمَ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ -، وَكَانَ إِذَا أَدْهَنَ لَمْ يَتَيَّنَّ -، وَإِذَا شَبِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَّ، وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللَّحْيَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَجْهَهُ مِثْلُ السَّيْفِ؟ قَالَ: - لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَكَانَ مُسْتَدِيرًا، وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشِبُّ جَسَدَهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۷۹: جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی مبارک کے اگلے حصے میں کچھ سفید ہل آگئے تھے لیکن جب آپ تیل لگا لیتے تو بالوں کی سفیدی ظاہر نہیں ہوتی تھی۔ آپ کی داڑھی مبارک گھنی تھی (جب جابر آپ کے چیلے کے اوصاف بیان کر رہے تھے تو) ایک شخص نے کہا کہ آپ کا چہرہ مبارک (چمک و دمک میں) تلواری کی طرح تھا۔ جابر نے کہا: نہیں! بلکہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ اور چاند کی طرح روشن اور گول تھا اور میں نے آپ کے کندھے کی قریب ہر (تہوت) کو دیکھا جو کبوتری کے انڈے کی طرح (گول) تھی البتہ اس کا رنگ آپ کے جسم مبارک جیسا تھا (مسلم)

۵۷۸۰ - (۵) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْجِسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَآكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا - أَوْ قَالَ: ثَرِيدًا - ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ الثَّبَوَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاعِصِ كَتِفِهِ الْيُسْرَى -، جَمْعًا عَلَيْهِ، خَيْلَانٌ - كَأَمْثَالِ الشَّالِيلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۸۰: عبداللہ بن مروح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی

اور آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت تناول کیا (انہوں نے کہا کہ) شریہ کھایا۔ بعد ازاں میں آپ کے پیچھے گیا اور خیمہ نبوت کو دیکھا جو آپ کے کندھوں کے درمیان بائیں شانے کی نرم ہڈی کے پاس تھی۔ وہ (ہیت کے اعتبار سے) بند مٹی کی مانند تھی اور اس پر مستوں کی مانند سیاہ رنگ کے قتل تھے (مسلم)

۵۷۸۱ - (۶) وَهْنُ أُمِّ خَالِدٍ بَنَتْ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ابْنِي النَّبِيُّ ﷺ يَشَابُ فِيهَا خَمِيضَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ، فَقَالَ: «ابْنُ بَنِي خَالِدٍ» فَأَتَى بِهَا تُحْمَلُ، فَأَخَذَ الْخَمِيضَةَ بِيَدِهِ، قَالَتْهَا. قَالَ: «أَبْلَى وَأَخْلَقِي، ثُمَّ أَبْلَى وَأَخْلَقِي» وَكَانَ فِيهَا عِلْمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ. فَقَالَ: «يَا أُمَّ خَالِدٍ! هَذَا سَنَاءٌ وَهِيَ بِالْخَبِيثَةِ: حَسَنَةٌ. قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ، فَزَبَرَنِي ابْنِي -، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «دَعُهَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۷۸۱: خالد بن سعید کی بیٹی اُمّ خالد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے آئے جن میں سیاہ رنگ کی ایک چھوٹی سی چادر بھی تھی۔ آپ نے فرمایا، اُمّ خالد کو میرے پاس لاؤ چنانچہ انہیں اٹھا کر لایا گیا (کیونکہ اس وقت وہ چھوٹی بچی تھیں) آپ نے چادر کو اٹھایا اور انہیں اوڑھاتے ہوئے یہ دعا فرمائی، اس کپڑے کو پرانا کر اور پھر پرانا کر (یہ آپ نے دو مرتبہ فرمایا) اس سے مقصود یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری عمر دراز کرے اور تمہیں بار بار اور ہمیشہ عمدہ کپڑا پہننا نصیب ہو) اور اس چادر میں سبز یا زرد رنگ کے نشان بنے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا، اے اُمّ خالد! یہ کپڑا نہایت عمدہ ہے اور ”سنا“ جیسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عمدہ اور خوبصورت کے ہیں۔ اُمّ خالد کہتی ہیں کہ میں عمر نبوت کے ساتھ کھیتی رہی لیکن میرے والد نے مجھے ڈانٹتے ہوئے روک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس بچی کو کھینے دو اسے کچھ نہ کو (بخاری)

۵۷۸۲ - (۷) وَهْنُ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَاتِنِ -، وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْآمَهَقِ -، وَلَا بِالْأَدَمِ -، وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِيطِ -، وَلَا بِالْسَّيْطِ -، بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشَرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشَرَ سِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِينَ سَنَةً - وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَةً.

وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: كَانَ رُبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ، أَزْهَرُ اللَّوْنِ. وَقَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنْصَابِ أُذُنَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقَيْهِ مُتَمَقِّمٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ، قَالَ: كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَتْمَيْنِ، لَمْ أَرْ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ.

مِثْلَهُ، وَكَانَ بَسِطًا - الْكَفَّيْنِ. وَفِي أُخْرَى لَهُ، قَالَ: كَانَ شَفَنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ

۵۷۸۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ لمبے نہ تھے اور نہ ہی بہت چھوٹے قد کے تھے، آپ کا رنگ نہ بالکل سفید تھا اور نہ ہی گندی تھا، آپ کے سر کے بال نہ زیادہ ٹھنڈے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا۔ آپ مکہ مکرمہ میں دس سال اور مدینہ منورہ میں بھی دس سال مقیم رہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ سال کی عمر میں وفات دی، آپ کے سر اور داڑھی مبارک میں ہمیں سفید بال بھی نہ تھے۔

اور ایک روایت میں انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں کہ آپ لوگوں میں درمیانہ قد کے مالک تھے، نہ بہت زیادہ لمبے اور نہ ہی بہت زیادہ چھوٹے قد کے تھے، آپ کی رنگت نہایت صاف اور چمکدار تھی۔

انس رضی اللہ عنہ نے (مزید) بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال نصف کالوں تک تھے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ (آپ کے سر مبارک کے بال) آپ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان تھے (بخاری)

یز بخاری کی ایک روایت میں ہے انس بیان کرتے ہیں کہ آپ کا سر مبارک بڑا اور پاؤں مضبوط تھے، میں نے آپ جیسا نہ ہی آپ سے پہلے دیکھا اور نہ ہی آپ کے بعد دیکھا اور آپ کی ہتھیلیاں فراخ تھیں یز بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ کے دونوں پاؤں اور ہتھیلیاں بہت مضبوط اور پر گوشت تھیں۔

وضاحت: مذکورہ حدیث میں یہ ذکر ہے کہ آپ کو چالیس برس کی عمر میں نبوت سے سرفرازا گیا۔ اس کے بعد دس برس آپ نے مکہ میں گزارے اور دس برس ہی مدینہ میں گزارے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ برس کی عمر عطا کی۔ آپ کے منصب رسالت پر فائز ہونے کے بعد کئی میں آپ کے قیام کی مدت کے بارے میں اختلاف ہے۔ تحقیقی طور پر جو بات زیادہ درست اور راجح ہے وہ یہ ہے کہ نبوت کے بعد آپ نے چھ برس مکہ میں اور دس برس مدینہ میں گزارے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تو اس وقت آپ کی عمر تیس برس تھی۔

اس تضاد کی وجہ یہ ہے کہ جس راوی نے کئی کی زندگی کو دس سال بتایا ہے اور آپ کی کل عمر ساٹھ سال بتائی ہے تو اس نے کسر کو کوئی اہمیت نہیں دی جیسا کہ اس وقت رواج تھا کہ لوگ کسر کو کوئی اہمیت نہیں دیا کرتے تھے۔ (واللہ اعلم)

۵۷۸۳- (۸) وَفِي الْبَرَاءِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرْبُوعًا، بَعِيدًا مَا بَيْنَ الْمُنْكَبَيْنِ، لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ، رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، لَمْ أَرْ شَيْعًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لَبَمٍ أَحْسَنَ مِنْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، يَبْعِدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ—، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ.

۵۷۸۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانے قد کے مالک تھے، آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان کافی کشادگی تھی، آپ کے سر کے بال آپ کے دونوں کانوں کے کناروں تک تھے (اور) میں نے آپ کو سرخ لباس میں دیکھا۔ بلا مبالغہ میں نے کبھی کسی کو آپ سے زیادہ حسین و جمیل نہیں پایا (بخاری، مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے براء بن عازب نے بیان کیا کہ میں نے کسی ایسے انسان کو نہیں دیکھا جو لمبی زلفوں والا ہو اور وہ سرخ لباس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین و جمیل ہو۔ آپ کے سر کے بال آپ کے کندھوں کو چھو رہے تھے۔ آپ کے کندھوں کے درمیان کشادگی تھی، آپ کا قد مبارک نہ زیادہ لمبا تھا اور نہ ہی بہت چھوٹا تھا۔

۵۷۸۴- (۹) وَهْنُ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَلِيعُ النَّفَمِ، أَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ، مَنَهُوْشُ الْعَقَبَيْنِ. قِيلَ لِسِمَاكِ: مَا ضَلِيعُ النَّفَمِ؟ قَالَ: عَظِيمُ النَّفَمِ. قِيلَ: مَا أَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ؟ قَالَ: طَوِيلُ شِقِّ الْعَيْنِ—، قِيلَ: مَا مَنَهُوْشُ الْعَقَبَيْنِ؟ قَالَ: قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقَبِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۸۳: سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک بڑا تھا، آپ کی دونوں آنکھوں کی سفیدی سرخی میں ملی ہوئی تھی، آپ کی دونوں ایڑیاں بھاری نہ تھیں۔ سِمَاكِ سے دریافت کیا گیا کہ ”ضَلِيعُ النَّفَمِ“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے بتایا کہ اس سے مراد بڑا چہرہ ہے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ ”أَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے بتایا کہ آپ کی آنکھیں بڑی اور لمبی تھیں۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ ”مَنَهُوْشُ الْعَقَبَيْنِ“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے بتایا کہ اس سے مراد ایسی ایڑی ہے جن پر گوشت کم ہو (مسلم)

۵۷۸۵- (۱۰) وَهْنُ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقْصَدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۸۵: ابو الطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گورے چٹے اور درمیانے جسم کے مالک تھے (مسلم)

۵۷۸۶- (۱۱) وَهْنُ ثَابِتٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ عَنْ خِصَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَنْلُغْ مَا يَخْضَبُ، لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ لَفِي لِحْنِهِ

- وَفِي رِوَايَةٍ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِ كُنْ فِي رَأْسِي - فَعَلْتُ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
 وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنَقَتِهِ، وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي
 الرَّأْسِ نَبْذٌ.

۵۷۸۶: ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 خضاب کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے بال اس قدر زیادہ سفید نہ تھے کہ
 خضاب کی ضرورت محسوس ہوتی، اگر میں آپ کی واڑھی کے سفید بالوں کو شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا اور ایک
 روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اگر میں آپ کے سر کے سفید بالوں کو شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا۔
 اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ بالوں کی سفیدی آپ کی واڑھی مبارک کے نیچے کے حصے میں کن ٹیوں
 میں اور کچھ سر مبارک میں تھی۔

۵۷۸۷ - (۱۲) وَفِي أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَزْهَرَ
 اللَّوْنِ، كَانَ عِرْقُهُ اللَّوْلُو، إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ، وَمَا مَسَّتْ دِيْبَاجَهُ وَلَا حَرِيرًا أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَا شَمْتُ مِسْكَ وَلَا عَنَبَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رنگت میں چمک وک تھی
 آپ کے پینے کے قطرے موتیوں کی طرح (شفاف) تھے۔ جب آپ چلتے تو آگے کی جانب جھکے ہوئے چلتے، میں
 نے کسی دیباج اور ریچم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پٹیلی سے زیادہ نرم محسوس نہیں کیا اور نہ ہی میں نے
 کسی مشک اور منبر کو سونگھا کہ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک سے زیادہ خوشبو ہو (بخاری، مسلم)

۵۷۸۸ - (۱۳) وَفِي أُمِّ سُلَيْمٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا، فَيَقْبِلُ
 عِنْدَهَا، فَيَسُطُّ، نَظْمًا - فَيَقْبِلُ عَلَيْهِ، وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ، فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرْقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي
 الطَّيِّبِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أُمُّ سُلَيْمٍ! مَا هَذَا؟» قَالَتْ: عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طَبِينَا وَهُوَ مِنْ
 أَطْيَبِ الطَّيِّبِ.

۵۷۸۸: وَفِي رِوَايَةٍ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَرْجُو بَرَكَتَكَ لِصَبِيَانِنَا قَالَ: «أَصَبَتْ» - مُتَّفَقٌ
 عَلَيْهِ.

۵۷۸۸: اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لاتے اور وہاں
 قیلولہ فرماتے، وہ آپ کے لیے چڑے کا ایک کھوا بچائیں جس پر آپ دوپہر کے وقت آرام فرماتے اور آپ کو
 پیوند بہت زیادہ آیا کرتا تھا۔ اُمّ سلیم آپ کے پیچے کو جمع کرتیں اور اسے خوشبو میں ملائیں۔ ایک مرتبہ نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم نے (اسے پیوند جمع کرتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا) اے اُمّ سلیم! یہ کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ

آپؐ کا پیچہ ہے جسے ہم اپنی خوشبو میں ملاتی ہیں اور آپؐ کا پیچہ تمام خوشبوؤں سے بہتر ہے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے بچوں کے لئے اسے ہارکت سمجھتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: اُمّ سلیم اُمّ رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ اُمّ سلیم اور اُمّ حرام دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی خالائیں ہیں۔ آپؐ اکثر ان کے ہاں آکر دوپہر کے وقت آرام کیا کرتے تھے (مرقات جلد ۷ ص ۷۹)

۵۷۸۹ - (۱۴) وَهَنَّ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْأَوَّلَى، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَاسْتَقْبَلَهُ وَلَدَانِ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَيَّ أَحَدَهُمَا وَاحِدًا وَاحِدًا، وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدَيَّ، فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا وَرِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُزْئَةِ عِطَّارٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيهِ حَدِيثُ جَابِرٍ: «سَمُّوا بِاسْمِي» فِي «بَابِ الْأَسْمَاءِ».

وَحَدِيثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «نَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النَّبُوتِ فِي «بَابِ أَحْكَامِ الْمَيَاهِ».

۵۷۸۹: جابر بن سمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں صبح کی نماز ادا کی۔ اس کے بعد آپؐ اپنے گھر تشریف لے جانے کے لیے (سجد سے) نکلے اور آپؐ کے ساتھ میں بھی باہر آیا تو آپؐ کو آگے سے چند بچے ملے۔ آپؐ نے ان میں سے ہر ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور پھر آپؐ نے میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا۔ میں نے آپؐ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور عمدہ خوشبو کو محسوس کیا گویا کہ آپؐ نے اپنا ہاتھ عطر فروش کی صندوقچی سے نکالا ہے (مسلم)

اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”میرے نام کی طرح نام رکھو“ کا ذکر باب الاسامی میں اور سائب بن یزید سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”میں نے ختم نبوت کا ملاحظہ کیا“ کا ذکر باب احکام المیاء میں ہو چکا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۵۷۹۰ - (۱۵) هَنَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، صَحْمُ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةِ، شَنَّ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، مُشْرِبًا حُمْرَةً، صَحْمُ الْكَرَادِيْسِ، طَوِيلُ الْمُسْرِيبَةِ، إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفًُّا، كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ، لَمْ أَرْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۷۹۰: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ ہی بہت چھوٹے قد کے تھے، آپ کا سر مبارک بڑا اور دائرہ کی گھٹی تھی، آپ کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پر گوشت تھے، آپ کا رنگ سرخ و سفید تھا، آپ کی ہڈیوں کے جوڑ موٹے اور مضبوط تھے اور سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لمبی لکیر تھی۔ جب آپ چلتے تھے تو جھک کر چلتے تھے گویا کہ آپ بلندی سے نشیب کی طرف جا رہے ہوں، میں نے آپ جیسا کوئی شخص نہ تو آپ سے پہلے دیکھا اور نہ ہی آپ کے بعد دیکھا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۵۷۹۱ - (۱۶) وَصْنُهُ كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ الْمُمَغْطِ - ، وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمَمْرُودِ - ، وَكَانَ رُبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْبَجْدِ الْقَطِيطِ وَلَا بِالسَّبِطِ ، كَانَ جَعْدًا رَجُلًا - ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ - وَلَا بِالْمُكَلَّمِ - ، وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَذْوِيرٌ - ، أَيْضُ مُشْرَبٌ ، أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ - ، أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ - ، جَلِيلُ الْمَشَاسِ - وَالْكَنَدِ - ، أَجْرَدُ فَوْ مَسْرُوبَةٍ - ، شُنُّ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ - ، إِذَا مَشَى يَنْقَلِعُ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ - ، وَإِذَا التَفَتَ التَفَّتْ مَعَهُ ، بَيْنَ كَفْيَيْهِ خَاتَمُ الثَّبُوةِ ، وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ، أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا ، وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً ، وَالْيُسْمُ عَرِيكَةٌ ، وَأَكْرَمُهُمْ عَشِيرَةً ، مَنْ رَأَاهُ بِدِيْهِ هَابَةٌ - ، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ ، يَقُولُ نَاعَتُهُ: لَمْ أَرْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۵۷۹۱: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے خلیہ مبارک) کے اوصاف بیان کرتے تو کہتے کہ آپ کا قد نہ زیادہ لمبا تھا اور نہ ہی بہت زیادہ پست بلکہ آپ لوگوں میں درمیانے قد والے تھے۔ آپ کے بال بہت زیادہ ٹھنڈے نہ تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے بلکہ قدرے خم دار تھے اور کچھ سیدھے بھی تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک بالکل گول نہیں تھا اور نہ ہی آپ کے گال پھولے ہوئے تھے البتہ چہرہ ایک حد تک گولائی لئے ہوئے تھا۔ آپ کا رنگ سرخ و سفید تھا، آنکھیں سیاہ تھیں، پلکوں کے بال لمبے تھے، جوڑوں کی ہڈیاں اُبھری ہوئی مضبوط تھیں، کندھے مضبوط تھے، جسم مبارک پر بال نہیں تھے البتہ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی، آپ کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پر گوشت تھے گویا کہ آپ بلندی سے نشیب میں اتر رہے ہیں اور جب آپ (دائیں یا بائیں جانب) متوجہ ہوتے تو پورے جسم کے ساتھ متوجہ ہوتے، آپ کے کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی اور آپ آخری نبی تھے، آپ تمام لوگوں سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بچ بولنے والے تھے، آپ سب لوگوں سے زیادہ نرم طبیعت والے اور سب سے زیادہ معزز اور مکرم تھے۔ جو شخص آپ کو اچانک دیکھ لیتا اس پر بیت طاری ہو جاتی اور جو شخص جان پہچان کی خاطر میل جول رکھتا وہ آپ سے والہانہ محبت کرتا۔ آپ کا وصف بیان کرنے والے (علی رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ آپ جیسا کوئی شخص نہ تو آپ سے پہلے دیکھا اور نہ آپ کے بعد دیکھا (ترمذی)

وضاحت: یہ روایت مرسل ہے، ابراہیم بن محمد اپنے دادا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں نیز اس حدیث کی سند میں موجود عمر بن عبداللہ الدنئی راوی کا حافظہ خراب ہو گیا تھا (الجرح والتعديل جلد ۴ صفحہ ۳۴، تذکرۃ الحفاظ جلد ۳ صفحہ ۳۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۸۷، تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۱۳۵)

۵۷۹۲ - (۱۷) وَهَنَّ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَسْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ، مِنْ طَيْبٍ عَرَفَهُ - أَوْ قَالَ: مِنْ رِيحٍ عَرَفَهُ - . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۷۹۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس راستے سے گزرتے اور آپ کے بعد کوئی دوسرا شخص اس راستے سے گزرتا تو وہ سمجھ جاتا کہ اس راستے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا ہے اس لیے کہ راستے میں آپ کے (کے جسم مبارک) کی مشک پائی جاتی یا راوی نے یہ کہا کہ (راستے میں) آپ کے پمیدہ مبارک کی خوشبو پائی جاتی (داری)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں اسحاق بن فضل اور مغیرہ بن عطیہ راوی مجہول ہیں (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۱۳۵)

۵۷۹۳ - (۱۸) وَهَنَّ ابْنُ عُيَيْنَةَ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمَّارٍ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلرُّبَيْعِ بِنْتِ مَعْوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: صِفِي لَنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَتْ: يَا بَنِي لَوْ رَأَيْتَهُ زَايْتِ الشَّمْسِ طَالِعَةً. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۷۹۳: ابو عیینہ بن محمد بن عمار بن یاسر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ربیعہ بنت معوذ بن عفراء سے کہا کہ آپ ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کریں۔ انہوں نے کہا 'اے میرے بیٹے! اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتے تو محسوس کرتے کہ تم نے چمکتے ہوئے سورج کو دیکھا ہے (داری)

۵۷۹۴ - (۱۹) وَهَنَّ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ اضْجِحَانٍ - ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِلَى الْقَمَرِ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ خَمْزَاءُ، فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۷۹۳: جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا تو (میرا حال یہ تھا کہ) میں کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا اور کبھی چاند کو دیکھتا اور (اس وقت) آپ نے سرخ لباس زیب تن کر رکھا تھا، آپ میری نظر میں چاند سے کہیں زیادہ خوبصورت تھے۔

(ترمذی، داری)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں اشعث بن سوار راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۲۳۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۸۹، تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۱۳۶)

۵۷۹۵ - (۲۰) وَعنَ ابْنِ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ، وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تَطْوِي لَهُ، إِنَّا لَنَجْهَدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں پایا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سورج آپ کے چہرہ مبارک سے جلوہ ریز ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو تیز رفتار نہیں پایا ایسا لگتا تھا کہ زمین آپ کے لیے مختصر کر دی جاتی ہے جبکہ ہم جدوجہد اور کوشش سے چلتے تھے جبکہ آپ بے نیاز چال چلتے تھے (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبداللہ بن لیث راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۹۰) الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، المجموعین جلد ۲ صفحہ ۴ تقریب التذیب جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸۹ تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۶۷

۵۷۹۶ - (۲۱) وَعنَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ فِي سَاقِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُمُوشَةٌ —، وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا، وَكَنتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ: أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ، وَلَيْسَ بِأَكْحَلٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۹۶: جابر بن سمروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پندلیاں باریک تھیں، آپ (عام طور پر) ہنس نہیں کرتے تھے اور جب میں آپ کو دیکھتا تو میں (اپنے دل میں) کہتا کہ آپ نے اپنی آنکھوں میں سرمہ لگا رکھا ہے حالانکہ آپ نے سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا (ترمذی)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۵۷۹۷ - (۲۲) وَعنَ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْلَحَ الشَّيْبَيْنِ —، إِذَا تَكَلَّمَ رُمِيَ كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَائِيهِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

تیسری فصل

۵۷۹۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے دو دانتوں کے درمیان معمولی فاصلہ تھا جب آپ گفتگو فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ دونوں دانتوں کے درمیان سے نور جیسی کوئی چیز نکل رہی ہے (دارمی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبدالعزیز بن ابی ثابت دہری راوی حروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۳۲، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳۶۷)

۵۷۹۸ - (۲۳) وَمَنْ كَفَبَ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سُرَّ إِشْتَارَ وَجْهَهُ، حَتَّى كَانَتْ وَجْهَهُ قِطْعَةً قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مُتَّفَقًا عَلَيْهِ.

۵۷۹۸: کُفَب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوشی میں ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک روشن ہو جاتا ایسا لگتا تھا کہ آپ کا چہرہ مبارک چاند کا ٹکڑا ہے اور اس سے ہم (آپ کی دلی کیفیت) پہچان لیتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۷۹۹ - (۲۴) وَمَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ غُلَامًا يَهُودِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ، فَمَرِضَ فَاتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ، فَوَجَدَ أَبَاهُ عِنْدَ رَأْسِهِ يَفْرَأُ التَّوْرَةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا يَهُودِي! أُنْشِدْكَ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى مُوسَى، هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَةِ نَعْتِي وَصِفَتِي وَمَخْرَجِي؟». قَالَ: لَا. قَالَ الْفَنِّي: بَلَى وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرَةِ نَعْنَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ، وَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «أَقِيمُوا هَذَا - مِنْ عِنْدِ رَأْسِهِ، وَلَوْ آخَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۷۹۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لئے (اس کے گھر) تشریف لے گئے، آپ نے دیکھا کہ اس کا باپ اس لڑکے کے سرہانے بیٹھا تورات پڑھ رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی سے کہا 'اے یہودی! میں تجھے اس اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی، کیا تو نے تورات میں میری تعریف و توصیف اور میرے نکلنے کا ذکر پایا ہے؟ اس نے کہا 'نہیں۔ وہ لڑکا کہنے لگا 'ہاں! اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ہم تورات میں آپ کی تعریف و توصیف اور آپ کے مبعوث کیے جانے کا ذکر پاتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا 'تم اس لڑکے کے باپ کو اس کے پاس سے اٹھا دو۔ تم خود اپنے بھائی کے والی بنو یعنی اگر وہ فوت ہو جائے تو اس کی تجزیہ و تحقیق کے جملہ امور تم سرانجام دو (بیہقی دلائل النبوۃ)

۵۸۰۰ - (۲۵) وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۸۰۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا 'بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی ہوئی رحمت ہوں (دارمی)

بَابُ فِي أَخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات اور اخلاق)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۸۰۱ - (۱) عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي: أَفٍ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلَا آلا صَنَعْتَ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۸۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی (اس دوران) آپؐ نے مجھے کبھی اف تک نہ کہا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور یہ کام کیوں نہیں کیا؟ (بخاری، مسلم)

۵۸۰۲ - (۲) وَصَفَهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا، فَارْتَلَيْتُ يَوْمًا لِحَاجَةٍ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ، وَفِي نَفْسِي أَنَّ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَ عَلَى صَيَّانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَبَضَ بِقَفَّائِي مِنْ وَرَائِي، قَالَ: فَظَنَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: يَا أُنَيْسُ! ذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ ایک روز آپؐ نے مجھے کسی کام سے بھیجا تو میں نے (زمان سے بونہی) کہہ دیا اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا لیکن میرے دل میں تھا کہ میں ضرور جاؤں گا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ پس میں نکل پڑا، میں بچوں کے پاس سے گزرا جو بازار میں کھیل رہے تھے (میں وہاں ٹھہر گیا) اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گدی پکڑ لی۔ انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؐ کی جانب نظر اٹھائی تو آپؐ مسکرا رہے تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا: اے انس! کیا تو وہاں گیا ہے جہاں جانے کا میں نے تجھے کہا تھا؟ (انسؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: ہاں! اے اللہ کے رسول! میں (بھی) جاتا ہوں (مسلم)

۵۸۰۳ - (۳) وَفَعَهُ، قَالَ: كُنْتُ أَمْسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَخْرَانِي - غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَذْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ، فَجَبَذَهُ بِرِذَائِهِ جَبَذَةً شَدِيدَةً، وَرَجَعَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبَذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مُزِلْنِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَقَتْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ صَحَكَ، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں چل رہا تھا۔ آپ پر دھاری دار نجرانی چادر تھی جس کے کنارے موٹے تھے۔ (راستے میں) آپ کو ایک دھاتی لٹا، اس نے آپ کی چادر (پکڑ کر) زور سے کھینچی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دھاتی کے سینے کے قریب آ گئے۔ میں نے دیکھا کہ دھاتی کے اس قدر سختی سے چادر کھینچنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک پر چادر کے کنارے کی رگڑ کا نشان پڑ گیا تھا۔ بعد ازاں اس دھاتی نے کہا: اے محمد! آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کا جو مال ہے اس میں سے مجھے کچھ عطا کریں۔ (اس کی اس بات پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب التفات کیا اور آپ مسکرائے پھر اسے کچھ عطا کرنے کا حکم دیا (بخاری، مسلم)

۵۸۰۴ - (۴) وَفَعَهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ -، فَاَنْطَلَقَ النَّاسُ قَبْلَ الصُّبُوحِ، فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصُّبُوحِ وَهُوَ يَقُولُ: وَلَمْ تَرَاعُوا، لَمْ تَرَاعُوا. وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبْنِي طَلْحَةَ عَزَى مَا عَلَيْهِ سَرَجٌ، وَفِي عُنُقِهِ سَيْفٌ. فَقَالَ: وَلَقَدْ وَجَدْتُهُ بِخَرَاءٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخلاق اور شکل کے لحاظ سے) تمام لوگوں سے بہتر کر حسین تھے۔ تمام لوگوں سے زیادہ سخی اور تمام لوگوں سے زیادہ ہمدرد تھے۔ ایک رات اہل مدینہ (دشمن کی آواز سن کر) گھبرا گئے۔ لوگ آواز کی جانب لپکے وہاں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موجود پایا۔ آپ تمام لوگوں سے پہلے آواز کی جانب پہنچ گئے تھے اور آپ فرما رہے تھے: 'ڈرو نہیں' ڈرو نہیں۔ آپ ابو طلحہ کے گھوڑے کی تنگی پیٹھ پر سوار تھے اس پر زین نہ تھی پیر آپ کی گردن میں تھوڑا لٹک رہی تھی پھر آپ نے فرمایا: میں نے اس گھوڑے کو نہایت تیز رفتار پایا ہے (بخاری، مسلم)

۵۸۰۵ - (۵) وَفَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کسی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا ہو اور آپ نے اس سے انکار کیا ہو (بخاری، مسلم)

وضاحت: جب بھی کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تو آپؐ فوراً اسے عطا کر دیتے اور اگر آپؐ اسے پورا کرنے پر قادر نہ ہوتے تو پھر وعدہ فرما لیتے یا خاموشی اختیار کر لیتے یا کوئی دعائیہ جملہ ارشاد فرما دیتے۔ (واللہ اعلم)

۵۸۰۶۔ (۶) وَهَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، فَاتَى قَوْمَهُ، فَقَالَ: أَيُّ قَوْمٍ! أَسْلِمُوا، فَوَاللَّهِ إِنْ مُحَمَّدًا لَيُعْطِيَ عَطَاءَ مَا يَخَافُ الْفَقْرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۰۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی بکریوں کا سوال کیا جو دو پہاڑوں کے درمیان تھیں۔ آپؐ نے اس کے مطالبے کو پورا فرمایا۔ اس کی بعد وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا: اے میری قوم کے لوگو! اسلام قبول کر لو۔ اللہ کی قسم! بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اس قدر زیادہ) عطا کرتے ہیں کہ آپؐ فقر و افلاس کا بھی خوف نہیں رکھتے (مسلم)

۵۸۰۷۔ (۷) وَهَنَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَقْعَلَةً مِنْ حُثَيْنٍ، فَغَلِقَتِ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطُرَّوهُ إِلَى سَمْرَةٍ، فَحَطَّطَتْ رِدَاءَهُ - فَوَقَّفَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «أَعْطُونِي رِذَائِي»، لَوْ كَانَ لِي عِدَّةُ هَذِهِ الْبَعْضَاءِ نَعَمْ لَقَسَمْتُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بِخَيْلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۰۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اس وقت کا واقعہ بیان کرتے ہیں جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگِ حنین سے واپس آرہے تھے کہ (ایک مقام پر) دعائیہ لوگ آپؐ سے لپٹ گئے، وہ آپؐ سے (مالِ قیمت) مانگ رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے آپؐ کو مجبور کیا کہ آپؐ ٹکڑے کے درخت کی جانب پناہ حاصل کریں، آپؐ کی چادر درخت میں الجھ گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر رُکے اور فرمایا: مجھے میری چادر لوٹا دو، اگر میرے پاس ان درختوں کی تعداد کے برابر بھی موٹی ہوتے تو میں انہیں تم میں تقسیم کر دیتا تو پھر تم مجھے بخیل، فطریاتی کرنے والا اور چھوٹے دل والا نہ کہہ پاتے (بخاری)

۵۸۰۸۔ (۸) وَهَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِأَنْبَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ، فَمَا يَأْتُونَ بِأَنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا، - قَرَّبًا جَاوُوهُ بِالْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمَسُ يَدَهُ فِيهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تو اہل مدینہ کے خدام (غلام اور لونڈیاں) اپنے برتنوں میں پانی لے کر آپؐ کے ہاں پہنچ جاتے، جو شخص بھی برتن لے کر آتا آپؐ (برکت کے لیے) اس میں اپنا ہاتھ ڈالتے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ وہ سردی (کے موسم) میں صبح سویرے ہی پانی کے برتن لے آتے (پھر بھی) آپؐ (برکت کے لیے) اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دیتے (مسلم)

وضاحت: یہ حدیث آپ کی کمال محبت اور شفقت پر دلالت کرتی ہے۔ آپ پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالتے تاکہ آپ کے دست مبارک کی برکت سے بیماروں کو شفاء حاصل ہو، ایسا کرنا صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ آپ کے علاوہ امت مسلمہ میں سے کسی شخص کو یہ مقام حاصل نہیں کہ پانی کی برتن میں اس کا ہاتھ ڈال کر برکت حاصل کی جائے (واللہ اعلم)

۵۸۰۹۔ (۹) وَصَّهٗ، قَالَ: كَانَتْ أَمَةٌ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ تَأْخُذُ بِبَدَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ اہل مدینہ کی لونڈیوں میں سے ایک لونڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑتی، وہ جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی (بخاری)

وضاحت: یہ حدیث آپ کی کمال درجہ تواضع و انکساری پر دلالت کرتی ہے، آپ کو اپنی امت کے ہر چھوٹے بڑے فرد کے ساتھ انتہائی تعلق، لگاؤ اور پیار تھا (واللہ اعلم)

۵۸۱۰۔ (۱۰) وَصَّهٗ، أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لِنِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ، فَقَالَ: «يَا أُمَّ فَلَانٍ! أَنْظِرِي أَيْ التَّيَكُّكِ تَسْتَبِ حَتَّى أَقْضِيَ لَكَ حَاجَتَكَ» فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، حَتَّى فَرَعَتْ مِنْ حَاجَتِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۱۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کی عقل میں کچھ خلل تھا۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے آپ سے کچھ کام ہے۔ آپ نے اس سے کہا، اے اُمّ فلاں! دیکھو! جس گلی میں بھی تم چاہتی ہو (میں جانے کے لیے تیار ہوں) تاکہ تمہارے لیے تمہارے کام کو پورا کروں۔ چنانچہ آپ راستے میں اس کے ساتھ الگ رہے حتیٰ کہ جو کام اس نے کہنا تھا کہہ دیا (مسلم)

۵۸۱۱۔ (۱۱) وَصَّهٗ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا لَعَانًا وَلَا سَبَابًا، كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمُعْتَبَةِ: «مَا لَهُ تَرَبَّ جَبِينُهُ؟!». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۱۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ فحش گو تھے، نہ لعنت کرنے والے تھے اور نہ ہی گالی گلوچ کرتے تھے۔ آپ ناراضگی کے وقت فرمایا کرتے، اے کیا ہے؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو (بخاری)

۵۸۱۲۔ (۱۲) وَهَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْعُ عَلَى الْمَشْرِكِينَ. قَالَ: «إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ لَعَانًا، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپ سے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! آپ مشرکین پر بدعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا، مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے (مسلم)

۵۸۱۳- (۱۳) وَفِي أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا، فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۵۸۱۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پردے میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ ہائیا تھے۔ جب آپ کسی کمرہ کام کو دیکھتے تو ہم اسے آپ کے چہرے (کے اثرات) سے پہچان لیتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۸۱۴- (۱۴) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاجِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ - ، وَإِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۵۸۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کھل کھلا کر ہنسنے نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا آخری حصہ نظر آئے، آپ تو بس مسکراتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۸۱۵- (۱۵) وَفِيهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَشْرِدُ الْحَدِيثَ كَسَرِدِكُمْ، كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ غَدَهُ الْعَادُّ لَأَخْصَاهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۵۸۱۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہمایت جین) تسلسل کے ساتھ باتیں نہیں کرتے تھے جیسا کہ تم لوگ مسلسل بولے چلے جاتے ہو۔ آپ اس طرح باتیں کرتے کہ اگر کوئی گننے والا (الفاظ) گننا چاہتا تو گن سکتا تھا (بخاری، مسلم)

۵۸۱۶- (۱۶) وَفِي الْأَسْوَدِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ - يَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ - فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۵۸۱۶: اسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، آپ اپنے گھروالوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں مشغول رہتے تھے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو آپ نماز کے لیے چلے جاتے تھے (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کے راوی اسود جلیل القدر تابعی ہیں، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا ہے لیکن ان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔ انہوں نے خلفاء اربعہ کی زیارت کی اور اکابر صحابہ سے سماعت حدیث کا شرف حاصل کیا (تذکرۃ الحفاظ)

۵۸۱۷- (۱۷) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ اللَّهُ بِهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۵۸۱۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپ ان میں سے آسان کام کو اختیار کرتے بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہوتا، اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپ تمام لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے لیے بھی کسی بات کا انتقام نہیں لیتے تھے البتہ جب اللہ تعالیٰ کی حرمت کو پامال کیا جاتا تو پھر آپ اللہ کی رضا کے لیے انتقام لیتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۸۱۸- (۱۸) وَمَنْهَا، قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَفْسِهِ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ، وَلَا أَمْرَةً وَلَا خَادِمًا، إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَا يَلِ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ، فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهِ، إِلَّا أَنْ يُتَّهَكَ شَيْءٌ مِنْ مُحَارِمِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۱۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بھی کسی جاندار چیز کو (یعنی مرد کو) نہ کسی عورت کو اور نہ ہی کسی خادم کو اپنے ہاتھ کے ساتھ مارا البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے (کوئی آپ کے ہاتھوں مارا جاتا) اور ایسا بھی نہیں ہوا کہ کسی شخص سے بھی آپ کو کچھ تکلیف پہنچی ہو اور آپ نے اس سے انتقام لیا ہو۔ البتہ جب اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو پامال کیا جاتا تو پھر آپ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے انتقام لیتے تھے (مسلم)

الْفَصْلُ الثَّلَاثِينَ

۵۸۱۹- (۱۹) هُنَّ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانٍ سِتِينَ، خَدَمْتُ عَشْرَ سِتِينَ، فَمَا لَأَمِينٍ عَلَيَّ شَيْءٌ قَطُّ أَتَى فِيهِ عَلَى يَدَيَّ —، فَإِنْ لَأَمِينٍ لَأَيْمٌ مِنْ أَهْلِهِ قَالَ: «دَعُوهُ، فَإِنَّهُ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ». هَذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيحِ» وَرَوَى النَّيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مَعَ تَغْيِيرٍ يَسِيرٍ.

دوسری فصل

۵۸۱۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آٹھ برس کا تھا جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ میں نے دس برس تک (مدنی زندگی میں) آپ کی خدمت کی۔ (اس پورے عرصے میں) ایسا بھی نہیں ہوا کہ میرے ہاتھوں کوئی چیز خراب ہوئی ہو اور آپ نے مجھے ملامت کی ہو۔ اگر آپ کے اہل خانہ میں سے مجھے کوئی ملامت کرنا تو آپ فرماتے کہ اسے کچھ نہ کہو اس لیے کہ جو کچھ ہونے والا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔ یہ الفاظ مصابیح کے ہیں جبکہ امام بیہقی نے اس روایت کو شعب الایمان میں کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۵۸۲۰- (۲۰) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا سَخَابًا فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ الشَّيْئَةَ، وَلَكِنْ يَغْفُو وَيَصْفَحُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش کو نہیں تھے، نہ ہی تکلف کے ساتھ فحش گفتگو فرماتے تھے، نہ ہی آپ بازاروں میں شور و غل کرتے تھے اور نہ ہی آپ برائی کا بدلہ برائی کے ساتھ دیتے تھے البتہ آپ معاف فرماتے اور درگزر کرتے تھے (ترمذی)

۵۸۲۱- (۲۱) وَهْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَعُودُ الْمَرِيضَ، وَيَنْتَعِ الْجَنَازَةَ، وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَوْمَ خَيْرِ عَلَى جِمَارٍ خَطَامُهُ لَيْفٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۸۲۱: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ آپ بیمار کی عیادت فرماتے، جنازے کے ساتھ جاتے، غلام کی دعوت قبول کرتے اور گدھے پر بھی سوار ہو لیتے اور میں نے آپ کو جنگِ خیبر کے دن ایک گدھے پر سوار دیکھا جس کی لگام کھجور کی پتیوں کی تھی (ابن ماجہ، بیہقی شُعَبُ الْإِيمَانِ) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں مسلم بن کیسان اور راوی ضعیف ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۶۸، المرحم والتحدیل جلد ۸ صفحہ ۸۳۳، میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۱۰۶، تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۱۵۵)

۵۸۲۲- (۲۲) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَخِيطُ ثَوْبَهُ، وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ، وَقَالَتْ: كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ، يَفْلِي ثَوْبَهُ، وَيَخْلِبُ شَأْنَهُ، وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتا گانٹھ لیتے تھے، اپنا کپڑا خود سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں (اس طرح) کام کاج کرتے جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں کام کاج کرتا ہے۔ نیز عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ انسانوں میں سے ایک انسان تھے۔ آپ کپڑوں میں سے خود جوئیں دیکھتے، اپنی بکری کا دودھ خود دوسرے اور اپنی خدمت آپ کر لیا کرتے تھے (ترمذی)

۵۸۲۳- (۲۳) وَهْنُ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ نَفَرٌ عَلَيَّ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَقَالُوا لَهُ: حَدِّثْنَا أَحَادِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ جَارَهُ، فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ، فَكَانَ إِذَا ذَكَّرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا، وَإِذَا ذَكَّرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا، وَإِذَا ذَكَّرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا، فَكُلُّ هَذَا أَخْبَدْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۳: خاریجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جماعت ثابتہ کے ہاں گئی اور انہوں نے ان سے کہا کہ آپ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے مطلع کریں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں آپ کا

پڑوسی تھا جب آپ پر وحی نازل ہوتی تو آپ میری جانب پیغام بھیجتے میں آپ کی وحی تحریر کرتا۔ آپ کا معمول تھا کہ جب ہم دنیا کی باتیں کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ دنیا کی باتیں کرتے اور جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ آخرت کا ذکر کرتے اور جب ہم کھانے کی باتیں کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ کھانے کی باتیں کرتے۔ پس یہ تمام باتیں میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر رہا ہوں (ترمذی)

۵۸۲۴۔ (۲۴) وَهْنٌ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَنْزِعَ يَدَهُ، وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَنْزِعَ يَدَهُ، وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَهُ مُقَدِّمًا وَكُتْبِيَةً بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تو اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ اس وقت تک نہ کھینچتے جب تک وہ شخص اپنا ہاتھ نہ کھینچ لیتا اور آپ اپنے چہرے کو کسی شخص سے اس وقت تک نہ پھیرتے تھے جب تک کہ وہ شخص اپنا چہرہ نہ پھیر لیتا تھا نیز آپ کو کبھی اس حال میں نہیں دیکھا گیا کہ آپ اپنے کسی ساتھی کے آگے گھٹنے دراز کیے بیٹھے ہوں (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں زید الحمی راوی ضعیف ہے (المجرح والتعديل جلد ۳ صفحہ ۲۵۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۰۲، تنقيح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۰)

۵۸۲۵۔ (۲۵) وَهْنُهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَذْخِرُ شَيْئًا لِعَدُوِّهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کسی چیز کا ذخیرہ نہیں کرتے تھے (ترمذی)

وضاحت: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات پر مکمل اعتماد اور توکل تھا، اسی لئے آپ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کوئی چیز بچا کر نہیں رکھی کہ کل کو کام آئے گی البتہ آپ اپنے اہل و عیال کی سال بھر کی ضرورتوں کے لئے اشیاء خورد و نوش جمع کر کے رکھ دیتے تھے (تنقيح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۰)

۵۸۲۶۔ (۲۶) وَهْنٌ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَوِيلَ الصَّنْبِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ».

۵۸۲۶: جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر خاموشی اختیار کیے رہتے تھے (شرح الشُّنَّةِ)

۵۸۲۷۔ (۲۷) وَهْنٌ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَرْسِيلٌ وَتَرْسِيلٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۸۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو میں وضاحت اور آہستگی ہوتی تھی (ابو داؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ایک راوی مجهول ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۰)

۵۸۲۸ - (۲۸) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هَذَا، وَلَكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيْنَهُ فَضْلٌ - ، يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اور بے ٹکان باتیں نہیں کیا کرتے تھے جس طرح تم مسلسل اور بے ٹکان بولتے ہو بلکہ جب آپ گفتگو فرماتے تو ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے کہ آپ کے پاس بیٹھنے والا اس گفتگو کو محفوظ کر لیتا (ترمذی)

۵۸۲۹ - (۲۹) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۹: عبد اللہ بن حارث بن جزء بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکراتے والا کسی کو نہیں دیکھا (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبد اللہ بن اسیر راوی ضعیف ہے۔ (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۸۰) الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۱۸۲، المجموع جلد ۲ صفحہ ۱۱، تہذیب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۳۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸۹

۵۸۳۰ - (۳۰) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۸۳۰: عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھے ہوئے باتیں کرتے تو آپ کی نگاہ اکثر آسمان کی جانب اٹھی رہتی (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں محمد بن اسحاق راوی بدلتے ہیں اور وہ لفظ عن کے ساتھ بیان کر رہا ہے (الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۲۸، طبقات ابن سعد جلد ۱ صفحہ ۳۲، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸) تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۱

الفصل الثالث

۵۸۳۱ - (۳۱) هُنَّ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْيَعَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، كَانَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُهُ مُسْتَرْضِعًا فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ - ، فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيَدْخُنُ، وَكَانَ ظَفْرُهُ قَيْنًا - ، فَيَأْخُذُهُ فَيَقْبَلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ. قَالَ عَمْرُو: فَلَمَّا تَوَفَّيْنَا إِبْرَاهِيمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي، وَإِنَّ مَاتَ فِي الثُّلَاثِ، وَإِنَّ لَهُ لَطِثَيْنِ - نُكْمِلَانِ رِضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۵۸۳۱: عمرو بن سعید رحمہ اللہ، انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی اور کو اپنے اہل و عیال کے ساتھ زیادہ رحم کرنے والا نہیں دیکھا۔ آپ کے بیٹے ابراہیم کو مدینہ منورہ کی نواحی بستی میں دودھ پلایا جاتا تھا۔ چنانچہ آپ (اپنے بچے کو ملنے) جاتے، ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے۔ (ایک مرتبہ) آپ اس گھر میں داخل ہوئے جس گھر میں ابراہیم تھا، وہ گھر دھوئیں سے بھرا ہوا تھا کیونکہ کہ دودھ پلانے والی عورت کا خاوند لوہار تھا۔ آپ اپنے بیٹے کو اٹھاتے، اسے چومتے اور پھر واپس لوٹ آتے۔ عمرو راوی نے بیان کیا کہ جب ابراہیم فوت ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ ابراہیم میرا بیٹا ہے اور وہ دودھ پینے کی عمر میں فوت ہوا ہے، لہذا اس کے لئے وہ دودھ پلانے والی عورتیں مخصوص کی گئی ہیں جو رضاعت کی مدت کو پورا کر رہی ہیں (مسلم)

۵۸۳۲۔ (۳۲) وَهَنَّ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنْ يَهُودِيًّا يُقَالَ لَهُ: فُلَانٌ، حَبِيرٌ، كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَنَابِيرٌ، فَتَقَاضَى النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: «يَا يَهُودِي! مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ». قَالَ: فَإِنِّي لَا أَفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدٌ حَتَّى تُعْطِيَنِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَجْلَسَ مَعَكَ» فَجَلَسَ مَعَهُ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَالْعَدَاةَ، وَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَهَدَّدُونَ وَيَتَوَعَّدُونَ، فَقَطِنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا الَّذِي يَصْنَعُونَ بِهِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَهُودِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْعَنِي زَيْنٌ أَنْ أَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَغَيْرَهُ، فَلَمَّا تَرَجُلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُودِيُّ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، وَشَطْرُ مَالِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَنَا وَاللَّهُ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِي فَعَلْتَ بِكَ إِلَّا لَا تَنْظُرْ إِلَيَّ نَعْتِكَ فِي التَّوْرَةِ: مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ، وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ، وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ، لَيْسَ بِغَطٍّ وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا سَخَابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا مُتْرَيٍّ بِالْفُحْشِ —، وَلَا قَوْلِ الْخَنَا، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، وَهَذَا مَالِي فَأَحْكُمْ فِيهِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ، وَكَانَ الْيَهُودِيُّ كَيِّيزَ الْمَالِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۸۳۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "فلان" لقب کا ایک یہودی عالم تھا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دینار لینے تھے چنانچہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دیناروں کا مطالبہ کیا۔ آپ نے اس سے کہا، اے یہودی! تجھے دینے کے لئے اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس نے کہا، اے محمد! میں اس وقت تک آپ سے جدا نہیں ہوں گا جب تک آپ مجھے میرا قرض نہیں لوٹا دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اگر ایسا ہی ہے کہ جب تک میں تمہارا قرض ادا نہیں کروں گا، تم مجھے نہیں چھوڑو گے) تو میں تمہارے ساتھ بیٹھوں گا۔ چنانچہ آپ اس کے پاس بیٹھ گئے۔ آپ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور (اگلی صبح) فجر

کی نماز (سجہ میں) ادا کی۔ (اس صورت حال کو دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے اس یہودی کو ڈرایا دھمکایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ صحابہ کرام اس یہودی کو ڈرا دھمکا رہے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اس یہودی نے آپ کو روک رکھا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) کہا کہ مجھے میرے پروردگار نے منع کیا ہے کہ میں کسی ذمی کافر یا دیگر لوگوں پر ظلم کروں۔ جب ذرا دن چڑھا تو یہودی (آپ کے اخلاق و کردار کو دیکھ کر) کہنے لگا، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محبوبہ برحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور میں اپنا نصف مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔ اللہ کی قسم! (سب جان لیں کہ) میں نے جو انداز آپ کے ساتھ اختیار کیا وہ صرف اس لیے کیا تھا کہ میں آپ کے ان اوصاف کو آزمائوں جن کا تذکرہ تورات میں ہے کہ ان کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا، وہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوں گے اور مدینہ کی طرف ہجرت کریں گے اور ملک شام تک ان کی بادشاہت ہوگی، وہ بد زبان اور بد مزاج نہیں ہوں گے، اور نہ ہی وہ گھوڑوں میں شور و شغب کریں گے، نہ ہی فحش گو ہوں گے اور نہ ہی فحش گفتگو کریں گے۔ (یہودی نے ایک بار پھر کہا) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی محبوبہ برحق ہے اور یقیناً آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ یہ میرا مال ہے (جسے میں آپ کے قبضے میں دیتا ہوں) آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کی روشنی میں اس کے متعلق فیصلہ صادر فرمائیں۔ (اس حدیث کے راوی کا کہنا ہے کہ) یہ یہودی بہت مالدار تھا۔ (بیہقی دلائل النبوة)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ابو علی محمد بن اشعث کوئی راوی کو ایک جماعت نے کذاب کہا ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۶، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۵۱)

۵۸۳۳- (۳۳) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْثُرُ الذِّكْرَ، وَيَقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ، وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ، وَلَا يَأْبَأُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَزْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ.

۵۸۳۳: عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے، فضول باتیں بہت کم کرتے، نماز کو لمبا کرتے اور خطبہ مختصر فرماتے نیز یہ وہ عورت اور مسکین لوگوں کے ساتھ چلنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کر دیتے تھے (نسائی، دارمی)

۵۸۳۴- (۳۴) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّا لَا نُكْذِبُكَ - وَلَكِنْ نَكْذِبُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِمْ: ﴿فَإِنَّهُمْ لَا يَكْذِبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بَيِّنَاتٍ اللَّهُ يَجْحَلُونَ﴾. رَوَاهُ الْبَرْمِذِيُّ.

۵۸۳۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو جہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم آپ کو جھوٹا

میں کہتے البتہ ہم اس چیز کو جھٹلاتے ہیں جو آپؐ لے کر آئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) ”یہ لوگ آپؐ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ وہ ظالم لوگ تو اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں“ (تہذیب)

۵۸۳۵- (۳۵) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذُّهَبِ، جَاءَنِي مَلَكٌ، وَإِنْ حُجِرْتَهُ - لَتَسَاوَى الْكُفْبَةُ، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يُفْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَيَقُولُ: إِنَّ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا، وَإِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا، فَظَنَرْتُ إِلَى جِبْرِئِيلَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ ضَعُ نَفْسَكَ».

۵۸۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر میں چاہوں (کہ دنیا کے مال و متاع میرے لئے ہوں) تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلے گئیں۔ (ایک روز) میرے پاس فرشتہ آیا تھا جس کی کمر (کی چوڑائی) کہے کے برابر تھی۔ اس نے کہا: آپؐ کے پروردگار آپؐ کو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر آپؐ چاہیں تو آپؐ کو بندہ پیغمبر بنا دیتے ہیں اور اگر آپؐ چاہیں تو آپؐ کو بادشاہ پیغمبر بنا دیتے ہیں۔ (آپؐ فرماتے ہیں) چنانچہ میں نے جبرائیل کی طرف دیکھا۔ اُس نے مجھے مشورہ دیا کہ آپؐ خود کو متواضع رکھیں۔

۵۸۳۶- (۳۶) وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتِ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ إِلَى جِبْرِئِيلَ - كَالْمُسْتَشِيرِ لَهُ، فَأَشَارَ جِبْرِئِيلُ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعَ. فَقُلْتُ: «نَبِيًّا عَبْدًا». قَالَتْ: فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَأْكُلُ مَتَكِنًا، يَقُولُ: «أَكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ، وَأَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشَّعْنَةِ».

۵۸۳۶: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کی جانب مشورہ طلب انداز سے التفات کیا تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ آپؐ تواضع اختیار کریں (آپؐ فرماتے ہیں) چنانچہ میں نے (جبرائیل کو) جواب دیا کہ میں بندہ پیغمبر ہوں گا (جس میں عبودیت ہو) عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتے تھے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ میں اس طرح کھانا کھاتا ہوں جس طرح ایک غلام کھاتا ہے اور میں اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح ایک غلام بیٹھتا ہے (شرح الشَّعْنَةِ)

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آغازِ وحی)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۸۳۷- (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ، ثُمَّ أُمِرَ بِالْهَجْرَةِ، فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۸۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز ہوا آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے آپ کی جانب وحی کی جاتی تھی۔ اس کے بعد آپ کو ہجرت کرنے کا حکم ملا چنانچہ آپ نے (مکہ منورہ میں) ہجرت کے دس سال گزارے اور جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی (بخاری، مسلم)

۵۸۳۸- (۲) وَصَفَهُ، قَالَ: أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، يَسْمَعُ الصَّوْتِ وَيَرَى الصُّورَ - سَبْعَ سِنِينَ، وَلَا يَرَى شَيْئًا، وَثَمَانِ سِنِينَ يُوحَى إِلَيْهِ، وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا، وَتَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پندرہ سال رہے۔ آپ (ابتدائی) سات سال جبرائیل کی آواز سننے رہے اور عجیب و غریب روشنی دیکھتے رہے اور (اس کی علامت) کچھ فکر نہیں آتا تھا (ان پندرہ سالوں کے آخری) آٹھ سال آپ کی جانب وحی آتی رہی آپ مکہ منورہ میں دس سال مقیم رہے اور جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر بیسٹھ سال تھی (بخاری، مسلم)

وضاحت: آپ کی عمر مبارک کے بارے میں تضاد ہے۔ اس سے پہلے والی حدیث میں تریسٹھ سال ہے اس حدیث میں بیسٹھ سال اور اس سے آگے والی حدیث میں ساٹھ برس کا ذکر ہے۔ تاریخی اور تحقیقی طور پر جو بات زیادہ صحیح ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

ابن عباس نے اس حدیث میں آپ کے سن ولادت اور سن ہجرت کو مکمل سال شمار کیا ہے اور ان دو سالوں کو ملا کر کل عمر ۶۵ سال بیان کی۔ جبکہ انس نے آپ کی عمر مبارک ساٹھ برس ذکر کی ہے انہوں نے اس نمائے

کے حساب سے سر کو کوئی اہمیت نہیں دی اور عیہ برس تک زندگی کو بھی دس برس شمار کیا ہے۔ اس لحاظ سے اس نے آپ کی عمر ساٹھ برس ذکر کی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے نبوت کے بعد عیہ برس مکہ مکرمہ میں گزارے اور دس برس مدینہ منورہ میں گزارے اس لحاظ سے آپ کی عمر تریسٹھ برس ہے اور یہی بات راج اور صحیح ہے (واللہ اعلم)

۵۸۳۹۔ (۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِينَ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۳۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ساٹھ سال کی عمر پوری ہونے پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو فوت کر لیا (بخاری، مسلم)

۵۸۴۰۔ (۴) وَفَضُّهُ، قَالَ: قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِئِينَ، وَأَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِئِينَ، وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِئِينَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ: ثَلَاثٍ وَبِئِينَ، أَكْثَرُ.

۵۸۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور ابو بکر بھی تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور عمر بھی تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے (مسلم) امام بخاری فرماتے ہیں کہ تریسٹھ سال والی روایات کثرت کے ساتھ موی ہیں۔

۵۸۴۱۔ (۵) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بَدِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَأَن لَّيَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ بِمَثَلِ فَلَنِي الصُّبْحِ، ثُمَّ حَبَبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، وَكَأَن يَخْلُو بِغَارِ جِرَاءٍ، فَيَنْحَنُّ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِي ذَوَاتِ الْعَلَدِ - قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَيَتَرَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ، فَيَتَرَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ جِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ. فَقَالَ: «مَا أَنَا بِقَارِئٍ». قَالَ: «فَاتَّخَذَنِي فَقَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَاتَّخَذَنِي فَقَطَّنِي الثَّانِيَةَ، حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ. فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ. فَاتَّخَذَنِي فَقَطَّنِي الثَّالِثَةَ، حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ. الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ. عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾، فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْجِفُ فَوَادُهُ، فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ، فَقَالَ: «زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي» فَرَمَلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرُّوْعُ، فَقَالَ لَخَدِيجَةَ وَآخِبَهَا الْخَبِيرُ: «لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى

نَفْسِي» فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلَّا، وَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَتَّصِلُ الرَّجِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكُلَّ -، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ -، وَتَقْرَى الصَّنِيفَ -، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ - ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهَ خَدِيجَةُ إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، ابْنِ عَمِّ خَدِيجَةَ. فَقَالَتْ لَهُ: يَا ابْنَ عَمِّ! اِسْمَعْ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ. فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي! مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَبْرَ مَا رَأَى. فَقَالَ وَرَقَةُ: هَذَا هُوَ النَّامُوسُ - الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا -، يَا لَيْتَنِي أَكُونُ خَبْرًا إِذَا يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوْ مُخْرِجِي هُمْ؟» قَالَ: نَعَمْ؛ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِي، وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمُكَ أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. ثُمَّ لَمْ يَنْشُبْ وَرَقَةَ أَنْ تُؤْفَى -، وَفَرَّ الْوَحَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابتداء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کا سلسلہ جس چیز سے شروع ہوا وہ ہند میں سچے خوابوں کا دکھائی دینا تھا۔ آپ جو بھی خواب دیکھتے اس کی تعبیر اس طرح روشن ہو کر سامنے آجاتی جیسے صبح کا اجالا ہوتا ہے۔ بعد ازاں آپ کو تمنا کی (کی زندگی) سے محبت ہو گئی۔ چنانچہ آپ غار حرا میں تمنا کی زندگی گزارتے۔ اس غار میں آپ (اللہ تعالیٰ کی) عبادت کرتے۔ آپ چند راتیں (اور دن) عبادت میں مشغول رہتے جب تک کہ آپ کو اپنے اہل و عیال سے ملنے کا اشتیاق پیدا نہ ہو جاتا۔ آپ (ان) راتوں اور دنوں کے لیے) کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے اور (جب وہ چیزیں ختم ہو جاتیں تو) پھر آپ خدیجہ کے ہاں آتے، آپ پھر اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے۔ (یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا) یہاں تک کہ آپ کے پاس وحی آئی، آپ غار حرا میں ہی تھے کہ آپ کے پاس فرشتہ (جبرائیل) آیا۔ اُس نے کہا پڑھ! آپ نے جواب دیا، میں پڑھنا نہیں جانتا۔ آپ نے بتایا کہ فرشتے نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے دبایا حتیٰ کہ مجھے تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر اس فرشتے نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا، پڑھ! میں نے جواب دیا، میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے مجھے پکڑ لیا اور دوسری مرتبہ مجھے دبایا حتیٰ کہ مجھے تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر اس فرشتے نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا، پڑھ! میں نے جواب دیا، میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے مجھے پکڑ لیا اور تیسری مرتبہ مجھے دبایا حتیٰ کہ مجھے تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا، پڑھ! اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے تمہیں اور ہر چیز کو پیدا کیا، انسان کو جسے ہوئے خون کے ساتھ پیدا کیا، پڑھ! اور آپ کا پروردگار سب سے زیادہ عزت والا ہے جس نے قلم کے ساتھ (لکھنا) سکھایا، جس نے انسان کو ہر اس بات کی تعلیم دی جسے وہ نہیں جانتا تھا۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات کے ساتھ مکہ مکرمہ میں اپنے گھر واپس آئے، آپ کا دل گھبرا رہا تھا، آپ خدیجہ کے پاس گئے، آپ نے ان سے کہا کہ مجھے کپڑے سے ڈھانپ دیں، مجھے کپڑے سے ڈھانپ دیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو ڈھانپ دیا جس سے آپ کا خوف جاتا رہا۔ آپ نے خدیجہ کو اس واقعہ سے آگاہ کیا اور ان سے کہا کہ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ خدیجہ نے (تلی دیتے ہوئے) کہا کہ ہر گز نہیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ اس لیے کہ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، (دوسروں کا) بوجھ اٹھاتے ہیں، محتاج

کو علیہ دیتے ہیں، مہمان کو کھانا کھلاتے ہیں اور مصیبت زدہ اور ضرورت مند کی مدد کرتے ہیں۔ بعد ازاں خدیجہؓ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو خدیجہؓ کے چچا زاد بھائی تھے۔ انہوں نے ورقہ سے کہا: اے میرے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کا معاملہ ٹھیکے۔ چنانچہ ورقہ نے آپ سے دریافت کیا: اے میرے بھتیجے! تجھے کیا نظر آتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تمام واقعہ کہہ سنایا۔ ورقہ نے کہا: یہ تو وہی فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر وحی وے کر بھیجتا تھا۔ اے کاش! میں تمہارے عہد نبوت میں جواں ہوتا اور کاش! میں اس وقت زندہ ہوتا جب تمہاری قوم تمہیں (تمہارے شر سے) نکال دے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تجربے سے) دریافت کیا کہ کیا میری قوم مجھے (میرے شر سے) نکال دے گی؟ ورقہ نے کہا: ہاں! کیوں کہ جب بھی کسی کو (رسالت سے) نوازا گیا تو اس کے ساتھ دشمنی کی گئی۔ اور اگر میں اس دن تک زندہ رہا جب لوگ تمہیں (تمہارے شر سے) نکالیں گے تو میں تمہاری معاونت کروں گا۔ اس کے بعد ورقہ بن نوفل زیادہ عرصہ زندہ نہ رہے اور آپ پر وحی کا سلسلہ (چند روز کے لیے) منقطع رہا (بخاری، مسلم)

۵۸۴۲ - (۶) وَزَاةُ الْبُخَارِيِّ، حَتَّى حَزِنَ الشَّيْءُ ۖ فَبَيْنَمَا بَلَّغْنَا - حُزْنَا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُؤُوسِ شَوَاهِقِ الْجَبَلِ، فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذُرْوَةِ جَبَلٍ لَكِنِّي يُلْقِي نَفْسَهُ مِنْهُ، تَبَدَّى لَهُ جَبْرَيْئِيلُ - ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا. فَيَسْكُنُ لِدَيْكَ جَانَهُ، وَتَقَرُّ نَفْسُهُ.

۵۸۴۲: اور امام بخاریؒ نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر (زول وحی کا سلسلہ منقطع ہونے سے) غم و حزن طاری ہو گیا۔ جس کا ثبوت ہمیں ان احادیث سے ملتا ہے جو ہم تک پہنچی ہیں کہ غم و حزن کی وجہ سے کئی بار آپؐ نے یہ ارادہ کیا کہ خود کو پہاڑ کی چوٹی سے گرا دیں (لیکن) جب بھی آپؐ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے کہ خود کو وہاں سے گرائیں تو جبرائیل علیہ السلام آپؐ کے سامنے ظاہر ہو جاتے اور آپؐ سے کہتے: اے محمد! بلاشبہ آپ اللہ تعالیٰ کے برحق پیغمبر ہیں۔ اس تسلی کی وجہ سے آپؐ (کے دل) کا اضطراب جاتا رہتا اور آپؐ مطمئن ہو جاتے۔

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس واقعہ کی تفصیل یا تو براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے یا کسی صحابی سے نقل کر کے بیان کی ہے (مشکوۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۴۴۴)

۵۸۴۳ - (۷) وَهَنَّ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةٍ الْوَحْيِ، قَالَ: «بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصِيرِي، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحَرَاءِ قَاعِدٍ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَجِئْتُ مِنْهُ رُعبًا - حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَجِئْتُ أَهْلِي، فَقُلْتُ: زَمِلُونِي زَمِلُونِي، فَرَمَلُونِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ. قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبِّكَ فَكَبِيرٌ. وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾. ثُمَّ حَمِي الْوَحْيُ وَتَتَابَعُ، مُتَمِّقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۳۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ وحی کے منقطع ہونے کا حال بیان فرما رہے تھے کہ ایک دفعہ میں (حرا پہاڑی پر) چل رہا تھا، میں نے آسمان سے آواز سنی، میں نے اوپر نظر اٹھائی تو وہی فرشتہ جو میرے پاس (غار) حراء میں آیا تھا، وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس (منظر) سے مجھے اتنا خوف لاحق ہوا کہ میں زمین پر گر پڑا، پھر میں (اٹھ کر) اپنے گھروالوں کے پاس گیا۔ میں نے کہا، مجھے کپڑے سے ڈھانپ دو، مجھے کپڑے سے ڈھانپ دو، مجھے کپڑے سے ڈھانپ دو۔ (تین مرتبہ فرمایا) پھر اللہ رب العزت نے یہ آیات نازل کیں۔

(جس کا ترجمہ ہے) ”اے کپڑا اوڑھنے والے! کھڑا ہو جا اور مخلوق کو ڈرا اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھ اور شرک سے کنارہ کشی رہ۔“
اس کے بعد وحی گرم ہو گئی اور مسلسل آنے لگی (بخاری، مسلم)

۵۸۴۴۔ (۸) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلَافَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ أَشَدُّ عَلَيَّ، فَيَنْفَضُّ عَنِّي - وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي، فَأَعِنِ مَا يَقُولُ». قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ، فَيَنْفَضُّ عَنْهُ وَإِنْ جَبِينُهُ لَيَنْفَضُّ عَرَفًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس وحی کس طرح آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس وحی گھنٹی کی آواز کی مانند آتی ہے اور وحی کی یہ قسم میرے لئے سخت تکلیف دہ ہوتی ہے، جب وحی بند ہو جاتی ہے تو میں نے وحی کو یاد کر لیا ہوتا ہے اور کبھی فرشتہ میرے سامنے انسان کی شکل میں آتا ہے وہ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے، وہ جو کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔ عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ سخت سردی کا دن ہوتا، آپ پر وحی اترتی تھی اور جب فرشتہ وحی پہنچا کر چلا جاتا تو آپ کی پیشانی سے پسینے کے قطرے گرتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۸۴۵۔ (۹) وَفِي عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَفِي رِوَايَةٍ: نَكَسَ رَأْسَهُ، وَنَكَسَ أَصْحَابَهُ رُؤُوسَهُمْ، فَلَمَّا أَتَى عَنْهُ - رَفَعَ رَأْسَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۳۵: عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو اس کی شدت کی وجہ سے آپ ہلکین ہو جاتے اور آپ کے چہرے کا رنگ خستہ ہو جاتا اور ایک روایت میں ہے کہ (جب آپ پر وحی اترتی تھی) آپ اپنا سر مبارک جھکا لیتے، آپ کے صحابہ کرام بھی اپنے سروں کو نیچا کر

لیجئے جب وحی (ترے کی کیفیت) ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر اٹھا لیتے (مسلم)

۵۸۴۶۔ (۱۰) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾. خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى صَعِدَ الصُّفَا، فَجَعَلَ يُنَادِي: «يَا بَنِي فَهْرٍ! يَا بَنِي عَدِيٍّ! لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِيعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ، فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ اخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ - وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تَغِيرَ عَلَيْكُمْ - أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِي؟» قَالُوا: نَعَمْ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا. قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ». قَالَ أَبُو لَهَبٍ: ثَبَّالُكَ، أَلِهَذَا جَمَعْتُنَا؟ فَنَزَلَتْ: ﴿ثَبَّثْ يَدَآئِنِ لَهَبٍ وَثَبَّ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۴۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں“ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اس حکم کی تعمیل کے لیے) نکل پڑے اور صفا پہاڑی پر چڑھ گئے، آپ پکارنے لگے، اے بنو فہر! اے بنو عدی! اسی طرح آپ نے تمام قریش کے قبائل کو طلب کیا۔ یہاں تک کہ تمام قبائل (آپ کے گرد) جمع ہو گئے اور جو شخص (کسی طرح کی وجہ سے اپنے گھر سے) نہ نکل سکا تو اس نے یہ معلوم کرنے کے لیے (کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں سب کو بلایا ہے) کسی کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیج دیا۔ چنانچہ ابولہب اور قریش سے لوگ آ گئے۔ آپ نے فرمایا، تم مجھے بتاؤ، اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ ایک لشکر اس پہاڑ کی اوٹ سے نکل رہا ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک لشکر وادیِ صفا سے نکل رہا ہے، اس کا مقصد قتل و غارت گری کرنا ہے تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ ان سب نے اثبات میں جواب دیا (اور کہا) کہ ہم نے تو آپ کے بارے میں ہمیشہ سچائی ہی کا تجربہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا، میں تم لوگوں کو اس شدید عذاب سے ڈرا ہوں جو تمہارے سامنے پیش (آنے والا) ہے (یہ سن کر ابولہب کہنے لگا، تو جاہ ہو جائے کیا تو نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا؟ اس پر یہ سورت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ جاہ و برباد ہو جائے“ (بخاری، مسلم)

۵۸۴۷۔ (۱۱) وَهْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مسعودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ، إِذْ قَالَ قَائِلٌ: أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جَزُورِ آلِ فُلَانٍ فَيُعِيدُ إِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يَمُوتُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَيْفَيْهِ؟ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ، فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَيْفَيْهِ، وَثَبَّتِ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا، فَضَحِكُوا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحْكِ، فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقًا إِلَى فَاطِمَةَ، فَأَقْبَلَتْ تَسْمَعِي، وَثَبَّتِ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا حَتَّى أَلْقَنَهُ عَنْهُ، وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسْبِيحًا، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ: «اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، ثَلَاثًا - وَكَانَ إِذَا دَعَا؛ دَعَا ثَلَاثًا، وَإِذَا سَأَلَ؛ سَأَلَ ثَلَاثًا -:

«اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرٍو بْنِ هَاشِمٍ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ، وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، وَعُمَارَةَ بْنَ الْوَلِيدِ». قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَوَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرَخُوا يَوْمَ بَدْرٍ، ثُمَّ سَجَدُوا إِلَى الْقَلِيلِ - قَلِيلٍ بَدْرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَبْنِعْ أَصْحَابَ الْقَلِيلِ لَعْنَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۴۷: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ مکرمہ کے قریب نماز ادا کر رہے تھے اور وہاں قریش کا ایک گروہ اپنی مجلس جمائے بیٹھا تھا۔ اہلک (ان میں سے) ایک شخص نے کہا، کیا تم میں سے کوئی شخص ہے جو اُٹھ کر جائے (اور) فلاں قبیلے میں ایک اُونٹ ذبح کیا گیا ہے اس کی اوجھڑی، اس کا خون اور اس کا پوست اٹھا لائے۔ اس کے بعد وہ (ان چیزوں کو رکھ کر) انتظار کرے پھر جب آپؐ سجدہ میں جائیں تو وہ ان چیزوں کو آپؐ کے کندھوں کے درمیان ڈال دے (یہ بات سن کر) ان میں سے ایک انتہائی بد بخت انسان کھڑا ہوا اور یہ چیزیں لینے چلا گیا جب آپؐ سجدہ میں گئے تو اس نے ان کو آپؐ کے کندھوں کے درمیان رکھ دیا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم (برابر) سجدہ کی حالت میں رہے۔ یہ دیکھ کر وہ کھل کھلا کر چلنے لگے بلکہ انہی کے سبب لوٹ پوٹ ہو رہے تھے چنانچہ ایک شخص فاطمہؑ کے ہاں گیا (اور انہیں خبر کی) وہ دوڑتی ہوئی آئیں (انہوں نے دیکھا) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کی حالت میں ہیں تو انہوں نے ان چیزوں کو آپؐ کے جسم مبارک سے اٹھا پھینکا اور قریش کی جانب منہ کر کے انہیں برا بھلا کہنے لگیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپؐ نے بددعا کی، اے اللہ! قریش کو ہلاک کر۔ آپؐ نے تین بار بددعا کی اور آپؐ (کی عادت تھی کہ) جب بھی دعا کیا کرتے تھے تو تین بار دعا کرتے اور جب آپؐ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتے تو تین بار مانگتے۔ (اس کے بعد آپؐ نے خاص طور پر بعض بد بختوں کا نام لے کر بددعا فرمائی) اے اللہ! عمرو بن ہشام (یعنی ابو جہل)، عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، شَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَلَيْدُ بْنُ عُتْبَةَ، أُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ، عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ اور عُتْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ کو تباہ و برباد کر۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، اللہ کی قسم! میں نے انہیں جگہ بدر کے دن (زمین پر) ہلاک پڑے دیکھا۔ بعد ازاں ان (کی لاشوں) کو گھسیٹ کر بدر کے پرانے کنوئیں میں گرا دیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان لوگوں کو جو کنوئیں میں گرائے گئے (عذاب کے ساتھ ساتھ) لہون بھی قرار دیا گیا ہے (بخاری، مسلم)

۵۸۴۸-(۱۲) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟ فَقَالَ: «لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِيكَ، فَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعُقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ الْبَلِيلِ بْنِ كِلَابٍ -، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ - وَأَنَا مَهْمُومٌ - عَلَى وَجْهِي، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ -، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظْلَمَتْنِي، فَظَلَمْتُ فَإِذَا فِيهَا جَبْرِئِيلُ -، فَنَادَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ

قَوْمِكَ وَمَا زِدُوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكُ الْجِبَالِ لِنَاْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ». قَالَ: «فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِنَاْمُرَنِي بِأَمْرِكَ، إِنْ شِئْتَ أَنْ أَطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبِينَ» — فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يُعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ، لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۳۸: عاکف رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے آپ سے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ پر جنگ اُحد سے بھی زیادہ سخت دن آیا ہے؟ آپ نے جواب دیا، تمہاری قوم کی طرف سے مجھے جو کچھ درپیش آیا وہ اُحد کے دن سے زیادہ سخت تھا اور عقبہ (مٹی کے قریب ایک گھاٹی ہے) کے دن مجھے انتہائی سخت (اور مبر آزا) لمحات سے دوچار ہونا پڑا جب میں (طائف کے سردار) ابن عبد یاسل بن کلال کے پاس پہنچا (اور اے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی) لیکن اس نے میری دعوت کو تسلیم نہ کیا (پھر) میں (وہاں سے) چل پڑا جب کہ میں شدید غم میں مبتلا تھا (میں حیران و پریشان تھا، مجھے کچھ سمجھتا نہیں تھا کہ کدھر جاؤں) ”قرن الثعالب“ مقام میں پہنچ کر میرے حواس قابو میں آئے، میں نے اپنا سر بلند کیا تو اپنے اوپر ایک بادل کو سایہ کیے ہوئے دیکھا۔ پھر اچانک میری نظر بادل کے ککڑے میں جبرائیل پر پڑی، انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا، اللہ تعالیٰ نے سن لیا ہے جو آپ نے اپنی قوم سے کہا اور جو جواب آپ کی قوم نے آپ کو دیا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی جانب پاؤں پر مقرر (مقرر) فرشتے کو بھیجا ہے تاکہ آپ اپنی قوم کے بارے میں جو چاہیں حکم دیں۔ آپ نے فرمایا، مجھے پاؤں پر مقرر فرشتے نے آواز دی، مجھ پر سلام پیش کیا اور کہا کہ اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے اور میں پاؤں پر مقرر فرشتہ ہوں اور آپ کے پردروکار نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ مجھے اپنے ارادے کے مطابق حکم دیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ان پر دونوں پاؤں کو الٹ دیتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (میں ان کی ہلاکت نہیں چاہتا) بلکہ میں اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے جو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں (بخاری، مسلم)

۵۸۴۹ - (۱۳) وَهَنَ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، وَشَجَّ فِي رَأْسِهِ، فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ: «كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا رَأْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوا رِبَاعِيَّتَهُ؟» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۳۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُحد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رباعیہ دانت ٹوٹ گیا اور آپ کا سر مبارک زخمی ہو گیا۔ آپ اپنے سر مبارک سے خون پونچھتے جاتے تھے اور فرما رہے تھے کہ وہ لوگ کیسے کامیاب ہوں گے جنہوں نے اپنے نبی کے سر کو زخمی کر دیا اور اس کے رباعیہ دانت کو توڑ ڈالا؟ (مسلم)

وضاحت: اوپر اور نیچے والے سامنے کے دو دانتوں کے ساتھ والے دانتوں کو رباعیہ کہتے ہیں۔ آپ کے نیچے

کے دو دانتوں میں سے داہنی طرف کے دانت مبارک کا کچھ حصہ ٹوٹا تھا، اس کے ساتھ نیچے کا لب مبارک بھی زخمی ہو گیا تھا۔ جس شخص کے حملے سے یہ دانت مبارک ٹوٹا تھا، اس کا نام عقبہ بن ابی وقاص تھا۔ کہا جاتا ہے کہ عقبہ بن ابی وقاص نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا (مشکوٰۃ سعید اللہ جلد ۳ صفحہ ۲۷۶)

۵۸۵۰ - (۱۴) وَقَدْ أَبَىٰ هُرَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَىٰ قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ». يُشِيرُ إِلَىٰ رَبَائِعِيَّةٍ «إِشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَىٰ رَجُلٍ يَفْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۵۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس قوم پر اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہیں جنہوں نے اپنے نبی سے ایسا سلوک کیا۔ آپ کا اشارہ اپنے رباعیہ دانتوں کی طرف تھا (تبر فرمایا) اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا سخت ترین غضب ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کا رسول، اللہ تعالیٰ کی راہ (یعنی جہاد) میں قتل کر ڈالے (بخاری، مسلم)

وَهَذَا النَّبَلُ خَالٍ عَنِ الْفَضْلِ الثَّلَاثِيَّةِ -

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

الْفَضْلُ الثَّلَاثِي

۵۸۵۱ - (۱۵) عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: «يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ». قُلْتُ: يَقُولُونَ: «إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ». قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذَلِكَ. وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتُ لِي. فَقَالَ لِي جَابِرٌ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «جَاوَرْتُ بِحِرَاءِ شَهْرًا، فَلَمَّا قَضَيْتُ جَوَارِي هَبَطْتُ، فَتَوَدَّيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرِ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرِ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِي فَلَمْ أَرِ شَيْئًا، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا، فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ، فَقُلْتُ: دِيرُونِي، فَدَثَرُونِي، وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، فَتَرَلْتُ: «يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، قُمْ فَأَنْذِرْ. وَرَبِّكَ فَكْبِيرُ. وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ. وَالزُّجْرَ فَأَمْحُجْ». وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ الصَّلَاةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۸۵۱: یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے دریافت کیا کہ قرآن

پاک کا کون سا حصہ سب سے پہلے نازل ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ "الم"

”يٰۤاَيُّهَا الْمَلٰٓئِكَةُ.....“ ہے میں نے کہا ”لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ ”اِقْرَا بِاسْمِ رَبِّكَ.....“ ہے ابو سلمہؓ نے کہا میں نے اس بارے میں جابر رضی اللہ عنہ سے یہی سوال کیا تھا (تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا جو میں نے حمیس دیا ہے) اور پھر میں نے بھی انہیں وہی بات کہی جو تم نے مجھے کہی ہے۔ چارٹ نے مجھے بتایا کہ میں تمہارے سامنے وہی بات بیان کرتا ہوں جو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی تھی۔ آپؐ نے فرمایا تھا ”میں ایک ماہ (غار) حرام میں مسکنت رہا جب میرے احکام کی مدت پوری ہو گئی تو میں (غار) حرام سے اُتر آیا۔ مجھے آواز دی گئی ”میں نے اپنے دائیں جانب دیکھا تو مجھے کچھ نظر نہ آیا“ میں نے اپنی بائیں جانب دیکھا تو وہاں بھی مجھے کچھ نظر نہ آیا“ میں نے اپنے پیچھے دیکھا تو وہاں بھی مجھے کوئی چیز دکھائی نہ دی پھر جب میں نے اپنا سر بلند کیا تو مجھے کچھ نظر آیا (یعنی میں نے ایک فرشتے کو دیکھا) چنانچہ میں (سم گیا اور) خدیجہؓ کے پاس آیا۔ میں نے کہا ”مجھے چادر اوڑھاؤ چنانچہ انہوں نے مجھے چادر اوڑھا لی اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالا۔ چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے چادر اوڑھنے والے! کھڑا ہو اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک و صاف رکھ اور شرک سے کنارہ کش رہ“ (راوی نے بیان کیا ہے کہ) نزولِ وحی کا یہ واقعہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: قرآن پاک کی سب سے پہلے نازل ہونے والی سورت ”اِقْرَا بِاسْمِ رَبِّكَ.....“ ہے ”ایک مرتبہ وحی آنے کا سلسلہ عارضی طور پر منقطع ہو گیا تھا“ اس کے بعد جب وحی آنے کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوا تو سب سے پہلے جو سورت نازل ہوئی وہ ”يٰۤاَيُّهَا الْمَلٰٓئِكَةُ.....“ ہی تھی۔ اس لحاظ سے اس حدیث میں اولیت اضافی ہے حقیقی نہیں (واللہ اعلم)

بَابُ عَلَامَاتِ النَّبُوَّةِ

(نبوت کی علامات)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۸۵۲۔ (۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آتَاهُ جِبْرِئِيلُ - وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ، فَآخَذَهُ، فَصَرَعَهُ -، فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عِلْقَةً فَقَالَ: هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْبٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَأَمَهُ وَأَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ وَجَاءَ الْغُلَمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ، يَبْنِي ظَنَرَهُ فَقَالُوا: إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُبِلَ، فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ. قَالَ أَنَسٌ: فَكُنْتُ أَرَى أَثَرَ الْمَخِيطِ - فِي صَدْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۸۵۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ جبرائیل نے آپ کو پکڑ کر لایا، آپ کے (بچنے کو) دل کے قریب سے چاک کیا اور دل سے گاڑھے خون کو نکالا اور کہا کہ یہ آپ کے (جسم کے) اندر شیطان کا حصہ ہے۔ بعد ازاں انہوں نے آپ کے دل کو سونے کے ایک تھال میں (رکھ کر) زمزم کے پانی کے ساتھ دھویا پھر دل کو اس کے مقام میں رکھ کر زخم کو درست کیا۔ بچے (یہ منظر دیکھ کر گھبرا گئے اور) دوڑتے ہوئے آپ کی (رضائی) ماں یعنی (علیمہ سعدیہ) کے پاس آئے اور کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا گیا ہے۔ لوگ (یہ سن کر) آپ کے پاس آئے، (آپ صحیح و سالم تھے لیکن) آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ انس بیان کرتے ہیں کہ میں آپ کے سینہ مبارک میں سلائی کے نشانات کو دیکھا کرتا تھا (مسلم)

۵۸۵۳۔ (۲) وَهَذَا جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِحَكَّةٍ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ، إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۵۳: جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں کہ مکرمہ میں ایک ایسے پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت سے پہلے مجھے سلام کہا کرتا تھا بلاشبہ میں اب بھی اسے پہچانتا ہوں (مسلم)

۵۸۵۴۔ (۳) وَهْنِ أَنْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شَقِيقَيْنِ حَتَّى زَاوَا حَرَاءَ بَيْنَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۵۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ (اگر آپ سچے ہیں تو) آپ انہیں (نبوت کی کوئی) ثانی (یعنی مجروح) دکھائیں تو آپ نے انہیں (اپنی انگلی کے اشارے سے) چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے یہاں تک کہ ان کافروں نے حراء (پہاؤں) کو چاند کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا (بخاری، مسلم)

۵۸۵۵۔ (۴) وَهْنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَشَقُّ الْقَمَرَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِرْقَتَيْنِ: فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ، وَفِرْقَةً دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِشْهَدُوا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۵۵: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے، ایک کھڑا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا اس سے نیچے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میری نبوت کی) گواہی دو (بخاری، مسلم)

۵۸۵۶۔ (۵) وَهْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: هَلْ يُعْفَرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ - ؟ فَقِيلَ: نَعَمْ فَقَالَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَا طَانَ عَلَيَّ رَقَبَتِي، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي - زَعَمَ لِبَطْءٍ عَلَى رَقَبَتِي - فَمَا فَجَّهْتُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقْبَيْهِ - ، وَيَتَّقِي بَيْنَيْهِ، فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخُنْدَقَانِ نَارٍ وَهَوْلًا، وَأَجْنِحَةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَنِي الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۵۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (ایک مرتبہ) ابو جہل نے (لوگوں سے) کہا کہ کیا محمدؐ ہمارے سامنے اپنا چہرہ مٹی پر لگاتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ ابو جہل کہنے لگا: لات اور عزیٰ کی قسم! اگر میں نے محمدؐ کو اس حالت میں دیکھ لیا تو میں اس کی گردن کو روند ڈالوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے آئے تو ابو جہل نے ارادہ کیا کہ آپ کی گردن کو روند ڈالے۔ مگر اچانک ابو جہل اپنے پچھلے پاؤں پر اپنی قوم کی طرف لوٹا اور وہ اپنے ہاتھوں کے ساتھ خود کو بچا رہا تھا۔ اس سے دریافت کیا گیا: تجھے کیا ہوا ہے؟ ابو جہل نے جواب دیا: میرے اور محمدؐ کے درمیان آگ کی خندق، دیرست خوف اور (محافظہ فرشتوں کے) پر حائل ہو گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ابو جہل میرے قریب آ جاتا تو فرشتے تیزی کے ساتھ اسے اُچک لیتے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے (مسلم)

۵۸۵۷- (۶) وَهَنَ عَدِيَّ بْنُ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْآخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ. فَقَالَ: «يَا عَدِيُّ! هَلْ رَأَيْتَ الْجَبْرِ؟» فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ فَلْتَرَيْنِ الطَّعِينَةَ تَرْتَجِلُ مِنَ الْجَبْرِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ وَلَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ، وَلَيْنَ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَنْتَحِنَ كُنُوزُ كِسْرَى، وَلَيْنَ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيْنَ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلَّةَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فُضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ، وَلَيَلْقَيْنَ اللَّهَ أَحَدَكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجَمُ لَهُ، فَلْيَقُولَنَّ: أَلَمْ أُنْعِثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُتْلَعَكَ؟ فَيَقُولَنَّ: بَلَى. فَيَقُولَنَّ: أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأَفْضَلُ عَلَيْكَ؟ فَيَقُولَنَّ: بَلَى؛ فَيَنْظُرَنَّ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ، وَيَنْظُرَنَّ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ، انْفُتَحُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِي كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ. قَالَ عَدِيُّ: فَارَأَيْتُ الطَّعِينَةَ تَرْتَجِلُ مِنَ الْجَبْرِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ، وَكُنْتُ فِيمَنْ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمَزٍ، وَلَيْنَ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «يُخْرِجُ مِلَّةَ كَفِّهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۵۷: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، اچانک ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا (اور) اس نے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ بعد ازاں ایک اور شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے راہزنی کی شکایت کی (کہ راستے میں کچھ ڈاکوؤں نے اسے لوٹ لیا ہے) آپ نے فرمایا: اے عدی! کیا تو نے حیو (شر) دیکھا ہے؟ (پھر خود ہی فرمایا کہ) اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو تم ضرور دیکھو گے کہ ایک تھامور (شر) سے سفر کرے گی یہاں تک کہ وہ کعبہ کا طواف کرے گی، اسے اللہ کے سوا کسی سے خوف (خطر) نہیں ہو گا اور اگر تمہاری زندگی دراز نہ ہوئی تو تم دیکھو گے کہ کسریٰ کے خزانے (ہطور قیمت مسلمانوں کے لئے) کھول دیئے جائیں گے اور اگر تمہاری زندگی کچھ اور دراز ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک شخص مفتی بھر سونا یا چاندی ہاتھوں میں لئے نکلے گا اور تلاش کرے گا کہ کون (مفسد) اسے لیتا ہے مگر اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو اس (خیرات) کو قبول کرے اور یقیناً (قیامت کے دن) تم میں سے ایک شخص کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو گی، جس روز ملاقات ہو گی تو اللہ تعالیٰ اور اس بندے کے درمیان ترجمان نہیں ہو گا جو اس کا حال بیان کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے کہ کیا میں نے میری جانب پیغمبر نہیں بھیجا تھا؟ جس نے تجھ تک دین کے احکام پہنچائے۔ وہ جواب دے گا: کیوں نہیں (ضرور بھیجا تھا) اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا: کیا میں نے تجھے مال و دولت عطا نہیں کیا تھا؟ اور (کیا میں نے) تجھ پر اپنا فضل و احسان نہیں کیا تھا؟ وہ جواب دے گا: کیوں نہیں (بالکل کیا تھا) وہ شخص اپنی دائیں جانب نظر دوڑائے گا تو اسے سوائے جہنم کے کچھ دکھائی نہیں دے گا اور وہ بائیں جانب نظر دوڑائے گا تو جب بھی اسے سوائے جہنم کے کچھ نظر نہ آئے گا۔ (اس کے بعد آپ نے فرمایا) تم خیرات کے ذریعے دولت کی آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ اگرچہ کعبور کا ایک کڑا

عی (خیرات) دو۔ اور اگر کوئی شخص کعبہ کا ٹکڑا بھی نہ رکھتا ہو تو وہ اچھی بات کے (اور خود کو دوزخ کی آگ سے بچائے) ہدیٰ بیان کرتے ہیں کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چشیم گئی کے مطابق میں نے دیکھا کہ اونٹنی پر سوار تھا عورت، خیرہ (شر) سے چلتی اور کعبہ کا طواف کرتی، اسے اللہ کے سوا کسی سے کچھ ڈر نہیں ہوتا اور میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن خزیمہ کے خزانوں کو حاصل کیا اور اگر تمہاری زندگی طویل ہوئیں تو تم ابوالقاسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو پورا ہوتے ہوئے دیکھو گے کہ ایک شخص ہاتھوں میں (سونا چاندی) لیے لٹکے گا (اور اسے لینے والا کوئی نہیں ہوگا) (بخاری)

۵۸۵۸ - (۷) وَهَنَ خُبَابُ بْنُ الْأَرْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَكُونَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً، فَقُلْنَا: أَلَا تَدْعُو اللَّهَ، فَقَعَدَ وَهُوَ مُحَمَّرٌ وَجْهَهُ وَقَالَ: «كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيهِ، فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ، فَيُوضَعُ فَوْقَ رَأْسِهِ فَيُسَّقُ بِأَثْنَيْنِ، فَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُخْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْيِهِ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهِ لَيَتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرُ حَتَّى يَسِيرَ الرَّكَّابُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ - لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ أَوْ الذُّبَّ عَلَى غَنِيمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۵۸: خُبَابُ بْنُ الْأَرْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (کفار کی انتہوں کی) شکایت کی (اس وقت) آپؐ کعبہ (کرمہ) کے سائے میں ایک چادر کو تکیہ بنائے ہوئے لیٹے تھے (شکایت یہ تھی کہ) بلاشبہ ہمیں مشرکین سے زبردست تکالیف پہنچتی ہیں۔ ہم نے عرض کیا: آپؐ (ہمارے لئے مشرکین کے خلاف) اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں فرماتے؟ یہ بات سن کر آپؐ اٹھ بیٹھے اور آپؐ کا چہرہ مہاک سرخ ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم سے پہلے ایک شخص کے لئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا، اسے اس میں گاڑا جاتا اور پھر آرا لایا جاتا، اسے اس کے سر پر رکھا جاتا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے لیکن یہ (درد ناک عذاب) اسے اس کے دین سے پھرے نہیں دیتا تھا اور لوہے کی ٹھگیوں سے اس کے گوشت کے نیچے ہڈیوں اور پٹوں تک کو چھیلا جاتا تھا لیکن یہ سخت ترین عذاب بھی اس کو دین سے پھرے نہیں دیتا تھا۔ (پھر آپؐ نے فرمایا) اللہ کی قسم! اس دین اسلام کو غلبہ حاصل ہو گا یہاں تک کہ ایک سوار شخص "صَنْعَاءَ" (شر) سے "حَضْرَمَوْتَ" تک سفر کرے گا، وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرے گا یا (کسی شخص کی) اپنی بکریوں (کے سلسلہ) میں بھڑپے سے بھی کچھ خوف اور ڈر نہیں ہو گا لیکن تم تو جلدی کرتے ہو (امینان رکھو! اللہ تعالیٰ عنقریب تمہاری پریشانیوں کا خاتمہ کرے گا) (بخاری)

۵۸۵۹ - (۸) وَهَنَ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مَلْحَانَ - ، وَكَانَتْ تَخْتُ عِبَادَةَ بِنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاطَمَعَتْهُ؛ ثُمَّ

جَلَسْتُ نَعْلَيْ رَأْسِهِ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يُضْحِكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَزَكِّيُونَ نَجْعَ هَذَا الْبَحْرِ - مُلُوكًا عَلَى الْأَسِيرَةِ، أَوْ يَمِثِلُ الْمُلُوكَ عَلَى الْأَسِيرَةِ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يُضْحِكُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا يُضْحِكُكَ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ». كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِيِّ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ. قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ». فَزَكَيْتُ أَمْ حَرَامَ الْبَحْرِ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ، فَضَرَعْتُ عَنْ ذَاتَيْهَا حِينَ خَرَجْتُ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۵۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ حرام بنت ملحان کے ہاں تشریف لے جاتے اور یہ عہادہ بن صامت (رضی اللہ عنہ) کی بیوی تھیں۔ آپ ایک دن ان کے ہاں تشریف لائے، انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا۔ اس کے بعد وہ آپ کے سر سے جوئیں دیکھنے بیٹھ گئیں۔ (اس دوران) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند میں چلے گئے پھر (جب) آپ بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے۔ اُمّ حرام کہتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرا رہے تھے؟ آپ نے فرمایا: (غواب میں) میری اُمّت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑ رہے تھے، وہ سمندر میں اس طرح محو سفر تھے جیسے بادشاہ اپنے شاہی تخت پر براجمان ہوتے ہیں یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) بادشاہوں کی طرح تخت پر براجمان ہوں۔ (اُمّ حرام کہتی ہیں) میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کرے۔ آپ نے اُمّ حرام کے لیے دعا فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے (دیکھے پر) اپنے سر کو رکھا اور آپ محو خواب ہو گئے پھر آپ بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ آپ نے جواب دیا: (غواب میں) میری اُمّت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑ رہے تھے جیسا کہ آپ نے پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر لے۔ آپ نے فرمایا: آپ پہلے لوگوں میں (شامل) ہیں چنانچہ اُمّ حرام نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد امارت میں (جماد کی غرض سے) سمندر کا سفر کیا۔ جب وہ سمندر سے نکل کر باہر آئیں (اور سواری کے جانور کی پشت پر سوار ہوئے گئیں) تو اچانک جانور کی پشت پر سے گر کر فوت ہو گئیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: اُمّ حرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی خالہ تھیں (دیکھیے وضاحت حدیث نمبر ۵۷۸۸) نیز آپ کے سر مبارک میں جوئیں ہرگز نہیں تھیں، اُمّ حرام کا اصل مقصد آپ کے بالوں سے گرد و غبار ہٹانا تھا نیز یہ دیکھنا تھا کہ آپ کے سر مبارک میں کوئی جوں وغیرہ تو نہیں ہے (واللہ اعلم)

۵۸۶۰۔ (۹) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ ضِمَادًا قَدِيمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنْوَةَ، وَكَانَ يَزِقِي مِنْ هَذَا الرِّيحِ، فَسَمِعَ سُفَهَاءَ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ: إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ. فَقَالَ: لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ. قَالَ: فَلَقِيَهُ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي أَزِقِي مِنْ هَذَا الرِّيحِ، فَهَلْ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَنَا بَعْدُ» فَقَالَ: أَعِذْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ، فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكُفَّةَةِ. وَقَوْلَ السَّحَرَةِ. وَقَوْلَ الشُّعْرَاءِ، فَمَا سَمِعْتُ بِشَيْءٍ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ. وَلَقَدْ بَلَغُنَّ قَامُوسَ الْبَحْرِ -، هَاتِ يَدَكَ أَبَايَعَكَ عَلَى الْإِسْلَامِ، قَالَ: فَبَايَعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي بَعْضِ نُسَخِ «الْمَصَابِيحِ»: بَلَغُنَا قَامُوسَ الْبَحْرِ.

وَذَكَرَ حَدِيثًا ابْنِ هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ «يُهْلِكُ كِسْرَى» وَالْآخَرُ «لَيُفْتَحَنَّ عَصَابَتُهُ» فِي بَابِ «الْمَلَا حِم».

۵۸۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ضیاد (نامی ایک شخص) مکہ مکرمہ آیا، اس کا تعلق ازْدِ شَنْوَةَ (قبیلہ) سے تھا اور وہ ہوا (یعنی جنات وغیرہ اتارنے) کے لئے دم کیا کرتا تھا۔ جب مکہ مکرمہ کے جاہل لوگوں نے (اس کی آمد کا) سنا تو انہوں نے کہا، (خودِ باطل) محمد دیوانہ ہو گیا ہے۔ اس شخص نے کہا، اگر میں اس انسان کو دیکھ لوں تو شاید اللہ تعالیٰ اس کو میرے ہاتھ سے شفا عطا کرے۔ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص آپؐ سے بلا اور کہنے لگا کہ میں ہوا (یعنی آسیب اور جن وغیرہ اتارنے) کے لئے دم کرتا ہوں۔ کیا آپؐ چاہتے ہیں (کہ میں آپؐ کو دم کروں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمام حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے لئے (ثابت) ہے، ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں، جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ سیدھے راستے سے ہٹا دے اس کو کوئی سیدھے راستے پر نہیں لا سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود بحق نہیں وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ حمد و صلوة کے بعد (ابھی آپؐ نے اتنا بیان ہی فرمایا تھا کہ) ضیاد کہنے لگا، آپؐ دوبارہ ان کلمات کو میرے سامنے ارشاد فرمائیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے ان کلمات کو تین بار ارشاد فرمایا۔ اس نے کہا، بلاشبہ میں نے کانٹوں، جادوگروں اور شعراء کے اقوال کو سنا ہے لیکن میں نے (آج تک) آپؐ کے ان کلمات کے مثل (کلام) نہیں سنا۔ بلاشبہ یہ کلمات تو فصاحت و بلاغت کا سمندر ہیں، آپؐ اپنا ہاتھ لائیے (آپؐ کے دست مبارک

پر) میں اسلام کی بیعت کرتا ہوں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے اس سے بیعت لی (اور وہ مسلمان ہو گیا) اور مصاحح کے بعض نسخوں میں "ناتوس" کی جگہ "ناتوس" کا لفظ ہے لیکن یہ غلط ہے نیز ابو ہریرہؓ اور جابرؓ سے مروی دو احادیث جن میں سے ایک میں ہے کہ "کسریٰ برباد ہو جائے گا" اور دوسری میں ہے کہ "ایک جماعت فتح کرے گی" کا ذکر باب الملاحم میں ہو چکا ہے۔

وَهَذَا النَّبَلُ خَالٍ عَنِ الْفَضْلِ الثَّلَاثِ

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۵۸۶۱- (۱۰) ھ — ابن عباسؓ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيٍّ، قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ — الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِئْتُ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى هِرَاقْلَ. قَالَ: وَكَانَ دُخِيَّةُ الْكَلْبِيِّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمٍ بَصْرِيٍّ، فَدَفَعَهُ عَظِيمٌ بَصْرِيٍّ إِلَى هِرَاقْلَ. فَقَالَ هِرَاقْلُ: هَلْ هُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَدُعِيتُ فِي نَعْرِ مِنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَاقْلَ، فَاجْلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: أَنَا، فَاجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي، ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ: قُلْ لَهُمْ: إِنِّي سَأِلْتُ هَذَا عَنِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَإِنَّمَا اللَّهُ لَوْ لَا مَخَافَةَ أَنْ يُؤْتَرَ عَلَى الْكَذِبِ لَكَذَّبْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: لَتَرْجُمَانِهِ: سَلِّهِ كَيْفَ حَسْبِهِ فَيَكُمُ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ فِينَا دُوحَسْب. قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَهَلْ كُتِّمَ تَهْمُونُهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: وَمَنْ يَتَّبِعُهُ؟ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضَعَفَاؤُهُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ضَعَفَاؤُهُمْ. قَالَ: أَيْرِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قُلْتُ: لَا بَلْ يَزِيدُونَ. قَالَ: هَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطُهُ لَهُ؟ — قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سَجَالًا، يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ. قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ — لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا؟ قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَمَكْتَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أَدْخُلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا. ثُمَّ قَالَ لَتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسْبِهِ فَيَكُمُ، فَرَعَمْتَ أَنَّهُ فَيَكُمُ دُوحَسْب، وَكَذَلِكَ الرَّسُلُ يُبْعَثُ فِي

أَحْسَابُ قَوْمِهَا. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مُلِكٌ؟ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مُلِكٌ قُلْتُ: رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلِكَ آبَائِهِ. وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضَعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ؟ فَقُلْتُ: بَلْ ضَعَفَاؤُهُمْ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ. وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كُشِّمَ تَهْمُونُهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذْعِ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ. وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطُهُ لَهُ؟ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا، وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بِشَاشَتِهِ الْقُلُوبَ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَرَعَمْتُ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَمُوتَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ فَرَعَمْتُ أَنَّهُمْ قَاتَلْتُمُوهُ، فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَبْحَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى، ثُمَّ تَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ، فَرَعَمْتُ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ، قُلْتُ: رَجُلٌ إِثْمَ يَقُولُ قَبْلَ قَبْلِهِ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِمَا — يَا مُرْكُمُ؟ قُلْنَا: بِأَمْرِنَا بِالصَّلَاةِ، وَالزُّكَاةِ، وَالصَّلَاةِ، وَالْعَقَابِ، قَالَ: إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ، وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَأَخْبَيْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَنَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَلَيَبْلُغُنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ. ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَهُ، مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ. وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ.

تیسری فصل

۵۸۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیانؑ نے مجھے براہ راست یہ حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں نے اس صلح کی مدت میں سفر کیا جو میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تھی میں شام میں معیم تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرای (روم کے بادشاہ) ہرقل کی جانب پہنچا۔ ابوسفیانؑ نے کہا اس (مکتوب گرای) کو وحیہ کہلی لائے تھے انہوں نے اسے بھرئی کے امیر کے حوالے کیا۔ بھرئی کے امیر نے اسے ہرقل کی خدمت میں پیش کیا۔ ہرقل نے (مکتوب گرای کا ملاحظہ کرنے کے بعد اپنے درباریوں سے) دریافت کیا اس شخص کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے (تاکہ میں اس کے بارے میں معلومات حاصل کر سکوں) جو اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟ درباریوں نے اثبات میں جواب دیا (ابوسفیانؑ کہتے ہیں) چنانچہ مجھے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلایا گیا، ہم ہرقل کے ہاں پہنچے، ہمیں اس کے سامنے بنایا گیا۔ ہرقل نے دریافت کیا تم میں سے کون شخص نسب کے لحاظ سے اس شخص کے قریب تر ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے؟ ابوسفیانؑ کہتے ہیں میں نے کہا میں ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے ہرقل کے سامنے بٹھار دیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا

دیا۔ بعد ازاں ہرقل نے اپنے ترجمان کو بلایا اور اس سے کہا کہ تم ابوسفیان کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ میں ابوسفیان سے اس شخص کے بارے میں دریافت کروں گا جو نبوت کا مدعی ہے۔ اگر یہ (ابوسفیان) میرے سامنے جھوٹ کے تو تم (بلا خوف و خطر) اس کو جھوٹا کہنا (تاکہ مجھے صحیح بات معلوم ہو جائے) ابوسفیان کہتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ مجھے جھوٹا مشہور کر دیا جائے گا تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ بعد ازاں ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا، اس سے سوال کرو کہ تم میں اس کا حسب (یعنی خاندان) کیا ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے کہا، وہ ہم میں عظیم خاندان والا ہے۔ ہرقل نے دریافت کیا، کیا اس کے آباء و اجداد میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ میں نے کہا، نہیں۔ ہرقل نے دریافت کیا، جو کچھ وہ اب کہتا ہے اس سے پہلے اس نے کبھی ایسی کوئی بات کہی ہے جس کی وجہ سے تم نے اس پر جھوٹ کی تسمت لگائی ہو؟ ہرقل نے دریافت کیا، اس کے پیروکار شرفاء ہیں یا کمزور لوگ ہیں؟ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے کہا، وہ تو کمزور لوگ ہیں۔ ہرقل نے دریافت کیا، ان کی تعداد بڑھ رہی ہے یا کم ہو رہی ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے کہا، کم نہیں ہو رہے بلکہ بڑھ رہے ہیں۔ ہرقل نے دریافت کیا، کیا ان میں سے کوئی شخص اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس کو برا سمجھتے ہوئے اس دین سے مُرتد بھی ہوا ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے نفی میں جواب دیا۔ ہرقل نے دریافت کیا، کیا تمہاری اس کے ساتھ لڑائی ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے کہا، ہاں! لڑائی ہوتی ہے۔ ہرقل نے دریافت کیا، اس سے تمہاری لڑائی کیسی رہی؟ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے کہا، ہمارے اور اس کے درمیان لڑائی دو فلولوں کی مانند تھی (کبھی) وہ ہمیں نقصان پہنچاتا (کبھی) ہم اسے نقصان پہنچاتے۔ ہرقل نے دریافت کیا، کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے؟ (ابوسفیان نے کہا) میں نے نفی میں جواب دیا اور (کہا کہ) ہم اس (صلح حدیبیہ کی) مدت میں اس سے خطرہ محسوس کرتے ہیں، ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا کرنے والا ہے۔ ابوسفیان نے کہا، اللہ کی قسم! میرے لئے اس (جذباتی) کلمہ کے علاوہ ممکن نہ تھا کہ میں اس میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ کرتا۔ ہرقل نے دریافت کیا، کیا اس سے پہلے بھی کسی نے اس طرح کی بات کی ہے؟ (ابوسفیان کہتے ہیں) میں نے نفی میں جواب دیا۔ بعد ازاں ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا، اسے کہو کہ میں نے تم سے اس کے خاندان کے بارے میں سوال کیا تو تم نے کہا کہ وہ تم لوگوں میں شریف خاندان والا ہے۔ اسی طرح پیغمبر اپنی قوم کے شریف خاندان سے ہی بھیجے جاتے ہیں اور میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا اس کے آباء و اجداد میں سے کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ اگر اس کے آباء و اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں سمجھتا کہ یہ شخص اپنے آباء و اجداد کی بادشاہت چاہتا ہے اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ اس کے پیروکار فقیر لوگ ہیں یا امیر لوگ تو تم نے جواب دیا کہ فقیر لوگ ہیں جبکہ پیغمبروں کے پیروکار (شروع میں) فقیر لوگ ہی ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا تم اسے اس بات کے کہنے سے پہلے جھوٹ کے ساتھ متسم کرتے ہو تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ چنانچہ میں نے سمجھ لیا کہ جب وہ لوگوں پر جھوٹ نہیں بولتا تو اللہ تعالیٰ کی نسبت جھوٹ کیسے کہے گا۔ اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا ان میں سے کوئی شخص دین اسلام میں داخل ہونے کے بعد اس کو برا سمجھتے ہوئے مُرتد ہوا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا اور ایمان کا یہی حال ہے کہ جب ایمان کی محبت دلوں میں داخل ہو جاتی ہے تو پھر یہ ہرگز نہیں چھوڑا

جاتا۔ اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے یا کم ہو رہے ہیں؟ تو تم نے جواب دیا کہ ان میں اضافہ ہو رہا ہے اور ایمان کا حال اسی طرح ہوتا ہے اور آخر کار ایمان مکمل ہو جاتا ہے اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس کے ساتھ جنگ کی ہے تو تم نے جواب دیا کہ تم نے اس کے ساتھ جنگ کی ہے اور جنگ تمہارے اور اس کے درمیان ڈول کی مانند رہی۔ اس نے ہمیں نقصان پہنچایا اور تم نے اسے نقصان پہنچایا اور اسی طرح ہی پیغمبروں کی آزمائش ہوتی ہے۔ بعد ازاں ان کا انجام اچھا ہوتا ہے اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا اس نے عہد شکنی کی ہے تو تم نے جواب دیا کہ اس نے عہد شکنی نہیں کی ہے اور پیغمبروں کا حال بھی اسی طرح ہوتا ہے کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتے۔ اور میں نے سمجھا کہ اگر اس سے پہلے کسی نے یہ بات کسی ہوتی تو میں سمجھتا کہ یہ شخص اس بات کے پیچھے چل رہا ہے جو اس سے پہلے کسی گئی تھی۔ پھر ہر قل نے دریافت کیا کہ وہ ہمیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ (ابو سفیان کہتے ہیں) ہم نے جواب دیا کہ وہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور پاکدامنی کا حکم دیتا ہے۔ اس نے کہا: اگر تمہاری باتیں درست ہیں تو وہ شخص یقیناً پیغمبر ہے اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ (اس دور میں) ظاہر ہونے والا ہے لیکن میرا خیال یہ نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہو گا اگر مجھے معلوم ہو کہ میں ان تک پہنچ سکتا ہوں تو ان سے ملاقات میرے لئے پسندیدہ بات ہوتی اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا اور یقیناً ان کے اقتدار کا دائرہ کار میرے قدموں تک پہنچ جائے گا (یعنی ان کی حکومت روم اور شام تک پہنچ جائے گی) بعد ازاں ہر قل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی منگوا یا اور اسے پڑھا (بخاری، مسلم) اور یہ مکمل حدیث ”ہَابُ الْكِتَابِ اِلَى الْفَتْحِ“ میں پہلے گزر چکی ہے۔

بَابُ فِي الْمِعْرَاجِ

(أَسْرَاءُ أَوْرِ مِعْرَاجِ كَابِيَانِ)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۸۶۲ - (۱) عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى بِهِ: «بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ - وَرُبَّمَا قَالَ فِيهِ الْجَحْرِ - مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ، فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ» يَعْنِي مِنْ ثَغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ - «فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي، ثُمَّ أَتَيْتُ بِطَلَسٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءٍ إِيْمَانًا، فَغَسَلَ قَلْبِي، ثُمَّ جُشِيَ، ثُمَّ أُعِيدَ» - وَفِي رَوَايَةٍ: «ثُمَّ غَسَلَ الْبَطْنُ بِمَاءٍ زَمْزَمَ، ثُمَّ مَلَأَ إِيْمَانًا وَحِكْمَةً لِلَّهِ ثُمَّ أَتَيْتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبُغْلِ وَفَوْقَ الْجِمَارِ، أَيْضُ يُقَالُ لَهُ: الْبَرَّاقُ، يَضَعُ خَطْوُهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرَفِهِ، - فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِنِ جِبْرِئِيلَ - حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَاسْتَفْتَحَ -، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِئِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ. قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا فِيهَا آدَمُ، فَقَالَ: هَذَا أَبُوكَ آدَمُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْإِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِئِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفُتِحَ. فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا بِيَحْيَى وَعِيسَى وَمُهَاطَا ابْنَا خَالَتِي قَالَ: هَذَا يَحْيَى وَهَذَا عِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِئِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا بِيُوسُفَ، قَالَ: هَذَا يُوسُفُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ. ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِئِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيسُ، فَقَالَ: هَذَا

إِذْ رُسُّ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلِّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدُّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛
ثُمَّ صَعِدَ بَيْنَ حَتَّى آتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ وَمَنْ
مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ،
فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا هَارُونَ. قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلِّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدُّ، ثُمَّ
قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بَيْنَ حَتَّى آتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ،
فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ
إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى، قَالَ: هَذَا
مُوسَى، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلِّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدُّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ،
فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكِي، قِيلَ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: أَبْكِي لَأَنْ غُلَامًا بَعَثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ
أَمْتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي؛ ثُمَّ صَعِدَ بَيْنَ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، قِيلَ:
مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ.
قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ، قَالَ: هَذَا أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ،
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلِّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ
رُفِعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُتَنَهَّى، فَإِذَا نَبْقُهَا - بِمِثْلِ قِلَالِ هَجَرٍ -، وَإِذَا وَرَقُهَا بِمِثْلِ أَذَانِ النَّبِيلَةِ،
قَالَ: هَذَا سِدْرَةُ الْمُتَنَهَّى، فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ قُلْتُ: مَا هَذَانِ يَا
جِبْرِيلُ؟ قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنَّيْلُ وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ رُفِعَ لِي
الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ، فَاتَّخَذْتُ اللَّبَنَ،
فَقَالَ: هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ، ثُمَّ فَرَضْتُ عَلَى الصَّلَاةِ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ،
فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتُ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ.
قَالَ: إِنْ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ،
وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلِّهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، فَرَجَعْتُ
فَوَضَعَ عَيْنِي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَيْنِي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ
إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَيْنِي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ
فَوَضَعَ عَيْنِي عَشْرًا، فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ
فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتُ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ
بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ. قَالَ: إِنْ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي قَدْ

جَرَبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَيْنَ إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلِّهِ
التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ؛ وَلَكِنِّي أَرْضَى وَأُسَلِّمُ. قَالَ: فَلَمَّا
جَاوَزْتُ، نَادَى مُنَادٍ: أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۸۳: ”اُس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ مالک بن صفصہ سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو اسراء کی رات کے بارے بتاتے ہوئے فرمایا کہ میں (اس رات) ”حطیم“ میں لینا ہوا تھا اور بعض موقعوں پر آپؐ نے فرمایا، میں ”حجر“ میں لینا ہوا تھا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اس نے (میرے جسم کے) سینے کے گڑھے سے لے کر (زیر ناف) بالوں تک چرا اور میرا دل نکال لیا بعد ازاں میرے پاس سونے کی طشتی لائی گئی جو ایمان سے بھری ہوئی تھی چنانچہ میرا دل دھویا گیا۔ بعد ازاں اس میں (اللہ کی محبت) ڈالی گئی پھر دل کو (اس کی جگہ پر) رکھ دیا گیا اور ایک روایت میں ہے کہ بعد ازاں پیٹ کو زمزم کے پانی کے ساتھ دھویا گیا پھر (اس میں) ایمان اور حکمت بھر دیا گیا پھر میرے پاس ایک سفید رنگ کی سواری کا جالور لایا گیا جو فجر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اس کو براق کہا جاتا تھا، جہاں تک اس کی نظر جاتی وہاں اس کا قدم پڑتا تھا، مجھے اس پر سوار کرایا گیا اور جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ میں آسمان دنیا (یعنی پہلے آسمان) تک پہنچا۔ جبرائیلؑ نے (پہلے آسمان کا) دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا (ان سے) استفسار کیا گیا، کون (کھولائے والا) ہے؟ (جبرائیلؑ نے) بتایا، میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا، تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے بتایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا، ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا، ہاں۔ کہا گیا، ان کے آنے پر (ہم انہیں) خوش آمدید کہتے ہیں، ان کا تشریف لانا بہت بہتر ہے۔ پس اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو اس (دروازے) میں آدم علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے کہا، یہ آپؐ تھے باپ (یعنی جدِ اعلیٰ) آدمؑ ہیں، انہیں سلام عرض کریں۔ چنانچہ میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا، میں نیک بخت بیٹے اور صالح پیغمبر کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ بعد ازاں مجھے اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ دوسرا آسمان آگیا، جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جبرائیلؑ نے بتایا کہ میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا، ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا۔ جبرائیلؑ نے کہا، ہاں۔ کہا گیا، ان کو خوش آمدید، ان کا تشریف لانا بہت بہتر ہے۔ اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا (آپؐ نے فرمایا) جب میں (دوسرے آسمان میں) پہنچا تو وہاں یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام تھے اور وہ دونوں (ایک دوسرے کے) خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ یحییٰ علیہ السلام ہیں اور یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ انہیں سلام کہیں تو میں نے انہیں سلام کہا۔ ان دونوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بھائی اور صالح پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ بعد ازاں مجھے تیسرے آسمان پر لے جایا گیا۔ جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا کہ میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے بتایا کہ محمد

(صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا، ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا، ہاں۔ کہا گیا، ان کو خوش آمدید ہو، ان کا تشریف لانا بہت بڑھ رہا ہے۔ اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں (اس میں) پہنچا تو (وہاں) یوسف علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ یوسف علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کہیں۔ میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور انہوں نے کہا کہ نیک بھائی اور صالح پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ پھر مجھے چوتھے آسمان تک لے جایا گیا۔ جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا، میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا، ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا، ہاں۔ کہا گیا، ان کو خوش آمدید ہو ان کا تشریف لانا بہت بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا جب میں (اس میں) پہنچا تو وہاں اور یس علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ اور یس علیہ السلام ہیں انہیں سلام کہیں۔ میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بھائی اور نیک پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ پھر جبرائیلؑ مجھے پانچویں آسمان تک لے گئے۔ جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا، ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا، ہاں۔ کہا گیا، ان کو خوش آمدید ہو، ان کا تشریف لانا بہت بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا جب میں اس میں پہنچا تو وہاں ہارون علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ ہارون علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کہیں۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بھائی اور نیک پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ پھر جبرائیلؑ نے مجھے چھٹے آسمان تک پہنچایا۔ جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا، میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا، ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا، ہاں۔ کہا گیا، ان کو خوش آمدید ہو، ان کا تشریف لانا بہت بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا جب میں (اس میں) پہنچا تو وہاں موسیٰ علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کہیں، میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بھائی اور نیک پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ اس کے بعد جب میں آگے بڑھا تو موسیٰ علیہ السلام رونے لگے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ انہوں نے بتایا، میں اس لئے رو رہا ہوں کہ میرے بعد ایک نوجوان رسول بنا کر بھیجا گیا اس کی امت کے لوگ میری امت کے لوگوں سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر جبرائیلؑ علیہ السلام نے مجھے ساتویں آسمان تک پہنچایا۔ جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دریافت کیا گیا، کون ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا، میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا، ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا، ہاں۔ کہا گیا، ان کو خوش آمدید ہو ان کا تشریف لانا بہت بڑھ رہا ہے۔ جب میں (اس میں) پہنچا تو وہاں ابراہیم علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ آپ کے والد ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ انہیں سلام کہیں، میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بیٹے اور نیک پیغمبر کو خوش

آئید۔ پھر مجھے سدرۃ المنتقیٰ (کی جانب) لے جایا گیا، اس کے پھل یعنی پیر عمر (شہر) کے ملکوں کے برابر تھے اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں کے برابر تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ سدرۃ المنتقیٰ ہے۔ وہاں چار نہریں تھیں، دو نہریں پوشیدہ اور دو ظاہر تھیں۔ میں نے دریافت کیا، اے جبرائیلؑ! یہ کیا ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ دو پوشیدہ نہریں جنت کی ہیں اور یہ دو ظاہر نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر میرے سامنے بیٹ المعمور ظاہر کیا گیا۔ پھر میرے سامنے ایک برتن میں شراب، دوسرے برتن میں دودھ اور تیسرے برتن میں شہد پیش کیا گیا۔ چنانچہ میں نے دودھ (کے پیالے) کو اٹھا لیا۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ وہ فطرت ہے جس پر آپؐ اور آپؐ کی اُمت ہے۔ پھر مجھ پر روزانہ کی پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ میں واپس آیا اور میرا گزر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا، آپؐ کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے بتایا کہ مجھ پر روزانہ کی پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، بلاشبہ آپؐ کی اُمت روزانہ پچاس نمازیں ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی اور اللہ کی قسم! بلاشبہ میں آپؐ سے پہلے لوگوں کو آنا چکا ہوں اور بنو اسرائیل کی اصلاح کی زبردست کوشش کر چکا ہوں۔ آپؐ اپنے پروردگار کی جانب واپس جائیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی اُمت کے لیے تخفیف کی درخواست کریں۔ (آپؐ نے فرمایا) چنانچہ میں (بارگاہِ الہی میں) واپس گیا تو مجھے دس نمازیں معاف کر دی گئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر پہلے جیسی بات کہی تو میں (بارگاہِ الہی میں) واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے مزید دس نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر پہلے جیسی بات کہی تو میں (بارگاہِ الہی میں) واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے دس نمازیں معاف کر دیں اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں روزانہ دس نمازیں ادا کروں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر پہلے جیسی بات کہی تو میں (بارگاہِ الہی میں) واپس گیا تو مجھے روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے دریافت کیا، آپؐ کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے بتایا کہ مجھے روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ بلاشبہ آپؐ کی اُمت روزانہ پانچ نمازیں ادا نہیں کر سکے گی۔ میں آپؐ سے پہلے لوگوں کو آنا چکا ہوں اور بنی اسرائیل کی اصلاح کی زبردست کوشش کر چکا ہوں۔ آپؐ اپنے پروردگار کی جانب جائیں اور اُمت کے لیے مزید تخفیف کا مطالبہ کریں۔ میں نے جواب دیا، میں نے اپنے پروردگار سے (بار بار) سوال کیا ہے، اب مجھے شرم آتی ہے، میں اس فیصلے پر خوش ہوں اور میں (اپنا اور ان کا معاملہ) اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ آپؐ فرماتے ہیں، جب میں آگے گزر گیا تو غیب سے یہ پکار آئی کہ میں نے (پہلے تو اپنے بندوں پر) اپنے فرض کو نافذ کیا اور (پھر محمدؐ کی ذلیل) اپنے بندوں پر تخفیف کر دی (بخاری، مسلم)

۵۸۶۳ - (۲) وَعَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اتَّبِعْتُ الْبَرَّاقَ، وَهُوَ ذَابَّةُ أُنْضُ طَوِيلٌ، فَوْقَ الْجَمَارِ وَدُونَ النَّعْلِ يَقَعُ حَافِرُهُ عِنْدَ مُسْتَهْلٍ طَرَفِهِ، فَرَكْبَتُهُ حَتَّى آتَيْتُ بَيْتَ الْمُقَدِّسِ، فَرَبَطْتُهُ بِالْحُلُقَةِ الَّتِي تَرَبُّطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ». قَالَ: «وَتَمَّ

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ، فَأَخْتَرْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ: اخْتَرْتُ الْفِطْرَةَ، ثُمَّ عَرَّجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ، وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ: «فَإِذَا أَنَا بِأَدَمَ، فَرَحَّبَ بِي وَدَعَانِي بِخَيْرٍ». وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ: «فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ، إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسَيْنِ، — فَرَحَّبَ بِي وَدَعَانِي بِخَيْرٍ». وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوسَى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ: «فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٌ، لَا يَمُودُونَ إِلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِنِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُسْتَهْيِ، فَإِذَا وَرَقُهَا كَأَذَانِ الْفَيْلَةِ، وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْفَلَّالِ، فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللَّهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ، فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِي اللَّهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعِمَ بِهَا مِنْ حُسْنِهَا، وَأَوْحَى إِلَيَّ مَا أَوْحَى، فَقَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَتَرَلْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: مَا قَرَضَ رَبُّكَ عَلَيَّ أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، فَإِنِّي بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَّرْتُهُمْ قَالَ: «فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! حَقِيقٌ عَلَيَّ أُمَّتِي، فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقُلْتُ: حَطَّ عَنِّي خَمْسًا. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ». قَالَ: «فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسَى، حَتَّى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّهُمْ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلُّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ، فَذَلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً، مِنْ هُمْ بِخَسْبَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُيِّتَ لَهُ خَسْبَةٌ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُيِّتَ لَهُ عَشْرًا، وَمَنْ هُمْ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا. فَإِنْ عَمِلَهَا كُيِّتَ لَهُ سَيِّئَةٌ وَاحِدَةٌ». قَالَ: «فَتَرَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ». فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَقُلْتُ: قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَخَيَّتُ مِنْهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۶۳: ثابت یحٰیؑ انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس بَرّاق کو لایا گیا اور وہ سفید رنگ کا دراز قد چوپایہ تھا، گدھے سے بڑا اور نچرے چھوٹا تھا جہاں تک اس کی نگاہ جاتی وہاں اس کا قدم پڑتا تھا۔ میں اس پر سوار ہوا یہاں تک کہ میں بیت المقدس میں آیا۔ میں نے اس بَرّاق کو (مسجد کے باہر) اس حلقے کے ساتھ باندھ دیا جس کے ساتھ انبیاء عظیم الصلوٰۃ والسلام باندھا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا، پھر میں مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر میں مسجد سے باہر نکلا تو جبرائیل علیہ السلام میرے پاس ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا لائے۔ میں نے دودھ کا برتن لے لیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا، آپؐ نے فطرت (یعنی دین اسلام) کو پسند کیا ہے۔ پھر ہمیں آسمان کی جانب لے جایا گیا۔ اور اس کے بعد انسؓ نے وہی مضمون بیان کیا جو سابق حدیث میں گزر چکا ہے۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا، اچانک میں نے آدمؑ کو دیکھا۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لئے خیر و برکت کی دعا کی۔ اور آپؐ نے تیسرے آسمان کا

ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں یوسفؑ کے پاس تھا، انہیں آدھا حُسن دیا گیا تھا انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لئے خیر و برکت کی دُعا کی لیکن اس (حدیث کے راوی) نے (اُنؑ سے اس روایت میں) موسیٰ علیہ السلام کے رُستے کا ذکر نہیں کیا اور آپؑ نے فرمایا کہ میں ساتویں آسمان میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس تھا جو بیٹ المعور کے ساتھ پشت لگائے بیٹھے تھے، بیٹ المعور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے (طواف کے لئے) داخل ہوتے ہیں جنہیں دوبارہ داخل ہونا نصیب نہیں ہوتا۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہی کے قریب لے جایا گیا۔ اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں کی مانند تھے اور اس کے پھل مشکوں کے برابر تھے۔ جب اس درخت کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی دُعا پنپنے والی چیز سے دُھانپ دیا گیا تو اس درخت کی حالت بدل گئی، اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی اس درخت کے حسن کو بیان نہیں کر سکتا، پھر (اللہ تعالیٰ نے) میری جانب وحی بھیجی پھر مجھ پر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی جانب گیا انہوں نے دریافت کیا، آپؑ کے پروردگار نے آپؑ کی اُمت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا، دن رات میں پچاس نمازیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اپنے پروردگار کی طرف واپس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں۔ اس لئے کہ آپؑ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھتی، میں نے بنو اسرائیل کو آزمایا ہے اور ان کا امتحان لیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا، میں اپنے پروردگار کی طرف واپس گیا اور عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! میری اُمت پر تخفیف فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اور (میری اُمت سے) پانچ نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی جانب واپس گیا اور بتایا کہ اللہ نے مجھ سے پانچ نمازوں کو معاف کر دیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، آپؑ کی اُمت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی، آپؑ اپنے پروردگار کی طرف واپس جائیں اور اس سے (مزید) تخفیف کا مطالبہ کریں۔ آپؑ نے فرمایا، میں مسلسل اپنے پروردگار اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے محمد! یہ رات دن میں گویا پانچ نمازیں ہیں لیکن ان میں سے ایک نماز کا ثواب ہر دس کے برابر ہے۔ (اس طرح سے پانچ نمازیں ثواب میں) پچاس نمازوں کے برابر ہیں، جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا اور اسے نہ کر سکا تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر اس نے نیک کام کیا تو اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جس شخص نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اس برے کام کو نہ کر سکا تو اس کے نامہ اعمال میں کچھ نہیں لکھا جائے گا۔ اگر اس نے (اپنے ارادے کے مطابق) برائی کی تو ایک برائی لکھی جائے گی۔ آپؑ نے فرمایا، پھر میں (ہارگاہ رب العزت سے) اتر آیاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں بتایا۔ موسیٰ نے کہا، اپنے پروردگار کی طرف واپس جائیں اور ان سے (مزید) تخفیف کا مطالبہ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے کہا کہ میں بار بار اپنے رب کے پاس گیا ہوں اب مجھے اس کے پاس جاتے ہوئے شرم آتی ہے (مسلم)

۵۸۶۴-(۳) وَصَحَّ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «فَرَجَ عَنِّي سَفْهُ بَيْنِي -، وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَتَزَلَّ جِبْرِئِيلُ، فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءٍ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُنْتَلَى بِحِكْمَةٍ وَإِيمَانًا، فَافْرَغَهُ فِي

صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَعَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي. فَعَرَّجَ بَنِي إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا. قَالَ جِبْرِئِيلُ لِحَازِنِ السَّمَاءِ: افْتَحْ. قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِئِيلُ قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ ﷺ. فَقَالَ: أُرْسِلْ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَلَمَّا فَتِحَ عَلُونَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، إِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ، عَلَى يَمِينِهِ أَسْوَدَةٌ، — وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ إِذَا نَظَرُ قَبْلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرُ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: لِمَ جِبْرِئِيلُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ، وَهَذِهِ الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمٌ — بَيْنَهُ، فَأَهْلُ الْيُمْنِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوَدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرُ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ. وَإِذَا نَظَرُ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى، حَتَّى عَرَّجَ بَنِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَقَالَ لِحَازِنِهَا: افْتَحْ فَقَالَ لَهُ حَازِنُهَا مِثْلُ مَا قَالَ الْأَوَّلُ، قَالَ أَنَسُ: فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاءَاتِ آدَمَ، وَإِدْرِيسَ، وَمُوسَى، وَعِيسَى، وَإِبْرَاهِيمَ، وَلَمْ يُمْشِ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ، — غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَنَا حَبَّةُ الْأَنْصَارِيِّ كَانَا يَقُولَانِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ثُمَّ عَرَّجَ بَنِي، حَتَّى ظَهَرَتْ لِمُسْتَوَى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيْفُ الْأَقْلَامِ، وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَفَرَضَ اللَّهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ، حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللَّهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أَمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَرَاغَتُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا —، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أَمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَجَعْتُ فَرَاغَتُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: رَاجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أَمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَجَعْتُ؛ فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ، لَا يُبْدَلُ الْقَوْلُ لَدُنِّي، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: رَاجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَقُلْتُ: اسْتَخَيْتُ مِنْ رَبِّي، ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ بَنِي إِلَى بَدْرَةِ الْمُشْتَمَى، وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ؟ ثُمَّ أَدْخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابُذُ اللَّزْلُزِ، — وَإِذَا تَرَابُهَا الْمِسْكُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۳۳: ابنِ شہاب رحمہ اللہ اس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے میرے گھر کی چھت کھولی گئی جب کہ میں مکہ (مکہ) میں تھا جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا۔ بعد ازاں اسے زمزم کے پانی کے ساتھ دھویا پھر وہ سونے کی ایک طشتی لائے جس میں ایمان اور حکمت تھا اور اسے میرے دل میں داخل کر دیا پھر (سینے کے) سوراخ کو ملا دیا بعد ازاں انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمانوں کی جانب لے گئے جب میں آسمان دنیا یعنی پہلے آسمان پر پہنچا تو جبرائیل نے آسمان کے گھرانے سے کہا کہ (دروازہ) کھولو۔ اس نے دریافت کیا: کون ہے؟ جبرائیل

نے بتایا، جبرائیل ہوں۔ مگر ان فرشتے نے دریافت کیا کہ تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ جبرائیل نے کہا، ہاں! میرے ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ مگر ان فرشتے نے دریافت کیا، ان کی جانب پیغام بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل نے اثبات میں جواب دیا۔ جب دروازہ کھل گیا تو ہم آسمان دنیا یعنی پہلے آسمان پر چلے گئے تو وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور (اس کی آل اولاد میں سے) کچھ لوگ اس کی دائیں جانب اور کچھ لوگ بائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے، جب وہ اپنی دائیں جانب نظر اٹھاتا تو ہنسنے لگتا اور جب وہ اپنی بائیں جانب نظر اٹھاتا تو رونے لگتا۔ اس نے کہا، صالح پیغمبر اور صالح بیٹے کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں نے جبرائیل سے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں اور ان کی دائیں اور بائیں جانب ان کی اولاد ہے، ان میں سے دائیں جانب والے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے دوزخی ہیں جب وہ دائیں جانب دیکھتے ہیں تو مسکراتے ہیں اور جب وہ بائیں جانب دیکھتے ہیں تو روتے ہیں یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان پر لے جایا گیا۔ جبرائیل نے مگر ان فرشتے سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ اس کے مگر ان نے بھی وہی بات کہی جو پہلے آسمان کے مگر ان نے کہی تھی۔ (اس حدیث کے راوی) انسؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے آسمانوں میں آدمؑ، اوریسؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور ابراہیمؑ علیہم السلام سے ملاقات کی لیکن ان کی منازل اور مقامات کا تفصیلی احوال ذکر نہیں فرمایا صرف آدمؑ سے پہلے آسمان پر اور ابراہیمؑ سے چھٹے آسمان پر ملنے کا ذکر فرمایا۔ ابن شہاب (ذہریؒ) کہتے ہیں، مجھے ابن حزمؒ نے بتایا کہ ابن عباسؓ اور ابو حنیفہؒ انصاریؒ بیان کیا کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بعد ازاں مجھے اور اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ میں بلند مقام پر پہنچا جہاں مجھے قلموں سے لکھنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ابن حزمؒ اور انسؓ نے یہ بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہاں) اللہ نے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں اس حکم کے ساتھ واپس آیا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے دریافت کیا، اللہ تعالیٰ نے تمہاری اُمت پر کیا چیز فرض کی ہے؟ میں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے مشورہ دیا کہ آپؐ اپنے پروردگار کی جانب واپس جائیں اس لیے کہ آپؐ کی اُمت اس کی استطاعت نہیں رکھتی۔ اس طرح موسیٰ علیہ السلام نے مجھے واپس کیا تو کچھ نمازیں معاف کر دی گئیں (پھر) میں موسیٰ علیہ السلام کی جانب گیا۔ میں نے بتایا کہ کچھ نمازیں معاف کر دی گئیں ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اپنے پروردگار کے پاس پھر جائیں اس لئے کہ آپؐ کی اُمت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی۔ میں اللہ ربّ العزت کی طرف واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، نمازیں (بظاہر) پانچ ہیں لیکن (خواب) پچاس نمازوں کا ہے، میرے حکم میں تبدیلی نہیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی جانب گیا۔ انہوں نے کہا کہ آپؐ پھر اپنے پروردگار کے پاس جائیں۔ میں نے عرض کیا کہ (اب) میں اپنے پروردگار کے پاس جانے میں شرم محسوس کرتا ہوں۔ پھر مجھے لے جایا گیا یہاں تک کہ میں بدرۃ المنتہی کے قریب گیا، جسے رنگ و نور نے ڈھانپ رکھا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ اس کی حقیقت کیا تھی۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو وہاں میں نے موتیوں کے (محل نما) گنبدوں کا مشاہدہ کیا اور یہ بھی دیکھا کہ اس جنت کی مٹی کتوری تھی (بخاری، مسلم)

۵۸۶۵- (۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْتَهَى بِهِ

إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيَقْبَضُ مِنْهَا، وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يَهْبِطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيَقْبَضُ مِنْهَا، قَالَ: ﴿إِذَا يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى﴾. قَالَ: فِرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثًا: أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْحَسَنَ، وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَغَفِرَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُفْجَحَاتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۶۵: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرایا گیا تو آپ کو سدرۃ المنتہی تک لے جایا گیا اور سدرۃ المنتہی چھٹے آسمان میں ہے جو چیز بھی زمین سے اوپر لے جاتی ہے تو اسے وہاں روک دیا جاتا ہے اور اس کے اوپر سے جو کچھ بھی نیچے آتا ہے اسے بھی وہیں روک لیا جاتا ہے (اس کے بعد) ابن مسعود یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”جب سدرۃ المنتہی کو ڈھانپ لیا، جس چیز سے ڈھانپ لیا“ اور کہا اس سے مقصود سونے کے پتھے ہیں۔ ابن مسعود نے بیان کیا کہ (معراج کی رات) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں۔

۱۔ آپ کو پانچ نمازیں عطا کی گئیں۔ ۲۔ سورۃ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئیں۔ ۳۔ اور آپ کی اُمت میں سے اس شخص کے کبیرہ گناہ معاف (کرنے کے احکامات صادر) کیے گئے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا (مسلم)

۵۸۶۶۔ (۵) وَهِيَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَلَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلْتُنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ لَمْ أَتِهَا، فَكُرِّتَ كَرَبًا مَا كُرِّتُ بِمَلَكَةٍ، فَرَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيَّ أَنْظُرُ إِلَيْهِ، مَا يَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَتَيْتُهُمْ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ - جَعْدٌ - كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ سَعُودَةَ، - وَإِذَا عِيسَى قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبْهًا عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ، وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشَبَّهُ النَّاسَ بِهِ صَاحِبُكُمْ - يَعْنِي نَفْسَهُ - فَحَاطَتِ الصَّلَاةُ فَاغْتَنَتْهُمْ، فَلَمَّا فَرَّغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ لِي قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ! هَذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَالْتَفَتُ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے اپنے آپ کو اس حال میں ”عجڑ“ یعنی عظیم میں دیکھا کہ قریش مجھ سے میرے اُسرے کے بارے میں دریافت کر رہے تھے اور بیت المقدس کی ان بہت سی چیزوں کے بارے میں دریافت کر رہے تھے جو مجھے یاد نہیں رہی تھیں۔ چنانچہ میں بہت غمگین ہوا کہ اس سے پہلے میں کبھی اتنا غمگین نہیں ہوا تھا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر

دیا، میں اسے دیکھ رہا تھا وہ جس چیز کے بارے میں بھی مجھ سے دریافت کرتے تو میں انہیں اس کے بارے میں بتا دیتا نیز یہ حقیقت ہے کہ میں نے خود انبیاء عظیم الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے، وہ ہلکے پھلکے مضبوط جسم والے غصص تھے گویا کہ وہ شہنشاہ قبیلہ کے آدمیوں میں سے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے، ان سے سب سے زیادہ مشابہت رکھنے والے عروہ بن مسعود ثقفی ہیں اور ابراہیم علیہ السلام بھی کھڑے نماز ادا کر رہے تھے، ان سے سب سے زیادہ مشابہت رکھنے والا تمہارا دوست ہے، آپ کا اشارہ اپنے آپ کی طرف تھا۔ جب نماز کا وقت ہوا تو میں نے ان سب کی امامت کرائی جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے کسی کہنے والے نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ دونوں کا نگران فرشتہ مالک ہے، آپ اسے سلام کیسے (آپ نے فرمایا) میں اس کی جانب متوجہ ہوا لیکن اس نے مجھے سلام کہنے میں پل کی (مسلم)

وَهَذَا النَّبَأُ خَالَ عَنِ الْفَضْلِ الثَّلَاثِي

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۵۸۶۷- (۶) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَلَفْتُ أَخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظَرُهُ إِلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۸۶۷: جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جب قریش نے (معراج کے واقعہ کے بارے میں) مجھے جھٹلایا تو میں ”حجر“ یعنی عظیم میں کھڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے لیے نمایاں کر دیا تو میں (بیت المقدس) کی طرف دیکھ دیکھ کر اس کی علامات ان لوگوں کو بتاتا رہا (بخاری، مسلم)

بَابُ فِي الْمُعْجَزَاتِ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات)

الفصل الأول

۵۸۶۸-(۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُؤُوسِنَا - وَنَحْنُ فِي الْعَارِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمِهِ أَبْصَرْنَا، فَقَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا ظَنُّكَ بِأَشْيَيْنِ اللَّهُ تَالِيَهُمَا؟» مُتَّقِنٌ عَلَيْهِ.

۵۸۶۸: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم عار (اور) میں تھے تو میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے گویا کہ وہ ہمارے سروں کے اوپر ہیں تو میں نے (پریشانی کے عالم میں) عرض کیا اے اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کوئی شخص اپنے پاؤں کی (جگہ کی) جانب دیکھے گا تو ہمیں دیکھ لے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! ان دو باتوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیرا اللہ ہے؟ (بخاری، مسلم)

۵۸۶۹-(۲) وَهَذَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا أَبَا بَكْرٍ! حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنْ الْعُغْدِ، حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظُّهَيْرِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ، فَرَفَعْتُ لَنَا صَخْرَةً طَوِيلَةً، لَهَا ظِلٌّ لَمْ يَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ، فَتَرَلْنَا عِنْدَهَا، وَسَوَّيْتُ لِللَّيْلِ ﷺ مَكَانًا يَسْدَى بِنَامٍ عَلَيْهِ، وَتَسَطَّتْ عَلَيْهِ قُرُوءٌ، وَقُلْتُ: ثُمَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَأَنَا أَنْقَضُ مَا حَوْلَكَ، فَتَامَ وَخَرَجْتُ أَنْقَضُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ، قُلْتُ: آفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: أَتَخْلِبُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَأَخَذَ شَاةً فَخَلَبَ فِي قَعْبٍ - كُنْبَةً - مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ - حَمَلْتُهَا لِللَّيْلِ ﷺ يَرْثَوِي فِيهَا، يَشْرَبُ وَيَتَرَضَّأُ، فَاتَيْتُ الشَّيْءَ ﷺ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِفَهُ، فَوَافَقْتُهُ حَتَّى اسْتَبَقْتُ، فَصَبَّيْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ، ثُمَّ قَالَ: «أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّجُلِ؟» قُلْتُ: بَلَى قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا لَبِ الشَّمْسُ، وَابْتَعْنَا سَرَاقَةَ بَنِ مَالِكٍ، فَقُلْتُ: آتَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «لَا تَخْرُنَ إِنْ اللَّهُ مَعَنَا» فَذَعَا عَلَيْهِ

النَّبِيُّ، فَارْتَضَتْ بِهِ قَرْسُهُ إِلَى بَطْنِهَا فِي جَلْدٍ مِنَ الْأَرْضِ - فَقَالَ: إِنِّي أَرَاكُمْ دَعَوْتُمْ عَلِيَّ، فَادْعُوا إِلَيَّ، فَإِنَّهُ لَكُمْ أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَنَجَّا، فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ: كَفَيْتُمْ، مَا هُنَا، فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۶۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوبکرؓ سے دریافت کیا 'اے ابوبکر! آپ مجھے یہ بتائیں کہ جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اپنے والد سے (مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرما کر) گئے تھے تو آپ نے کیا کیا تھا؟ ابوبکر صدیقؓ نے کہا: 'ہم (غار سے نکل کر) رات بھر اور دن کا کچھ حصہ چلتے رہے یہاں تک کہ زوال کا وقت ہو گیا اور راستہ (بالکل) خالی تھا، وہاں سے کوئی شخص گزر نہیں رہا تھا ہمیں ایک اونچا پتھر دکھائی دیا جس کا سایہ تھا وہاں دھوپ نہیں تھی ہم اس پتھر کے پاس اترے اور میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک جگہ ہموار کی کہ جس پر آپ آرام کر سکیں، میں نے وہاں چڑا بچھا دیا اور میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! آپ اس پر محو خواب ہو جائیں اور میں آپ کے ارد گرد کا جائزہ لیتا رہوں گا یعنی پہرے داری کے فرائض انجام دوں گا۔ چنانچہ آپ محو خواب ہو گئے اور میں (وہاں سے) نکلا تاکہ آپ کے ارد گرد کا جائزہ لوں۔ اچانک میں ایک چرواہے سے ملا جو آ رہا تھا میں نے دریافت کیا 'کیا تمہاری بکریاں دودھ دینے والی ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے کہا 'تم ہمیں دودھ نکالنے دو گے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا چنانچہ اس نے ایک بکری کو پکڑا اور لکڑی کے پیالے میں تھوڑا سا دودھ نکال دیا اور میرے پاس پینے کے پانی کا ایک برتن تھا میں نے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (خاص طور پر) اٹھایا تھا کہ آپ اس سے سیراب ہو سکیں اور وضو کر سکیں چنانچہ میں (دودھ لے کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے مناسب نہ سمجھا کہ آپ کو بیدار کوں میں بٹھ رہا یہاں تک کہ آپ (ازخود) بیدار ہوئے تو میں نے دودھ میں تھوڑا سا پانی ملایا تو وہ کافی ٹھنڈا ہو گیا۔ میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! آپ خوش فرمائیں۔ آپ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا 'کیا ابھی رداغی کا وقت نہیں ہوا؟ میں نے عرض کیا 'ضرور! (ہو گیا ہے) ابوبکر صدیقؓ کہتے ہیں کہ ہم سورج ڈھلنے کے بعد چلے جبکہ ہمارے تعاقب میں سُرّاتہ بن مالک تھا۔ میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! ہمارا دشمن آن پہنچا ہے۔ آپ نے فرمایا 'تم گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بددعا کی تو اس کے گھوڑے کی ٹانگیں اس کے پیٹ تک زمین میں دھنس گئیں۔ اس نے کہا 'تمہارے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ تم نے میرے لیے بددعا کی ہے (اب) تم ہی میری نجات کے لیے دعا کرو۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی ضمانت دیتا ہوں کہ میں تم سے ان لوگوں کو واپس کوں گا جو تمہاری تلاش میں ہیں۔ پھر آپ نے اس کے لیے دعا کی 'وہ نجات پا گیا۔ وہ جس شخص کو بھی ملتا تو اسے کہتا کہ تم اس کی تلاش سے بے پرواہ ہو جاؤ 'یہاں کوئی شخص نہیں ہے وہ جس شخص کو بھی ملتا اسے واپس کرتا جاتا (بخاری، مسلم)

۵۸۷۰ - (۳) وَمِنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ يَقُولُ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ —، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي سَأَيْلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ: فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ، وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ وَمَا يُنَزَّعُ الْوَلَدُ، إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ: «أَخْبِرْنِي بِهِنَّ جِبْرِئِيلُ أَفْعَا؛ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَتَارُ تَخْشُرُ النَّاسُ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَرِيَاةٌ كَبِيدٌ حَوْثٌ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدُ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ». قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهْتُ، وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْأَلَهُمْ — يَنْهَتُونَنِي فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ: «أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ فَيَكُمُ؟» قَالُوا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا فَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ؟» قَالُوا: أَعَاذَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ. فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، فَانْتَقَصُوهُ، قَالَ: هَذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سنا کہ آپ (میں) آرہے ہیں، اس وقت وہ (ہار کی) دشمن میں کام کر رہا تھا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا، میں آپ سے تین باتوں کے بارے میں دریافت کرتا ہوں جن کو صرف پیغمبر ہی جانتے ہیں۔ قیامت کی پہلی علامت کیا ہے؟ اور اہل جنت سب سے پہلے کونسا کھانا تناول کریں گے؟ نیچے بچہ اپنے والد یا اپنی والدہ کے ساتھ کس وجہ سے مشابہ ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا، ابھی جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ان باتوں کے بارے میں بتایا ہے کہ قیامت کی پہلی علامت آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی جانب دھکیلیگی اور اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا جسے وہ کھائیں گے وہ چھلکے کے جگر کا کنارہ ہوگا اور جب آدمی کا نطفہ عورت کے نطفہ پر غالب آجاتا ہے تو والد کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے اور اگر عورت کا نطفہ غالب آجاتا ہے تو بچے کی مشابہت والدہ کے ساتھ ہوتی ہے (یہ باتیں سن کر) عبداللہ بن سلام نے کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے اور بلاشبہ آپ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔ اے اللہ کے رسول! بلاشبہ یہودی جھوٹ بولنے والے ہیں نیز اس بات میں کچھ شبہ نہیں کہ اگر لڑکوں کو میرے مسلمان ہونے کا علم ہو گیا، اس سے پہلے کہ آپ ان سے میرے متعلق دریافت کریں تو وہ مجھ پر الزام لگائیں گے۔ چنانچہ یہودی آئے (جب کہ عبداللہ بن سلام چھپے ہوئے تھے) آپ نے (ان سے) دریافت کیا کہ عبداللہ بن سلام تم میں کیا شخص ہے؟ انہوں نے جواب دیا، وہ ہم میں سے بہترین شخص ہے اور ہم میں سے بہترین شخص کا بیٹا ہے، ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ آپ نے دریافت کیا، تم بتاؤ کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے؟ وہ کہنے لگے، اللہ اس کو اس سے محفوظ رکھے۔ (اس اثناء میں) عبداللہ بن سلام باہر آئے اور انہوں نے اعلان کیا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں (اس پر) یہودی نے کہا، ہم میں

سے بدترین ہے اور ہم میں سے بدترین آدمی کا بیٹا ہے۔ انہوں نے اسے محبوب قرار دیا۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہی وہ بات تھی جس سے میں ڈر رہا تھا۔

۵۸۷۱۔ (۴) وَمَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَاوَرَ جِنَيْنَ بَلَغْنَا إِقْبَالَ ابْنِ سُفْيَانَ، وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُحِضَّضَهَا الْبَحْرَ لَأَحْضَضْنَاهَا، — وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْعَمَادِ — لَفَعَلْنَا. قَالَ: فَتَدَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ، فَاِنْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَذْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَذَا مَضْرُوعٌ فَلَا يَنْبَغُ أَنْ يَضْعُ يَدُهُ عَلَى الْأَرْضِ هَهُنَا وَهَهُنَا قَالَ: فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہمیں ابوسفیان (کے قافلے) کے آنے کی خبر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ منورہ والوں سے) مشورہ کیا تو سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں (چارپایوں کو) سمندر میں داخل کرنے کا حکم دیں تو ہم سمندر میں داخل کر دیں گے اور اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم چارپایوں کے پلوؤں پر مارتے ہوئے ”برکتِ قنات“ (بحین کی آخری ہمتی) میں پہنچیں تو ہم ایسا ہی کریں گے۔ انس بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بلایا وہ نکلے یہاں تک کہ بدر (مقام) میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام کو قافلہ کرتے ہوئے) فرمایا: اس جگہ فلاں فلاں شخص ہلاک ہو گا۔ آپ نے نشاندہی کرتے ہوئے زمین پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا کہ یہاں اور یہاں انس نے بیان کیا کہ ان میں سے کوئی شخص بھی اس جگہ سے دور نہیں (مرا) تھا جہاں جہاں آپ نے ہاتھ رکھا تھا (مسلم)

۵۸۷۲۔ (۵) وَفِينِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةِ يَوْمَ بَذْرِ: «اللَّهُمَّ أَنْشُدْكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ تَشَاءُ لَا تُعْبِدُ بَعْدَ الْيَوْمِ، فَاتَّخَذَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَالَ: حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَنْبُ فِي الدَّرْعِ وَهُوَ يَقُولُ: «سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ»، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر کے دن فرمایا: جب کہ آپ خیمے میں تھے اے اللہ! میں تجھے میرے عہد اور وعدے کا واسطہ دیتا ہوں اے اللہ! کیا تو چاہتا ہے کہ آج کے دن کے بعد میری عبادت نہ ہو۔ (جب آپ نے اس قسم کے زوردار الفاظ فرمائے) تو ابو بکر نے آپ کے ہاتھوں کو پکڑ کر کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کی یہی دعا کافی ہے، آپ نے مبالغے کے ساتھ اپنے رب کے حضور دعا کی ہے۔ پھر آپ (اپنے خیمے سے) باہر آئے آپ خوشی سے تیز تیز چل رہے تھے آپ نے ذرا نسب تن کی ہوئی تھی اور آپ اعلان فرما رہے تھے عنقریب کفار کا گروہ شکست سے دوچار ہو گا اور وہ پیٹھ پھیر لیں گے۔ (بخاری)

۵۸۷۳ - (۶) وَصَّهٖ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: «هَذَا جَبْرِئِيلُ أَخَذَ بِرَأْسِ فَرَسِهِ، عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ) بدر کے دن فرمایا: یہ جبرائیلؑ ہیں، انہوں نے اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑا ہوا ہے (اور) گھوڑے کے اوپر لڑائی کا ساز و سامان ہے (بخاری)

۵۸۷۴ - (۷) وَصَّهٖ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَسْتَدْفِي إِثْرَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ، إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةَ بِالسُّوْطِ فَوْقَهُ، وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُولُ: أَقْدِمُ حَيْرُومَ. إِذْ نَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ - أَنْفُهُ وَشَقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السُّوْطِ، فَاحْضَرَّ - ذَلِكَ أَجْمَعُ، فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ، فَحَدَّثَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «صَدَقْتُ، ذَلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَقَتَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسْرَوْا سَبْعِينَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (جنگ بدر کے موقع پر) ایک انصاری مسلمان ایک مشرک کے پیچھے تیز بھاگ رہا تھا، اچانک اس نے مشرک کے اوپر لائحی لگنے کی آواز سنی اور گھوڑے پر سوار محض کہہ رہا تھا اے تیز دم (گھوڑے) آگے بڑھ۔ انصاری مسلمان نے دیکھا کہ مشرک محض اس کے سامنے چت لیٹا ہوا ہے۔ انصاری مسلمان نے اس کی جانب (غور سے) دیکھا تو اس کا ناک زخمی تھا اور اس کا چہرہ کٹا ہوا تھا گویا کہ لائحی کی چوٹ لگی ہوئی ہو اور چوٹ کی جگہ مکمل طور پر سیاہ تھی۔ انصاری آیا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ واقعہ) بیان کیا، آپ نے فرمایا: تو جی کہتا ہے یہ (فرشتے تھے جو) تیرے آسمان سے مدد کے لیے آئے تھے۔ اس روز مسلمانوں نے ستر کافروں کو قتل کیا اور ستر کو قیدی بنایا (مسلم)

وضاحت: صحابی کو جو کچھ نظر آیا، اس سے صحابی کی کرامت ثابت ہوتی ہے لیکن صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماں بردار تھے اس لیے اس واقعہ کو بھی آپ کا معجزہ تصور کیا جائے گا (مرقات جلد ۱ صفحہ ۱۷۷)

۵۸۷۵ - (۸) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضُ، يُقَاتِلَانِ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ. يَغْنِي جَبْرِئِيلُ وَمِيكَائِيلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۷۵: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے (جنگ) اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں جانب دو شخص دیکھے ان دونوں نے سفید لباس پہنا ہوا تھا، وہ زبردست لڑائی کر رہے تھے میں نے ان دونوں کو نہ کبھی پہلے اور نہ ہی کبھی بعد میں دیکھا اور وہ جبرائیلؑ اور میکائیلؑ فرشتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۸۷۶ - (۹) وَهَنَ الْبَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ -، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ: قَوَّضْتُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ، حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ، فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ، فَجَعَلْتُ أَتَّحُ الْأَبْوَابَ، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ، قَوَّضْتُ رَجُلِي فَوَقَعْتُ، فَبِئْسَ لَيْلَةً مُقْبِرَةً، فَأَنْكَسَرْتُ سَاقِي، فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ، فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي، فَأَنْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: «أَيْسَطُ رَجُلُكَ». فَبَسَطْتُ رَجُلِي فَمَسَحَهَا، فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتِكْهَا قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۷۶: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار صحابہ کرام کو ابو رافع (مردی) کے قتل کے لیے بھیجا چنانچہ عبداللہ بن جحک رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے ابو رافع اس وقت سویا ہوا تھا۔ عبداللہ بن جحک نے اسے قتل کر دیا۔ عبداللہ بن جحک کہتے ہیں کہ میں نے اس کے پیٹ میں تلوار گھونپ دی یہاں تک کہ اس کی کمر کے پار ہو گئی، مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے پھر میں نے دروازے کھولے شروع کئے یہاں تک کہ میں بیڑی کے قریب پہنچ گیا، میں نے (بے وحیانی میں) اپنا پاؤں رکھا تو میں چاندنی رات میں بیڑی سے گر پڑا جس سے میری پٹلی (کی ہڈی) ٹوٹ گئی، میں نے اس کو (اپنی) گھڑی کے ساتھ مضبوط باندھا اور میں اپنے رفقاء کی جانب چلا جا کر قلعے کے نیچے کھڑے تھے پھر میں اپنے رفقاء کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا، میں نے آپ سے تمام واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا: اپنا پاؤں پھیلا۔ میں نے اپنا پاؤں پھیلا تو آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا یوں محسوس ہوا کہ جیسے میری پٹلی میں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی (بخاری)

۵۸۷۷ - (۱۰) وَهَنَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَخْفِرُ، فَعَرَضْتُ كُذْبَةً - شَدِيدَةً، فَجَاوَرُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: هَذِهِ كُذْبَةٌ عَرَضْتُ فِي الْخَنْدَقِ. فَقَالَ: «أَنَا نَازِلٌ». ثُمَّ قَامَ وَيَطْنُهُ مَغْضُوبٌ بِحَجَرٍ. وَلَيْسَتْ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لَا تَذُوقُ ذَوَاقًا -، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِغْوَلَ، فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيرًا أَهْغِلَ -، فَأَنْكَفَتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ فَأَتَانِي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ خُمَصًا - شَدِيدًا، فَأَخْرَجَتْ جُرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، وَلَنَا بَهْمَةٌ دَاجِرٌ - فَلَذَبَحْتُهَا، وَطَحْنْتُ الشَّعِيرَ، حَتَّى جَعَلْنَا اللَّخْمَ فِي الْبُرْمَةِ -، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَارَوْتُهُ -، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ ذَبَحْنَا بَهْمَةً لَنَا، وَطَحْنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرُ مَعَكَ، فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ! إِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُورًا - فَحَى هَلَا بِكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُتْرَلْنَ بُرْمَتُكُمْ وَلَا تُخْبِرُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى آجِيءَ». وَجَاءَ، فَأَخْرَجْتُ لَهُ عَجِينًا. فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ: «أَدْعِي خَازِرَةً فَلْتُخْبِرْ مَعَكَ، وَافْدَحِي - مِنْ بُرْمَتِكُمْ، وَلَا تُتْرَلُوها». وَهُمْ أَلْفٌ، فَأَقْسَمَ بِاللَّهِ

لَا تَكُلُوا حَتَّى تَرَ كُؤُهُ وَانْحَرَفُوا، وَإِنَّ بَرْمَنَتَنَا لَتَبْغَطُ كَمَا هِيَ — ، وَإِنَّ عَجِينَتَنَا لَيُخْبَرُ كَمَا هُوَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (صحابہ کرام) جنگِ خندق کے موقعہ پر کھدائی کر رہے تھے کہ ایک مضبوط چٹان سے واسطہ پڑا۔ صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا کہ مضبوط چٹان سامنے آگئی ہے۔ آپ نے فرمایا، میں اترا ہوں۔ آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے پیٹ مبارک پر (بھوک کی شدت کی وجہ سے) ایک پتھر بٹھا ہوا تھا۔ ہم نے تین روز سے کچھ کھایا یا نہ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال پکڑی اور اسے مارا تو چٹان ایسی رست کی مانند ہو گئی جو آسانی سے گرتی ہے۔ (جابر کہتے ہیں) چنانچہ میں اپنی بیوی کے پاس گیا، میں نے (اس سے) دریافت کیا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ اس لئے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ شدید بھوک سے دوچار ہیں۔ اس نے ایک تھیلہ نکالا جس میں ایک صاع (کے بقدر) جو تھے اور ہمارے پاس ایک چھوٹا سا فریہ مینڈھا بھی تھا میں نے اسے فزع کیا اور (میری) بیوی نے جو پیس لئے۔ ہم نے گوشت کو پتھر کی ہڈیاں میں ڈالا اس کے بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ سے پوشیدہ بات کی۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم نے اپنے فریہ مینڈھے کو فزع کیا ہے اور (میری) بیوی نے جو کے ایک صاع کا آٹا بنایا ہے۔ آپ اور آپ کے ساتھ چند رفقاء تشریف لائیں۔ (یہ بات سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز کے ساتھ فرمایا، خندق کھودنے والو! بلاشبہ جاڑے نے (آپ سب کی) ضیافت کی ہے، آپ جلدی سے آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تک میں نہ آ جاؤں ہڈیاں کو نہ اتارنا اور نہ ہی آٹے کی روٹیاں بنانا۔ آپ تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں آٹا پیش کر دیا آپ نے اس میں (اپنا) لعاب ڈالا اور برکت کی دُعا کی بعد ازاں آپ ہڈیاں کی جانب آئے آپ نے اس میں بھی (اپنا) لعاب ڈالا اور برکت کی دُعا کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا، روٹی پکائے والی کو بلاؤ کہ وہ ہمارے ساتھ روٹیاں پکائے اور ہڈیاں سے سالن نکالتے رہو اور تم اسے اتارنا مت اور وہ ایک ہزار (افران) تھے۔ جابر کہتے ہیں کہ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ ان سب نے (سیر ہو کر) کھایا، حتیٰ کہ باقی چھوڑا اور واپس چلے گئے اور ہماری ہڈیاں اسی طرح بھری ہوئی تھیں جیسے کہ پہلے تھیں اور ہمارا آٹا جسے پکایا جا رہا تھا اسی طرح ہی تھا۔

(بخاری، مسلم)

۵۸۷۸: (۱۱) وَهَنَ ابْنُ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَمَارِ بْنِ جَعْفَرٍ: الْخَنْدَقُ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ: «يُبُوسُ ابْنُ سُمَيَّةَ —! تَفْشَلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاطِنِيَّةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۷۸: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمّار سے کہا جب وہ خندق کھود رہے تھے آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرماتے گئے، ابنِ سُمیہ (ہمارے) تجھے نکالیں گی (تجھے باغیوں کی ایک جماعت قتل کرے گی) (مسلم)

وضاحت: حمیہ غمار بن یاسر کی والدہ کا نام ہے۔ انہیں دین اسلام کی سب سے پہلی شہیدہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مشرکین مکہ کے ہاتھوں شہید ہوئیں نیز باغیوں کی جماعت سے مراد معاویہ کی جماعت ہے۔ غمار بن یاسر جنگِ کھنہ میں شریک ہوئے اور شہادت پائی۔ آپ کا تعلق علیؑ کے گروہ سے تھا (مرقات جلد ۱ ص ۱۷۱)

۵۸۷۹ - (۱۲) وَهْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ أُجْلِيَ الْأَخْرَابُ عَنْهُ: «الآن نَعْرُوهُمْ وَلَا يَعْرُؤُنَا، نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۷۹: سلیمان بن صرور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (کفار کی) جماعتوں کو مدینہ منورہ سے بھاگایا تو آپؐ نے فرمایا، ہم ان سے جنگ کا آغاز کیا کریں گے وہ ہم سے جنگ کا آغاز نہیں کریں گے اور ہم ان کی جانب چڑھائی کریں گے (بخاری)

۵۸۸۰ - (۱۳) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحَنْدَقِ وَوَضَعَ السَّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَنَاهُ جَبْرِئِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْعُبَارِ، فَقَالَ: «قَدْ وَضَعْتَ السَّلَاحَ؟ وَاللَّهِ مَا وَضَعْتُهُ، أَخْرَجُ إِلَيْهِمْ». فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَإَيْنَ؟ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ. مُتَّقٍ عَلَيْهِ.

۵۸۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خندق سے واپس لوٹے اور آپؐ نے ہتھیار اتارے اور غسل (کا ارادہ) فرمایا تو آپؐ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور (اس وقت) آپؐ اپنے سر سے غبار دور کر رہے تھے۔ جبرائیلؑ نے کہا، کیا آپؐ نے ہتھیار اتار دیئے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں نے ہتھیار نہیں اتارے بلکہ میں ان کی جانب جا رہا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، کن کی طرف؟ جبرائیلؑ نے بنو قریظہ کی جانب اشارہ کیا (جبرائیلؑ کے اشارے پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی جانب روانہ ہوئے (بخاری، مسلم)

۵۸۸۱ - (۱۴) وَهْنُ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْعُبَارِ سَاطِعًا فِي رَقَاقِ بَنِي عَنَمٍ مُؤَكِّبَ جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ.

۵۸۸۱: اور بخاری کی ایک روایت میں ہے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں غبار دیکھ رہا ہوں جو بنو عنم کی گلیوں میں بلند تھی، وہ غبار جبرائیلؑ کے (فوقی) دستے کی تھی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کی جانب روانہ ہوئے۔

۵۸۸۲ - (۱۵) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ زَكْوَةٌ - فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسَ نَحْوَهُ، قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرِبُ إِلَّا مَا فِي زَكْوَتِكَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فِي الزَّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَقْوَرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعَيْوُنِ، قَالَ: فَشَرَبْنَا وَتَوَضَّأْنَا. قِيلَ لَجَابِرٍ: كَمْ كُثِّمَ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مَاءً

أَلْفَ لَكْفَانًا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مَائَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۸۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں نے پیاس کی شدت کو محسوس کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے وضو کا برتن تھا آپ نے اس سے وضو کیا بعد ازاں صحابہ کرام آپ کی جانب آئے انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس (اتنا بھی) پانی نہیں ہے کہ ہم وضو کریں اور پی سکیں صرف وہی ہے جو آپ کے برتن میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ برتن میں رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی چشمے کی مانند جوش مارنے لگا۔ جابر کہتے ہیں کہ ہم نے پانی پیا اور اس سے وضو کیا۔ جابر سے دریافت کیا گیا کہ آپ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم پندرہ سو تھے لیکن اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو پانی ہمیں کافی ہوتا (بخاری، مسلم)

۵۸۸۳- (۱۶) وَهْنُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مَائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ، - وَالْحُدَيْبِيَّةُ بَطْنٌ - فَتَرَحَّنَا هَا، فَلَمْ تَنْزُكْ فِيهَا قَطْرَةٌ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ، فَاتَّاهَا، فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا، ثُمَّ دَعَا بَانَاءَ مِنْ مَاءٍ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَضْمَضَ، وَدَعَا ثُمَّ صَبَّ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ: «دَعُوْهَا سَاعَةً» فَأَرَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۸۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چودہ سو آدمی حدیبیہ کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے اور ہم نے حدیبیہ کنوئیں سے پانی نکال لیا، ہم نے اس میں ایک قطرہ (پانی) بھی نہ چھوڑا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو آپ کنوئیں کے قریب آئے، اس کے کنارے پر تشریف فرما ہوئے پھر آپ نے پانی کا برتن طلب کیا آپ نے وضو کیا، پھر ٹکلی کی اور دعا کی پھر اس کنوئیں میں ٹکلی والا پانی ڈالا۔ پھر آپ نے فرمایا، کچھ وقت پانی کو اپنی حالت پر رہنے دو اس کے بعد انہوں نے خود کو اور سواروں کو بھی خوب سیراب کیا پھر (وہاں سے) چل دیے (بخاری)

۵۸۸۴- (۱۷) وَهْنُ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَكْنَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ، فَتَزَلَّ، فَدَعَا فَلَانًا - كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنُسِبَهُ عَوْفٌ - وَدَعَا عَلِيًّا، فَقَالَ: «أَذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ». فَانْطَلَقَا، فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَرَاذَتَيْنِ - أَوْ سَطْحِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ. فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَزَلُّوْهَا عَنْ بَعِيرِهَا، وَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بَانَاءَ، فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَقْوَاءِ الْمَرَاذَتَيْنِ، وَنَوْدَى فِي النَّاسِ: اسْقُوا، فَاسْتَقَوْا قَالَ: فَشَرَبْنَا عَطَا شَأْ أَرْبَعِينَ رَجُلًا، حَتَّى رَوَيْنَا، فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعْنًا وَإِدَاوَةً، وَابْنُ اللَّهِ لَقَدْ أَقْبَلَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخْبِلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْثَةً - مِنْهَا جِئْنَا ابْتَدَأَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۸۴: عوف، ابو رجاء سے وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، لوگوں نے آپ سے بہت زیادہ پیاس کی شکایت کی۔ آپ اترے

آپؐ نے ایک (معروف) شخص کو بلایا۔ اور جاء نے اس کا نام لیا ہے (البتہ) عرف بھول گئے نیز آپؐ نے علیؑ کو بھی بلایا اور فرمایا 'آپ دونوں جائیں اور پانی تلاش کریں۔ چنانچہ وہ دونوں گئے وہ ایک عورت سے ملے جو پانی کے دو مشکیزوں کے درمیان (سوار) تھی۔ دونوں صحابی اس عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ اس کو اس کے اونٹ سے اتارا اور آپؐ نے ایک برتن طلب کیا آپؐ نے اس برتن میں دونوں مشکیزوں کا پانی گرایا اور لوگوں میں منادی کی گئی کہ ضرورت کے مطابق پانی لے لو۔ چنانچہ لوگوں نے پانی لیا۔ راوی نے بیان کیا کہ ہم چالیس بیاسے آدمیوں نے پانی پیا یہاں تک کہ ہم سیراب ہو گئے، ہم نے اپنے مشکیزے اور ڈول بھر لئے اور اللہ کی قسم! لوگ اس برتن سے پانی لے کر واپس لوٹے اور ہمیں محسوس ہو رہا تھا کہ مشکیزہ پہلے سے کہیں زیادہ بھرا ہوا ہے (بخاری، مسلم)

۵۸۸۵۔ (۱۸) وَهَنَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْنَحَ - فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ، فَلَمْ يَرِ شَيْئًا يَسْتَبْرِئُ بِهِ، وَإِذَا شَجَرَتَيْنِ بِشَاطِئِ الْوَادِي، فَأَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَاتَّخَذَ بَعْضُ مَنْ أَغْصَانُهَا فَقَالَ: «إِنْقَادِي عَلَى بِأَذْنِ اللَّهِ». فَأَنْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ - الَّتِي يُضَانِعُ قَائِدُهُ، حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى فَاتَّخَذَ بَعْضُ مَنْ أَغْصَانُهَا، فَقَالَ: «إِنْقَادِي عَلَى بِأَذْنِ اللَّهِ». فَأَنْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانَتْ بِالْمَنْصَفِ - مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ: «وَالْتِيَمَا عَلَى بِأَذْنِ اللَّهِ». فَالْتَمِئْنَا فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي، فَخَانَتْ مِنِّي لَفَتَةٌ، فَإِذَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُقْبِلًا، وَإِذَا الشَّجَرَتَيْنِ قَدْ افْتَرَقْنَا، فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں چلے یہاں تک کہ ہم ایک وسیع وادی میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے چلے گئے۔ آپؐ نے پردہ کی کسی چیز کو نہ پایا البتہ وادی کے کنارے پر دو درخت تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک کی جانب گئے آپؐ نے اس کی ایک شاخ کو پکڑا اور کہا تو اللہ کے حکم کے ساتھ مجھ پر پردہ کہ وہ آپؐ کے حکم کی اس طرح تابعدار ہوئی جیسا کہ وہ اونٹ جس کے ناک میں ٹکیل ہو (تابعدار ہوتا ہے) وہ اس شخص کی اطاعت کرتا ہے جو اس کا قائد ہوتا ہے۔ پھر آپؐ دوسرے درخت کے پاس گئے، آپؐ نے اس کی ایک شاخ کو پکڑا اور کہا کہ اللہ کے حکم کے ساتھ میری اطاعت کہ دوسری شاخ کی طرح اس نے بھی آپؐ کی اطاعت کی اور جب آپؐ ان کے درمیان ہوئے تو آپؐ نے فرمایا 'اللہ کے حکم کے ساتھ میرے قریب ہو جاؤ وہ دونوں آپؐ کے قریب ہو گئیں۔ (جابر کہتے ہیں کہ) میں بیٹھا اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا اچانک میرا دھیان (آپؐ کی جانب) ہوا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لارہے ہیں اور دونوں درخت الگ الگ ہو گئے ہیں ہر درخت اپنے تئیں پر کھڑا ہے (مسلم)

۵۸۸۶ - (۱۹) وَهَنَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ اثْرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ! مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ: ضَرْبَةُ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَنَفَثْتُ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اسْتَكْنَيْهَا حَتَّى السَّاعَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۸۶: یزید بن ابی عُبَید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سَلَمَہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پٹلی میں تلواریں (کے زخم) کا نشان دیکھا۔ میں نے دریافت کیا: اے ابو مسلمہ! یہ کیا نشان ہے؟ انہوں نے بتایا کہ (جنگ) خیبر کے دن مجھے تلواریں کا یہ زخم لگا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ سَلَمَہ فوت ہو گیا ہے۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اس زخم میں تین بار (دم کر کے) تھوک پھینکا اس کے بعد سے آج تک مجھے تکلیف کا احساس نہیں ہوا (بخاری)

۵۸۸۷ - (۲۰) وَهَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَعَى النَّبِيُّ ﷺ زَيْدًا وَجَعَفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ: «أَخَذَ الرَّأْيَةَ زَيْدٌ» - فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ - فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ - فَأُصِيبَ. وَعَيْنَاهُ تَذَرِفَانِ - حَتَّى أَخَذَ الرَّأْيَةَ سَيْفٌ مِنْ سَيُوفِ اللَّهِ - يَعْنِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ - حَتَّى قَتَعَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہؓ، جعفر بن ابی طالبؓ اور ابن رواحہؓ کی وفات سے پہلے لوگوں کو ان کے فوت ہونے کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا: زید بن حارثہؓ نے جھنڈا اٹھایا اور وہ شہید ہو گیا پھر جعفرؓ نے جھنڈا اٹھایا وہ بھی شہید ہو گیا پھر ابن رواحہؓ نے جھنڈا اٹھایا وہ بھی شہید ہوا (ان تینوں کی شہادت پر) آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے یہاں تک کہ جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولیدؓ نے اٹھایا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیابی کے ساتھ ہٹا کر دیا (بخاری)

وضاحت: مذکورہ بالا تینوں کمانڈر جنگِ موتہ میں شہید ہوئے۔ زید بن حارثہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے تھے۔ جعفر بن ابی طالبؓ آپ کے چچا زاد بھائی تھے۔ شہادت کا رتبہ پانے سے قبل ان کے دونوں ہاتھ کٹ چکے تھے۔ اللہ رب العزت نے ان کے ہاتھوں کے بدل جنت میں انہیں دو پر عطا کیے، اس لیے انہیں جعفر علیاؓ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ جنگِ موتہ میں شہید ہونے والے تیسرے کمانڈر عبداللہ بن رواحہؓ تھے (مشکوٰۃ سعید التام جلد ۳ صفحہ ۲۹۳)

۵۸۸۸ - (۲۱) وَهَنَ عَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمُسْلِمُونَ وَالْكَفَّارُ، وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرُونَ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْكُضُ - بَغْلَتُهُ قَبْلَ الْكَفَّارِ وَأَنَا أَخِذْتُ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكْفُفُهَا إِزَادَةً أَنْ لَا تُسْرِعَ، وَأَبُو سَفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ أَخِذَ بِرِكَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّ عَبَّاسٍ! نَادِ

أَصْحَابُ السُّمُرَةِ . فَقَالَ عَبَّاسٌ - وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا - فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي : أَيُّ أَصْحَابِ السُّمُرَةِ؟ فَقَالَ : وَاللَّهِ لَكَانَ عَطْفَتُهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةً الْبَقْرِ عَلَى أَوْلَادِهَا . فَقَالُوا : يَا لَيْتَكَ يَا لَيْتَكَ قَالَ : فَافْتَتَلُوا وَالْكَفَّارَ ، وَالذَّعْوَةَ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ : يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ! يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ! قَالَ : ثُمَّ قَصَرْتُ الدَّعْوَةَ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى بَعْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ . فَقَالَ : هَذَا جَيْنٌ حِمِي الْوُطَيْسُ . ثُمَّ أَخَذَ حَصِيَّاتٍ ، فَرَمَى بِهِنَّ وَجْهَ الْكَفَّارِ ، ثُمَّ قَالَ : «إِنَّهُمْ مُؤَاوَرَبٌ مُحَمَّدٍ» فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصِيَّاتِهِ ، فَمَا رَأَيْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُذْبِرًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۸۸۸ : عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ ٹخین کے روز جب مسلمانوں اور کافروں کے درمیان شدید جنگ ہو رہی تھی تو میں (اتفاق سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، کچھ مسلمان پیچھے پھیر گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ٹخمر کو ایڑ لگاتے ہوئے کافروں کی جانب جا رہے تھے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹخمر کی لگام کو تھاما ہوا تھا۔ میں اسے اس ارادے سے روک رہا تھا کہ کہیں ٹخمر تیزی کے ساتھ دشمنوں کی جانب نہ پہنچ جائے اور ابوسفیانؓ بن حارث نے (عاوتاً) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب کو تھاما ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! ان صحابہ کرامؓ کو آواز دے جنہوں نے حدیبیہ کے موقع پر ہیری کے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ عباسؓ چونکہ بلند آواز والے تھے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے بلند آواز کے ساتھ کہا: حدیبیہ میں ہیری کے درخت کے نیچے بیعت کرنے والے صحابہ کرامؓ کہاں ہیں؟ عباسؓ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! جب انہوں نے میری آواز کو سنا تو وہ یوں پھرے جیسا کہ گائے اپنے بچوں کی جانب پلٹی ہے۔ انہوں نے کہا: ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں۔ عباسؓ کہتے ہیں کہ مسلمان اور کافر آپس میں لڑتے رہے جبکہ انصاریوں کا نعرہ انصار کے حق میں تھا وہ آواز دے رہے تھے، اے انصار کی جماعت! اے انصار کی جماعت! بعد ازاں ابو الحارث بن خزرج کو پکارنا مخصوص تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ٹخمر پر اسے تیز چلائے ہوئے لڑائی کا ملاحظہ فرما رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: اس وقت لڑائی بہت زور شور سے ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے چند نکلیاں اٹھائیں اور (یہ کہتے ہوئے) کہ دشمنوں کے چہرے جھلس جائیں (انہیں کفار کی جانب پھینکا۔ اس کے بعد آپؐ نے (خبر دیتے ہوئے) فرمایا: محمدؐ کے رب کی قسم! وہ شکست کھا گئے ہیں۔ (عباسؓ کہتے ہیں) اللہ کی قسم! میں نے مشاہدہ کیا کہ ابھی آپؐ نے ان کی جانب نکلیاں پھینکی ہی تھیں کہ ان کی قوت کمزور ہونا شروع ہو گئی اور ان کی حالت شکست کی سے دوچار تھی (مسلم)

۵۸۸۹ - (۲۲) وَهَذَا مِنْ إِسْحَاقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ : يَا أَبَا عُمَارَةَ ! فَرَزْتُمْ يَوْمَ حُتَيْنَ ؟ قَالَ : لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيرٌ سِلَاحَ ، فَلَقُوا قَوْمًا رَمَا لَا يَكَادُ يَنْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ ، فَرَشَقُوهُمْ رَشَقًا مَا يَكَادُونَ يُحْطُونَ ، فَاقْتَبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَعْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنِ

الْحَارِثُ يَقُوْدُهُ، فَتَزَلْ وَاسْتَنْصِرْ، وَقَالَ: «أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلَبِ، ثُمَّ صَفَّهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ».

وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ.

۵۸۸۹: ابو اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے براءؓ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "اے ابو عمارہ! کیا تم جنگِ حنین سے بھاگ گئے تھے؟ براءؓ نے کہا، نہیں اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل پھرے نہیں تھے البتہ آپؐ کے چند نوجوان صحابہ جو زیادہ ہتھیاروں سے لیس نہ تھے، ان کی ملاقات ایسے لوگوں سے ہوئی جو حیران داز تھے ان کا کوئی تیر (زمین پر) نہیں گرتا تھا انہوں نے ان (نوجوان صحابہ) پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی، کوئی تیر نشانے سے خطا نہیں جاتا تھا چنانچہ وہ نوجوان صحابہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب آئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حرب آپؐ کے خچر کو (آگے سے) کھینچ رہے تھے۔ آپؐ خچر سے اترے، فتح کی دعا کی اور فرمایا، میں (اللہ کا) پیغمبر ہوں (اس میں) جھوٹ نہیں ہے، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ اس کے بعد آپؐ نے ان کی صف بندی کی (مسلم) اور بخاری میں اس حدیث کا مفہوم ہے۔

۵۸۹۰- (۲۳) وَفِي رَوَايَةٍ لَّهُمَا، قَالَ الْبَرَاءُ: كُنَّا وَاللَّهِ إِذَا احْمَرَّتِ النَّبَاسُ نَتَقَى بِهِ، وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِمَّا لِلذِّبِّ يُحَاذِبُهُ، يَغْنِي الشَّبِيَّ ۖ

۵۸۹۰: نیز بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ براءؓ نے بیان کیا، اللہ کی قسم! جب لڑائی زوروں پر ہوتی تو ہم آپؐ کی ذات (کی اوٹ) کے ساتھ بچاؤ کرتے تھے اور بلاشبہ ہم میں بہادر شخص وہ ہوتا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر رہتا تھا (مسلم)

۵۸۹۱- (۲۴) وَهَنَ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُنينًا، فَوَلَّى صَحَابَتُهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا غَشَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ، فَقَالَ: «شَاهَبَتِ الْوُجُوهُ»، فَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ، فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ فَهَرَمَهُمُ اللَّهُ، وَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۹۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگِ حنین لڑی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام پیٹھ پھیر گئے۔ جب کفار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو آپؐ خچر سے اترے، پھر آپؐ نے زمین سے مٹی بھر مٹی لی اور اسے ان کے چروں پر پھینکتے ہوئے ہڈو کا کہ ان کے چرے جھلس جائیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر انسان کی آنکھوں کو اس مٹی بھر مٹی سے بھر دیا چنانچہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے، اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی اور رسول اللہ صلی اللہ

یہ وسلم نے ان کی غیمتوں کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا (مسلم)

۵۸۹۲ - (۲۵) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُنَيْنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ - يَمُنُّ مَعَهُ بِدُعَى الْإِسْلَامِ: «هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ، قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ، وَكَثُرَتْ بِهِ الْجَرَاحُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ الَّذِي تَحَدَّثُ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجَرَاحُ؟ فَقَالَ: «أَمَانَةٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بِنَفْسِ النَّاسِ يَرْثَابُ، فَيَنْتَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجَرَاحِ، فَأَهْوَى يَبِيدَ إِلَى كَنَانَتِهِ، فَانْتَرَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا، فَاشْتَدَّ رِجَالُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَلِّقْ اللَّهَ حَدِيثُكَ، قَدْ انْتَحَرَ فَلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، يَا بِلَالُ! قُمْ فَادْفِنْ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگِ حنین میں تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے بارے میں جو آپ کے ساتھ تھا (اور) اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا کہ یہ شخص جتنی ہے۔ جب لڑائی شروع ہوئی تو اس شخص نے زبردست لڑائی کی اور اسے بہت زخم پہنچے۔ چنانچہ ایک شخص آیا اس نے (تعب کے ساتھ) عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! آپ اس شخص کے بارے میں خبر دے رہے تھے کہ وہ جتنی ہے۔ اس نے تو اللہ کے راستے میں زبردست لڑائی لڑی ہے' اے بہت زخم پہنچے ہیں۔ (یہ سن کر) آپ نے فرمایا 'خوار! بلاشبہ وہ شخص دوزخی ہے۔ قریب تھا کہ کچھ مسلمان (اس کے بارے میں) شک کرتے لیکن وہ شخص اسی حالت پر تھا کہ اس نے زخموں کا درد (شدت سے) محسوس کیا اور اپنا ہاتھ اپنے زخم کی طرف جھکا، اس نے حیر نکالا اور اس کے ساتھ خود کو قتل کر ڈالا۔ چنانچہ کچھ مسلمان دوڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ انہوں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات کو سچا کر دکھایا ہے۔ فلاں شخص نے اپنے آپ کو ذبح کر کے خودکشی کر لی ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا پیغمبر ہوں اور بلاشبہ (بعض اوقات) اللہ تعالیٰ اس دین اسلام کو فاجر و فاسق آدمی کے ساتھ بھی تقویت پہنچاتا ہے (بخاری)

۵۸۹۳ - (۲۶) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِنَّهُ لَيَحْيِلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ -، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِي، دَعَا اللَّهَ وَدَعَا، ثُمَّ قَالَ: «أَشْعَرْتُ يَا عَائِشَةُ! أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ -، جَافَيْنِي رَجُلَانِ، جَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ زَائِسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رَجُلِي، ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلُ؟ قَالَ:

مَطْبُوبٌ۔۔ قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَيْبِدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ. قَالَ: فَمَنْ مَادَا؟ قَالَ: فَمِنْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ۔ وَجُفٍ۔ طَلْعَةٍ ذَكَرَ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فَمِنْ بَشَرِ ذُرْوَانَ، فَلَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَمِنْ أَنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبَشْرِ. فَقَالَ: «هَذِهِ الْبَشَرُ الَّتِي أَرِثَهَا وَكَانَ مَاءُهَا نَقَاعَةُ الْجَنَّةِ»، وَكَانَ نَحْلُهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ، فَاسْتَخْرَجَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا، یہاں تک کہ آپ کو خیال گزرتا کہ آپ نے کام کیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ چنانچہ ایک دن آپ میرے پاس تھے آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر آپ نے فرمایا، اے عائشہ! کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ چیز بتا دی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے میں نے سوال کیا تھا۔ میرے پاس دو آدمی (یعنی دو فرشتے) آئے، ان میں سے ایک میرے سر پر اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا، اس شخص کو کیا بیماری ہے؟ دوسرے نے کہا، اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے نے دریافت کیا، ان پر کس نے جادو کیا ہے؟ اس نے جواب دیا، لَیْبِدُ بْنُ الْأَعْصَمِ یہودی نے جادو کیا ہے۔ اس نے دریافت کیا، کس چیز میں؟ اس نے کہا کہ سنگھی اور سنگھی میں بچے ہوئے بالوں اور زنجبور کی جڑ کے غلاف میں۔ پہلے نے دریافت کیا، وہ کہاں ہے؟ دوسرے نے جواب دیا، وہ ذُرْوَانَ نامی کنوئیں میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کو ساتھ لے کر کنوئیں کی جانب گئے۔ آپ نے فرمایا، یہی وہ کنواں ہے۔ جسے مجھے دکھایا گیا تھا گویا کہ اس کا پانی مندی رنگ کا تھا اور اس کی کمجوریں شیطانوں کے سروں کی مانند (خوفناک) تھیں۔ آپ نے (اس میں سے) جادو کی چیزوں کو نکالا (بخاری، مسلم)

۵۸۹۴ - (۲۷) وَهَنَّ ابْنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَتَّبِعُنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَنَاهُ ذُو الْخُونَصْرَةِ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اْعْدِلْ. فَقَالَ: «وَبَلَّغْ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟! قَدْ جِئْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلْ» فَقَالَ عُمَرُ: إِذْذَنْ لِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ. فَقَالَ: «دَعُهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدَكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يَخَاوِرُ تَرَاقِيهِمْ، - يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السُّهُمُ مِنَ الرَّمِيَةِ -، يُنْظَرُ إِلَى نَضْلِهِ، إِلَى رُصَافِهِ، إِلَى نَضْلِهِ وَهُوَ قَدْ حُجِيَ إِلَى قَلْبِهِ - فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ مَسَبَقَ الْقَرْزُ وَالْدَّمُ -، آيَتُهُمْ - رَجُلٌ أَسْوَدُ، إِحْدَى عَشْرَةَ مِثْلُ ثَنِي الْمَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ الْبُضْعَةِ تَذَرْدُرُ -، وَتَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ». قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ - فَالْتِمَسَ، فَأَتَى بِهِ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي نَعْتُهُ.

وَفِي رِوَايَةٍ: أَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، نَاسِيَةً الْجَبْهَةَ، كَثَّ اللَّحْيَةَ، مُشْرِفُ
الْوَجْهَيْنِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اتَّبِعِ اللَّهَ فَقَالَ: «فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتَهُ!
فَيَأْتِيَنِي اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونَنِي» فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ، فَمَنَعَهُ، فَلَمَّا وُلِيَ قَالَ: «إِنَّ مِنْ
ضَيْضِيءٍ هَذَا قَوْمًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقٌ
السُّهْمِ مِنَ الرَّمْيَةِ، فَيَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْتَانِ، لِيَنْ أَدْرَكَهُمْ لَا قَتْلَهُمْ
قَتْلُ عَادٍ». مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس تھے آپ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ کے پاس فدا الخوصہ نامی ایک شخص آیا جس کا
تعلق قبیلہ بنو حنیملہ سے تھا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ انصاف کریں آپ نے (ناراض ہوتے ہوئے)
فرمایا: اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا؟ تو (مقصد سے) محروم ہو جائے اور خسارے میں چلا
جائے اگر میں عدل نہیں کرتا ہوں (اس پر) غمڑے عرض کیا: مجھے اس کی گردن کاٹنے کی اجازت دیں۔ آپ نے
فرمایا: اسے چھوڑ دے۔ بلاشبہ اس کے کچھ ساتھی ایسے ہوں گے جن کی نماز کے مقابلے میں تم اپنی نماز کو اور ان
کے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو معمولی سمجھو گے، وہ قرآن پاک کی ہمیشہ تلاوت کرتے رہیں گے
(لیکن) قرآن پاک ان کے حلق سے نیچے نہیں ہو گا (یعنی وہ تلاوت وغیرہ تو بہت کریں گے لیکن ان کے دل ایمان
سے خالی ہوں گے) وہ دین (اسلام) سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسا کہ تیر کمان سے خارج ہوتا ہے (یا
تیر کسی حیوان کے جسم سے گزر جاتا ہے اور) تیر کی نوک، اس کے خول اور تیر کی نوک سے اس کے پر تک کو
دیکھا جائے تو ان میں سے کسی میں بھی کوئی چیز نظر نہیں آئے گی، تیر گوہر اور خون وغیرہ سے آگے نکل گیا ہو گا۔
ان لوگوں کی علامت یہ ہو گی کہ جیسے ایک سیاہ فام شخص ہو، اس کے دونوں بازوؤں میں سے ایک بازو عورت کے
پستان کی مانند یا گوشت کے لوتھرے کی طرح حرکت کرتا ہو گا اور وہ بہترین لوگوں کے دور میں خراج کریں گے
(علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کی طرف اشارہ ہے) ابوسعید بیان کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے
اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے نیز میں یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضی
اللہ عنہ نے ان لوگوں سے لڑائی کی جبکہ میں (بھی) علی کے ساتھ تھا، انہوں نے ایسے شخص کی تلاش کا حکم دیا۔
اسے ڈھونڈ لایا گیا تو میں نے اس شخص میں ان اوصاف کو پایا جو آپ نے بیان فرمائی تھیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک ایسا شخص آیا جس کی آنکھیں گہری، پیشانی اونچی، گھنی داڑھی، ابھرے ہوئے
رخسار اور منڈا ہوا سر تھا۔ اس نے کہا: اے محمد! آپ (تقسیم کرنے میں) اللہ سے ڈریں۔ آپ نے فرمایا: اگر
میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کون کرتا ہو گا؟ تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے زمین والوں
کے بارے میں امین گردانتا ہے لیکن تم مجھے امین نہیں سمجھتے ہو۔ ایک شخص نے اس کو قتل کرنے کی اجازت
طلب کی لیکن آپ نے اسے روک دیا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا: بلاشبہ اس شخص کی نسل سے کچھ

لوگ ہوں گے جو قرآن پاک کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ (یعنی وہ تلاوت وغیرہ تو بہت کریں گے لیکن ان کے دل ایمان سے خالی ہوں گے) وہ اسلام سے اس طرح خارج ہوں گے جیسے حیرکمان سے خارج ہوتا ہے وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بُت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے ان کو پایا تو میں انہیں اس طرح قتل کروں گا جیسے قوم عاد کو تباہ و برباد کیا گیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: کتاب و سنت کی روشنی میں وہ شخص واجب القتل ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا ہے لیکن اس شخص کو آپؐ نے قتل کرنے کا حکم نہیں دیا اس لیے کہ اس وقت صرف یہی ایک شخص اس مزاج کا تھا اور جب اس طرح کے نظریات کے لوگ کثرت کے ساتھ ہوئے تو آپؐ نے ان کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ اسی طرح علیؑ نے اپنے دور خلافت میں ایسے نظریات کے حامل لوگوں سے جنگ کی اور انہیں موت کے گھاٹ اتارا (مرقات جلد ۱ صفحہ ۱۸۲)

۵۸۹۵- (۲۸) وَهَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَذْغُو أَيْمَنَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فَذَعَوْتُهَا يَوْمًا، فَاسْتَمَعْنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا أَكْرَهُ، فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ ابْنِ هُرَيْرَةَ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ ابْنِ هُرَيْرَةَ». فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِذَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ -، فَسَمِعْتُ أَيْمَنَ خَشَفَ قَدَمِي - فَقَالَتْ: مَكَانُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ، فَأَعْتَسَلْتُ فَلَبِسْتُ ذِرْعَهَا، وَعَجَلْتُ عَنْ خِمَارِهَا -، فَفَتَحْتُ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ، فَحَمِدَ اللَّهُ وَقَالَ خَيْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۵۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھیں اور میں انہیں اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا۔ (ایک روز) میں نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسے کلمات کہے جنہیں میں ناپسند جانتا تھا۔ میں روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ وہ ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت فرمائے۔ آپؐ نے دُعا کی: اے اللہ! ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت فرما۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دُعا فرمانے کے سبب میں خوشی خوشی (ڈپال سے) نکلا جب میں دروازے پر پہنچا تو دروازہ بند تھا چنانچہ جب میری والدہ نے میرے پاؤں کی آہٹ سنی تو انہوں نے کہا: اے ابو ہریرہ! رک جا اور میں نے پانی کی حرکت کی آواز کو سنا، انہوں نے غسل کیا، اپنا لباس زیب تن کیا اور جلدی میں اپنا دوپٹہ لیتا بھول گئیں۔ پھر دروازہ کھولا اور کہا: ابو ہریرہ! میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتی ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ چنانچہ میں خوشی سے روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے الحمد للہ کے کلمات کہے اور فرمایا: بہتر ہوا ہے (مسلم)

۵۸۹۶۔ (۲۹) وَصَفَهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ تَقُولُونَ: أَكْثَرَ أَبَوَ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانُوا يَشْغَلُهُمُ الصَّفَقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ امْرَأًا مُسْكِينًا أَلْزَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ مِلَّةَ بَطْنِي وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا: «لَنْ يَنْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هَذِهِ ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسِي مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا». فَبَسَطْتُ نَمْرَةً — لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ ﷺ مَقَالَتَهُ، ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا شِئْتُ مِنْ مَقَالَتِهِ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِي هَذَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (صحابہ کرام اور تابعین عظام کو مخاطب کرتے ہوئے) کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کثرت کے ساتھ احادیث بیان کرتا ہے۔ اللہ کے ہاں ہماری ملاقات ہوگی (وہاں بھوث اور سچ کا پتہ چل جائے گا) حقیقت یہ ہے کہ میرے مہاجرین بھائی بازار میں کاروبار میں مشغول رہتے تھے اور میرے انصار بھائی اپنے کھیتوں میں کام کرتے تھے اور میں مسکین شخص تھا، کسی طرح سے پیٹ بھر لیتا (لیکن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہی رہتا۔ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی اپنا کپڑا میری باتوں کے ختم ہونے تک بچائے رکھے گا، اس کے بعد وہ کپڑے کو اپنے سینے کے ساتھ لگائے تو اسے کبھی بھی میری باتیں نہیں بھولیں گی۔ (ابو ہریرہ کہتے ہیں) چنانچہ میں نے سوئی چادر بچائی، میرے پاس اس کے علاوہ میرے جسم پر اور کوئی کپڑا نہ تھا۔ آپ نے اپنی باتیں ختم کیں تو میں نے چادر کو سینے کے ساتھ لگایا۔ اس وقت کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ سمجھا ہے مجھے آج دن تک آپ کی باتیں نہیں بھولیں (بخاری، مسلم)

۵۸۹۷۔ (۳۰) وَهْنُ جَسْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا تُرِيدُنِي — مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟». فَقُلْتُ: بَلَى، وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرِي فِيهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا». قَالَ: فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِي بَعْدَ، فَأَنْتَلِقُ فِي مَائَةِ وَخَمْسِينَ فَارِسًا مِنْ أَحْمَسَ — فَخَرَقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۷: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: کیا تو مجھے بت کدوں سے آرام نہیں دے سکتا؟ میں نے جواب دیا: ضرور! اور میں گھوڑ سواری میں ہمت نہ تھا۔ میں نے آپ کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا یہاں تک کہ میں نے آپ کے ہاتھ کے نشان کو اپنے سینے پر پایا۔ آپ نے دعا کی: اے اللہ! اس کو استقامت عطا کر اور اسے ہدایت دینے والا (اور) ہدایت یافتہ بنا۔ جریر نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا

چنانچہ آپؐ جریر کے گروہ کے ڈیڑھ سو سواروں کو ساتھ لے کر چلے۔ آپؐ نے بُت کدے کو آگ کے ساتھ جلایا اور اسے توڑ پھوڑ دیا (بخاری، مسلم)

۵۸۹۸۔ (۳۱) وَفَنَّا نَسْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ، وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ». فَأَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوْجُهُ مُنْبُذًا — فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا؟ فَقَالُوا: دَفَنَاهُ مَوَلُوءًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۸: اہلسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کتابت کے فرائض انجام دیا کرتا تھا، وہ اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکین کے ساتھ مل گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اس شخص کو زمین قبول نہیں کرے گی۔ (انس کہتے ہیں) ابو طلحہ نے مجھے بتایا کہ وہ اس علاقے میں آیا جس میں وہ شخص فوت ہوا تھا، انہوں نے اس کو زمین پر گرا ہوا پایا۔ انہوں نے دریافت کیا، اسے کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اس کو کئی بار دفنایا ہے لیکن زمین اسے قبول نہیں کر رہی (بخاری، مسلم)

۵۸۹۹۔ (۳۲) وَفَنَّا ابْنُ أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ وَجِبَتْ الشَّمْسُ —، فَسَمِعَ صَوْتًا، فَقَالَ: «يَهُودُ تُعَذِّبُ فِي قُبُورِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۹: ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپؐ نے (پچھنے چلائے کی) آواز سنی تو فرمایا: یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے (بخاری، مسلم)

۵۹۰۰۔ (۳۳) وَفَنَّا جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ سَفَرٍ، فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ تَكَادُ أَنْ تَذِفَ الرَّكِبَ —، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بُعِثْتُ هَلِيبُ الرِّيحِ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ». فَإِذَا عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۰۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس آئے جب آپؐ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو زبردست آندھی چلی قریب تھا کہ وہ سوار انسان کو چھپا دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آندھی کسی منافق آدمی کی وفات پر چلی ہے۔ جب آپؐ مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں ایک بہت بڑا منافق فوت ہوا تھا۔ (مسلم)

۵۹۰۱۔ (۳۴) وَفَنَّا ابْنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ —، فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِي، فَقَالَ النَّاسُ: مَا نَحْنُ هَهُنَا فِي شَيْءٍ، وَإِنْ عِيَالُنَا

لَخْلُوفٌ - مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِي الْمَدِينَةِ شَعْبٌ - وَلَا نَقَبٌ - إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَخْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا» ثُمَّ قَالَ: «ارْتَحِلُوا» فَأَرْتَحَلْنَا وَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، فَوَالَّذِي يُخَلِّفُ بِهِ مَا وَضَعْنَا رِجَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى آغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطْفَانَ وَمَا يَهْنِجُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۰۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے یہاں تک کہ ہم صفان جگہ میں پہنچے، آپ وہاں چند راتیں مقیم رہے (بعض) منافق لوگوں نے کہا کہ ہمیں یہاں کچھ کام نہیں ہے، ہمارے اہل و عیال ہم سے دور ہیں اور ہم ان کے بارے میں خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی۔ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ منورہ میں کوئی ایسی گھاٹی یا داخلی راستہ نہیں ہے جس پر دو فرشتے پہرہ نہ دے رہے ہوں، یہ تمہاری واپسی تک مدینہ منورہ کی حفاظت کریں گے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: کوچ کرو (آپ کے حکم پر) ہم نے کوچ کیا اور ہم مدینہ منورہ پہنچے (ابوسعید خدری کہتے ہیں) اس ذات کی قسم! جس کے ساتھ قسم کھائی جاتی ہے، جب ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو ابھی ہم نے اپنے سلمان کو اتارا بھی نہ تھا کہ ہم پر بنو عبد اللہ بن عطفان حملہ آور ہو گئے اور اس سے پہلے ان میں اتنی اشتعال انگیزی نہ تھی (مسلم)

۵۹۰۲ - (۳۵) وَهَنَ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلَكَ الْمَالُ، وَجَاعَ الْبَيْتَالُ، فَادْعُ اللَّهَ لَنَا. فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا تَرَى فِي السَّمَاءِ قَرَعَةً -، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى نَازَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ عَنْ مَثَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ السَّطَرَّ يَتَخَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَمِطَرْنَا يَوْمًا ذَلِكَ، وَمِنْ الْغَدِ، وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْآخِرَى، وَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ - أَوْ غَيْرُهُ - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَهْدِمُ الْبَنَاءَ، وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللَّهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا». فَمَا يُبَشِّرُ إِلَى نَاجِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا أَنْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْنَةِ -، وَسَالَ الْوَادِي فَتَكَ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِءْ أَخْدَمٌ نَاجِيَةً إِلَّا حَدَّثَ بِالْجُودِ.

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْظُرَابِ - وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ». قَالَ: فَأَقْلَعْتُ، وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، ایک بدوی کھڑا ہوا اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہو گئے ہیں اور اہل و عیال بھوک سے دوچار ہیں۔ آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ

سے دعا فرمائیں۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور ہمیں آسمان میں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپؐ نے ابھی اپنے ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ پہاڑوں کی مانند بادل اُٹھ آئے۔ آپؐ ابھی منبر سے نیچے نہ اترے تھے، میں نے دیکھا کہ بارش آپؐ کی واڑھی مبارک پر گر رہی ہے۔ چنانچہ اس روز، اگلے دن اور اس سے اگلے دن بلکہ دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر دہری دساتی یا کوئی اور کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مکانات گر گئے ہیں اور مال موٹی ڈوب گئے ہیں آپؐ ہمارے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ چنانچہ آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی ”اے اللہ! ہمارے اردگرد (بارش) ہو اور ہم پر نہ ہو“ آپؐ کسی جانب اشارہ نہیں کر رہے تھے مگر بادل کھل رہا تھا اور مدینہ منورہ حوض کی مانند ہو گیا اور ”قنات“ وادی ایک ماہ تک بہتی رہی اور ہر جانب سے آنے والا محض بارش کی ہی خبر دیتا تھا۔

اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، اے اللہ ہمارے اردگرد (بارش) ہو اور ہم پر نہ ہو، اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑیوں، وادیوں اور جہاں جہاں درخت اگتے ہیں (بارش فرما) ”اس بیان کرتے ہیں کہ بادل چھٹ گئے اور ہم نکلے تو دھوپ میں چل رہے تھے (بخاری، مسلم)

۵۹۰۳ - (۳۶) وَهَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ اسْتَنْدَ إِلَى جَذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْخُبَيْرُ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ، صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ، فَتَزَلَّ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهَا فَصَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَبِيضُ أَيْنِ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَفْرُثَ، قَالَ: «بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو کھجور کے اس تنے کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے جو مسجد نبویؐ کا ایک ستون تھا۔ جب آپؐ کے لیے منبر بنایا گیا اور آپؐ اس پر تشریف فرما ہوئے تو کھجور کا وہ تنہا بلبلانے لگا جس کے قریب (کھڑے ہو کر) آپؐ خطبہ ارشاد فرماتے تھے، قریب تھا کہ اس کے ٹکڑے ہو جاتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (منبر سے) اُترے (اس کی جانب چلے) آپؐ نے اسے پکڑا اور اپنے ساتھ لایا (یعنی اس سے معائنہ کیا) تو وہ تنہا اس بچے کی طرح ہچکیاں لے کر روئے لگا جس کو خاموش کرایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ اس سبب سے رو رہا تھا کہ وہ ذکرِ الہی سنا کر تھکا جس کے سننے سے اب وہ محروم ہو گیا ہے (بخاری)

۵۹۰۴ - (۳۷) وَهَنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِسْمَالِهِ فَقَالَ: «كُلْ يَمِينِكَ» قَالَ: لَا اسْتَطِيعُ. قَالَ: «لَا اسْتَطِيعْتَ». مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ، قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا إِلَيَّ فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۰۴: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

اپنے ہاتھ کے ساتھ کھانا کھایا۔ آپؐ نے فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا کھا۔ اس نے جواب دیا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپؐ نے کہا: تجھے طاقت نہ ہو۔ تکبر نے اسے دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا کھانے سے روکا ہے۔ سلمہ بیان کرتے ہیں کہ (پھر) وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ کی جانب نہ اٹھا سکا (مسلم)

۵۹۰۵۔ (۳۸) وَفَضَّلَ أَنَسِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَزَعُوا مَرَّةً، فَرَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِابْنِ طَلْحَةَ بَطِيئًا وَكَانَ يَقْطَعُ -، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: «وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هَذَا بَحْرًا». فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يُجَارَى.

وَفِي رِوَايَةٍ: فَمَا سَبَقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۰۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مدینہ منورہ کے مکین (دشمن کے آلے سے) خوفزدہ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو ست رفتار تھا اور اس کا چلنا کمزور تھا جب آپؐ واپس تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا: ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو تیز رفتار پایا ہے۔ اس واقعہ کے بعد اس گھوڑے کے ساتھ (دوڑنے میں) کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس دن کے بعد سے کوئی گھوڑا اس سے آگے نہ بڑھ سکا (بخاری)

۵۹۰۶۔ (۳۹) وَفَضَّلَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَوَقَّيْ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَعَرَضْتُ عَلَى غُرْمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمَرَ بِمَا عَلَيْهِ، فَأَبَوْا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ وَالِدِي أُسْتُشْهِدُ يَوْمَ أَحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا، وَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرْمَاءُ -، فَقَالَ لِي: «إِذْهَبْ فَبَيِّدْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ -، فَفَعَلْتُ، ثُمَّ دَعَوْتُهُ، فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَانَتْهُمْ أَغْرُوا بَيْنَ تِلْكَ السَّاعَةِ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَغْظَمِهَا يَبْدُرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَدْعُ لِي أَصْحَابَكَ». فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى آدَى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ، وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعُ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ، فَسَلَّمَ اللَّهُ الْيَتَامَى كُلَّهُمَا، وَحَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ كَأَنَّهُمَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد فوت ہو گئے، ان پر قرض تھا، میں نے قرض خواہوں کو پیکش کی کہ وہ قرض کے بدلے میں (میری تمام) کھجور اٹھالیں۔ قرض خواہوں نے انکار کیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: آپؐ کے علم میں ہے کہ میرے والد اُحد کی جنگ میں شہید ہو گئے تھے انہوں نے کافی قرض دینا تھا اور مجھے پند ہے کہ جب قرض خواہ آپؐ کو دیکھیں گے (تو کچھ رعایت کریں) آپؐ نے مجھے فرمایا: تم ہر قسم کی کھجور کا الگ الگ ڈھیر لگاؤ۔ چنانچہ میں نے (اسی طرح) کیا۔ اس کے بعد میں نے آپؐ کو بلایا۔ جب قرض خواہوں نے آپؐ کو دیکھا تو گویا کہ وہ اس وقت میرے خلاف غصے میں آ گئے۔ جب آپؐ نے ان کے رویے کا ملاحظہ کیا تو آپؐ نے ان میں سے سب سے بڑے ڈھیر کے گرد

تین چکر لگائے۔ بعد ازاں اس پر تشریف فرما ہو گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا، تم قرض داروں کو میرے پاس بلاؤ (وہ آ گئے) تو آپؐ انہیں باپ ماپ کر دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد (کے سر) سے اس کا قرض اتار دیا۔ میں خوش تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کے قرض کو اتار دے اور (بے شک) میں اپنی بنوں کے لئے ایک کجور بھی نہ لے جا سکوں (لیکن) اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیروں کو صحیح سالم رکھا اور میں نے اس ڈھیر کو دیکھا جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے یوں لگتا تھا کہ جیسے اس ڈھیر سے ایک کجور بھی کم نہیں ہوئی (بخاری)

۵۹۰۷۔ (۴۰) وَفَضُّهُ، قَالَ: إِنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي عُكْبَةٍ - لَهَا سَمْنًا، فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأَدَمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَنَعْبُدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا، فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أَدَمَ بَيْنَهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ، فَاتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «عَصَرْتِهَا؟» . قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: «لَوْ تَزَكَّيْتِهَا - مَا زَالَ قَائِمًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۹۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب چھوٹا سا مشکیزہ تحفہ بھیجتی جس میں گھی ہوتا تھا۔ اُمّ مالک کے پاس ان کے بچے آتے اور ان سے سالن کا مطالبہ کرتے، ان کے گھر میں سالن نہ ہوتا تو وہ اس مشکیزے کی جانب متوجہ ہوتیں جس میں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حنہ لگی بھیجتی تھیں۔ چنانچہ وہ اس میں گھی موجود پاتیں، مشکیزہ ہمیشہ ان کے لئے ان کے گھر کا سالن رہا حتیٰ کہ انہوں نے (ایک دن) مشکیزے کو بالکل خچوڑ دیا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپؐ نے دریافت کیا، کیا تو نے مشکیزے کو بالکل خچوڑ دیا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا، اگر تو اسے نہ خچوڑتی تو گھی ہمیشہ (اس میں) موجود رہتا (مسلم)

۵۹۰۸۔ (۴۱) وَفَضُّهُ أَنْسَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ضَعِيفًا أَعْرَفَ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجْتُ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخْرَجْتُ خِمَارًا لَهَا فَلَقْتُ الْخَبَرَ بِغَضَبِهِ ثُمَّ دَسْتُهُ تَحْتَ يَدَيَّ - وَلَا تَبْنِي بِغَضَبِهِ -، ثُمَّ أَرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ -، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَرْسَلْتَ أَبُو طَلْحَةَ؟» . قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «بِطَعَامٍ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ: «قُومُوا» . فَاَنْطَلَقَ وَأَنْطَلَقَتْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ. فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَاَنْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلَيْتِي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا عِنْدَكَ؟ فَاتَتْ بِذَلِكَ الْخَبَرِ -، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُتْ، وَعَصَرْتُ أُمَّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمْتُهُ -، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِ مَا

شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ —، ثُمَّ قَالَ: «إِذْ ذُنْ لِعَشْرَةٍ» فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «إِذْ ذُنْ لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «إِذْ ذُنْ لِعَشْرَةٍ» فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «إِذْ ذُنْ لِعَشْرَةٍ» — فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ: «إِذْ ذُنْ لِعَشْرَةٍ» فَذَخَلُوا فَقَالَ: «كُلُّوا وَسَمُّوا اللَّهَ» فَأَكَلُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِسَمَانَيْنِ رَجُلًا، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَهْلُ النَّبِيِّ وَتَرَكَ سُورًا. وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ، قَالَ: «أَذِنَ عَلَى عَشْرَةٍ» حَتَّى عَدُّ أَرْبَعِينَ، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَجَعَلَتْ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ؟

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ، ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَاذَ كَمَا كَانَ — فَقَالَ: «دُونَكُمْ هَذَا».

۵۹۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ نے اُمّ سلیم سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں نفاہت محسوس کی ہے اور مجھے آپ کے بھوکے ہونے کا گمان گزرا ہے، کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ اُمّ سلیم نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ اُمّ سلیم نے جو (کے آئے) کی چند روٹیاں نکالیں اور ان کو اپنے دوپٹے کی ایک طرف باندھ کر زور سے میرے ہاتھ پر رکھا اور دوپٹے کے دوسرے حصے کو میرے سر پر چڑھے کی طرح باندھ دیا، پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا۔ میں روٹیاں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ (کچھ) صحابہ کرام بھی تھے۔ میں ان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا، کھانا دے کر (بھیجا ہے)؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کرام کو حکم دیا جو آپ کے ساتھ تھے کہ انھیں چنانچہ آپ چلے۔ میں آگے چل رہا تھا یہاں تک کہ میں ابو طلحہ کے پاس پہنچا، میں نے انہیں بتایا۔ ابو طلحہ نے (اُمّ سلیم کو خبردار کرتے ہوئے) کہا، اُمّ سلیم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی معیت میں تشریف لے آئے ہیں جبکہ ہمارے پاس انہیں کھلانے کی خاطر کھانا نہیں ہے۔ اُمّ سلیم نے جواب دیا، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ چنانچہ ابو طلحہ (تیزی کے ساتھ) نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ ابو طلحہ آپ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (آتے ہی) فرمایا، اُمّ سلیم! جو کھانا بھی تیرے پاس ہے پیش کر۔ اُمّ سلیم نے وہ روٹیاں (جو انس کو لپیٹ کر دی تھیں) پیش کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (روٹیوں کے ٹکڑے کرنے کا) حکم دیا۔ چنانچہ روٹیوں کے مختلف ٹکڑے کئے گئے اور ام سلیم نے (گھی والے) مشکیزہ کو نچوڑا اور اس گھی کو بطور سالن پیش کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے میں دعا کی جو اللہ نے چاہا کہ دعا کریں۔ اس کے بعد آپؐ نے (ابو طلحہ سے) فرمایا کہ دس افراد کو (کھانے کے لیے) بلاؤ۔ انہوں نے دس افراد کو بلایا، انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا پھر وہ چلے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا، دس افراد کو اور بلاؤ۔ انہوں نے دس افراد کو اور بلایا، انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا پھر وہ چلے گئے۔ پھر فرمایا، دس افراد کو اور بلاؤ۔ انہوں نے دس افراد کو اور بلایا، انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا، پھر وہ چلے گئے پھر فرمایا، دس آدمیوں کو اور بلاؤ..... چنانچہ تمام صحابہ اکرامؓ نے کھانا کھایا اور سیر ہوئے اور صحابہ کرامؓ کی تعداد ستر یا اسی تھی (بخاری، مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، دس افراد کو بلائیں وہ آگئے تو آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شروع کریں (یعنی بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کریں) وہ کھانے سے فارغ ہوئے حتیٰ کہ اسی افراد نے کھانا کھایا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور گھروالوں نے کھانا کھایا اور کھانا (ابھی) باقی تھا۔ اور بخاری کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، میرے پاس دس افراد کو لائیں یہاں تک کہ آپؐ نے چالیس شمار کر لیے اس کے بعد آپؐ نے کھانا کھایا۔ میں دیکھنے لگا کہ کیا کھانا کچھ کم بھی ہوا ہے؟ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ بعد ازاں آپؐ نے باقی ماندہ کھانے کو اٹھایا اسے جمع کیا، پھر اس میں برکت کی دعا کی تو کھانا اتنی ہی مقدار میں ہو گیا جس قدر پہلے تھا۔ آپؐ نے فرمایا، اسے اٹھالیں۔

۵۹۰۹ - (۴۲) وَضَعَهُ، قَالَ: إِنِّي النَّبِيُّ ﷺ بَانَاءُ وَهُوَ بِالزَّوْزَاءِ - ، فَوَضَعَ بَذَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَسَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثُمِائَةٍ أَوْ زَهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زوزاء (مقام) میں تھے کہ آپؐ کے پاس ایک برتن لایا گیا آپؐ نے اپنا ہاتھ پانی میں رکھا تو پانی آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے جوش مارنے لگا لوگوں نے اس پانی سے وضو کیا۔ قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے دریافت کیا کہ آپؐ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے بتایا کہ (ہم) تین سو یا اس کے قریب قریب تھے (بخاری، مسلم)

۵۹۱۰ - (۴۳) وَهَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ - بِرَكْعَةٍ، وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَحْوِيْفًا. كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ. فَقُلَّ الْمَاءُ فَقَالَ: «أُطْلِبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ» فَجَاوَزُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ قَالَ: «حَيُّ عَلَى الطَّهْوَرِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ» وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۱۰: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم معجزات کو برکت خیال کرتے تھے اور تم انہیں ہلاکت شمار کرتے ہو۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو پانی ختم ہو گیا۔ آپؐ نے

فرمایا تمہوڑا سا پانی تلاش کرو۔ صحابہ کرامؓ ایک برتن لائے جس میں تمہوڑا سا پانی تھا، تمپ نے اپنا ہاتھ مبارک برتن میں ڈالا اور فرمایا، پانی کی طرف آؤ جو بہت برکت والا ہے اور برکت اللہ کی جانب سے ہے۔ (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں) میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہؐ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا اور جب کھانا کھایا جا رہا تھا تو ہم کھانے سے بچنا اللہ کے کلمات سن رہے تھے (بخاری)

وضاحت: اس حدیث مبارک میں آیات سے مراد معجزات ہیں جیسا کہ حدیث کے متن سے ظاہر ہو رہا ہے کہ آپؐ کی انگلیوں سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا اور سینکڑوں انسانوں نے وضو کیا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۹)

۵۹۱۱ - (۴۴) وَهْنُ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ، وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَدًا» فَأَنْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ. قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ حَتَّى إِذَا هَارَ اللَّيْلُ - فَمَالَ عَنِ الطَّرِيقِ -، فَوَضَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ: «إِحْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا» فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَبَقَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: «أُزَكِّبُوا» فَرَكِبْنَا. فَبَسَرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ، ثُمَّ دَعَا بِمِيْضَاةٍ - كَانَتْ مَعِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَنَوَّضًا مِنْهَا وَضُوءًا دُونَ وَضُوءٍ. قَالَ: وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ. ثُمَّ قَالَ: «إِحْفَظُوا عَلَيْنَا مِيْضَاتِكُمْ فَسَبِّحُوا لَهَا ثَبَاتًا» ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٍ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ، وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ، وَهُمْ يَقُولُونَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا، فَقَالَ: «لَا هَلْكَ عَلَيْكُمْ» وَدَعَا بِالْمِيْضَاةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ، وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ، فَلَمْ يَعُدْ أَنْ رَأَى النَّاسَ مَاءً فِي الْمِيْضَاةِ تَكَابَّوْا عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحْبِسُوا الْمَلَأَ، كُلُّكُمْ سَيْرُوزِي» قَالَ: فَفَعَلُوا، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَسْقِيهِمْ، حَتَّى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِي: «إَشْرَبْ» فَقُلْتُ: لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «إِنْ سَأَمَى الْقَوْمُ آخِرُهُمْ» قَالَ: فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ، قَالَ: فَاتَى النَّاسَ الْمَاءُ جَابِئِينَ - رِوَاءٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ هَكَذَا فِي «صَحِيحِهِ»، وَكَذَا فِي «كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ»، وَ«جَامِعِ الْأُصُولِ». وَزَادَ فِي «الْمَصَابِيحِ» بَعْدَ قَوْلِهِ: «آخِرُهُمْ» لَفْظَةً: «شُرِبَا».

۵۹۱۱: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا آپؐ نے فرمایا، تم پہلی رات اور آخری رات چلتے رہو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کل پانی کے پاس پہنچ جاؤ گے۔ پس لوگ چلے کوئی شخص کسی کی جانب دھیان نہیں کر رہا تھا۔ ابو قتادہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے حتیٰ کہ آدمی رات ہو گئی۔ آپؐ (آرام کرنے کے لیے) راستے سے تمہوڑا سا بچے۔ آپؐ نے اپنا سر تکیے پر رکھا۔

پھر آپؐ نے (صحابہ) سے کہا کہ ہمارے لیے ہماری نماز (کے اوقات) کا خیال رکھنا۔ چنانچہ سب سے پہلے بیدار ہوئے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ سورج آپؐ کی پشت کے پیچھے (نکلنے والا) تھا بعد ازاں آپؐ نے فرمایا، سوار ہو جاؤ۔ ہم سوار ہو گئے، ہم چلتے رہے یہاں تک کہ جب سورج بلند ہو گیا تو آپؐ (سواری سے نیچے) اترے۔ بعد ازاں آپؐ نے وضو والا برتن منگوایا جو میرے پاس تھا، اس میں تھوڑا سا پانی تھا آپؐ نے اس سے درمیانہ سا وضو کیا۔ ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ برتن میں تھوڑا سا پانی باقی رہ گیا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا، ہمارے لیے اپنے وضو کے برتن کو سنبھال رکھنا عنقریب اس برتن کو عظمت و شان حاصل ہوگی۔ اس کے بعد بلالؓ نے (صبح کی) نماز کے لیے اذان کہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت (سُنت) ادا کیں۔ بعد ازاں آپؐ نے صبح کی نماز کی امامت کرائی۔ آپؐ سواری پر سوار ہوئے اور ہم (بھی) آپؐ کے ساتھ اپنی (سواریوں پر) سوار ہوئے ہم لوگوں کے پاس اس وقت پہنچے جب دن اونچا ہو گیا تھا اور ہر چیز گرم (محموس ہو رہی) تھی۔ صحابہ کرامؓ کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! ہم تو (کری کے سبب) تباہ ہو گئے ہیں اور پانی (کے نہ ہونے کی وجہ سے) پیاسے ہو گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، تم ہلاک نہیں ہو گے اور آپؐ نے وضو کا برتن منگوایا آپؐ پانی ڈال رہے تھے اور ابو قتادہؓ انہیں پانی پلا رہے تھے پس (کچھ زیادہ) وقت نہیں گزرا تھا کہ لوگوں نے برتن میں وافر مقدار میں پانی دیکھا تو وہ برتن پر الہ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھے اخلاق (کا ثبوت) پیش کرو، تم سب جلد ہی سیراب ہو جاؤ گے۔ ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی گرا رہے تھے اور میں انہیں پلا رہا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے علاوہ کوئی باقی نہ رہا۔ پھر آپؐ نے پانی ڈالا اور مجھے کہا، پی۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کی رسول! میں (اس وقت تک) نہیں پیوں گا جب تک کہ آپؐ نہیں پیئیں گے۔ آپؐ نے فرمایا، قوم کو پانی پلانے والا آخر میں پیتا ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے پانی پیا۔ ابو قتادہؓ نے بیان کیا کہ لوگ پانی کے مقام پر پہنچے تو آرام محسوس کر رہے تھے (اور) سیراب تھے (مسلم)

صحیح مسلم میں حدیث کے الفاظ یہی ہیں، (یہ روایت) اسی طرح حُمَیدی اور جامعُ الاُصول میں ہے اور مصابح میں ”اَلْحَوْهُمْ“ کے بعد ”هَرْنَا“ کا لفظ ہے۔ جس کا معنی ہے کہ آپؐ نے سب سے آخر میں پانی پیا۔

۵۹۱۲- (۴۵) وَهَنَ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ، اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ. فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! اُدْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللهُ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ. فَقَالَ: «نَعَمْ». فَدَعَا بِنَطِجٍ، فَبَسِطَ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَبْحِي بِكَيْفِ ذَرَّةٍ، وَيَبْحِي بِالْآخِرِ بِكَفِّ ثَمَرٍ، وَيَبْحِي بِالْآخِرِ بِكُسْرَةٍ، حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النَّطِجِ شَيْءٌ يُسِيرُ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ «خُذُوا فِي اَوْعِيَتِكُمْ» فَاخَذُوا فِي اَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعُسْكَرِ رِغَاءً اِلَّا مَلَأُوهُ قَالَ: فَاكْلُوا حَتَّى شَبِعُوا، وَفَضِلْتُ فَضْلَةً. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّيَ رَسُولُ اللهِ، لَا يَلْقَى اللهُ بِهَمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍ

فَيُخَجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تک تیوک کا دن تھا، لوگ بھوک سے دوچار ہوئے تو عمر نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ لوگوں سے ان کے زائد زادِ راہ طلب کریں پھر ان پر ان کے لئے برکت کی دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا، درست ہے۔ چنانچہ آپ نے چڑے کا دسترخوان طلب کیا، اسے بچھایا پھر آپ نے ان کے زادِ راہ سے زائد (کھانے کی) چیزیں منگوائیں چنانچہ ایک محض مٹھی بھر چینی لایا ایک اور محض مٹھی بھر کھجور لایا اور اسی طرح ایک محض روٹی کا ٹکڑا لایا یہاں تک کہ دسترخوان پر معمولی کھانا پہنچا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا (دسترخوان سے جس قدر چاہو) اپنے برتنوں میں ڈال لو۔ لوگوں نے اپنے برتنوں میں ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ لشکروالوں میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے برتنوں کو بھر لیا۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ سب نے کھانا کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور کچھ کھانا بچ بھی گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی محبوبِ برحق نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں جو محض بھی بغیر شک و شبہ کے ان دو چیزوں کے اقرار کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو وہ جنت سے نہیں روکا جائے گا (مسلم)

۵۹۱۳ - (۴۶) وَهَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا بِرَيْنَبَ، فَعِمِدَتْ أَيْمَى أُمِّ سُلَيْمٍ إِلَى ثَمَرٍ وَسَمَنٍ وَأَقِطٍ، فَصَنَعَتْ خَبَسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ. فَقَالَتْ: يَا أَنَسُ! إِذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْ: بَعَثْتُ بِهَذَا إِلَيْكَ أَيْمَى، وَهِيَ تُفَرِّتُكَ السَّلَامَ، وَتَقُولُ: إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَذَهَبَتْ فَقُلْتُ، فَقَالَ: «صَعْنَهُ» ثُمَّ قَالَ: «إِذْهَبْ فَأَذْغِ لِي فَلَانًا وَفَلَانًا وَفَلَانًا» رَجَالًا سَمَاهُمْ «وَأَذْغِ مِنْ لَقِيبَتِ» فَذَعَوْتُ مَنْ سَمَى وَمَنْ لَقِيبَتِ، فَرَجَعْتُ فَأَذَا النَّبِيْتُ غَاصَّ بِأَهْلِهِ. قِيلَ لِأَنَسٍ: عَذَّذْكُمْ كَمَا كَانُوا؟ قَالَ: زُهَاءُ ثَلَاثِمِائَةٍ. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى بَلَدِكَ الْجَنِينَةِ، وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشْرَةَ عَشْرَةَ يَأْكُلُونَ مِنْهُ، وَيَقُولُ لَهُمْ: «أَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ» قَالَ: فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ، وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ، حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ. قَالَ لِي: «يَا أَنَسُ! ازْأَقِعْ» فَرَفَعْتُ، فَمَا أَذْرَى جِئِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَمْ جِئِينَ رَفَعْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۱۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رینب کے ساتھ نکاح کیا تو میری والدہ اُمّ سلیم نے کھجور، مٹھی اور پنیر حاصل کیا، اس سے طوطہ تیار کیا پھر اسے ایک برتن میں ڈالا اور انس سے کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرو اور پیغام دو کہ میری والدہ نے یہ کھانا آپ کی جانب بھیجا ہے، وہ آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اے اللہ کے رسول! یہ ہماری جانب سے تمہارا سا (ہدیہ) ہے۔ (انس کہتے ہیں) چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور (تمام) بات کہی۔ آپ

نے فرمایا، اسے رکھ دے، پھر فرمایا، تو جا اور فلاں فلاں شخص کو دعوت دے۔ آپ نے ان کے ناموں سے بھی آگاہ کیا نیز فرمایا، جس شخص سے بھی تم ملو اسے میری جانب سے دعوت دینا۔ چنانچہ آپ نے ان لوگوں کو دعوت دی جن کا نام آپ نے بتایا تھا نیز ان کو بھی دعوت دی جن سے میری ملاقات ہوئی۔ میں جب واپس آیا تو کھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ انسؓ سے دریافت کیا گیا، کہ آپ تعداد میں کتنے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ تقریباً تین سو ہوں گے (اس دوران) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے اپنا ہاتھ اس حلوے پر رکھا اور آپ نے دعائیہ کلمات فرمائے۔ بعد ازاں آپ نے دس دس اشخاص کو بلایا۔ وہ اس سے تناول کرتے جاتے تھے اور آپ انہیں فرما رہے تھے کہ کھانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام یاد کیا کرو یعنی بسم اللہ پڑھا کرو اور ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے قریب سے کھائے۔ انسؓ نے بیان کیا کہ سب نے سیر ہو کر کھایا، ایک گروہ (تناول کر کے) باہر چلا جاتا اور دوسرا گروہ داخل ہو جاتا۔ یہاں تک کہ سب نے کھانا تناول کیا۔ (انسؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد) آپ نے مجھے فرمایا، اے انسؓ! (برتن) اٹھا۔ میں نے برتن اٹھایا لیکن میں نہیں جانتا کہ جب میں نے برتن رکھا تھا تو اس وقت (اس میں کھانا) زیادہ تھا یا جب میں نے برتن اٹھایا (اس وقت اس میں کھانا زیادہ تھا) (بخاری، مسلم)

۵۹۱۴ - (۴۷) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ قَدْ أَعْيَى، فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ، فَتَلَاَحَقَ بِي النَّبِيُّ ﷺ - فَقَالَ: «مَا لِيَبْعِيرُكَ؟» قُلْتُ: قَدْ عَيْبَ، فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَزَجَرَهُ قَدْ عَالَهُ. فَمَا زَالَ بَيْنَ بَذَى الْإِبِلِ قَدْ أَهْمَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي: «كَيْفَ تَرَى بَعِيرُكَ؟» قُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَدْ أَصَانَهُ بَرَكْتُكَ. قَالَ: «أَفَتَبْنِعُنِيهِ بِرُوقِيَّةَ - ؟» فَبَعَثَهُ عَلَى أَنْ يَلِيَ فَقَارَ ظَهْرِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ - فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ، فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں ایک جنگ لڑی اور میں پانی کھینچنے والے ایک ایسے اونٹ پر سوار تھا جو (چلنے سے) عاجز آچکا تھا بلکہ وہ چتا ہی نہ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے۔ آپ نے فرمایا، تیرے اونٹ کو کیا (ہو گیا) ہے؟ میں نے بتایا کہ وہ تھکا ہوا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہے۔ آپ نے اونٹ کو ہانکا اور اس کیلئے دعا کی۔ پھر ہمیشہ وہ اونٹ تمام اونٹوں سے آگے چلتا تھا۔ آپ نے دریافت کیا کہ (اب) تیرا اونٹ کس حال میں ہے؟ (جابرؓ کہتے ہیں) میں نے جواب دیا، بہتر ہے۔ اسے آپ کی برکت پہنچی ہے۔ آپ نے فرمایا، کیا تو اس اونٹ کو میرے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) میں فروخت کرے گا؟ (جابرؓ کہتے ہیں) میں نے اسے اس شرط پر فروخت کیا کہ مدینہ منورہ تک میں اس پر سواری کروں گا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچے تو میں آپ کے پاس صبح سویرے اونٹ لے گیا۔ آپ نے مجھے اس کی قیمت عطا کی اور اونٹ بھی مجھے واپس دے دیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: ایک لاغر اونٹ کا آپ کی دعا کی برکت سے تندرست اور توانا ہو جانا اور پھر دوسرے اونٹوں کے مقابلے میں سبقت لے جانا آپ کا معجزہ تھا کہ خستہ حال اور کمزور اونٹ فی الفور توانا ہو گیا۔ آپ کا جابرؓ کو اونٹ

کی قیمت عطا کرنا اور پھر اونٹ بھی واپس کر دینا، آپ کی سخاوت کا اعلیٰ نمونہ اور احسان کی عمدہ مثال ہے۔

۵۹۱۵ - (۴۸) وَهْنُ ابْنِ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَاتَيْنَا وَادِيَ الْقُرَى عَلَى خَدِيقَةٍ لِامْرَأَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَخْرَصُوهَا». فَخَرَصْنَاهَا، وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ - وَقَالَ: «أَحْصِيهَا حَتَّى تَرْجِعَ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ» وَانْطَلَقْنَا، حَتَّى قَدِمْنَا تَبُوكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةُ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ، فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيُشَدِّ عِقَالَهُ، فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيْحُ حَتَّى أَلْقَتْهُ بِجَبَلٍ طَوِيٍّ، ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرَى، فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَرْأَةَ عَنْ خَدِيقَتِهَا «كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا؟» فَقَالَتْ: عَشْرَةُ أَوْسُقٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۱۵: ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں جنگجوک کے لیے نکلے، ہم وادی قری (مقام) میں ایک عورت کے ہانیچے کے پاس پہنچے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اس (کے پھل) کا تخمینہ لگاؤ۔ ہم نے (اختلاف رائے کے ساتھ) تخمینہ لگایا۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس وسق (ہانیچے من) کا تخمینہ لگایا۔ آپ نے اس عورت سے کہا کہ تو اس (کے پھل) کا خیال رکھنا۔ یہاں تک کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم واپس آئیں گے۔ ہم (وہاں سے) چل پڑے یہاں تک کہ ہم جوک (مقام) میں پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ آج رات تم تیز آمد می سے دوچار ہو گے۔ پس رات کو کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور جس شخص کے پاس اونٹ ہے وہ اس کا گھٹنا مضبوطی کے ساتھ باندھے۔ چنانچہ تیز آمد می چلی۔ ایک شخص (تیز آمد می میں) کھڑا ہوا تو آمد می نے اس کو اٹھا کر بنو منی قبیلہ کے دو پہاڑوں میں جا گرایا، پھر ہم واپس لوٹے یہاں تک کہ ہم وادی القری (مقام) میں پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے دریافت کیا کہ اس کے ہانیچے نے کتنا پھل دیا ہے؟ اس عورت نے بتایا کہ دس وسق (ہانیچے من) دیا ہے (بخاری، مسلم)

۵۹۱۶ - (۴۹) وَهْنُ ابْنِ دُرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ بَصْرًا، وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقَيْرَاطُ»، فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَاحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهَا ذِمَّةً وَرَجْمًا - أَوْ قَالَ: ذِمَّةً وَصِهْرًا - فَإِذَا زَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ - فَانْخُرُجْ مِنْهَا. قَالَ: فَزَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ زَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ، فَخَرَجْتُ مِنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۱۶: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ تم مغرب صحر (شہر) کو فتح کرو گے، اس زمین میں قیراط کا چرچا ہے جب تم اسے فتح کر لو تو اس کے باشندوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اس لیے کہ اس کے باشندوں کو عزت ملی ہے اور ان کے ساتھ میری قربت داری ہے یا آپ نے

فرمایا 'اس کے باشندوں کو عزت ملی ہے اور وہ میرے سُسرالی ہیں۔ لیکن جب تم دو انسانوں کو پاؤ کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑا کر رہے ہیں تو وہاں سے نکل جانا۔ ابو بکرؓ نے یہ نہ کیا کہ میں نے عبدالرحمن بن عوفؓ بن عتہ اور اس کے بھائی رَیْبَہ کو دیکھا کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ میں جھگڑا کر رہے ہیں تو میں وہاں سے نکل گیا (مسلم) وضاحت: قیراط سے مقصود دینار کا چالیسواں حصہ ہے لیکن یہاں ان لوگوں کی کینٹکی کی جانب اشارہ ہے کہ وہ اپنے معاملات میں تشدد کریں گے اور کسی شخص یا کچھ خیال نہیں کریں گے بلکہ بد اخلاقی اور گالی گلوچ پر اتر آئیں گے۔ آپؐ کے بیٹے ابراہیمؓ جو ماریہؓ تبیلہ لونڈی کے بطن سے پیدا ہوئے تھے اس لونڈی کا تعلق مصر سے تھا اس لحاظ سے اہل مصر آپؐ کے سُسرالی ہیں۔ ان کے ساتھ قربت داری سے مقصود یہ ہے کہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ محترمہ ہاجرہ علیہا السلام کا تعلق مصر سے تھا۔ اس لیے اہل مصر کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کا حکم دیا گیا اور ایک اینٹ کی جگہ کے بارے میں جھگڑا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر میں ہوا جب مصریوں نے عثمان کے رضاعی بھائی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کی امارت کو قبول نہ کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بذریعہ وحی معلوم ہوئی کہ مصر میں اس قسم کا واقعہ رونما ہو گا اور وہاں فسادات رونما ہوں گے۔ چنانچہ مصریوں نے عثمان کی خلاف بغاوت کی اس کے بعد انہوں نے محمد بن ابوبکر کو قتل کیا جو علیؓ کی جانب سے ان پر حاکم تھے (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۵)

۵۹۱۷۔ (۵۰) وَفِي حَدِيثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فِي أَصْحَابِي - وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ: فِي أُمَّتِي - إِنَّا عَسَرْنَا مَنَاقِبَ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدُونَ رَيْحَهَا حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ - ، ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيهِمُ الدُّبَيْلَةَ : سَرَّاجٌ مِنْ نَارٍ يَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتَّى تَنْجُمَ - فِي صُدُورِهِمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَسَنَذَكُرُ حَدِيثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: «لَأَعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا» فِي «بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ» رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

وَحَدِيثُ جَابِرٍ «مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ» فِي «بَابِ الْمَنَاقِبِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۵۹۱۷: محدثہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا 'میرے صحابہ کرام میں اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا کہ میری اُمت میں بارہ منافق ہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے گزرے۔ ان میں آٹھ ایسے شخص ہوں گے جو پھوڑا لکھنے سے ہلاک ہوں گے (اس کے علاوہ) آگ کا ایک شعلہ ہو گا جو ان کے کندھوں میں نمودار ہو گا اور سینے کی جانب نکل آئے گا (مسلم) اور ہم عقربہ نخل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "میں کل یہ جمعہ ادا دوں گا" مناقب علی رضی اللہ عنہ کے باب میں اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "میں کھائی پر بلند ہو گا" کا ذکر باب المناقب میں کریں گے (ان شاء اللہ تعالیٰ)

الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۵۹۱۸- (۵۱) هُنَّ ابْنِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ - فِي أَشْبَاحٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ مَبْطُوءًا، فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ، قَالَ: فَهَمُّ يَحْلُونَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ، هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، يَبْعُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ. فَقَالَ لَهُ أَشْبَاحُ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا جِئْتُمْ؟ فَقَالَ: إِنِّي أَشْرَفْتُكُمْ مِنْ الْعَقَبَةِ لَمْ يَنْقُ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا. وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيِّ، وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتِمِ النَّبِيِّ أَسْفَلَ مِنْ غَضْرُوفٍ كَتَبَهُ مِثْلُ التَّفَاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَنَاهُمْ بِهِ، وَكَانَ هُوَ - فِي رُغْبَةِ الْإِبِلِ، فَقَالَ: أَرْسِلُوا إِلَيَّ قَاقِلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تَظِلُّهُ. فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلَى فَيْءِ شَجَرَةٍ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءِ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَنْظَرُوا إِلَيَّ فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ. فَقَالَ: أَنْشُدْكُمْ اللَّهُ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ؟ قَالُوا: أَبُو طَالِبٍ. فَلَمْ يَزَلْ يَنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ، وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا، وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَمَلِكِ وَالزَّيْتِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۹۱۸: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوطالب (ملک) شام کی طرف نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریش کے چند اکابر کی معیت میں ابوطالب کے ساتھ روانہ ہوئے جب ابوطالب راہب کے ہاں اترے اور اپنے (اونٹوں سے) کچاؤے اتارے تو راہب ان کے پاس آیا۔ اس سے پہلے جب کبھی بھی ابوطالب راہب کے پاس سے گزرے تھے وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا۔ راوی نے بیان کیا کہ ابھی وہ کچاؤے اتار رہے تھے کہ راہب ان کے درمیان کسی کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا یہاں تک کہ راہب نے (آگے) بیڑہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا (اور) کہا کہ یہ شخص تمام جہان والوں کا سردار ہے اور جہاں والوں کے پروردگار کی جانب سے (اس کا) پیغمبر ہے اس کو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گا۔ قریش کے اکابرین نے اس راہب سے دریافت کیا کہ تجھے یہ کیسے معلوم ہوا ہے؟ اس نے بتایا کہ جب تم کھائی سے اترے ہو تو بھی درخت اور پتھر (تواضع کرتے ہوئے) سجدے میں گر پڑے (حقیقت یہ ہے) کہ یہ (درخت اور پتھر) دونوں صرف کسی نبی کے لیے ہی سجدے میں گرتے ہیں اور بلاشبہ میں اس پیغمبر کو نبوت کی مہر کے ساتھ بھی پہچانتا ہوں جو اس کے کندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مانند ہے۔ بعد ازاں وہ راہب واپس گیا اور ان کے لیے کھانا تیار کیا جب وہ ان کے پاس کھانا لایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کو چرانے میں مصروف تھے۔ اس راہب نے کہا اس شخص

کی جانب (بھی) پیغام بھیجو چنانچہ آپؐ اس حال میں آئے کہ ایک بادل آپؐ پر سایہ کر رہا تھا۔ جب آپؐ لوگوں کے قریب پہنچے تو آپؐ نے خیال کیا کہ لوگ درخت کے سائے تلے چلے گئے ہیں۔ البتہ جب آپؐ تشریف فرما ہوئے تو درخت کا سایہ آپؐ پر جھک گیا۔ یہ دیکھ کر راہب نے کہا کہ دیکھو! سایہ اس شخص پر جھکا ہوا ہے۔ راہب نے کہا کہ میں اللہ کا واسطہ دے کر تم سے دریافت کرتا ہوں کہ تم میں سے کون شخص اس کا قربت دار ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ابوطالب ہے۔ (اس کے بعد) راہب مسلسل ابوطالب کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا رہا (کہ) انہیں مکہ مکرمہ واپس لے جاؤ کہیں دشمن انہیں قتل نہ کر دیں) یہاں تک کہ ابوطالب نے آپؐ کو مکہ مکرمہ واپس بھجوا دیا اور ابوبکرؓ نے آپؐ کے ساتھ بلال کو بھیجا اور راہب نے آپؐ کو خاص روٹی اور تیل بطور ہدیہ دیا۔

(ترمذی)

وضاحت: علامہ جزریؒ نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے البتہ ابوبکرؓ اور بلالؓ کا تذکرہ اس حدیث میں راوی کا وہم معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اس وقت بارہ برس تھی اور ابوبکرؓ آپؐ سے عمریں دو برس چھوٹے تھے اور بلالؓ تو شاید اس وقت پیدا ہی نہ ہوئے تھے (تفقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۸۲، صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر ۲۸۶۳، دفاع عن الحديث النبوی صفحہ ۳۳-۷۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸۸)

۵۹۱۹- (۵۲) **وَقَدْ عَلِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ.**

۵۹۱۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، ہم مکہ مکرمہ کے ایک بازار کی جانب گئے، کسی پتھر اور درخت آپؐ کا استقبال کرتے ہوئے السلام علیک یا رسول اللہ کہہ رہے تھے (ترمذی، دارمی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۸۶)

۵۹۲۰- (۵۳) **وَقَدْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَنَى بِالْبَرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا، فَاسْتَضَعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: أَيْمُحَمَّدٌ تَفْعَلُ هَذَا؟ قَالَ: فَمَا زَيْبُكَ أَحَدٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنْهُ. قَالَ: فَازْفَضْ عَرَفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.**

۵۹۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جس رات اسراء کرایا گیا تو (آپؐ کے قریب) لگام ڈالی ہوئی اور زین کسی ہوئی بُراق کو لایا گیا۔ بُراق نے شوفی کا اظہار کیا تو جبرائیل نے اس سے کہا کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو ایسا (انداز) اختیار کر رہا ہے؟ حالانکہ تجھ پر ان سے زیادہ باعزت کوئی شخص سوار نہیں ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چنانچہ بُراق پسینے سے شرابور ہو گئی (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۹۲۱- (۵۴) وَهَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جَبْرِئِيلُ - بِإِصْبَعِهِ - ، فَحَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ، فَشَدَّ بِهِ الْبِرَاقَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۵۹۲۱: بُرَيْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ہم بیت المقدس پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے اشارے سے ایک پتھر میں سوراخ کیا اور اس پتھر کے ساتھ براق کو باندھا (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۶۶۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۸)

۵۹۲۲- (۵۵) وَهَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَيْعِيرٍ يُسْنَى عَلَيْهِ - فَلَمَّا رَأَاهُ الْبَيْعِيرُ جَرَّ جَرَسَهُ، فَوَضَعَ جَرَانَهُ - ، فَوَقَفَتْ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَيْنَ صَاحِبُ هَذَا الْبَيْعِيرِ؟» فَجَاءَهُ، فَقَالَ: «بُعْيِيه» فَقَالَ: بَلْ نَهَبَهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَإِنَّهُ لَا أَهْلَ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِي شَيْءٌ غَيْرُهُ. قَالَ: أَمَّا إِذَا ذَكَرْتَ هَذَا مِنْ أَمْرِهِ، فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلْفِ، فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ، ثُمَّ سِيرْنَا حَتَّى نَزَلْنَا مَمْرَلًا، فَتَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تُشَقُّ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا، فَلَمَّا اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَكَرْتُ لَهُ. فَقَالَ: «هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنْتْ رَبَّهَا فَنِي أَنْ تُسَلِّمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَذِنَ لَهَا». قَالَ: ثُمَّ سِيرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهِ جَنَّةٌ - فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنْحَرِهِ ثُمَّ قَالَ: «أُخْرِجْ فَإِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ» ثُمَّ سِيرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذَلِكَ الْمَاءِ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ مِنْهُ رَبًّا بَعْدَكَ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ».

۵۹۲۲: یعلیٰ بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک ہی سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین معجزات کا مشاہدہ کیا۔ ہم آپ کی معیت میں چلے جا رہے تھے، اچانک ہم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جسے پانی پلایا جا رہا تھا، جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو وہ آواز کرنے لگا، اس نے اپنی گردن کے اگلے حصے کو نیچے جھکایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہو گئے۔ آپ نے دریافت کیا کہ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے کہا کہ اونٹ مجھے فردخت کر دے۔ اونٹ کے مالک نے کہا: اے اللہ کے رسول! بلکہ ہم تو اونٹ آپ کو جیہ کرتے ہیں جبکہ یہ اونٹ ایسے لوگوں کا ہے جن کی گزر بسر بس اسی پر ہے۔ آپ نے فرمایا: تو نے اس کے بارے میں یہ بات کہی ہے (اس لئے میں اسے نہیں خریدوں گا) لیکن اس نے کام کی بات اور چارہ کم ڈالنے کی شکایت کی ہے، تمہیں اس کے ساتھ اچھا رویہ اپنانا چاہیے

(یعنی بن مضر کہتے ہیں) بعد ازاں ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک جگہ اترے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نیند فرمائی چنانچہ ایک درخت زمین چیرتا ہوا آیا اور اس نے آپؐ پر سایہ کیا پھر وہ اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو میں نے آپؐ کے سامنے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا، درخت نے اپنے پروردگار سے اجازت طلب کی تھی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت دی۔ یعنی بن مضر کہتے ہیں کہ پھر ہم روانہ ہوئے اور ایک تالاب کے پاس سے گزرے۔ آپؐ کے پاس ایک عورت اپنا بیٹا لے کر آئی تھی۔ جنون تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ناک کو پکڑا اور فرمایا، نکل جا! بے شک میں اللہ کا رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں (یعنی بن مضر کہتے ہیں) پھر ہم روانہ ہوئے، جب ہم واپس آئے تو ہم اسی تالاب کے پاس سے گزرے تو آپؐ نے اس عورت سے اس بچے کے بارے میں دریافت کیا۔ اس عورت نے بتایا، اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم نے بچے میں آپؐ کے (جانے کے) بعد کوئی بیماری نہیں دیکھی (شرح الشرح)

۵۹۲۳- (۵۶) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي بِهِ جُنُونٌ، وَإِنَّهُ لَيَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَيَحْبِثُ عَلَيْنَا - فَمَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدْرَهُ وَدَعَا، فَنُفِعَ نَعَةً - وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجَرَى الْأَسْوَدِ يَسْعَى . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۵۹۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرے بیٹے کو جنون (دماغی تکلیف) ہے، صبح اور شام کے وقت اسے تکلیف ہو جاتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی چنانچہ اس لڑکے نے قے کی اور اس کے پیٹ سے سیاہ کتے کے بچے کی مانند کوئی چیز نکل اور وہ تیز تیز چل رہی تھی (داری)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں مرقد بن یحویب سبی راوی مکمل قید ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۱۸۳)

۵۹۲۴- (۵۷) وَهْنُ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ جَبْرِئِيلُ - إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ، فَقَدْ تَخَضَّبَ بِالْذَّمِّ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ مَكَّةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ تُحِبُّ أَنْ نُرِيكَ آيَةً؟ قَالَ: «نَعَمْ». فَظَنَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ: أَدْعُ بِهَا، فَدَعَا بِهَا، فَجَاءَتْ، فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: مَرَّهَا فَلْتَرْجِعْ، فَأَمَرَهَا، فَارْجَعَتْ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حَسْبِيَ حَسْبِي». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۵۹۲۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب کہ آپؐ غمگین بیٹھے ہوئے تھے، آپؐ اہل مکہ سے لڑائی کے سبب غم سے رنگین ہو رہے تھے۔ جبرائیلؑ نے

عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ آپ کو کوئی معجزہ دکھایا جائے۔ آپ نے فرمایا، ضرور! چنانچہ جبرائیل نے آپ کے پیچھے ایک درخت کو دیکھتے ہوئے کہا کہ آپ اسے بلائیں۔ آپ نے اسے بلایا تو درخت آپ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ جبرائیل نے کہا (اب) اسے حکم دیں کہ وہ واپس چلا جائے۔ آپ نے اسے حکم دیا چنانچہ وہ واپس چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے کافی ہے۔ مجھے کافی ہے (داڑی) وضاحت: یہ معجزہ جنگِ اُحد کے دوران رونما ہوا تھا جب مشرکین مکہ نے آپ کے دندانِ مبارک شہید کر دیئے تھے۔ اس معجزے کے سبب جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو تسلی دی اور آپ کی قدرت و منزلت سے آپ کو آگاہ کیا۔ یہ معجزہ دکھانے سے یہ بھی مقصود تھا کہ جس طرح یہ درخت آپ کے کہنے پر آپ کے سامنے آکھڑا ہوا ہے، اسی طرح اگر آپ پہاڑ کو حکم دیں کہ وہ اہل مکہ پر جا کرے تو وہ بھی آپ کے حکم کی تعمیل کرے گا لیکن رحمتِ للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ کیا بلکہ فرمایا میرے لئے یہی کافی ہے۔

۵۹۲۵ - (۵۸) وَهْنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ؟» قَالَ: وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَيَّ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: «هَذِهِ السَّلْمَةُ» - فَذَعَاها رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِسَاطِئِ الْوَادِي، فَأَقْبَلْتُ نَحْذُ الْأَرْضِ - حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا، فَشَهِدْتُ ثَلَاثًا. أَنَّهُ كَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى مَنْبِتِهَا. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک روماتی آیا، جب وہ قریب ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ تو گواہی دیتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ روماتی نے دریافت کیا کہ آپ جو بات کہہ رہے ہیں اس پر کون گواہی دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا، یہ کیکر کا درخت (گواہی دیتا ہے) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت کو بلایا جبکہ آپ وادی کے کنارے پر کھڑے تھے، وہ درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا یہاں تک کہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے تین مرتبہ گواہی دینے کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ اس درخت نے تین بار گواہی دیتے ہوئے وہی الفاظ دہرائے جو آپ نے پہلے فرمائے تھے۔ اس کے بعد وہ درخت اپنی جگہ پر واپس چلا گیا (داری)

۵۹۲۶ - (۵۹) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بِمَا - أَعْرِفُ أَنْتَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: «إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِدْقَ مِنْ هَذِهِ الشَّخْلَةِ يَشْهَدُ أَنَّي رَسُولُ اللَّهِ» فَذَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ الشَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «ارْجِعْ» فَقَادَ، فَاسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

۵۹۲۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک روماتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔

اس نے دریافت کیا کہ میں کیسے معلوم کروں کہ آپؐ پیغمبر ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، اگر میں اس کعبور کے اس خوشے کو بلاؤں کہ وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں؟ چنانچہ آپؐ نے اسے بلایا۔ وہ کعبور (کے تنے) سے اتر اتر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گر گیا۔ بعد ازاں آپؐ نے (اسے) حکم دیا کہ وہ واپس جائے تو وہ واپس چلا گیا (یہ دیکھ کر دہشتاں مسلمان ہو گیا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۹۲۷ - (۶۰) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ ذَنْبٌ إِلَى رَاعِي غَنَمٍ فَآخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى انْتَرَعَهَا مِنْهُ، قَالَ: فَصَبَدَ الذَّنْبُ عَلَى تَلٍّ فَأَقْعَى وَاسْتَشْفَرَ، وَقَالَ: قَدْ عَمِدْتُ إِلَى رِزْقِي وَرَزَقْنِيهِ اللَّهُ أَخَذْتُهُ، ثُمَّ انْتَرَعْتُهُ مِنِّي؟! فَقَالَ الرَّجُلُ: تَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُكَ الْيَوْمَ - ذَنْبٌ يَتَكَلَّمُ - ! فَقَالَ الذَّنْبُ: أَعْجَبُ مِنْ هَذَا رَجُلٌ فِي النَّحْلَاتِ بَيْنَ الْحَرَتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضَى وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ. قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُودِيًّا، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، وَأَسْلَمَ، فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّهَا أَمَارَاتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعَ حَتَّى يُحْدِثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا أَخَذَتْ أَهْلُهُ بَعْدَهُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّعْرِ».

۵۹۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے چرواہے کی جانب آیا۔ اس نے ان میں سے ایک بکری کو اٹھایا۔ چرواہے نے اس کا تعاقب کیا اور اس سے بکری کو چھڑا لیا۔ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ پھر وہ بھیڑیا اونچی جگہ پر چلا گیا اور بیٹھ گیا اور اپنی دم کو دونوں پاؤں کے درمیان کیا اور کہا، میں نے رزق کا ارادہ کیا جو اللہ نے مجھے عطا کیا تھا لیکن تو نے اس کو مجھ سے چھین لیا۔ چرواہے نے تعجب سے کہا، اللہ کی قسم! آج کے دن کی مانند میں نے (کوئی دن) نہیں دیکھا کہ بھیڑیا باتیں کر رہا ہے۔ بھیڑیے نے کہا، اس سے بھی تعجب کی بات یہ ہے کہ ایک شخص دو پتھریلی داویوں کے درمیان کعبوروں (کے علاقے) میں ہے جو ہمیں ماضی اور مستقبل کی باتیں بتاتا ہے۔ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ وہ چرواہا یہودی تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس نے آپؐ کو (یہ واقعہ) بتایا اور مسلمان ہو گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کی تصدیق کی بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ سب قیامت کی علامات ہیں، عنقریب ایک شخص اپنے گھر سے نکلے گا وہ واپس نہیں جائے گا کہ اس کے جوتے اور اس کی لاشی تھائے گی کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں نے کیا کام کئے ہیں (شرح الشُّعْرِ)

۵۹۲۸ - (۶۱) وَهْنُ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَتَدَاوُلُ - مِنْ قَصْعَةٍ، مِنْ عُذْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ، يَقُومُ عَشْرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشْرَةٌ قُلْنَا: فِيمَا كَانَتْ تُمَدُّ؟ قَالَ: مِنْ آيٍ شَيْءٍ تَعْجَبُ؟ مَا كَانَتْ تُمَدُّ - إِلَّا مِنْ هَهْنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ. رَوَاهُ الْبِرْمَذِيُّ، وَالذَّوْمِيُّ.

۵۹۲۸: أَبُو الْخَلَاءِ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک بڑے پیالے سے صبح (کے وقت) سے (لے کر) رات تک کھانا کھاتے، دس افراد (کھانا کھا کر) کھڑے ہوتے اور دس افراد (کھانے کے لیے) بیٹھ جاتے۔ ہم نے دریافت کیا (اس قدر کھانے میں) زیادتی کیسے ہوتی تھی؟ سَمُرَةُ نے جواب دیا کہ تم کس بات پر تعجب کر رہے ہو؟ اس میں اضافہ آسمان کی جانب سے ہوتا تھا۔ (ترمذی، داری)

۵۹۲۹- (۶۲) وَهْنٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ يَنْدِرَ فِي ثَلَاثِمِائَةٍ وَخَمْسَةِ عَشَرَ. قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَأَحْمِلْهُمْ، اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَأَكْسُهُمْ، اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَأَسْبِغْهُمْ» فَفَتَحَ اللَّهُ لَهُ، فَأَنْقَلَبُوا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ، وَأَكْسُوا، وَسَبَّغُوا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۹۲۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین سو پندرہ افراد میں لکے، آپ نے دعا فرمائی، اے اللہ! ان میں اکثر ننگے پاؤں ہیں، انہیں سواریاں عطا کر۔ اے اللہ! ان کے جسم پر لباس نہیں ہے انہیں لباس عطا کر۔ اے اللہ! یہ بھوکے ہیں تو انہیں سیر فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو (شرکین پر) فتح دی۔ صحابہ کرام واپس آئے اور ان میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو ایک ایک اونٹ یا دو اونٹ کے ساتھ واپس نہ آیا ہو اور (غنیمت سے) کپڑے دستیاب ہوتے اور وہ کھانے پینے سے سیر ہوتے۔ (ابوداؤد)

۵۹۳۰- (۶۳) وَهْنٌ ابْنُ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّكُمْ مَنْصُورُونَ وَمُصَيَّنُونَ - وَمَفْتُوحٌ لَكُمْ - ؛ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۹۳۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، بلاشبہ ہمیں (دشمنوں پر) غلبہ حاصل ہو گا اور تم (مال غنیمت) حاصل کرو گے نیز تم بہت سے شہروں کو فتح کرو گے۔ تم میں سے جو اس (وقت) کو پائے اسے چاہیے کہ وہ اللہ سے ڈرے، اچھی باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے منع کرے (ابوداؤد)

۵۹۳۱- (۶۴) وَهْنٌ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَتْ شَاةً مَضْلِيَّةً -، ثُمَّ أَهَذَتْهَا لِلرَّسُولِ ﷺ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدِّرَاعَ، فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ زَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِزْفَعُوا أَيَّدِيكُمْ» وَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَذَعَاَهَا، فَقَالَ: «سَمَّيْتُ هَذِهِ الشَّاةَ؟»، فَقَالَتْ: مَنْ أَخْبَرَكَ؟ قَالَ: «أَخْبَرْتَنِي هَذِهِ فِي يَدَيَّ لِلدِّرَاعِ». قَالَتْ: نَعَمْ، قُلْتُ: إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَضُرَّهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَزَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَلَمْ يُعَاقِبْهَا، وَتَوَفَّى أَصْحَابَهُ الَّذِينَ آكَلُوا مِنَ الشَّاةِ، وَاجْتَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ الَّذِي آكَلَ مِنَ الشَّاةِ، حَجَمَهُ أَبُو هِنْدٍ بِالْقَرْزِ وَالشُّفْرِ، وَهُوَ مَوْلَى لَبَنَى بِنَاصَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ . رَوَاهُ أَبُو ذَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ .

۵۹۳۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل خیبر کی ایک یہودیہ لڑکی نے ایک بھئی ہوئی بکری میں زہر ملایا پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی جانب) ہدیہ بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دستی کا ٹکڑا لیا اور اسے تناول کیا۔ آپ کے صحابہ کرام میں سے ایک جماعت نے بھی آپ کے ساتھ (اسے) کھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے ہاتھوں کو اٹھا لو، کھانا نہ کھاؤ اور آپ نے یہودیہ لڑکی کی طرف پیغام بھیجا اور اسے بلایا۔ آپ نے اس سے کہا کہ تو نے اس (بھئی ہوئی) بکری میں زہر ملایا تھا؟ اس یہودیہ نے دریافت کیا کہ آپ کو کس نے بتایا ہے؟ آپ نے فرمایا، مجھے دستی کے اس ٹکڑے نے بتایا جو میرے ہاتھ میں ہے۔ اس نے اقرار کیا (اور بتایا کہ) میں نے محسوس کیا کہ اگر (یہ شخص) پیغمبر ہے تو زہر اسے نقصان نہ دے گا اور اگر (یہ) پیغمبر نہیں ہے تو ہم اس سے آرام پا جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف کر دیا اور اسے کچھ سزا نہیں دی نیز آپ کے وہ صحابہ کرام جنہوں نے بکری کا گوشت کھایا تھا وہ فوت ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کندھے پر اس زہر کی وجہ سے سینگیں لگوائیں۔ آپ کو ابو ہند نے سینگیں لگائیں اور چھری کے ساتھ پھینچنے لگے، یہ شخص انصار (قبیلہ) سے بنو بیاضہ کا غلام تھا (ابوداؤد، دارمی) وضاحت: اس روایت میں ہے کہ آپ نے اسے معاف کر دیا جبکہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے اس کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ ان دونوں کے درمیان مطابقت کی صورت یہ ہے کہ پہلے تو آپ نے اس یہودیہ کو معاف کر دیا لیکن جب بشر بن براۓ صحابی یہ زہر آلود گوشت کھانے سے فوت ہو گئے تو آپ نے اس عورت کو قصاص کے طور پر قتل کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اُسے قتل کر دیا گیا (مرقاۃ جلد ۱ صفحہ ۲۱۵)

۵۹۳۲۔ (۶۵) وَهَنَ سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَاطْنَبُوا السَّيْرَ حَتَّى كَانَ عَشِيَّةً، فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي طَلَعْتُ عَلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا، فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ — عَلَى بُكْرَةٍ أَبْنِهِمْ يَظْفَعُهُمْ وَنَعْمُهُمْ، اجْتَمَعُوا إِلَى حُنَيْنٍ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: «تِلْكَ غَيْبَةُ الْمُسْلِمِينَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى» ثُمَّ قَالَ: «مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ؟» قَالَ أَسْرُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: «إِزْكَبْ» فَرَكِبَ قَرَسًا لَهُ. فَقَالَ: «اسْتَقْبِلْ هَذَا الشَّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي أَغْلَاهُ» فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِلَى مُصَلَّاهُ، فَرُكِعَ رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: «هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ؟» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا حَسَسْنَا، فَتَوَبَّ بِالصَّلَاةِ —، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي يُلْتَفِتُ إِلَى الشَّعْبِ، حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: «أَبَشِّرُوا، فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ» فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلَى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي

الشَّيْبِ، فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ، حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى هَذَا الشَّيْبِ، حِينَئِذٍ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشَّيْبَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ نَزَلْتُ اللَّيْلَةَ» قَالَ: لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِي حَاجَةٍ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۹۳۲: سَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میت میں جنگ خیم کے لیے روانہ ہوئے۔ وہ لمبا عرصہ چلتے رہے یہاں تک کہ شام کا وقت ہو گیا۔ اس دوران ایک گھوڑا سوار آیا۔ اس نے بتایا 'اے اللہ کے رسول! میں فلاں فلاں پہاڑ پر پہنچا' وہاں میں نے ہوازن کے لوگوں کو پایا کہ ان کے سب مرد، عورتیں اور چارپائے خیم (مقام) میں جمع ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا 'انشاء اللہ کل کے دن یہ مال قیمت مسلمانوں کا ہو گا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا 'آج رات کون شخص (ہماری) گھرائی کرے گا؟ انس بن ابی حمزہ غفوی نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! میں (حاضر) ہوں۔ آپ نے فرمایا 'سوار ہو جا۔ چنانچہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا۔ آپ نے (اسے) حکم دیا کہ اس گھاٹی کی اونچائی پر چلا جا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کی ادائیگی کے لیے) مسجد کی جانب نکلے آپ نے (ہجری) ستیسی ادا کیں۔ اس کے بعد آپ نے دریافت کیا 'کیا تم نے اپنے شاہ سوار (کی حرکت) کو محسوس کیا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! ہم نے (بالکل) محسوس نہیں کیا۔ پھر نماز کی تکبیر مکی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت کرائی۔ آپ (نماز ادا کرتے ہوئے) گھاٹی کی جانب کن انھیں سے دیکھ رہے تھے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا 'خوش ہو جاؤ (اس لیے) کہ تمہارا شاہ سوار آگیا ہے۔ چنانچہ ہم نے گھاٹی کے درختوں کے درمیان دیکھنا شروع کیا تو اچانک وہ نمودار ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بتایا کہ میں روانہ ہوا یہاں تک کہ میں گھاٹی کی بلندی پر چلا گیا' جہاں کا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں کا جائزہ لیا' مجھے کوئی شخص نظر نہ آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا آج رات تو (سواری سے) اترا تھا؟ اس نے نفی میں جواب دیتے ہوئے واضح کیا (اور کہا کہ) البتہ نماز ادا کرنے یا قضائے حاجت کے لیے (اترا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'تھو پر کچھ حرج نہیں اگر اس کے بعد تو کوئی عمل نہ کرے یعنی تیرے لیے آج کا یہی عمل کافی ہے (ابو داؤد)

۵۹۳۳ - (۶۶) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِشَرَابٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَدْعُ اللَّهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَضَمَّهِنَّ، ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، قَالَ: وَخُذْهُنَّ فَاجْعَلِي فِي مَزْوَدِكَ، كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَادْخِلِي فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْتَرُهُ نَتْرَاءً، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْطِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنَطْعِمُ، وَكَانَ لَا يَفَارِقُ حَقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمُ قُبُلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند کجوریں لایا اور میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! آپ ان میں برکت کی دعا فرمائیں۔ آپ نے انہیں (اپنے ہاتھ میں) پکڑا اور اس کے بعد میرے لئے ان میں برکت کی دعا کی۔ آپ نے فرمایا 'تم انہیں لے کر اپنے تھیلے میں رکھو جب تم ان میں سے کچھ لینا چاہو تو اس تھیلے میں اپنا ہاتھ داخل کر کے کجوریں لے لیا کرنا لیکن اسے جھاڑنا نہیں۔ (ابوہریرہ کہتے ہیں) بلاشبہ ان کجوروں میں سے میں نے اتنے اتنے دن اللہ کے راستے میں دیئے، ہم ان سے خود بھی کھاتے اور (دوسروں کو بھی) کھلاتے اور وہ تھیلا میری کمر سے کبھی الگ نہیں ہوتا تھا لیکن ٹھکان کی شادت کے دن وہ تھیلا ضائع ہو گیا (تفدی)

وضاحت: دن ساتھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع میں پونے تین سیر کجوریں ہوتی ہیں۔ اس طرح ایک دن چار من پانچ سیر کا ہوا۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مجزہ تھا کہ چند کجوروں میں اس قدر برکت ہوئی۔

الفصل الثالث

۵۹۳۴- (۶۷) ابن عباس، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَشَاوَزَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً يَمَكَّةَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا أَصْبَحَ فَأَنْتَبِهْ بِاللَّوْثَانِ - يُرِيدُونَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلِ اقْتُلُوهُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلِ أَخْرِجُوهُ، فَاطْلَعَ اللَّهُ نَبِيَّهُ ﷺ - عَلَى ذَلِكَ، فَبَاتَ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى فَرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى لَجَعَ بِالْغَارِ. وَبَاتَ الشُّرَكُوكُنْ يَخْرُسُونَ عَلَيْهِ يَحْسَبُونَهُ النَّبِيَّ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحُوا نَارُوا عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَوْا عَلَيْهِ رَدَّ اللَّهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوا: أَيْنَ صَاحِبُكَ هَذَا، قَالَ: لَا أَدْرِي. فَاقْتَضَوْا أَثَرَهُ، فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ، فَصَعِدُوا الْجَبَلَ، فَمَرَوْا بِالْغَارِ، فَرَأَوْا عَلَى بَابِهِ نَسِجَ الْعَنْكَبُوتِ فَقَالُوا: لَوْ دَخَلْ هُنَا لَمْ يَكُنْ نَسِجَ الْعَنْكَبُوتِ عَلَى بَابِهِ -، فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل

۵۹۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک رات (دارالندوہ میں) قریش نے آپ کے خلاف مشورہ کیا ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ صبح سویرے اس شخص کو پاہر سلاسل کر دو۔ ایک نے کہا (نہیں) بلکہ اسے موت کے گھاٹ اتار دو۔ تیسرے شخص نے کہا (نہیں) بلکہ اسے (ذلیل کر کے) ملک بدر کر دو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (ان کی) اس سازش سے مطلع کر دیا۔ اس رات علی آپ کے بستر سوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم لنگے آپ کے قار میں چلے گئے اور مشرکین مکہ رات بھر علی پر پہرہ دیتے رہے وہ سمجھتے رہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ انہوں نے صبح کے وقت آپ پر حملہ کر دیا جب انہوں نے دیکھا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کی سازش کو ناکام بنا دیا۔ انہوں نے (علی سے) دریافت کیا 'تمہارے ساتھی کہاں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی سازش کو ناکام بنا دیا۔

ہیں؟ علیؑ نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد انہوں نے آپؐ (کے قدموں) کے نشانات کا پیچھا کیا جب وہ (ثور) پہاڑ کے پاس پہنچے تو (نشانات) کا معاملہ ان پر مشتبہ ہو گیا، چنانچہ وہ پہاڑ پر چڑھے اور غار (ثور) کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے غار کے دروازے پر کھڑی کا جلا دیکھا۔ انہوں نے کہا، اگر وہ اس میں داخل ہوئے ہوتے تو غار کے دروازے پر کھڑی کا جلا نہ ہوتا چنانچہ آپؐ غار میں تین رات ٹھہرے (احمد)

۵۹۳۵ - (۶۸) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَذَا مِنْ الْيَهُودِ». فَجَمَعُوا لَهُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي سَأَلْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصْذِقُونَ عَنْهُ؟». قَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَبُوكُمْ؟» قَالُوا: «فُلَانٌ». قَالَ: «كَذَبْتُمْ، بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ». قَالُوا: صَدَقْتَ وَبَرَزْتَ. قَالَ: «فَهَلْ أَنْتُمْ مُصْذِقُونَ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟». قَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهُ فِي آيِنَا فَقَالَ لَهُمْ: «مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟» قَالُوا: نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلَفُونَا فِيهَا. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اخْسَأُوا فِيهَا، وَاللَّهِ لَا تَخْلَفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ أَنْتُمْ مُصْذِقُونَ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟». فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ. قَالَ: «هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سَمًّا؟». قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «فَمَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ؟» قَالُوا: أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ تَشْتَرِيحَ مِنْكَ، وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَضُرَّكَ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری ہدیہ دی گئی جس میں زہر (لایا گیا) تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہاں جتنے یہودی ہیں انہیں میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ انہیں آپؐ کے پاس لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ میں تم سے ایک چیز کے بارے میں دریافت کرتا ہوں، کیا تم مجھے سچ بچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا ہاں، اے ابو القاسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ تمہارا جدِ اعلیٰ (کون تھا؟ انہوں نے بتایا، فلاں تھا۔ آپؐ نے واضح کیا کہ تم جھوٹ کہتے ہو بلکہ تمہارا جدِ اعلیٰ فلاں تھا۔ انہوں نے کہا، آپؐ سچ کہتے ہیں۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ اگر میں تم سے ایک بات دریافت کروں تو کیا تم مجھے اس چیز کے بارے میں سچ بچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا، ہاں، اے ابو القاسم! اور اگر ہم آپؐ کے پاس جھوٹ کہیں گے تو آپؐ کو معلوم ہو جائے گا جیسا کہ آپؐ کو ہمارے جدِ اعلیٰ کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا کہ دوزخی کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، ہم دونوں میں تمہارا عرصہ رہیں گے، پھر ہمارے بعد تم (جہنم میں) داخل ہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ہی دونوں میں ذلیل ہوتے رہو گے، اللہ کی قسم! ہم کبھی بھی دونوں میں تمہارے بعد نہیں جائیں گے۔ اس کے بعد آپؐ نے دریافت کیا، کیا تم مجھے ایک چیز کے بارے میں سچ بچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا، ہاں،

اے ابوالقاسم! آپ نے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس بکری (کے گوشت) میں زہر شامل کیا تھا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا کہ تمہیں اس (فصل) پر کس نے مجبور کیا؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارا ارادہ یہ تھا اگر آپ جموٹے ہوں گے تو ہم آپ سے راحت حاصل کریں گے اور اگر آپ سچے ہوں گے تو زہر آپ کو نقصان نہیں پہنچائے گا (بخاری)

۵۹۳۶۔ (۶۹) وَهْنٌ عَمْرُو بْنُ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا، حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَتَزَلَّ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرِ، فَخَطَبَنَا، حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ تَزَلَّ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرِ، حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَأَعْلَمْنَا أَحَقُّقْنَا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۳۶: عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک روز فجر کی نماز پڑھائی۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ نے ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ منبر سے (نیچے) اترے آپ نے نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ ہمیں وعظ فرماتے رہے یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تو آپ منبر سے اترے اور آپ نے (عصر کی) نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپ نے ہمیں وہ تمام باتیں بتائیں جو قیامت تک (دور پذیر) ہونے والی تھیں۔ عمرو بن اخطب نے بیان کیا کہ ہم میں سے زیادہ معلومات اس شخص کے پاس ہیں جس نے ہم میں سے انہیں زیادہ محفوظ رکھا (مسلم)

۵۹۳۷۔ (۷۰) وَهْنٌ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا: مَنْ أَذَّنَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْحِجْرِ لَيْلَةَ اسْتَمْعَمُوا الْقُرْآنَ؟ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِيكَ - يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ - أَنَّهُ قَالَ: أَدْنَتْ بِهِمْ شَجَرَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۳۷: معن بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے مسروق سے دریافت کیا کہ جس رات جتنوں نے قرآن پاک کی تلاوت کو سنا تھا تو کس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تھی؟ مسروق نے کہا کہ مجھے تمہارے والد یعنی عبد اللہ بن مسعود نے بتایا تھا کہ آپ کو ایک درخت نے اس کی اطلاع دی تھی (بخاری، مسلم)

۵۹۳۸۔ (۷۱) وَهْنٌ أَنَسِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عُمَرَ بْنِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَنَافَا الْهَلَالَ، وَكُنْتُ رَجُلًا خَدِيدَ الْبَصِيرِ، - فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَأَاهُ غَيْرِي، فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ: أَمَا تَرَاهُ؟ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ، قَالَ: يَقُولُ عُمَرُ: سَارَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْتِي عَلَى فِرَاشِي، ثُمَّ أَنَا يَحْدِثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ

يَا لَأَمْسٍ، يَقُولُ: «هَذَا مَصْرَعٌ فَلَانٌ عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَهَذَا مَصْرَعٌ فَلَانٌ عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ». قَالَ عُمَرُ: وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَجُعِلُوا فِي بَشَرٍ، بَغْضَهُمْ عَلَيَّ بَعْضٌ، فَأَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: «يَا فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ! وَيَا فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ! هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا؟ فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا». فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا؟ فَقَالَ: «مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ، غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۳۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے، ہم نے چاند دیکھنے کی کوشش کی، میں تیز نظر والا تھا میں نے چاند دیکھ لیا لیکن میرے علاوہ کوئی شخص یہ نہیں کہتا تھا کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ چنانچہ میں نے عمر سے کہنا شروع کیا کہ آپ کو چاند نظر نہیں آیا؟ انہوں نے کوشش کی لیکن انہیں چاند نظر نہ آیا۔ انس کہتے ہیں کہ عمر کہنے لگے کہ عنقریب میں بستر پر لیٹے ہوئے چاند دیکھ لوں گا۔ بعد ازاں عمر نے ہمیں بدر کے متحولوں کے بارے میں بتاتے ہوئے واضح کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اگلے دن جنگ بدر میں قتل ہونے والے لوگوں کے ہلاکت کے مقامات دکھاتے ہوئے فرمایا تھا کہ انشاء اللہ کل کے دن یہاں فلاں شخص ہلاک ہو گا اور ان شاء اللہ کل یہاں فلاں شخص ہلاک ہو گا۔ عمر نے بیان کیا، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ بھیجا ہے، وہ ان مقامات سے ادھر ادھر ہلاک نہ ہوئے جن کا تعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ عمر نے بیان کیا کہ انہیں کنوئیں میں ایک دوسرے کے اوپر گرا دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے اور آپ نے انہیں (مخاطب کیا اور) کہا، اے فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں! کیا اللہ اور اس کے رسول نے تم سے جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے معلوم کر لیا ہے؟ بلاشبہ میں نے اس چیز کو سچا پایا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ عمر نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ”آپ ایسی باتوں سے کیسے کلام کر رہے ہیں، جن میں روح نہیں ہے“ آپ نے فرمایا: ”جو بات میں کہتا ہوں انہیں تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو، البتہ اتنی بات ہے کہ وہ مجھے کچھ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے“ (مسلم)

۵۹۳۹- (۷۲) وَهَذَا أَيْبَسَةُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، عَنْ أَبِيهَا، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى زَيْدٍ يَعُوذُهُ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهِ، قَالَ: «لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَأْسٌ، وَلَكِنْ كَيْفَ لَكَ إِذَا عَمِرْتَ تَعْدِي فَعَمِيَتْ؟». قَالَ: أَخْتَسِبُ وَاضْبِرْ. قَالَ: «إِذَا تَدَخَّلَ الْجَنَّةَ يَغْبِرُ حِسَابٌ». قَالَ: فَعَمِيَتْ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ ثُمَّ مَاتَ.

۵۹۳۹: ”آئینہ بنت زید بن ارقم اپنے والد سے بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زید بن ارقم کی بیماری داری کے لیے ان کے ہاں تشریف لائے کیونکہ وہ بیمار تھے۔ آپ نے (انس سے) کہا کہ تیری بیماری کچھ خطرناک نہیں ہے البتہ (اس وقت) حیرا کیا حال ہو گا کہ جب میرے بعد تیری عمر طویل ہوگی اور تو ٹائیٹا ہو جائے گا؟ زید

بن اَرَقَم نے جواب دیا کہ میں ثواب طلب کرتے ہوئے صبر کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا: چنانچہ تو بلا حساب جنت میں داخل ہو گا۔ راوی نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زید بن اَرَقَم ٹائینا ہو گئے، بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ پٹائی عطا کی پھر وہ فوت ہوئے (بیہقی ولائ کل النبوة)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں نہایت عموماً اور آئینہ روایات مجہول ہیں (تفہیم الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۸۸)

۵۹۴۰۔ (۷۳) وَهْنُ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَقَوَّلَ عَلَى مَا لَمْ أَقُلْ - فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». وَذَلِكَ أَنَّهُ بَعَثَ رَجُلًا، فَكَذَّبَ عَلَيْهِ، فَقَدَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَوُجِدَ مَيِّتًا، وَقَدْ انْشَقَّ بَطْنُهُ، وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النَّبَوَةِ».

۵۹۴۰: أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيَان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایسی بات کہے جو میں نے نہیں کہی ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے اس کا سبب یہ ہے کہ آپؐ نے ایک شخص کو بھیجا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب جھوٹی بات کی نسبت کی، آپؐ نے اس کے حق میں بد دعا کی چنانچہ وہ شخص مردہ پایا گیا اس کا پیٹ پھٹ گیا اور اسے زمین نے بھی قبول نہ کیا (بیہقی ولائ کل النبوة)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں درخت بن ثانیہ راوی مجہول اور وازع بن نافع راوی منکر الحدیث ہے۔

(تفہیم الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۸۸)

۵۹۴۱۔ (۷۴) وَهْنُ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطِيعُهُ، فَاقَطَعَهُ شَطْرَ وَسْقٍ شَعِيرٍ، فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَأَمْرَأَتُهُ وَصِيفُهُمَا خَشِيَ كَالَهُ، فَقَتْنِي، فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۴۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اس نے آپؐ سے غلہ طلب کیا۔ آپؐ نے اسے آدھا دس جڑیے۔ چنانچہ وہ شخص اس کی بیوی اور ان دونوں کا سامان اس سے کھاتے رہے (لیکن) جب اس شخص نے اسے ماپ لیا تو وہ (جلدی) ختم ہو گئے۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم اسے نہ ماپتے تو تم اس سے کھاتے رہتے اور وہ (بیش) تھارے لے باقی رہتا (مسلم)

۵۹۴۲۔ (۷۵) وَهْنُ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ يَقُولُ: «أَوْسِعْ مِنْ قَبْلِ رَجُلِي، أَوْسِعْ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ» فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي أَمْرَأَتِهِ، فَاجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَجِئْنَا بِالطَّعَامِ، فَوَضَعَ يَدَهُ، ثُمَّ وَضَعَ الْقَبْرَ، فَكَكَلُوا، فَنَظَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَلَوُكَ لَقَمَةً فِي فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُحْدِثُ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا».

فَارْسَلَتْ الْمَرْأَةُ تَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى التَّفْنِيعِ - وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيهِ الْغَنَمُ - لِيَشْتَرِيَ لِي شَاةً، فَلَمْ تَوْجَدْ، فَارْسَلْتُ إِلَى جَارِلِي قَدْ اشْتَرَى شَاةً أَنْ يُرْسِلَ بِهَا إِلَيَّ بِسْمِهَا، فَلَمْ يَوْجَدْ، فَارْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَارْسَلْتُ إِلَيْهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَطْعِمِي هَذَا الطَّعَامَ الْأَسْرَى». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۹۳۲: عاصم بن کلب اپنے والد سے وہ ایک انصاری سے بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ (ادا کرنے) کے لیے گئے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر (کے کنارے) قبر کھودنے والے کو وصیت کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ اس کے پاؤں کی جانب سے (قبر) وسیع کرو (اور) اس کے سر کی جانب سے وسیع کرو۔ جب آپ (قبرستان سے) واپس آئے تو آپ کو فوت شدہ انسان کی بیوی کی جانب سے (کھانے کے لیے) بلائے والا آیا، آپ نے دعوت کو قبول فرمایا۔ ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، چنانچہ کھانا لایا گیا۔ آپ نے (کھانے کی جانب) اپنا ہاتھ بڑھایا بعد ازاں صحابہ کرام نے بھی اپنے ہاتھ بڑھائے اور کھانا تناول کیا۔ ہم نے مشاہدہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منہ میں لقمہ سمھا رہے ہیں اور آپ نے فرمایا کہ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ یہ ایسی بکری کا گوشت ہے جسے اس کے مالکوں کی اجازت کے بغیر حاصل کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس عورت نے (آپ کی جانب) پیغام بھیجا، وہ وضاحت کر رہی تھی کہ میں نے بقیع (منڈی) میں پیغام بھیجا (یہ ایسا مقام ہے جہاں بکریوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے) تاکہ میرے لیے بکری خریدی جائے لیکن بکری نہ مل سکی پھر میں نے اپنے پردوسی کی جانب پیغام بھیجا جس نے ایک بکری خرید رکھی تھی کہ وہ اس بکری کو اس کی قیمت لے کر میری جانب بھیجے لیکن وہ شخص موجود نہ تھا۔ پھر میں نے اس کی بیوی کی جانب پیغام بھیجا تو اس نے یہ بکری میری جانب بھیجی (یہ واقعہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو (ابوداؤد، بیہقی دلائل النبوۃ)

وضاحت: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا اس لیے چھوڑ دیا کہ اس عورت نے مالک کی اجازت کے بغیر بکری ذبح کی تھی۔ معلوم ہوا کہ مالک کی اجازت اور قیمت کی ادائیگی کے بغیر کسی چیز کو استعمال میں لانا منع ہے۔ (واللہ اعلم)

۵۹۴۳- (۷۶) وَهَنَ جَزَامُ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ - وَهُوَ أَخُو أُمِّ مَعْبُدٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِئَ أَخْرَجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ، هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَذِلِيلُهُمَا عَبْدُ اللَّهِ اللَّيْثِيُّ، مَرُّوا عَلَى حَبِمْتَى أُمِّ مَعْبُدٍ، فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا، فَلَمْ يُصَيِّنُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ، وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ - مُسْتَبِينَ -، فَظَنَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى شَاةٍ فِي كَسْرٍ - الْحَبِمْتَةُ، فَقَالَ: «مَا هَذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبُدٍ؟» قَالَتْ: شَاةٌ خَلَفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ. قَالَ: «هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟»

قَالَتْ: هِيَ اَجْهَدُ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: «تَأْذِیْنِ لِي اَنْ اَحْلِبَهَا؟» قَالَتْ: بَیِّنْ اَنْتَ وَاَمْنِ اِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلِبْهَا. فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا. وَسَمَّى اللّٰهُ تَعَالٰی، وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِئِهَا، فَتَنَاجَتْ عَلَيْهِ -، وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ، فَدَعَا بِاَنَاءٍ يُرِیضُ الرَّهْطَ -، فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًا، حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ، ثُمَّ سَفَّاهَا حَتَّى رَوِیَتْ، وَسَقَى اَصْحَابَهَا حَتَّى رَوَوْا، ثُمَّ شَرِبَ اَحْرَهُمْ، ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْوٍ، حَتَّى مَلَأَ الْاِنَاءَ، ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا، وَبَاتِئَهَا، وَارْتَحَلُوا عَنْهَا. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ» وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي «الْاِسْتِيعَابِ» وَابْنُ الْجَوَزِيِّ فِي كِتَابِ «الْوَفَاءِ» وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

۵۹۳: حزام بن ہشام اپنے والد سے وہ اپنے دادا نجیش بن خالد سے روایت کرتے ہیں، یہ اُمّ معبد کے بھائی ہیں۔ کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ سے نکلنے کا حکم دیا گیا تو آپؐ مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرما ہوئے (آپؐ کے ساتھ) ابو بکرؓ کا غلام عامر بن فیہر اور ابو بکرؓ کا راہ نما عبد اللہ لیثی تھا۔ جب (یہ سب) اُمّ معبد کے خیموں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس سے گوشت اور کھجوریں دریافت کیں تاکہ اس سے خریدیں لیکن انہوں نے اس کے ہاں ان میں سے کسی چیز کو نہ پایا نیز یہ لوگ کھانے پینے کی چیزوں سے خالی تھے اور قحط سالی میں جلاتھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمے کے کونے میں ایک بکری دیکھی۔ آپؐ نے دریافت کیا، اے اُمّ معبد! اس بکری کا کیا حال ہے؟ اُمّ معبد نے بتایا کہ لاغری نے اس کو بکریوں کے ربوڑ سے پیچھے چھوڑا ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ کیا اس میں کچھ دودھ ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ بکری (دودھ سے) بالکل خالی ہے۔ آپؐ نے فرمایا، کیا تو مجھے اس کا دودھ نکالنے کی اجازت دیتی ہے؟ اس نے کہا، میرا باپ اور میری ماں آپؐ پر فدا ہوں، اگر آپؐ کو اس میں دودھ نظر آتا ہے تو نکال لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کو (اپنے پاس) منگوا لیا اور اپنا ہاتھ اس کے پستانوں پر پھیرا اور بسم اللہ پڑھ کر اُمّ معبد کے لیے اس کی بکری کے حق میں دعا کی چنانچہ بکری نے آپؐ کے لیے اپنے دونوں پاؤں کھول دیے اور دودھ چھوڑ دیا اور جگالی کرنے لگی آپؐ نے ایسا برتن طلب کیا جو جماعت کے لیے کافی ہو۔ آپؐ نے اس سے بہتا ہوا دودھ نکالا یہاں تک کہ برتن پر جھاگ غالب تھی۔ بعد ازاں آپؐ نے اُمّ معبد کو دودھ پلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئیں، پھر آپؐ نے اپنے رفقاء کو پلایا وہ بھی سیراب ہو گئے۔ سب سے آخر میں آپؐ نے بچا پھر آپؐ نے اس سے دوسری بار بلا توقف دودھ نکالا یہاں تک کہ برتن بھر گیا اور اس کو اُمّ معبد کے پاس چھوڑا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اسلام پر بیعت لی پھر سب اس کے ہاں سے روانہ ہوئے (شرح السنہ، ابن عبد البر فی الاستیعاب، ابن الجوزی فی کتاب الوفاء) اس حدیث میں قصہ ہے۔

وضاحت: اُمّ معبد کا مکمل نام عائکہ بنت خالد خزاعیہ ہے۔ حدیث کے آخر میں مذکور قصے سے مراد یہ ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے رفقاء اُمّ معبد سے رخصت ہو گئے تو ان کا خاندان آیا اور دودھ دیکھا تو اس نے سوال کیا کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ اُمّ معبد نے آپؐ کی صفات اور خصائل نہایت فصیح و بلیغ الفاظ میں

بیان کریں۔ ابو نعید نے یہ سن کر کہا کہ یقیناً یہ شخص قریش سے ہو گا اور میں چاہوں کہ اس نبی کی صحبت میں زندگی گزاروں (تفصیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۱۸۸)

بَابُ الْكَرَامَاتِ

(کرامات کے بارے میں)

الفصل الأول

۵۹۴۴ - (۱) عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَسِيدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَادَ بْنَ يَسْرِ تَخَدُّثًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَاجَةٍ لَّهُمَا، حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ، فَبَقِيَ لَيْلَةُ شَدِيدِ الظُّلْمَةِ، ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَنْقَلِبَانِ، وَيَبْدُو كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُصْبَةً، فَأَضَاءَتْ عُصَا أَحَدِهِمَا لَهَا حَتَّى مَشَى فِي ضَوْئِهَا، حَتَّى إِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيقُ أَضَاءَتْ لِأَخَرَ عُصَاهُ، فَمَشَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ضَوْءِ عُصَاهُ حَتَّى بَلَغَ أَهْلَهُ، زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۹۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسید بن حضیر اور عباد بن یسر دونوں اپنے کسی کام کے سلسلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ رات کا کافی حصہ گزر گیا جب کہ وہ رات انتہائی تاریک تھی۔ پھر وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے گھروں کی جانب جانے کے لئے نکلے، ان دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں معمولی سی لاٹھی تھی۔ ان میں سے ایک کی لاٹھی سے روشنی ہوئی، وہ دونوں اس کی روشنی میں چلتے رہے لیکن جب راستے نے ان دونوں کو الگ الگ کر دیا تو دوسرے شخص کی لاٹھی سے بھی روشنی ہوئی، چنانچہ وہ دونوں اپنی اپنی لاٹھی کی روشنی میں چلتے ہوئے اپنے گھر پہنچے (بخاری)

وضاحت: کسی مسلمان پر میرزا گار انسان سے جو افعال وقوع پذیر ہوں اور وہ عادت کے مطابق نہ ہوں بلکہ خلاف عادت ہوں اور وہ انہیں دکھانے کا بھی دعویٰ نہ کرتا ہو تو انہیں کرامات کہا جاتا ہے جیسا کہ مریم علیہا السلام کو بغیر کسی مرد کے قریب آنے سے حمل ٹھہر گیا اور عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے، پھر انہیں بلا اسباب رزق ملتا رہا۔ نیز اصحاب کف عار میں تین سو سال سے زیادہ عرصہ سوتے رہے، اس اثنا میں وہ کسی ظاہری آفت سے دوچار نہ ہوئے۔ اسی طرح آصف بن برخیا نے بقیس کے تخت کو آنکھ جھپکنے سے پہلے حاضر کر دیا۔ یہ سب کرامات ہیں، ان میں دعویٰ نہیں ہوتا جبکہ پیغمبروں کے معجزات میں دعویٰ اور پہنچ ہوتا ہے اور اگر کسی کا فرقہ باز شخص

سے عادت کے خلاف کوئی کام سرزد ہو جائے تو اسے استدرراج کہا جاتا ہے جیسا کہ دجال سے بظاہر محیرا عقل کرشمے صادر ہوئے۔

۵۹۴۵ - (۲) وَهْنُ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَ أَحَدُ دُعَابِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: مَا أَرَانِي إِلَّا مَفْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَإِنْ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا. فَاصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ، وَذَفَنَتْهُ مَعَ أَخْرِفِي قَبْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۴۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب جنگِ اُحد وقوع پذیر ہوئی تو رات کو میرے والد نے مجھے بلایا اور کہا کہ میں اپنے بارے یہ محسوس کرتا ہوں کہ میرا شمار ان پہلے مقتولوں میں ہو گا جو آپ کے صحابہ کرام میں سے شہادت سے سرفراز ہوں گے اور میں اپنے پیچھے کسی شخص کو نہیں چھوڑ رہا ہوں جو مجھے تجھ سے زیادہ عزیز ہو البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تو مجھے اپنے آپ سے بھی) زیادہ پیارے ہیں نیز مجھ پر قرض ہے جو تمہیں قرض ادا کرنا ہو گا اور اپنی بہنوں کے بارے میری وصیت کا خیال رکھنا کہ ان سے نیکی کرنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ (اپنی پیش گوئی کے مطابق) سب سے پہلے شہید ہوئے اور میں نے انہیں ایک دوسرے شخص کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کیا (بخاری)

وضاحت: جابر رضی اللہ عنہ کے والد عبداللہ کی کرامت تھی کہ انہیں شہادت کا رتبہ پانے سے متعلق پہلے خبر ہو گئی۔ عبداللہ کو جس صحابی کے ساتھ دفن کیا گیا وہ عمرو بن جموح تھے وہ رشتے کے اعتبار سے جابر کے بہنوئی بھی تھے معلوم ہوا کہ ضرورت کے مطابق دو دو آدمیوں کے لیے ایک قبر یا بہت سے آدمیوں کے لیے اجتماعی قبر بنائی جاسکتی ہے۔ (تفہیم الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۸۳)

۵۹۴۶ - (۳) وَهْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أَتَانَا فَقَرَاءَ، وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ». وَإِنَّا بَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَأَنْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشْرَةٍ، وَإِنَّا بَا بَكْرٍ تَعَشَى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَيْتَ حَتَّى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَيْتَ حَتَّى تَعَشَى النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ. قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: مَا حَبَسَكَ عَنْ أَصْيَافِكَ؟ قَالَ: أَوْ مَا عَشِيَّتِيهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوَا حَتَّى تَجِيءَ، فَعُضِبَ. وَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا، فَحَلَفَتِ الْمَرْءَةُ أَنْ لَا تَطْعَمَهُ، وَحَلَفَ الْأَصْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمُوهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَانَ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ، فَدَعَا بِالطَّعَامِ، فَأَكَلَ وَآكَلُوا، فَجَعَلُوا لَا يَزْفَعُونَ لِنِعْمَةِ إِلَّا رَبَّتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا. فَقَالَ لِمَرْأَتِهِ: يَا أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ! مَا هَذَا؟ قَالَتْ: وَفَرَّةٌ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَا أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ، فَأَكَلُوا، وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا. مُتَّفَقٌ.

عَلَيْهِ

وَذَكَرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ فِي «الْمُعْجَزَاتِ».

۵۹۳۶: عبد الرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے) اصحابِ صفہ فقیر لوگ تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا کہ جس شخص کے پاس دو انسانوں کا کھانا ہے وہ تیرے شخص کو (ان میں سے) لے جائے اور جس شخص کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچویں یا چھٹے شخص کو ان میں سے لے جائے جبکہ ابوبکرؓ تین افراد کو اپنے ساتھ لے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ دس افراد کو لے گئے نیز ابوبکرؓ نے رات کا کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کھایا۔ بعد ازاں ابوبکرؓ (وہاں) رک گئے یہاں تک کہ کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی پھر وہ (آپ کے گھر) واپس لوٹے اور وہیں رکے رہے حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا۔ رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد جس قدر اللہ نے چاہا ابوبکرؓ (اپنے گھر) آئے۔ ان کی بیوی نے دریافت کیا کہ آپ کو کس چیز نے آپ کے مسلمانوں سے دور رکھا؟ انہوں نے دریافت کیا کہ کیا تو نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ ابوبکرؓ کی بیوی نے جواب دیا کہ انہوں نے اس وقت تک کھانا کھانے سے انکار کیا ہے کہ جب تک آپ نہ آجائیں۔ (اس کی یہ بات سن کر) ابوبکرؓ ناراض ہو گئے اور کہا، اللہ کی قسم! میں بالکل کھانا نہیں کھاؤں گا۔ ان کی بیوی نے قسم اٹھا کر کہا کہ وہ بھی کھانا نہیں کھائے مگر اور مسلمانوں نے بھی قسمیں اٹھائیں کہ وہ بھی کھانا نہیں کھائیں گے۔ ابوبکرؓ نے (نادم ہو کر) کہا کہ یہ قسم شیطان کی جانب سے ہے۔ پھر ابوبکرؓ نے کھانا کھایا اور ساتھ مسلمانوں نے بھی کھانا تناول کیا۔ وہ جب ایک لقمہ اٹھاتے تو نیچے اس سے زیادہ ہو جاتا تھا۔ ابوبکرؓ نے اپنی بیوی سے کہا، اے بنو فراس کی بہن! یہ کیا (عجیب بات) ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! اب یہ کھانا پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔ ان سب نے کھانا تناول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھی کھانا بھیجا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپؐ نے بھی اس سے تناول کیا (بخاری مسلم) اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ہم کھانے میں سے ٹہنجان اللہ کی آواز سنتے رہے کا ذکر معجزات کے باب میں ہو چکا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي

۵۹۴۷۔ (۴) عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ — أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۵۹۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نجاشی (حبشہ کا بادشاہ) فوت ہوا تو ہم (آپس میں) باتیں کیا کرتے تھے کہ اس کی قبر پر روشنی دکھائی دی جاتی ہے (ابو داؤد)

۵۹۴۸ - (۵) وَمَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا أَرَادُوا غُسْلَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا: لَا تَدْرِي أُنَجِّدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نَجَّيْتُمَا أَمْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ؟ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللَّهُ عَلَيْهِمُ التَّوَمَّ، حَتَّى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَدَقَّتْهُ فِي صَدْرِهِ، ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنَ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ؟ إغْسِلُوا النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ، فَقَامُوا، فغَسَلُوهُ وَعَلَيْهِ قِمِيصُهُ، يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقِمِيصِ وَيَذْلُكُونَهُ بِالْقِمِيصِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۹۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (صحابہ کرام) نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے جسم مبارک) سے آپ کے کپڑے اتاریں جیسا کہ ہم اپنے مردوں سے کپڑا اتار لیتے ہیں یا ہم آپ کے کپڑوں سمیت ہی غسل دے دیں؟ جب صحابہ کرام نے اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند کو مسلط کر دیا یہاں تک کہ ان میں سے ہر شخص کی ٹھوڑی اس کے سینے میں تھی (یعنی سو گئے) اس کے بعد گھر کے کونے سے ان کے ساتھ ایک شخص ہم کلام ہوا۔ صحابہ کرام کو کچھ علم نہیں کہ وہ شخص کون تھا؟ (اور اس نے کہا کہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں سمیت غسل دو چنانچہ وہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے آپ کو غسل دیا (جبکہ) آپ کا قمیص آپ (کے جسم پر تھا) قمیص کے اوپر سے پانی گرا رہے تھے اور آپ کے بدن کو قمیص سے ہی مل رہے تھے (یعنی دلائل النبوۃ)

۵۹۴۹ - (۶) وَهَنَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْطَأَ الْجَيْشَ بِأَرْضِ الرُّومِ أَوْ أَسِرَ، فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ، فَإِذَا هُوَ بِالْأَسَدِ. فَقَالَ: يَا أَبَا الْحَارِثِ! - أَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، كَانَ مِنْ أَمْرِي كَيْتٌ وَكَيْتٌ، فَأَقْبَلَ الْأَسَدُ، لَهُ بَضْبَصَةٌ - حَتَّى قَامَ إِلَى جَنْبِهِ، كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا أَهْوَى إِلَيْهِ -، ثُمَّ أَقْبَلَ يَنْفِثُ إِلَى جَنْبِهِ حَتَّى بَلَغَ الْجَيْشَ، ثُمَّ رَجَعَ الْأَسَدُ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السَّنَةِ».

۵۹۴۹: ابْنُ الْمُنْكَدِرِ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام سَفِينَةُ روم کے علاقے میں لشکر سے (راست) بھول گیا یا وہ قید کیا گیا، وہ نکل کر بھاگ رہا تھا اور لشکر کو تلاش کر رہا تھا۔ اچانک وہ ایک شیر کے بالمقابل ہوا۔ سَفِينَةُ نے (شیر کو مخاطب کرتے ہوئے) کہا: ابو حارث! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں، میرا معاملہ ایسا ہے (کہ میں راست) بھول گیا ہوں چنانچہ شیر اپنی دم ہلاتا ہوا آیا اور وہ سَفِينَةُ کے قریب کھڑا ہو گیا۔ شیر جب کسی (جانب سے) آواز کو سنتا تو ادھر کو چلا جاتا پھر سَفِينَةُ کی طرف چلتا ہوا آ جاتا یہاں تک کہ سَفِينَةُ لشکر میں پہنچ گیا پھر شیر واپس لوٹ گیا (شرح السنۃ)

۵۹۵۰ - (۷) وَهَنَ أَبِي الْجَوْزَاءِ، قَالَ: قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَخَطَّ شَدِيدًا، فَشَكُّوا إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: أَنْظَرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ، فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُوًى إِلَى السَّمَاءِ، حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ

وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَفْفٌ. فَمَطَرُوا مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ، وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ، حَتَّى تَفْتَقَتْ مِنَ الشَّحْمِ، فَسَمِيَ عَامُ الْفَتْحِ، رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۵۹۵۰: ابو الجوزاء بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے باشندے شدید قسم کے قحط سے دوچار ہوئے، انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی۔ عائشہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں سے آسمان کی جانب سوراخ کھدنا کہ آپ اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ ہو چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر بھدست بارش ہوئی، جس کی وجہ سے گھاس اُگ آئی اور اونٹ موٹے تازے ہو گئے یہاں تک کہ چربی کے سبب (ان کے پهلوی) پھول گئے، اس سال کا نام عام الفتح یعنی خوش حالی کا سال رکھا گیا (داری)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے اور شیخ محمد بشیر نسائی نے اس واقعہ کو باطل ثابت کیا ہے (الترغی علی ابی بکر ص ۶۸، میناء الانسان عن وثوقیہ الشیطان ص ۲۵)

۵۹۵۱- (۸) وَهْنٌ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ - لَمْ يُؤْذَنْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يَقُمْ -، وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيدُ بْنُ الْمُشَيْبِ الْمَسْجِدَ، وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتُ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۵۱: سعید بن عبد العزیز بیان کرتے ہیں کہ جب "حرہ" کا واقعہ ہوا تو تین دن تک مسجد نبوی میں اذان نہیں ہوئی اور نہ اقامت کی گئی اور نہ ہی سعید بن مسیب مسجد سے باہر نکلے سعید بن مسیب نماز کے اوقات کو ایک دمیں آواز سے پہچانتے جو انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سے سنائی دیتی تھی (داری)

۵۹۵۲- (۹) وَهْنٌ ابْنُ خَلْدَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِينَ، وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ، وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي كُلِّ سَنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ فِيهَا رَيْحَانٌ - يَجِيءُ مِنْهُ رَيْحُ الْمِسْكِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۵۹۵۲: ابوخلدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو العالیہ سے پوچھا، کیا انس رضی اللہ عنہ نے احادیث سنی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ انس نے دس سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی۔ انس کا ایک باغ تھا جو سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا نیز اس باغ میں ریحان کا درخت تھا جس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۵۹۵۳- (۱۰) هْنُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ عَمْرٍو، بَنِي

نُفِّلَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، خَاصَمَتُهُ أَرْوَى بِنْتُ أُوَيْسٍ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكِيمِ ، وَادْعَتْ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا ، فَقَالَ سَعِيدٌ : أَنَا كُنْتُ أَخَذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : « مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طُورَفَهُ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ » فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ : لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هَذَا . فَقَالَ سَعِيدٌ : اَللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةٌ فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ — فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا ، وَيَنْمَاهِي تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وفی روایتِ لمسلم عن مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ ، وَأَنَّهُ رَأَاهَا عَمِيَاءُ تَلْتِمِسُ الْجُدْرَ ، تَقُولُ : أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدٍ ، وَأَنَّهُمَا مَرَّتْ عَلَى بَيْرُفِي الدَّارِ الَّتِي خَاصَمَتُهُ فِيهَا — ، فَوَقَعَتْ فِيهَا ، فَكَانَتْ قَبْرَهَا .

تیسری فصل

۵۹۵۳: عروہ بن زہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل (ان کا شمار عشرہ مبشور میں ہوتا ہے) سے اُروائی بنتِ اُوس کا جھگڑا ہو گیا ' اُروائی بنتِ اُوس اس معاملے کو مروان بن حکم کے پاس لے گئی اور اس نے دعویٰ کیا کہ سعید نے اس کی زمین کے کچھ حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ سعید نے کہا کہ میں کس طرح اس کی زمین کا کچھ حصہ ظلم کے ساتھ چھین سکتا ہوں جبکہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ مروان نے کہا کہ آپ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ سعید نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ' آپ نے فرمایا ' جو شخص (کسی سے) ایک ہاشٹ زمین ظلم کے ساتھ چھین لیتا ہے تو اس کی گردن میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔ مروان نے سعید سے کہا کہ میں اس کے بعد آپ سے دلیل کا مطالبہ نہیں کروں گا۔ سعید نے کہا ' اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر اور اسے اس کی زمین میں (جس کا اس نے دعویٰ کیا ہے) مار ڈال۔ عروہ نے بیان کیا کہ مرے سے پہلے اس عورت کی بصارت ختم ہو گئی اور وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ اچانک ایک گڑھے میں گری اور مر گئی (بخاری مسلم)

اور مسلم کی روایت میں محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر سے اس کی ہم معنی روایت ذکر ہوئی ہے کہ محمد بن زید نے اس عورت کو دیکھا کہ وہ اندھی ہو گئی ' دیواروں کو ٹوٹتی اور کہا کرتی کہ مجھے سعید کی بددعا لگی ہے اور وہ عورت اپنے گھر کے ایک کنویں کے پاس سے گزری جس کے بارے میں وہ جھگڑی تھی ' وہ کنواں اس کی قبر بنی۔

۵۹۵۴ - (۱۱) وَهْنِ ابْنِ عُمَرَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَّةَ ، فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ ، فَجَعَلَ يَصْنَعُ : يَا سَارِيَّةُ ! الْجَبَلُ . فَقَدِمَ رَسُولٌ مِنْ

الْحَبِشَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَقِينَا عَدُوَّنَا فَهَرَمُونَا، فَإِذَا بِصَاحِبِ يَصْبَحُ: يَا سَارِي! الْجَبَلُ. فَاسْتَدْنَا ظُهُورَنَا إِلَى الْجَبَلِ، فَهَرَمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيهِ دَلَالِيلُ التَّبَوُّةِ.

۵۹۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے ایک لکڑی کے ٹکڑے پر ایک شخص کو امیر مقرر کیا جس کو ساریہ کہا جاتا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ عمرؓ خطبہ دے رہے تھے، وہ چلانے لگے، اے ساری! پہاڑ (کی جانب پیٹھ کر) اس واقعہ کے بعد) ایک قاصد لکڑی سے آیا، اس نے کہا، اے امیر المؤمنین! ہم سے ہمارے دشمن ملے، انہوں نے ہمیں شکست سے ہٹا کر کیا۔ اچانک ہم نے کسی چلانے والے کی آواز سنی (جو کہہ رہا تھا) اے ساری! پہاڑ (کی جانب پیٹھ کر) چنانچہ ہم نے اپنی پیٹھ پہاڑ کی جانب کر دی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے ہٹا کر کیا (یعنی دلائل التبوۃ)

۵۹۵۵ - (۱۲) وَهَنَ نَبِيَّهُ بَيْنَ وَهَبٍ. أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، فَذَكَرَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ كَعْبٌ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ الْإِنْرَلُ سَعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَخُفُّوا بِقَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ، وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا غَرَجُوا وَهَبَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ - خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُونَهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۵۵: نَبِيَّهُ بَيْنَ وَهَبٍ بیان کرتے ہیں کہ کعب احبارؓ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو (مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے) رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کے اوصاف) کا تذکرہ کیا۔ کعب احبار نے بیان کیا کہ ہر روز (آسمان سے) ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں، وہ اپنے پروں کو (اڑنے کے لیے) قبر کے گرد مارتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُود بھیجتے ہیں۔ جب شام کا وقت آتا ہے تو فرشتے آسمان کی جانب چڑھتے ہیں اور ان کی تعداد کے برابر اترتے ہیں اور وہ بھی ان کی طرح کرتے ہیں یہاں تک کہ جب (قیامت کے دن) آپؐ سے زمین پھٹے گی تو آپؐ ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں نکلیں گے، وہ آپؐ کو گھیرے ہوں گے (داری)

بَابُ هِجْرَةِ الرَّسُولِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَوَفَاتِهِ

(مکہ مکرمہ سے صحابہ کرام کی ہجرت اور آپ کی وفات)

الفصل الأول

۵۹۵۶- (۱) عَنْ الْبَرَاءِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَجَعَلَا يَقْرَأَانَا الْقُرْآنَ، ثُمَّ جَاءَ عُمَارُ بْنُ لَبْلَلٍ وَسَعْدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي عَشْرَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَمَا زَايَتْ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَحًا بِشَيْءٍ، فَرَحَهُمْ بِهِ، حَتَّى رَأَيْتُ الْوَلِيدَ وَالصَّبِيَّانَ يَقُولُونَ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ جَاءَ، فَمَا جَاءَ حَتَّى قَرَأْتُ: ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ فِي سُورٍ مِثْلِهَا مِنَ الْمُتَفَصَّلِ.. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۹۵۶: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے سب سے پہلے پہل جو لوگ ہمارے پاس آئے وہ مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم تھے وہ دونوں ہمیں قرآن پاک پڑھاتے تھے۔ ان کے بعد عمارؓ، بلالؓ اور سعدؓ آئے۔ بعد ازاں عشرين صحابہ کرام کی معیت میں آئے، ان کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ (براء کہتے ہیں کہ) میں نے مدینہ منورہ کے لوگوں کو کسی بات پر اس قدر خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا، جس قدر وہ آپ کی آمد پر خوش ہوئے۔ حتیٰ کہ میں نے لونڈیوں اور بچوں کو دیکھا وہ (فرط مسرت سے با آواز بلند) کہہ رہے تھے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ اور میں آپ کے تشریف لانے سے پہلے ہی میں (سورۃ) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور اس جیسی دیگر مفصل سورتیں پڑھ کر یاد کر چکا تھا (بخاری)

۵۹۵۷- (۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «أَنْ عَبْدًا خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَهُ أَنْ يُزَيِّنَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ، فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ قَالَ: فَذَيْنَاكَ يَا أَبَانَا وَأُمَّهَاتِنَا، فَعَجَبْنَا لَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: أَنْظَرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخَيِّرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُزَيِّنَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا

وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: فَذَيْنَاكَ يَا أَبَانَا وَأُمَّهَاتِنَا!! فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۵۷: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی بیماری کے آخری دور میں) منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے فرمایا، ایک (عظیم) انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس بات کا اختیار دیا کہ وہ دنیا کی ناز و نعمت سے جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عطا کی ہیں اور اس چیز کے درمیان جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے، میں سے کوئی ایک اختیار کر لے۔ چنانچہ اس نے اس چیز کو اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔ (اس بات کو سمجھتے ہوئے) ابو بکر اشکبار ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ پر اپنے ماں باپ کے ساتھ قربان جائیں۔

(ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ) ہم نے ابو بکر کے ابدیدہ ہونے پر تعجب کا اظہار کیا۔ لوگوں نے کہا، اس عمر رسیدہ شخص کو دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کے بارے میں بتا رہے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اختیار تفویض کیا کہ اسے دنیا کی نعمتیں عطا کرے یا اسے وہ نعمتیں عطا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہیں۔ اور یہ عمر رسیدہ شخص کہہ رہا ہے کہ ہم اپنے ماں باپ کے ساتھ آپ پر قربان جائیں۔ (واقعہ یہ ہے کہ یہ جملہ اس وقت بولا جاتا ہے جب یہ معلوم ہو کہ کوئی عظیم شخص دنیا چھوڑ کر جا رہا ہو۔ بعد میں معلوم ہوا کہ) اختیار دینے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور ابو بکر ہم سے زیادہ علم اور فہم رکھتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۹۵۸- (۳) وَهَنَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ قَتْلِي أُحَدِّثُ بَعْدَ ثَمَانٍ سِنِينَ -، كَالْمَوْدِعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمَنَبِرَ فَقَالَ: «إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ قَرِطٌ -، وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنْ مَوْعِدُكُمْ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ وَأَنَا فِي مَقَامِي هَذَا، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَقَاتِلَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا». وَزَادَ بَعْضُهُمْ: «فَتَقْتُلُوا، فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۵۸: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ سال کے بعد (جنگ) احد کے شہیدوں کی نماز جنازہ ادا کی گویا کہ آپ زندوں اور فوت شدہ لوگوں کو الدواع کہہ رہے ہیں۔ بعد ازاں آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے فرمایا، میں تم سے پہلے تمہارا انتظام کروں گا (یعنی سفارش کروں گا) اور میں تمہارے احوال کا علم رکھتا ہوں، بلاشبہ تم سے حوض (کوثر) پر ملاقات ہوگی اور میں اپنے اس مقام سے حوض کوثر کا مشاہدہ کر رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں اور میں تم سے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے البتہ میں خطرہ محسوس کرتا ہوں کہ تم دنیا کی جانب میلان کر لو گے۔ اور بعض روایات نے اضافہ کیا ہے کہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے پس تم تباہ و برباد ہو جاؤ گے جیسا کہ تم سے پہلے لوگ تباہ و برباد ہو گئے (بخاری، مسلم)

۵۹۵۹۔ (۴) وَهَنْ عَسَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَفَّى فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ رَيْفِي وَرَيْفِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَبِيَدِهِ سِوَاكُ وَأَنَا مُسْبِدَةٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيَّ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ، فَقُلْتُ: آخِذْهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ، فَتَنَاوَلْتُهُ، فَأَشَدُّ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: أَلَيْتَهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ، فَلَيْتُهُ، فَأَمَرَهُ - وَبَيْنَ يَدَيْهِ زَكْوَةٌ فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، وَيَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ»، ثُمَّ نَصَبَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَقُولُ: «فِي الرَّوْفِ الْأَعْلَى» حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں بلاشبہ مجھ پر اللہ کے انعامات میں سے یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میری باری اور میرے وطن اور سینے کے درمیان فوت کیے گئے نیز بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کے قریب میرے اور آپ کے آب و ہن کو اکٹھا کیا (اس طرح ہوا) کہ عبدالرحمن بن ابوبکر میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں سواک تھی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا دے رکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ سواک کی جانب دھیان کیے ہوئے ہیں اور میں نے آپ کے انداز سے محسوس کیا کہ آپ سواک کرنے کو پسند کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا، آپ کے لیے سواک لاؤں؟ آپ نے سر کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہاں! آپ نے سواک کئی شروع کی لیکن سواک سخت تھی۔ میں نے عرض کیا، اسے میں آپ کے لیے نرم کئے دیتی ہوں۔ آپ نے سر کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہاں! چنانچہ میں نے سواک کو (اپنے آپ و ہن کے ساتھ) نرم کیا۔ آپ نے اسے (دانتوں پر) پھیرا اور آپ کے سامنے ایک برتن تھاجس میں پانی تھا، آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو پانی میں داخل فرماتے رہے اور انہیں اپنے چہرے پر لگاتے رہے اور (زبان سے) کہہ رہے تھے کہ صرف اللہ ہی مجھ کو برحق ہے بلاشبہ موت مشکلات لاتی ہے۔ بعد ازاں آپ نے اپنا ہاتھ اونچا کیا اور کہنا شروع کر دیا، (اے اللہ!) مجھے ایسا مقام عطا کر جہاں رفیٰ اعلیٰ ہے اور آپ کا ہاتھ مبارک (نیچے کی جانب) جھک گیا۔ (بخاری)

۵۹۶۰۔ (۵) وَمِنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرُضُ إِلَّا خَيْرَ بَيْنِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ أَخَذَتْهُ بَعْثُهُ شَدِيدَةٌ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشَّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۵۹۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: جب بھی کوئی پیغمبر مرض (الموت) میں مبتلا ہوتا ہے تو اسے دنیا (میں مزید رہنے) اور آخرت (کی جانب سدھارنے) میں اختیار دیا جاتا ہے۔ آپ جس بیماری میں فوت ہوئے، اس میں آپ پر زبردست نیکی کا حملہ ہوا۔ میں نے سنا

آپؐ فرما رہے تھے کہ مجھے ان لوگوں میں شامل کر، جن پر تو نے اپنا انعام کیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں۔ (عائشہؓ فرماتی ہیں) چنانچہ میں سمجھ گئی کہ آپؐ کو اختیار دیا گیا ہے (بخاری، مسلم)

۵۹۶۱ - (۶) وَهَنَ أَنَسُ بْنُ رَضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ: لَمَّا نَفَلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَنْعَشُهُ الْكَرْبُ. فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: وَأَكْرَبُ أَبَادًا! فَقَالَ هَا: «لَيْسَ عَلَى آيِكَ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ». فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ! أَجَابَ رَبًّا دَعَا، يَا أَبَتَاهُ! مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ، يَا أَبَتَاهُ! إِلَى جَبْرِئِيلَ - نَعَاهُ. فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا أَنَسُ! أَطَابْتَ أَنْفُسَكُمْ أَنْ تَحْتَوُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ التُّرَابَ؟ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۶۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سخت بیمار پڑ گئے اور آپؐ کو بیماری کی شدت نے نڈھال کر دیا۔ فاطمہؓ نے (اندوہناک آواز میں) کہا: ہائے! آبا جان کی تکلیف! آپؐ نے فاطمہؓ سے فرمایا کہ آج کے روز کے بعد تیرے آبا جان پر (ہرگز) کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ جب آپؐ وفات پا گئے تو فاطمہؓ نے کہا: ہائے آبا جان! آپؐ نے (اپنے) پروردگار کی دعوت پر لبیک کہہ دی ہے۔ ہائے آبا جان! جنت الفردوس آپؐ کا ٹھکانہ ہے۔ ہائے آبا جان! ہم جبرائیلؑ کو آپؐ کی موت کی خبر دیتے ہیں۔ جب آپؐ کو دفن کر دیا گیا تو فاطمہؓ نے (انسؓ سے) کہا: اے انس! تم نے کیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے جیم اطہر) پر مٹی ڈالی؟ (بخاری)

وضاحت: فاطمہ رضی اللہ عنہا آپؐ کی لخت جگر ہیں، غم کی شدت نے انہیں نڈھال کر دیا تھا۔ اس مدمہ سے بے ساختہ ان کی زبان سے آہ و زاری کے کلمات نکل آئے۔ اس قسم کے کلمات کا شمار نوحہ خوانی میں نہیں ہوتا، جس سے منع کیا گیا ہے۔ جس نوحہ خوانی سے منع کیا گیا ہے اس میں عورتوں کا اپنے کپڑے پھاڑنا، بالوں کا لوچنا اور رخساروں کو پیشنا شامل ہے۔ لیکن فاطمہؓ الزہراءؓ کی زبان سے صرف وہ کلمات نکلے جن سے ان کا غم ہلکا ہوا۔ فاطمہؓ آپؐ کی وفات کے بعد صرف چھ ماہ بحالت رنج و غم حیات رہیں اور پھر آپؐ کے فرمان کے مطابق اس جہانِ فانی سے رحلت کر گئیں (واللہ اعلم)

الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۵۹۶۲ - (۷) هَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ لَعِبَتْ الْحَبَشَةُ بِحُرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُومِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ: مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ

مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَمَا نَقَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَنَفِي دَفْنِهِ، حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبُنَا .

دوسری فصل

۵۹۶۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ متورہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے تو آپ کی آمد پر خوشی (کا اظہار) کرتے ہوئے حبشی نیزوں کے ساتھ رقص کرنے لگے (ابوداؤد) اور واری کی روایت میں ہے انسؓ نے بیان کیا کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، میں نے اس دن سے زیادہ بہتر اور متور دن کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی میں نے اس دن سے برا اور اندھیرے والا دن دیکھا کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے۔

اور ترمذی کی روایت میں ہے انسؓ نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہر چیز روشن نظر آنے لگی اور جس روز آپؐ فوت ہوئے تو مدینہ متورہ کی ہر چیز پر تاریکی چھا گئی، ابھی ہم نے اپنے ہاتھوں سے گرو و غبار صاف نہیں کی تھی بلکہ ہم آپؐ کو دفن کرنے میں مصروف تھے کہ ہمارے دلوں میں (آپؐ کی صحبت کے نور کے فقدان کی وجہ سے) تبدیلی رونما ہو گئی۔

۵۹۶۳- (۸) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا. قَالَ: «مَا قُبِضَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ». إِذْنُوهُ فِي مَوْضِعٍ فَرَأَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو صحابہ کرام نے آپؐ کے دفن کرنے کی جگہ میں اختلاف کیا۔ ابو بکرؓ نے وضاحت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس بارے میں) کچھ سنا ہے آپؐ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر پیغمبر کو اس جگہ میں فوت کیا جہاں وہ دفن ہونا پسند کرتا تھا، اس لئے آپؐ کو آپؐ کے بہتر کی جگہ پر دفن کیا جائے (ترمذی)

الفصل الثالث

۵۹۶۴- (۹) هَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: «إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتَّى يُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ». قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ -، وَرَأَسُهُ عَلَى فُجَيْذٍ غُصِي عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى». قُلْتُ: إِذَنْ لَا يَخْتَارُنَا. قَالَتْ: وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ: «إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ».

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ قَوْلُهُ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۹۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تدرستی کی حالت میں فرمایا کرتے تھے کہ کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ اُسے جنت میں اپنے مقام کا مشاہدہ نہیں کرا دیا جاتا، بعد ازاں اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ عائشہ نے بیان کیا کہ جب آپؐ پر موت کی علامات نمودار ہوئیں تو آپؐ کا سر مبارک میری ران پر تھا، آپؐ پر غشی طاری ہوئی، پھر ہوش میں آئے اور آپؐ کی نظر صحت کی جانب بلند ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا، اے اللہ! میں رفتی اعلیٰ (یعنی اللہ) کو پسند کرتا ہوں۔ میں نے (دل میں) کہا، اس وقت آپؐ ہمیں پسند نہیں فرمائیں گے؟ عائشہ کہتی ہیں، میں نے معلوم کر لیا کہ یہ وہی بات ہے جس کا ذکر آپؐ صحت کی حالت میں کیا کرتے تھے کہ کوئی غیر اس وقت تک فوت نہیں ہوتا جب تک کہ جنت میں اس کو اس کا مقام نہیں دکھا دیا جاتا، پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے (عائشہ نے بیان کیا) کہ آخری کلمہ جو آپؐ نے فرمایا، وہ یہ تھا ”اے اللہ! میں رفتی اعلیٰ (یعنی اللہ) کو پسند کرتا ہوں“ (بخاری، مسلم)

۵۹۶۵۔ (۱۰) وَمِنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: «يَا عَائِشَةُ! مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْرٍ...، وَهَذَا أَوَانٌ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي— مِنْ ذَلِكَ السَّيِّئِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں فرمایا، اے عائشہ! میں (دہریلے) کھانے کی تکلیف کو محسوس کر رہا ہوں جسے میں نے خیر میں تناول کیا تھا اور اس وقت میں محسوس کر رہا ہوں کہ دہرے کے اثر سے میرے دل کی شران پھٹ رہی ہے (بخاری)

۵۹۶۶۔ (۱۱) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَفِي النَّبِيِّ رِجَالٌ، فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ». فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ، حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللَّهِ، فَأَخْتَلَفَ أَهْلُ النَّبِيِّ وَاخْتَصَمُوا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: قَرَّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ: فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ— وَالْإِخْتِلَافَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَوْمُوا عَنِّي». قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الرِّزْقَةَ كُلَّ الرِّزْقَةِ مَا خَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِإِخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

وَفِي رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمَ الْخَيْبِ، وَمَا يَوْمُ

الْحَمِيمِ؟ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ دَمْعُهُ الْحَصَى. قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! وَمَا يَوْمُ الْحَمِيمِ؟ قَالَ: إِشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعُهُ فَقَالَ: «إِثْنَوْنِي بِكَتِفٍ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ أَبَدًا». فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنَازُعٍ. فَقَالُوا: مَا شَأْنُهُ؟! أَهَجَرَ؟ — اسْتَفْهَمُوهُ، فَذَهَبُوا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ. فَقَالَ: «دَعُونِي، ذُرُونِي، فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ». فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ: فَقَالَ: «أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِخَوِ مَا كُنْتُ أَجِيزُهُمْ». وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ، أَوْ قَالَهَا فَنَسِيَهَا قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موت (کے مقدمات) نے آن گھیرا اور گمر میں (ہست سے) افراد تھے جن میں عمر بن خطاب بھی تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ انہیں میں آپ کو ایک تحریر لکھے دیتا ہوں جس کے بعد آپ لوگ گمراہی سے ہرگز ہٹنا نہیں ہوں گے (یہ کلمہ سن کر) عمر نے کہا: آپ پر بیماری کا غلبہ ہے اور آپ کے پاس قرآن ہے آپ کو اللہ کی کتاب کافی ہے لیکن گمر میں (موجود) افراد کی آراء مختلف تھیں وہ (آپس میں) جھگڑنے لگے کسی نے کہا کہ (قلم دوات) آپ کے قریب کو تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے تحریر کروا دیں اور کسی نے وہی بات کہی جو عمر نے کہی تھی۔ جب شور و شغب اور اختلاف شدت اختیار کر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس سے چلے جاؤ (میں نے تحریر کرانے کے ارادے کو ختم کر دیا ہے) تحفید اللہ کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ کہہ رہے تھے کہ زبردست پریشانی کی بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحریر کرانے میں رفقاء کا اختلاف اور شور و شغب حائل ہو گیا ہے۔ سلیمان بن ابی مسلم کی روایت میں ہے ابن عباسؓ نے کہا کہ جمعرات کا روز کیا روز ہے (یعنی سخت پریشانی کا روز ہے یہ کہہ کر) انہوں نے رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے (زمین کے) ٹکڑے بھگے۔ میں نے دریافت کیا کہ اے ابن عباس! جمعرات کے روز (کے ذکر سے کیا مقصود ہے؟) ابن عباسؓ نے کہا کہ اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف میں اضافہ ہو گیا تھا تو آپؐ نے فرمایا: میرے پاس شانے کی پڑی لاؤ میں تمہیں تحریر لکھ دیتا ہوں جس کے بعد تم بھی گمراہی سے ہم کنار نہیں ہو سکو گے لیکن انہوں نے اختلاف کیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جھگڑا کرنا درست نہ تھا۔ بعض صحابہؓ نے کہا کہ آپؐ کا کیا حال ہے؟ کیا بیماری کے سبب آپؐ کا کلام مختلف تو نہیں ہے؟ آپؐ کے کلام کو سمجھنا چاہیے۔ چنانچہ بعض صحابہ کرامؓ (آپ کے ہاں) گئے۔ انہوں نے آپؐ سے تکرار کرنا شروع کیا۔ آپؐ نے فرمایا: مجھے (میرے حال پر) رہنے دو! مجھے (میرے حال پر) رہنے دو! میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے دعوت دیتے ہو۔ پھر آپؐ نے انہیں تین باتوں کا حکم دیا۔ آپؐ نے فرمایا: مشرکوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دنا اور وفد کے اراکین کو عزت و احترام دنا جیسا کہ میں انہیں عزت و احترام دیتا تھا (ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ) آپؐ تیسری بات بتانے سے چپ ہو گئے یا آپؐ نے تو بیان کی لیکن میں بھول گیا۔ سفیان کہتے ہیں کہ یہ سلیمان کا قول ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب آپ مرض الموت میں مبتلا تھے اور آپ نماز کی امامت فرماتے سے معذور تھے تو آپ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دیا کہ وہ نمازوں کی امامت کرائیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے امامت صغریٰ کے لیے جس شخص کا انتخاب فرمایا ہے وہی آپ کے بعد امامت کبریٰ کا حقدار ہے۔ مزید برآں آپ نے صحابہ کرام کی اس انداز سے تربیت فرمائی تھی کہ آپ کو یقین تھا کہ وہ میرے بعد جس شخص کا انتخاب کریں گے وہ درست ہو گا۔ اس لیے آپ نے ابوبکرؓ کی دوسرے صحابی کو نامزد نہ فرمایا البتہ آپ نے ایک بار اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ میں ابوبکر کو خلیفہ نامزد کروں مزید تفصیل کے لیے (۵۹۷۰) نمبر حدیث ملاحظہ کریں (واللہ اعلم)

۵۹۶۷- (۱۲) وَهَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنِّطْلِقْ إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزُورُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ. فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيكِ؟ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: إِنْ لَا أَبْكِي إِنْ لَا عِلْمَ - أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکرؓ نے عمرؓ سے کہا کہ ہم اُمّ ایمنؓ کی زیارت کے لیے چلیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) ان سے ملاقات کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے (۷) وہ رونے لگیں۔ انہوں نے اُن سے دریافت کیا کہ آپ کس لیے رو رہی ہیں؟ کیا آپ کو یقین نہیں ہے کہ جو مقام اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہت بہتر ہے۔ انہوں نے کہا میں اس لیے نہیں رو رہی کہ میں آپ کے اس مقام کو نہیں جانتی ہوں جو اللہ کے پاس بہت بہتر ہے بلکہ میں تو اس لیے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی کا آنا منقطع ہو گیا ہے چنانچہ اُمّ ایمنؓ (کی اس بات) نے ان دونوں کو رونے پر مجبور کر دیا چنانچہ وہ دونوں ان کے ساتھ رونے لگے (مسلم)

وضاحت: اُمّ ایمنؓ 'اسامہ بن زید کی والدہ تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لوطی تھیں' یہ آپ کو اپنے والد کے ورثہ میں ملی تھیں۔ آپ نے اس کا نکاح زید بن حارثہ سے کرا دیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے نائبہ خلافت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سے انحراف کرنا مناسب نہ سمجھا بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جن لوگوں کو زیادہ عزت و احترام سے نوازتے تھے ابوبکرؓ بھی ان کا خاص خیال رکھتے اور ان کی زیارت کو جایا کرتے تھے (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۸)

۵۹۶۸- (۱۳) وَهَنَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، عَاصِبًا زَأْسَهُ بِخُرْقَةٍ، حَتَّى أَهْوَى نَحْوَ الْمَنْبَرِ، فَاسْتَوَى عَلَيْهِ وَابْتَغَاهُ، قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَى الْخَوْضِ

مِنْ مَقَامِي هَذَا، ثُمَّ قَالَ: «إِنْ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا، فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ، قَالَ: فَلَمْ يَفْطُنْ لَهَا أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ، فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَبَكَى، ثُمَّ قَالَ: بَلْ تُغْدِيكَ يَابَاتِنَا وَأُمَهَاتِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۶۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مرض الموت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، ہم مسجد میں تھے، آپ نے اپنے سر پر پتی باندھ رکھی تھی۔ آپ منبر کی جانب جھکے اور اس پر تشریف فرما ہوئے، ہم بھی آپ کی پیروی کرتے ہوئے منبر کے قریب بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اس مقام سے حوض کوثر کا مشاہدہ کر رہا ہوں۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا، بلاشبہ ایک (عظیم) انسان پر دنیا اور اس کی زیب و زینت پیش کی گئی (لیکن) اس نے آخرت کو ترجیح دی۔ ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ کے علاوہ اس نکتہ کو کسی نے نہ سمجھا۔ چنانچہ ابوبکرؓ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور وہ رونے لگے۔ پھر کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! ہم آپ پر اپنے ماں باپ اور اپنی جانوں کو قربان کرتے ہیں۔ ابوسعید خدری نے بیان کیا کہ اس کے بعد آپ (منبر سے) نیچے اترے اور وفات تک منبر پر تشریف فرما نہ ہوئے۔ (داری)

۵۹۶۹- (۱۴) وَفِينِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾. دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةَ قَالَ: «نُعِيْتُ إِلَى نَفْسِي»، فَبَكَتْ قَالَ: «لَا تَبْكِي فَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتٍ لَا جِقُ بَيْنِي» فَضَجَّكَتْ، فَرَأَاهَا بَغْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَ: يَا فَاطِمَةُ زَيْنَتُكَ بَكَيتِ ثُمَّ ضَجَّكَتِ. قَالَتْ: إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيْتُ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيتُ، فَقَالَ لِي: لَا تَبْكِي فَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتٍ لَا جِقُ بَيْنِي فَضَجَّكَتِ. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ، وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَزَقُ أَفِيدَةً، وَالْإِيمَانُ بِمَا بَيْنَ، وَالْجَنَّةُ بِمَانِيَةٍ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۶۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ”إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ“ (سورت) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کو بلایا (اور ان سے) کہا، مجھے اپنی وفات کی خبر دی گئی ہے (یہ سن کر) وہ رونے لگیں۔ آپ نے انہیں رونے سے روکتے ہوئے فرمایا، میرے اہل و عیال میں سے سب سے پہلے تو مجھے ملے گی۔ (یہ سن کر) وہ ہنسنے لگیں۔ (اس اثناء میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی نے انہیں (روتے ہوئے) دیکھ لیا۔ انہوں نے دریافت کیا، اے فاطمہ! ہم نے تجھے (پہلے) روتے ہوئے دیکھا پھر تم ہنسنے لگیں۔ انہوں نے کہا، آپ نے مجھے بتایا تھا کہ مجھے میری موت کی خبر دی گئی ہے۔ (اس پر) میں رونے لگی۔ پھر آپ نے مجھے بتایا کہ تجھے رونا نہیں چاہیے اس لئے کہ میرے اہل میں سے سب سے پہلے تو مجھے ملے گی۔ چنانچہ میں ہنس پڑی۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ کی فتح و نصرت آن پہنچی اور یمن کے لوگ (اسلام لے) آئے ہیں، اہل یمن کے دل نرم ہیں اور ایمان یمن (دالوں) میں ہے نیز قول و فعل میں ہم آہنگی بھی یمن والوں میں ہے۔ (داری)

۵۹۷۰ - (۱۵) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: وَارْأَسَاهُ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَاكَ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَاسْتَغْفِرُ لَكَ وَأَدْعُوكَ»، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: «وَأُتَكَلِّمَاهُ! وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَطْنُكَ تُحِبُّ مَوْتِي، فَلَوْ كَانَ ذَلِكَ لَطَلَّلْتُ آخِرَ يَوْمِكَ مُعْرِضًا بِبَعْضِ أَرْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَلْ أَنَا وَارْأَسَاهُ! لَقَدْ هَمَمْتُ - أَوْ أَرَدْتُ - أَنْ أُرْسِلَ إِلَى ابْنِ بَكْرٍ وَإِيتِهِ وَأَعْهَدَ، أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ -، أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنِّونَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا بَنِي اللَّهِ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ، أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْتِي الْمُؤْمِنُونَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے (سر میں شدید درد کے سبب) کہا: ہائے! میرا سر گیا یعنی مجھے موت آنے والی ہے' یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس طرح ہو (یعنی اگر تجھے موت لے آلیا) اور میں زندہ ہوا تو میں تیرے لیے مغفرت مانگوں گا اور تیرے لیے (بلند درجات کی) دعا کروں گا۔ عائشہ نے کہا: ہائے! میں مر جاؤں اللہ کی قسم! (یہ بات سن کر) میں آپ کے بارے میں خیال کرتی ہوں کہ آپ میری موت کو پسند کرتے ہیں' اگر ایسا ہوا (یعنی میں مر گئی) تو آپ اسی دن کے آخر میں اپنی کسی بیوی سے صحبت کریں گے (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ایسا ممکن ہرگز نہ کر) بلکہ میرے سر میں درد ہے (اور میں موت سے ہم کنار ہو رہا ہوں) بے شک میرا قصد یا ارادہ ہے کہ میں ابوبکرؓ اور اس کے بیٹے (عبدالرحمن) کی جانب پیغام بھیجوں اور (خلافت کی) وصیت کروں تاکہ کوئی کہنے والا نہ کہے یا آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے (کہ آپ نے ابوبکر کے لیے خلافت کی وصیت نہیں کی ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا) پھر مجھے خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ انکار کریں گے اور مومنین برا جائیں گے یا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ برا جائیں گے اور مومنین انکار کریں گے (کہ ابوبکر کے علاوہ کسی اور شخص کو خلیفہ بنایا جائے) (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دل و جان ہے یہ خواہش تھی کہ آپ کی وفات کے بعد ابوبکرؓ ہی خلیفہ بنیں۔ آپ کو وحی الہی سے معلوم ہو گیا تھا کہ ابوبکر کے سوا کسی اور کی خلافت نہ ہی اللہ تعالیٰ کو منظور ہے اور نہ ہی مومنین کو..... صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں مجھ سے فرمایا کہ میرے پاس اپنے والد (ابوبکر) اور بھائی (عبدالرحمن) کو بلائیں تاکہ میں انہیں خلافت لکھ دوں کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ کوئی کہنے والا کہے یا آرزو کرنے والا آرزو کرے کہ میں خلافت کے زیادہ لائق ہوں لیکن ابوبکرؓ کی خلافت کے علاوہ کسی اور کی خلافت کو اللہ تعالیٰ اور مومنین میں مانیں گے۔

۵۹۷۱ - (۱۶) وَفَضَّلَهَا قَالَتْ: رَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ مِنَ الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجْدُ صُدَاعًا، وَأَنَا أَقُولُ: وَارْأَسَاهُ! قَالَ: «بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ! وَارْأَسَاهُ» قَالَ: وَمَا ضَرُّكَ لَوْ مِثَّ قِيلِي، فَعَسَلْتُكَ - وَكَفَشْتُكَ، وَصَلَّيْتُ عَلَيْكَ، وَدَفَنْتُكَ؟ قُلْتُ: لَكَأَنِّي بِكَ وَاللَّهِ لَوْ فَعَلْتَ ذَلِكَ لَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي فَعَرَسْتُ فِيهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ، فَتَبَسَّمَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ بُدِيَ فِي وَجْهِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک روز متح (قبرستان) سے کسی جنازہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ نے محسوس کیا کہ میرے سر میں درد ہے اور جب کہ میں کہہ رہی تھی ہائے! میرا سر گیا۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! (میں) بلکہ میرا سر گیا (یعنی میں موت سے ہلکا ہونے والا ہوں) آپ نے فرمایا: تجھے چہاں فکر کی ضرورت نہیں! اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو گئی تو میں تجھے غسل دوں گا، تجھے کفناؤں کا، حیری نماز جنازہ ادا کروں گا اور تجھے (اپنے ہاتھوں سے) دفن کروں گا۔ (عائشہ کہتی ہیں) میں نے کہا، اللہ کی قسم! مجھے یوں لگتا ہے کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو جب آپ میرے گھر واپس جائیں گے تو اپنی عورتوں میں سے کسی سے صحبت کریں گے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے۔ اس کے بعد آپ پر اس بیماری کا حملہ ہوا جس میں آپ وفات پا گئے تھے (داری)

۵۹۷۲- (۱۷) وَهَنَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، فَقَالَ: أَلَا أُخْبِطُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلَى حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ: لَمَّا مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَاهُ جَبْرِئِيلُ - فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ تَكْرِيمًا لَكَ، وَتَشْرِيفًا لَكَ، خَاصَّةً لَكَ يَسْأَلُكَ عَمَّا هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ، يَقُولُ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: أَجِدُنِي يَا جَبْرِئِيلُ! مَعْمُومًا، وَأَجِدُنِي يَا جَبْرِئِيلُ! مَكْرُومًا. ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِي، فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ يَوْمٍ، ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّلَاثِ، فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ، وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ، وَجَاءَهُ مَعَهُ مَلَكٌ يَقَالُ لَهُ: إِسْمَاعِيلُ عَلَى فِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ، كُلُّ مَلَكٍ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ، فَسَأَلَهُ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ جَبْرِئِيلُ - : هَذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ. مَا اسْتَأْذَنَ عَلَى آدَمَ قَبْلَكَ، وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى آدَمَ بَعْدَكَ. فَقَالَ: إِئْذَنْ لَهُ، فَادَّنَ لَهُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ، فَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَقْبِضَ رُوحَكَ قَبِضْتُ، وَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتْرُكَ تَرَكْتُهَ فَقَالَ: وَتَفْعَلُ يَا مَلَكُ الْمَوْتِ؟ قَالَ: نَعَمْ، بِذَلِكَ أَمِرتُ، وَأَمِرتُ أَنْ أَطِيعَكَ، قَالَ: فَتَطَّرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى جَبْرِئِيلَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ جَبْرِئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ قَدْ اسْتَأْذَنَ إِلَيَّ لِقَائِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِمَلَكِ الْمَوْتِ: «إِمضْ لِمَا أَمِرتُ بِهِ، فَاقْبِضْ رُوحَهُ، فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَاءَتِ التَّغْزِيَةُ سَمِعُوا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، إِنَّ فِي اللَّهِ عِزًّا مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ، وَخَلْفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ، وَدَرْكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ، فَإِنَّ اللَّهَ فَاتِقٌ، وَإِيَّاهُ فَارِجُوا، فَإِنَّمَا الْمُصَاصُ مِنْ حَرَمِ الثَّوَابِ. فَقَالَ عَلِيُّ: أَتَدْرُونَ مَنْ هَذَا؟ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ»

۵۹۷۲: جعفر بن محمد اپنے والد (باقر) سے روایت کرتے ہیں کہ (قبیلہ) قریش میں سے ایک شخص ان کے والد علی (زین العابدین) بن حسین کے ہاں گیا۔ علی (زین العابدین) بن حسین نے اس شخص سے کہا کہ کیا میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک کے متعلق خبر نہ دوں؟ اس شخص نے کہا، ہاں! بیان کرو۔ علی (زین العابدین) بن حسین نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام آپ کی حار داری کے لئے آئے اور کہا، اے محمد! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی عزت اور تعظیم کرتے ہوئے مجھے خاص طور پر آپ کی طرف بھیجا ہے، اللہ تعالیٰ آپ سے دریافت کرتے ہیں حالانکہ اس چیز کے بارے میں (جس کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے) وہ آپ سے زیادہ جانتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو کیا پاتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ اے جبرائیل! میں اپنے آپ کو غمگین پاتا ہوں اور اے جبرائیل! میں اپنے آپ کو تکلیف میں پاتا ہوں۔ اس کے بعد پھر دوسرے روز بھی جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ سے وہی بات کہی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا وہی جواب دیا جو پہلے روز دیا تھا۔ اس کے بعد تیسرے روز بھی جبرائیل آپ کے پاس آئے اور انہوں نے وہی بات کہی جو پہلے روز کہی تھی۔ آپ نے بھی جبرائیل کو وہی جواب دیا جو پہلے روز دیا تھا۔ اور (اس آخری روز) جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ آیا جس کا نام اسماعیل تھا جو ایک لاکھ فرشتوں کا سردار ہے اور ان میں سے ہر فرشتہ ایک لاکھ فرشتوں کا سردار ہے۔ اس فرشتے نے آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے جبرائیل سے اس فرشتے کی بابت دریافت کیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ موت کا فرشتہ ہے (اور) آپ کی (جان قبض کرنے کے لئے) اجازت طلب کرتا ہے، حالانکہ اس سے پہلے اس نے کسی شخص سے اجازت طلب نہیں کی اور نہ ہی آپ کے بعد کسی شخص سے اجازت طلب کرے گا۔ آپ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا، اسے اجازت دو۔ چنانچہ اسے اجازت دی گئی۔ موت کے فرشتے نے آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا۔ اس کے بعد موت کے فرشتے نے کہا، اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ رب العزت نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے۔ اگر آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں تو میں آپ کی روح قبض کر لوں اور اگر آپ مجھے اجازت مرحمت نہ فرماتا چاہیں تو میں آپ کی روح قبض نہیں کر لوں گا۔ آپ نے فرمایا، اے ملک الموت! کیا تو ایسا ہی کرے گا؟ ملک الموت نے جواب دیا، بالکل مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کی اطاعت کروں۔ اس حدیث کے راوی علی بن حسین کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا، اے محمد! بلاشبہ اللہ رب العزت آپ سے ملاقات کا شائق ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک الموت سے کہا کہ آپ اس کام کو کر گزریں جس کا آپ کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ملک الموت نے آپ کی روح کو قبض کیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور تعزیت کرنے والے آئے تو لوگوں نے گھر کے کونے میں سے ایک آواز سنی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اہل بیت تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں، اللہ تعالیٰ ہی ہر ہلاک ہونے والی چیز کا بدلہ دینے والا ہے اور ہر فتنہ شدہ چیز کا تدارک کرنے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے ہی ڈرو اور اسی سے اُمید رکھو۔ بلاشبہ مصیبت زدہ شخص وہ ہے جو ثواب سے محروم کیا گیا ہے۔“ علی (زین العابدین) نے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ (جس

نے یہ تعزیری الفاظ ادا کیے ہیں) یہ کون ہے؟ (پھر خود ہی جواب دیا کہ) وہ خضر علیہ السلام تھے (بیہقی دلائل النبوة) وضاحت: اس حدیث کی سند انتہائی درجہ ضعیف ہے بلکہ وہ احادیث جن میں یہ مذکور ہے کہ خضر علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک زندہ رہے، وہ صحیح نہیں ہیں نیز امام بیہقی کا کہنا ہے کہ اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن میمون القداح راوی ذابھب الجویث ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۱۹۹)

(۱۰) بَابُ

(باب) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث وغیرہ

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۹۷۳ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا، وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۹۷۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وفات کے وقت) نہ ہی دینار، نہ ہی درہم، نہ ہی بکریاں اور نہ ہی اونٹ چھوڑے اور نہ ہی آپؐ نے کوئی وصیت فرمائی (مسلم) وضاحت: ایک روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے استفسار کیا گیا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں وصیت فرمائی تھی؟ عائشہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ کے بارے میں کب وصیت کی؟ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سہارا دے رکھا تھا یہاں تک کہ آپؐ فوت ہو گئے، آپؐ نے ہرگز وصیت نہیں کی۔ اہل تشیع حضرات غلط بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے علیؑ کے بارے میں وصیت فرمائی تھی۔ البتہ صحیح احادیث میں ہے کہ آپؐ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے، اہل بیت کا خیال رکھنے، یہود کو جزیرۃ العرب سے نکالنے، نماز ادا کرنے اور ماتحت لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی تھی نیز نجیر اور فدک کے باغات کو آپؐ نے تمام مسلمانوں کے لئے صدقہ کر دیا تھا۔ البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اندارج مطرات کے اخراجات اس سے حاصل کیے جاتے تھے (فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۳۸۷-۳۸۸)

۵۹۷۴ - (۲) وَهْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِي جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهِ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَعَلَّتْهُ الْيَتَامَى، وَبَسَلَاخًا، وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۷۴: جویریہ رضی اللہ عنہ کے بھائی عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی موت کے وقت نہ ہی دینار، نہ ہی درہم، نہ ہی غلام، نہ ہی لونڈی اور نہ ہی کوئی اور چیز چھوڑی

تھی البتہ آپؐ کی ایک سفید خچر، کچھ ہتھیار اور زمین تھی، جس کو آپؐ نے صدقہ کر دیا تھا (بخاری)
 ۵۹۷۵- (۳) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَلَا يَفْتَسِمُ
 وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفْقَةِ نِسَائِي وَمَوْتَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے وارث (میرے مرنے کے بعد) دینار تقسیم نہیں کریں گے، میری بیویوں کے اخراجات اور میرے خلیفہ کی ضروریات کے بعد جو کچھ باقی بچے وہ صدقہ ہوگا (بخاری، مسلم)

۵۹۷۶- (۴) وَهْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَلَا نُورَثُ، مَا تَرَكَنَا صَدَقَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۷۶: ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، ہم ورثہ نہیں چھوڑتے بلکہ ہم (پیغمبر) جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے (بخاری، مسلم)

۵۹۷۷- (۵) وَهْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةً أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهَا لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا، وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةً أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيَّهَا حَيًّا فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ، فَأَقْرَعَ عَيْنَيْهِ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۷۷: ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب اپنے بندوں کی جماعت پر رحمت کا ارادہ کرتے ہیں تو ان سے پہلے ان کے پیغمبر کو فوت کر لیتے ہیں، اُسے ان سے پہلے اُن کا منتظم اور سفارشی بنا دیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی امت کو تباہ و برباد کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ان کے پیغمبر کی زندگی میں ہی انہیں عذاب میں مبتلا کرتے ہیں اور انہیں ہلاک کر دیتے ہیں۔ وہ پیغمبر عذاب الہی کا مشاہدہ کرتا ہے جس سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں (ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ) وہ اس کی تکذیب کرتے ہیں اور اس کے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں (مسلم)

۵۹۷۸- (۶) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَاهُ، ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے تم میں سے ہر ایک شخص پر ایسا دن آئے گا کہ وہ مجھے نہیں دیکھے

کا بعد ازاں وہ مجھے دیکھے تو میں اسے اُس کے اہل اور مال سب سے زیادہ محبوب ہوں گا (مسلم)
وضاحت: اس حدیث پاک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو دلاسا دلا رہا ہے کہ جب میں انہیں دارِ
مغارت سے دوں تو وہ میری جدائی کے سبب پریشان نہ ہوں بلکہ اسے رحمتِ خداوندی سمجھیں کیوں کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم اُمتِ مسلمہ کے شافع اور منتقم ہوں گے، اسی لئے اس اُمت کو اُمتِ مرحومہ کہتے ہیں (واللہ اعلم)

[وَهَذَا الْبَابُ خَلَّ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي وَالْثَلَاثِ]

اس باب میں دوسری اور تیسری فصل نہیں ہے۔

کِتَابُ الْمَنَاقِبِ وَالْفَضَائِلِ

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَذِكْرِ الْقَبَائِلِ

(قریش کے فضائل اور قبائل کا تذکرہ)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۹۷۹ - (۱) عَنْ أَبِي مُرَیْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «النَّاسُ - تَبِعَ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبِعَ الْمُسْلِمِينَ، وَكَافِرُهُمْ تَبِعَ الْكَافِرِينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۹۷۹: ابو مریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ (وین اسلام میں) قریش کے تابع ہیں۔ عام مسلمان، قریش کے مسلمانوں کے تابع ہیں اور عام کافر قریش کے کافروں کے تابع ہیں۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کوئی قریشی کافر نہ تھا چونکہ قریش دورِ جاہلیت میں سرداری کے منصب پر فائز تھے اس لیے انہیں اسلام میں بھی قیادت کا شرف حاصل ہوا یہی وجہ ہے کہ خلافت قریش میں رہی (مرقات جلد ۱ صفحہ ۲۵۸)

۵۹۸۰ - (۲) وَهَذَا جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «النَّاسُ تَبِعَ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۸۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسلام اور کفر میں تمام لوگ قریش کے پیروکار ہیں (مسلم)

۵۹۸۱ - (۳) وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ - فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اِثْنَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خلافت قریش میں رہے گی جب تک کہ ان میں سے دو انسان (بچی) باقی ہوں گے (بخاری، مسلم)

۵۹۸۲ - (۴) وَفِي مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ، لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ، مَا أَقَامُوا الدِّينَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۸۲: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے، بلاشبہ خلافت قریش میں رہے گی، جب تک کہ وہ دین اسلام (کے احکام) کو قائم کرتے رہیں گے، جو شخص بھی ان سے دشمنی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو چہرے کے بل گرا دے گا (بخاری)

۵۹۸۳ - (۵) وَفِي جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً، كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ». وَفِي رِوَايَةٍ: «لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَا ضَمِنَا مَا وَلِيَهُمْ إِنَّا عَشَرُ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ». وَفِي رِوَايَةٍ: «لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۳: جابر بن سمرة رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے، بارہ خلفاء تک اسلام کو غلبہ حاصل رہے گا، وہ سب قریش سے ہوں گے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں (کے دین) کا معاملہ راہِ صواب پر رہے گا جب تک کہ ان پر بارہ خلفاء رہیں گے، وہ سب قریش سے ہوں گے اور ایک روایت میں ہے کہ دین اسلام کا معاملہ قیامت کے قائم ہونے تک درست رہے گا، اُن پر بارہ خلفاء حکومت کریں گے وہ سب قریش سے ہوں گے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں بارہ خلفاء سے مقصود یہ ہے کہ بارہ خلفاء نہایت دیندار ہوں گے جو قیامت سے پہلے مختلف ادوار میں ہوں گے۔ چاروں خلفاء راشدہ، امام حسنؑ، عمر بن عبدالعزیز اور امام مہدیؑ بھی ان بارہ خلفاء میں شامل ہیں۔ اہل تشیع (اثنا عشریہ) کا کہنا ہے کہ بارہ خلفاء اہل بیت سے ہوں گے اور وہ یکے بعد دیگرے آئیں گے۔ ان کی ترتیب ان کے نزدیک اس طرح ہے علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، علی زین العابدینؑ، محمد باقرؑ، جعفر صادقؑ، موسیٰ کاظمؑ، علی رضاؑ، محمد تقیؑ، علی نقیؑ، حسن عسکریؑ اور محمد مہدیؑ (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۳۸)

۵۹۸۴ - (۶) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «غَفَارٌ -

غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، وَاسْتَلَمَ - سَأَلَهَا اللَّهُ، وَغُصِيَتْ - غَضِبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غفار (قبیلہ) کو اللہ

تعالیٰ معاف کرے اور اسلم (قبیلہ) کو اللہ تعالیٰ (مکدہات سے) بچائے اور عتہ (قبیلہ) نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: عتہ قبیلہ کے لوگوں نے ہی بڑے معونہ مقام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب قراء کرام کو موت کے گھاٹ اتارا تھا (مرقات جلد ۱ صفحہ ۳۱۱)

۵۹۸۵ - (۷) وَهَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَأَشْجَعُ مَوَالِي، لَيْسَ لَهُمْ مَوَلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'قُرَیْش'، 'انصار'، 'جہینہ'، 'مُزینہ'، 'اسلم'، 'غفار' اور 'اشجع' (قبائل) میرے دوست ہیں، اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علاوہ ان کا کوئی دوست نہیں ہے (بخاری، مسلم)

۵۹۸۶ - (۸) وَهَنَ ابْنُ بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ»، خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ بَنِي أَسَدٍ وَعُظْفَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۶: ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'اسلم'، 'غفار'، 'مُزینہ' اور 'جہینہ' قبیلے، 'بنو تميم'، 'بنو عامر' اور (ان کے) دو حلیف قبیلوں 'بنو اسلم' اور 'عظفان' سے بہتر ہیں (بخاری، مسلم)

۵۹۸۷ - (۹) وَهَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا زِلْتُ أَحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ، سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِيهِمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدُّجَالِ». قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةً مِنْهُمْ» - عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَ: «أَعْتَقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (اس وقت سے) بنو تميم سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حق میں تین خصالتیں فرماتے سنا ہے آپ ان کے بارے میں فرما رہے تھے کہ میری امت میں سے اس قبیلے کے لوگ دجال پر سخت ترین ہوں گے۔ ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ان (کی جانب) سے صدقات آئے تو آپ نے فرمایا، 'یہ ہماری قوم (کی جانب) سے صدقات ہیں اور عائشہ کے پاس قبیلہ بنو تميم کی ایک قیدی عورت تھی، آپ نے حکم دیا، 'اے عائشہ! اس کو آزاد کر دے'، بلاشبہ یہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے (بخاری، مسلم)

الْفَضْلُ الثَّانِي

۵۹۸۸- (۱۰) عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللَّهُ، وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ».

دوسری فصل

۵۹۸۸: سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا 'جو شخص قریش کو ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا (ترمذی)

۵۹۸۹- (۱۱) وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ أَذَقْتُ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نِكَالًا، فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۸۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اے اللہ! تو نے قریش کے پہلے لوگوں کو مہرت سے ہنسا کر کیا' تو ان کے آخری لوگوں کو انعام و اکرام سے نوازا (ترمذی) وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث ضعیف ہے (احادیث ضعیفہ حدیث نمبر ۳۹)

۵۹۹۰- (۱۲) وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بِعِزِّ الْحَيِّ - الْأَشَدُّ - وَالْأَشْعَرُونَ - لَا يَفْرَوْنَ فِي الْقِتَالِ، وَلَا يَخْلَوْنَ، هُمْ مِتْنٌ وَأَنَا مِنْهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۹۹۰: ابوعمر اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اسد اجماع قبیلہ ہے اور اشعر (قبیلہ) کے لوگ لڑائی میں بھاگتے نہیں ہیں' وہ خائف بھی نہیں ہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عبداللہ بن خالد راوی مجہول ہے۔ اس کا صحیح نام عبداللہ بن ملا ہے (تتبع الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۳ ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۸)

۵۹۹۱- (۱۳) وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَزْدُ - أَرْدُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ، يُرِيدُ النَّاسُ أَنْ يَصْعَوْهُمْ وَيَأْتِيَ اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَهُمْ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ الرَّجُلُ: يَا لَيْتَ أَمِنَ كَانَ أَرْدِيَا، وَيَا لَيْتَ أَمِنَ كَانَتْ أَرْدِيَّةُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۹۹۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'ازد (شہنشاہ قبیلہ) زمین پر

اللہ کا فکر ہے، لوگ انہیں بچا دکھانا چاہتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ان کو اونچائی رکھنا چاہتا ہے اور لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ ایک شخص کے کا، اے کاش! میرا والد آؤ قبیلے سے ہوتا۔ اے کاش! میری والدہ آؤ قبیلے سے ہوتی (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۳۶) احادیث ضعیفہ صفحہ ۲۳۶

۵۹۹۲۔ (۱۴) وَهْنُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَكْزُرُهُ ثَلَاثَةُ أَحْيَاءٍ: ثِقِيفٌ، وَبَنِي حَنِيفَةَ، وَبَنِي أُمَيَّةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۹۹۲: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو آپ تین قبیلوں بنو ثقیف، بنو حنیفہ اور بنو اُمیہ کو اچھا نہیں جانتے تھے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسن بصری راوی مدلس ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۲۸۹) ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲

۵۹۹۳۔ (۱۵) وَهْنُ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فِي ثِقِيفٍ كَذَابٌ وَمُبِيرٌ» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَصَمَةَ يُقَالُ: الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، وَالْمُبِيرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ، وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ: أَخَصُّوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا قَبْلَ مِائَةِ أَلْفٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ثقیف (قبیلہ) میں ایک شخص کذاب ہو گا اور ایک ظالم ہو گا۔ عبد اللہ بن حصمہ (راوی) بیان کرتے ہیں، بیان کیا جاتا ہے کہ کذاب شخص عمار بن ابو عبیدہ (ثقیفی) ہے اور ظالم شخص حجاج بن یوسف ہے۔ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں کہ حجاج نے جن لوگوں کو ہاندہ کر قتل کیا ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ہے (ترمذی)

۵۹۹۴۔ (۱۶) وَوَهْنٌ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، حِينَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ أَسْمَاءُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا «إِنَّ فِي ثِقِيفٍ كَذَابًا وَمُبِيرًا» فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ، وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالَكَ إِلَّا آيَاهُ، وَسَيَجِيءُ تَعَامُ الْحَدِيثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ.

۵۹۹۴: اور امام مسلم نے صحیح مسلم میں ذکر کیا ہے کہ جب حجاج نے عبد اللہ بن الزبیر کو قتل کیا تو (ان کی والدہ) اسماء نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا کہ ثقیف (قبیلہ) میں ایک کذاب اور ایک

ظالم ہو گا۔ کذاب کو تو ہم نے معلوم کر لیا اور ظالم میرے خیال میں بس تو ہی ہے۔ مکمل حدیث تیسری فصل میں ذکر ہو گی۔

۵۹۹۵۔ (۱۷) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخَرَقْنَا نَبَالَ ثَقِيفٍ، فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ. قَالَ: «اللَّهُمَّ اْمُدِّ ثَقِيفًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۹۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بعض صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہمیں ثقیف (قبیلہ) کے تیروں نے جلا دیا، آپ ان کے حق میں بددعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا، اے اللہ! ثقیف کو ہدایت فرما (ترمذی)

۵۹۹۶۔ (۱۸) عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مِثْنَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ «فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَحْسَبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْغَنُ حَمِيرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشَّقَى الْآخَرِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشَّقَى الْآخَرِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رَحِمَ اللَّهُ حَمِيرًا، أَفَوَاهُمْ سَلَامٌ، وَأَيَّدِيهِمْ طَعَامٌ، وَهُمْ أَهْلُ أَمْنٍ وَإِيمَانٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَبِيبِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، وَيُرَوَّى عَنْ مِثْنَاءَ هَذَا أَحَادِيثٌ مَنَاجِيرُ

۵۹۹۶: عبد الرزاق اپنے والد سے وہ مثناء سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ کے پاس ایک شخص آیا، میرا خیال ہے کہ وہ قیس (قبیلہ) سے تھا۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ حمیر (قبیلہ) پر لعنت کریں۔ آپ نے اس سے اعراض کیا۔ بعد ازاں وہ آپ کے پاس دوسری جانب سے آیا۔ آپ نے اس سے اعراض کیا۔ پھر وہ آپ کے پاس دوسری جانب سے آیا۔ آپ نے اس سے اعراض کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ حمیر (قبیلہ) پر رحم کرے، ان کے منہ سلامتی والے ہیں، اُن کے ہاتھ کھانا (کھلانے والے) ہیں اور وہ لوگ امن اور ایمان والے ہیں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے (اور کہا ہے کہ) ہم اس حدیث کو صرف عبد الرزاق راوی سے جانتے ہیں اور اس مثناء (راوی) سے منکر احادیث روایت کی جاتی ہیں۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ نیز امام ابو حاتم نے مثناء راوی کو کذاب قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۹۰، ضعیف ترمذی صفحہ ۵۸۶، احادیث ضعیفہ ۳۳۹)

۵۹۹۷۔ (۱۹) وَهْنُهُ ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ دَوْسٍ. قَالَ: «مَا كُنْتُ أَرَى أَنْ فِي دَوْسٍ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ کس

(قبیلہ) سے ہیں؟ (ابو ہریرہؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا، دوس (قبیلہ) سے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، میرا خیال نہیں تھا کہ دوس (قبیلہ) میں سے کوئی شخص ایسا ہو گا جس میں کوئی نفیلت ہوگی (ترمذی)

۵۹۹۸ - (۲۰) وَهْنُ سَلَمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَبْغُضْنِي فَتَفَارِقَ دِينَكَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَبْغُضُكَ وَيَكُ هَذَا اللَّهُ؟ قَالَ: «تَبْغُضُ الْعَرَبَ فَتَبْغُضْنِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۵۹۹۸: سلمان (فارسی) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تو میرے ساتھ دشمنی نہ رکھنا ورنہ تو اپنے دین سے الگ ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں کیسے آپؐ سے دشمنی کر سکتا ہوں؟ جب کہ آپؐ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت سے نوازا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، تو عربوں سے دشمنی کرے گا تو مجھ سے دشمنی کرے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۶۹۰، ضعیف ترمذی صفحہ ۱۵۲۳، احادیث ضعیفہ صفحہ ۲۰۲۰)

۵۹۹۹ - (۲۱) وَهْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي، وَلَمْ تَلَهُ مَوَدَّتِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ، وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَلِكَ الْقَوِيُّ.

۵۹۹۹: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے عربوں سے دھوکہ کیا وہ (قیامت کے دن) میری شفاعت کا مستحق نہ ہو گا اور نہ ہی اسے میری محبت حاصل ہوگی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہم اس حدیث کو صرف حسین بن عمرؓ سے جانتے ہیں جب کہ وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں حسین بن عمرؓ راوی محدثین کے نزدیک کذاب ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۶۹۰، ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۳، احادیث ضعیفہ صفحہ ۵۳۵)

۶۰۰۰ - (۲۲) وَهْنُ أُمِّ الْحَرِيرِ، مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِنْ أَفْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۰۰: امہ بن مالک کی لونڈی اُمّ الحریرہ بیان کرتی ہے کہ میں نے اپنے آقا سے سنا، اس نے بیان کیا کہ

٦٠٠١- (٢٣) وَهَذَا مِنْ مُرَافَعَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ، وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ، وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ، وَالْإِمَامَةُ فِي الْأَزْدِ، يَعْنِي الْيَمَنَ». وَفِي رِوَايَةٍ مُوقُوفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا أَصَحُّ.

۶۰۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'خلافت قریش میں ہے' فیصلہ کرنا انصار میں ہے، 'اذان دینا حبشیوں میں ہے اور امانت داری اہل (قبیلہ) یعنی یمینوں میں ہے اور ایک ردایت میں امام ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقف بیان کی ہے اور اس کو زیادہ صحیح کہا ہے۔

٦٠٠٢ - (٢٤) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَزِمُ فَتْحُ مَكَّةَ: «لَا يَقْتُلُ فَرَسِيَّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ، إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۰۲: عہد اللہ بن مطیع اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے حج مکہ کے دن فرمایا کہ آج کے دن کے بعد قیامت تک کسی قریشی (مضی) کو ہندھ کر قتل نہ کیا جائے (مسلم)

٦٠٠٣ - (٢٥) وَهَذَا مِنْ تَوَاتُرِ مُعَاوِيَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ - ، قَالَ: فَجَعَلْتُ قُرْبَى ثَمَرٌ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ، حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَوَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أبا خُبَيْبٍ - ! السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ! السَّلَامُ عَلَيْكَ أبا خُبَيْبٍ! أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتَ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا، أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتَ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا، أَمَا وَاللَّهُ لَقَدْ كُنْتُ صَوَامًا قَوْمًا وَصَوْلًا لِلرَّحِمِ، أَمَا وَاللَّهُ لَأَمْثَ أَنْتَ شَرْهَا لَأَمْثَ سَوْءٍ . - وَفِي رِوَايَةٍ لِأَمَّةٍ خَيْرٍ . - ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفَ عَبْدِ اللَّهِ وَقَوْلَهُ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَأَنْزَلَ عَنْ جَذْعِهِ، فَأُلْقِيَ فِي قُبُورِ

الْيَهُودِ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أَبِيهِ اسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ، فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُولُ لَتَائِيَنِي أَوْ لَا بَعَثَ إِلَيْكَ مَنْ يَسْحَبُكَ بِقُرُونِكَ . قَالَ: فَأَبَتْ وَقَالَتْ: وَاللَّهِ لَا أَتِيكَ حَتَّى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي. قَالَ: فَقَالَ: أَرْوِي سِنْتِي - ، فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَدَّفُ - حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: كَيْفَ زَأَيْنِي صَنَعْتَ يَعْذُو اللَّهُ؟ قَالَتْ: وَزَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ، بَلَّغْنِي أَنْتَ تَقُولُ لَهُ: يَا ابْنَ ذَاتِ الشَّطَاقَيْنِ! أَنَا وَاللَّهِ ذَاتُ الشَّطَاقَيْنِ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ الذُّوَابِ - ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَنَطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَعِينِي عَنْهُ، أَمَّا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا: «إِنَّ فِي تَقْيِيبِ كَذَابَاتِ وَمُيَبِّرَاتِ، فَأَمَّا الْكَذَابَاتُ فَرَأَيْنَاهُ، وَأَمَّا الْمُيَبِّرُ فَلَا إِخَالَكَ إِلَّا بِأَيَّاهُ. قَالَ: فَقَامَ عَنْهَا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ».

۶۰۰۳: ابو نفل معاویہ بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زہیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کی ایک گھاٹی پر دیکھا (جب انہیں صلیب پر لٹکایا گیا تھا) ابو نفل نے بیان کیا کہ قریش اور دیگر افراد ان کے پاس سے گزر رہے تھے جب عبداللہ بن زہیر صلیب سے گزرے تو وہ کھڑے ہو گئے اور (تین بار) السلام علیک یا اباہا تجیب کہا (اور تین بار) کہا 'خبردار! اللہ کی قسم! میں تجھے اس سے روکا کرتا تھا۔ خبردار! اللہ کی قسم! میرے علم کے مطابق تو کثرت کے ساتھ (نفل) روئے رکھتا تھا' کثرت کے ساتھ (رات کا) قیام کرتا تھا' کثرت کے ساتھ صلیب رحمی کرتا تھا' خبردار! اللہ کی قسم! وہ گردہ بڑا ہے جن کے خیال میں تو بڑا ہے اور ایک روایت میں استہزاء ہے کہ وہ لوگ اچھے ہیں؟ بعد ازاں عبداللہ بن زہیر چلے گئے۔ عبداللہ بن زہیر کے (دہان) ٹھہرنے اور مذکورہ کلام کہنے کی خبر حجاج تک پہنچی تو حجاج نے کسی کو عبداللہ بن زہیر کی (فحش) کی طرف بھیجا۔ (اس کے حکم پر) عبداللہ بن زہیر کو (جہاں انہیں لٹکایا گیا تھا) وہاں سے اتار کر انہیں یودیوں کے قبرستان میں پھینک دیا گیا۔ بعد ازاں عبداللہ بن زہیر کی والدہ اسماء بنت ابوبکر کی جانب کسی کو بھیجا (اور پیغام دیا) کہ وہ حجاج کے پاس آئے لیکن انہوں نے (اس کے پاس) آنے سے انکار کر دیا۔ پھر حجاج نے دوبارہ قاصد بھیجا کہ تجھے میرے پاس ضرور آنا ہو گا ورنہ میں تیری جانب ایسے لوگوں کو بھیجوں گا جو تجھے تیری چوٹیوں سے پکڑ کر تجھے تھمیت کر لے آئیں گے۔ ابو نفل نے بیان کیا کہ اسماء نے آنے سے انکار کیا اور کھلا بھیجا کہ اللہ کی قسم! میں حیرے پاس نہیں آؤں گی یہاں تک کہ تو میری جانب ان لوگوں کو بھیجے جو مجھے میری چوٹیوں سے تھمیت لے جائیں۔ ابو نفل نے بیان کیا کہ حجاج نے کہا 'میرا جوتا لاؤ۔ اس نے جوتا پہنا اور تیز تیز چلنے لگا اور اسماء کے پاس پہنچا۔ ان سے دریافت کیا کہ تیرا میرے بارے میں کیا خیال ہے جو میں نے اللہ کے دشمن کے ساتھ کیا ہے؟ اسماء نے جواب دیا 'میری رائے یہ ہے کہ تو نے اس کی دنیا خراب کی اور اس نے تیری آخرت کو برباد کر دیا۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تو عبداللہ بن زہیر کو (بطور مذمت کے) کہا کرتا تھا کہ اے (ذات الشقاقین) دو کمرہ والی کے بیٹے۔ اللہ کی قسم! میں ذات الشقاقین (خادمہ) ہوں البتہ ایک کمرہ کے ساتھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے کھانے کو چارہائیوں کے ساتھ

باندھتی تھی اور دوسرے کمر بند کو بطور پٹی کے باندھتی تھی، جس سے کوئی عورت الگ نہیں رہ سکتی۔ خبردار! بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا کہ ثقیف قبیلے میں ایک کذاب اور ظالم ہو گا۔ کذاب کو تو ہم نے دیکھ لیا ہے (کہ وہ عمار ثقفی ہے) اور ظالم کے بارے میں میرا خیال ہے کہ وہ تو ہی ہے۔ ابونوفل کہتے ہیں کہ حجاج اسامہ کے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا اور ان کو کوئی جواب نہ دیا (مسلم)

۶۰۰۴ - (۲۶) وَهْنٌ نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَنَاهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَا: إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا مَا تَرَى، وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ، وَصَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ؟ فَقَالَ: يَمْنَعُنِي أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى ذِمِّ أَخِي الْمُسْلِمِ. قَالَا: أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ﴾. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدْ قَاتَلْنَا حَتَّى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّينُ لِلَّهِ، وَأَنْتُمْ تَرِيدُونَ أَنْ تَقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةٌ وَتَكُونَ الدِّينُ لغيرِ اللَّهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۰۴: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر کے فتنہ میں (ان کے قتل ہونے سے پہلے) عبد اللہ بن عمر کے پاس دو شخص آئے، انہوں نے بیان کیا کہ لوگوں نے جو (اختلاف) کیا ہے وہ آپ کے سامنے ہے اور آپ عمر کے بیٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ آپ کو نکلنے سے (یعنی بغاوت کرنے سے) کس نے روکا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، مجھے اس بات نے روکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر مسلمان بھائی کے خون کو حرام کیا ہے۔ انہوں نے کہا، کیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں ہے کہ ”تم ان سے لڑائی کرو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین (اسلام) خالص اللہ کے (لئے) ہو۔“ ابن عمر نے کہا کہ بلاشبہ ہم لڑے جب تک فتنہ نہ تھا اور دین خالص اللہ کے (لئے) تھا اور تم چاہتے ہو کہ تم لڑائی کرو تاکہ فتنہ (دو ٹکڑا) ہو اور دین اسلام اللہ کے غیر کے (لئے) ہو (کہ دین اسلام میں تزلزل آجائے) (بخاری)

۶۰۰۵ - (۲۷) وَهْنٌ آيِنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو الدَّوْسِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ، عَصَتْ وَأَبَتْ، فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ، فَظَنُّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: وَاللَّهِمُّ اهْدِ دَوْسًا وَأَبِ بِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے بیان کیا کہ بلاشبہ دوس (قبیلہ) تباہ و برباد ہو گیا، اس نے نافرمانی کی اور اطاعت سے انکار کیا آپ اللہ تعالیٰ سے ان پر بددعا کریں۔ لوگوں نے محسوس کیا کہ آپ ان پر بددعا کریں گے (لیکن) آپ نے یہ دُعا کی، اے اللہ! دوس کو ہدایت فرما اور انہیں (اسلام کی جانب) لا (بخاری، مسلم)

۶۰۰۶ - (۲۸) وَهْنٌ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَجِبُوا الْعَرَبَ لِثَلَاثَ: لِأَيِّ عَرَبِيٍّ، وَالْقُرْآنِ عَرَبِيٍّ، وَكَلَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٍّ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۶۰۰۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عربوں کے ساتھ تین خصلتوں کی بناء پر محبت کرو۔ اس لئے کہ میں عربی ہوں، قرآن پاک عربی زبان میں (اترا) ہے اور جنتی لوگوں کا کلام بھی عربی زبان ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۲۹۳)

احادیث ضعیفہ صفحہ ۱۵۹ تنقیح الرداء جلد ۳ صفحہ ۲۰۷)

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۰۰۷- (۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُسَبِّحُوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَتَقَنَّ مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مَدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ، مُتَّقَنٌ عَلَيْهِ».

پہلی فصل

۶۰۰۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے صحابہ کرام کو برا بھلا نہ کہو، اگر تم میں سے کوئی شخص (روزانہ) اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو (ثواب میں) صحابہ میں سے کسی کے مد اور نصف مد کو بھی نہ پہنچے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث پاک میں "اصحابی" سے مراد صحابہ کرام نہیں بلکہ ان کے بعد کے لوگ مخاطب ہیں یا ایک توجہ یہ بھی ہے کہ "اصحابی" سے مقصود مخصوص صحابہ کرام ہیں جو کھار صحابہ تھے۔ ہر حال صحابہ کرام سے محبت ہونی چاہیے اور انہیں برا بھلا کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ صحابہ کرام کے آپس میں اختلاف کے سبب انہیں ہنظرِ حارت دیکھا جائز نہیں۔ اس لیے کہ ان کا اختلاف اجتہادی تھا اور وہ مفسور و مروج ہیں (واللہ اعلم)

۶۰۰۸- (۲) وَ عَنْ أَبِي بُرَّةٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَفَعَ - بَغْنِي النَّبِيُّ ﷺ - رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ: «الْجُحُومُ أَمَنَةٌ - لِلْسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَ الْجُحُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا يُؤْعَدُّ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَنَا أَتَى أَصْحَابِي مَا يُؤْعَدُّونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُؤْعَدُّونَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۰۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی جانب بلند کیا، آپ اکثر دفعہ اپنا سر مبارک آسمان کی جانب بلند کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ستارے آسمان کے لیے امن (کا ذریعہ) ہیں جب ستارے لوٹ جائیں گے تو آسمان اس تہدیلی سے دوچار ہو گا جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور میں اپنے صحابہ کرام کے لیے امن کی علامت ہوں، جب میں (دنیا سے) رخصت ہو

جاؤں گا تو میرے صحابہ کرام ان فتنوں سے دوچار ہوں گے جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور میرے صحابہ کرام میری امت کے لئے باعث امن ہیں، جب میرے صحابہ کرام (دنیا سے) رخصت ہو جائیں گے تو میری امت ان مصائب اور فتنوں سے دوچار ہوگی جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے (مسلم)

۶۰۰۹ - (۳) وَقَدْ أَمِنَ سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِثَامٌ - مِنَ الثَّانِي، فَيَقُولُونَ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِثَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيَقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِثَامٌ مِنَ الثَّانِي، فَيَقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَبْعَثُ مِنْهُمْ الْبَغْتُ فَيَقُولُونَ: أَنْظَرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يَبْعَثُ الْبَغْتُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ: هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يَبْعَثُ الْبَغْتُ الثَّالِثُ فَيَقَالُ: أَنْظَرُوا، هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى مِنْ رَأَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُونُ الْبَغْتُ الرَّابِعُ فَيَقَالُ: أَنْظَرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا مِنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ».

۶۰۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں میں سے ایک جماعت جہاد کرے گی۔ جہاد کرنے والے لوگ (اپنی جماعت سے) کہیں گے کہ کیا تم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی صحابی ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں۔ چنانچہ وہ فتح و نصرت سے ہمکنار ہوں گے۔ پھر لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی، ان سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا تم میں صحابہ کرام کا کوئی شاگرد ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں۔ چنانچہ انہیں فتح نصیب ہوگی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی، ان سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا تم میں صحابہ کرام کے شاگردوں کا کوئی شاگرد ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں۔ چنانچہ انہیں فتح نصیب ہوگی (بخاری، مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ ان میں سے ایک لشکر بھیجا جائے گا، لوگ کہیں گے کہ خیال کرو، کیا تم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی صحابی ہے؟ چنانچہ صحابی موجود ہو گا تو انہیں کامیابی نصیب ہوگی۔ پھر دوسرے لشکر کو بھیجا جائے گا، لوگ کہیں گے کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو دیکھا ہو؟ چنانچہ انہیں کامیابی نصیب ہوگی۔ پھر تیسرا لشکر بھیجا جائے گا تو کہا جائے گا کہ خیال کرو، کیا تم اپنے لشکر میں کسی ایسے شخص کو دیکھتے ہو جس

نے ان لوگوں کو دیکھا ہو جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو؟ پھر چوتھا فکر سمجھا جائے گا پس کہا جائے گا کہ خیال کرو کیا تم اپنے (رفقاء) میں سے کسی ایسے شخص کو دیکھتے ہو جس نے ان لوگوں کو دیکھا ہو جنہوں نے ایسے شخص کو دیکھا ہو جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ چنانچہ ایسا شخص پایا جائے گا (اور) اس سبب انہیں فتح نصیب ہوگی۔

۶۰۱۰ - (۴) وَفَنَ عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ أُمَّتِي قُرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ إِنْ بَعَدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، - وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذَرُونَ، وَلَا يَقُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ التَّيْسُنُ، وَفِي رِوَايَةٍ: «وَيَخْلِفُونَ وَلَا يُسْتَخْلَفُونَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۱۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت میں سے بہترین لوگ میرے دور کے لوگ ہیں، ان کے بعد وہ لوگ جو ان کی تابعداری کریں گے، ان کے بعد وہ جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو گواہی دیں گے ان کی گواہی قبول نہ ہوگی۔ وہ خیانت کریں گے، انہیں امین نہیں سمجھا جائے گا۔ وہ نذریں مانیں گے (لیکن) انہیں پورا نہ کریں گے نیز ان میں موٹاپا آجائے گا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ قسمیں اٹھائیں گے جبکہ انہیں قسم اٹھانے کے لئے نہیں کہا جائے گا (بخاری، مسلم)

۶۰۱۱ - (۵) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: «ثُمَّ يَخْلِفُ قَوْمٌ يُجِبُونَ السَّأَلَةَ».

۶۰۱۱: مسلم کی ایک روایت میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو موٹاپے کو محبوب سمجھیں گے۔

الفصل الثانی

۶۰۱۲ - (۶) فَفَنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْرَمُوا أَصْحَابِي، فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَتَّخِذُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَخْلِفُ وَلَا يُسْتَخْلَفُ، وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ، أَلَا مَنْ سَرَّهُ بُخْبُوحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفِدَى - وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ، وَلَا يَخْلُفُ رَجُلٌ بِأَمْرَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمْ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ» رَوَاهُ [التَّيْسَانِي، وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ رَجَالُ الصَّحِيحِ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخُنَيمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يُخْرِجْ لَهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثَقَفٌ ثَبَتٌ].

دوسری فصل

۶۰۱۳: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے صحابہ کرام کی عزت

کہو یہ لوگ تم میں بہتر ہیں۔ پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں۔ پھر جھوٹ عام ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص (خود بخود) قسم اٹھائے گا حالانکہ اس سے قسم اٹھوائی نہیں جائے گی، وہ خود بخود گواہی دے گا جبکہ اس سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ خبردار! جس شخص کو جنت کا درمیانی حصہ محبوب ہے، وہ جماعت کے ساتھ ملا رہے۔ بلاشبہ شیطان اکیلے اکیلے شخص کے ساتھ ہے جبکہ شیطان دو آدمیوں سے (ان کے اتحاد کی بدولت) دور ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہا نہیں ہوتا کہ شیطان ان کے ساتھ تیسرا ہوتا ہے اور جس شخص کو اپنی نیکی پسند آتی ہے اور اپنی برائی سے غم زدہ ہوتا ہے تو وہ ایماندار ہے (نسائی) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی صحیح ہیں۔ ابراہیم بن حسن خضعی کے علاوہ اس حدیث کے تمام راوی صحیح ہیں۔ اسی وجہ سے امام بخاری اور امام مسلم نے اس حدیث کو اپنی کتابوں میں ذکر نہیں کیا۔ ابراہیم بن حسن کا درجہ ثقہ ثبت کا ہے۔

۶۰۱۳- (۷) وَفَنَّ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا زَانِيًا أَوْ زَانِيًا مِّنْ زَانِيَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۱۳: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اس شخص کو (دوغ کی) آگ نہیں پہنچے گی جس نے مجھے دیکھا ہے یا ان لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں نے مجھے دیکھا ہے (ترمذی)

۶۰۱۴- (۸) وَفَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا - مِنْ بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّهِمْ أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِإِبْغَاضِهِمْ أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ، وَمَنْ آذَى اللَّهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۰۱۴: عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے صحابہ کرام کے بارے میں اللہ سے ڈرو (دو مرتبہ فرمایا) ان کو میرے بعد نشانہ نہ بنانا (یعنی ان کو برے الفاظ سے یاد نہ کرنا) جس شخص نے ان سے محبت کی، اس نے میری محبت کے سبب ان سے محبت کی اور جس شخص نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کرتے ہوئے ان سے دشمنی کی اور جس شخص نے انہیں ایذا دی اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس شخص نے مجھے ایذا پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ کرے گا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۶۰۱۵- (۹) وَفَنَّ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ أَصْحَابِي فِي أَمْتِي كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، لَا يَضِلُّهُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ»، قَالَ الْحَسَنُ: فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَضِلُّ؟ رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السَّنَةِ».

۶۰۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت میں میرے

صحابہ کرام کی مثال کھانے میں نمک کی مانند ہے کہ کھانا بلا نمک اچھا نہیں لگتا۔ حسن بصریؒ نے بیان کیا کہ ہمارا نمک چلا گیا تو ہم کیسے اپنی اصلاح کر سکتے ہیں؟ (شرح السنہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں اسماعیل بن مسلم راوی ضعیف اور حسن راوی بدئس ہے نیز اس نے لفظ غن کے ساتھ روایت کیا ہے (المخرج والتقدم جلد ۲ صفحہ ۹۶۹، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۳۸، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۹)

۶۰۱۶ - (۱۰) وَهْنٌ عِنْدَ اللَّهِ بَيْنَ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي رَاضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: «مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوتُ بِأَرْضِهِ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُورًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ «لَا يَتَلَعَّنِي أَحَدٌ» فِي بَابِ «حِفْظِ اللَّسَانِ».

۶۰۱۶: عبد اللہ بن عمرؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے صحابہ کرام میں سے جو شخص جس زمین میں فوت ہو گا تو قیامت کے دن وہ ان کا قائد اور روشنی (کا میار) ہو گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور ابن مسعودؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”میرے صحابہ کرام کے بارے میں کوئی مجھ تک (ظلم بات) نہ پہنچائے“ کا ذکر ”زبان کو محفوظ رکھنے“ کے باب میں کیا گیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبد اللہ بن مسلم راوی ناقابلِ محبت اور عثمان بن ناہیہ راوی مستور ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰۹)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۶۰۱۷ - (۱۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمْ الَّذِي يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى مُسْرِكِكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل

۶۰۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں تو تم کہو کہ تم میں سے جو برا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو (ترمذی) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں سیف بن عمرو راوی غایت درجہ ضعیف اور ثمر بن حنبلہ راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۱۰)

۶۰۱۸ - (۱۲) وَهْنٌ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «سَأَلْتُ رَبِّي عَنْ اخْتِلَافِ اصْحَابِي مِنْ بَعْدِي، فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اصْحَابَكَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ، بَعْضُهَا أَقْوَى مِنْ بَعْضٍ، وَلِكُلِّ نَوْءٍ، فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِنْهَا هُمْ عَلَيْهِ مِنْ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِي عَلَى هُدًى» قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اصْحَابِي كَالنُّجُومِ، قَبَائِبُهُمْ اقْتَدَيْتُمْ إِهْتَدَيْتُمْ». رَوَاهُ زَيْدٌ.

۶۰۱۸: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے اپنے بعد صحابہ کرام کے اختلاف کے بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری جانب وحی فرمائی اے محمد! بلاشبہ تیرے رفقاء میرے نزدیک آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے بعض بعض سے (مراتب کے لحاظ سے) قوی ہوں گے اور ہر ایک صحابی نور (کا میار) ہے پس جو شخص ان کے اختلاف کے باوجود ان کی کسی بات پر عمل کرے گا تو ایسا شخص میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔ عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ میرے صحابہ کرام ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے تم جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے (روزیں)

وضاحت: پہلی روایت میں عبدالرحیم بن زید الصبی راوی کذاب ہے اور دوسری روایت میں حمزہ راوی عاتیت درجہ ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۱۰ احادیث ضعیفہ صفحہ ۶۰ مشکوٰۃ علامہ آلبنانی جلد ۳ صفحہ ۱۴۶)

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۰۱۹- (۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنْ مِنْ أَمَرٍ النَّاسِ عَلَى فِئَةٍ صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ - وَعِنْدَ الْبُخَّارِيِّ أَبُو بَكْرٍ - وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ أَخُوهُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ، لَا تَبْقَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةً - إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ». وَفِي رِوَايَةٍ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ زَيْنٍ لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۰۱۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ مجھ پر رفاقت اور مال خرچ کرنے کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ احسانات ابو بکرؓ کے ہیں اور بخاری کی روایت میں ابو بکرؓ کی جگہ پر ابابکرؓ کے الفاظ ہیں اور اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابو بکرؓ کو خلیل بنانا البتہ (اس کے ساتھ) اسلامی اخوت اور مودت ہے، مسجد میں ابو بکرؓ کی کھڑکی کے علاوہ (کوئی) کھڑکی باقی نہ رہنے دی جائے اور ایک روایت میں ہے کہ اگر میں نے اپنے پروردگار کے علاوہ کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابو بکرؓ کو خلیل بنانا۔

(بخاری، مسلم)

وضاحت: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابو بکرؓ کی کھڑکی کو بند نہ کرنا اُن کی خلافت پر دلالت کرتا ہے جبکہ یہ حکم آپؐ نے مرض الموت کے دوران دیا تھا۔ مرض الموت کے دوران آپؐ نے صحابہ کرام کو حکم دیا تھا کہ ابو بکرؓ کے گھر کی طرف کھلنے والی کھڑکی کے علاوہ باقی تمام کھڑکیاں بند کر دی جائیں۔ (تفہیم الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲۸)

۶۰۲۰- (۲) وَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي، وَقَدْ اتَّخَذَ اللَّهُ صَاحِبَكُمْ - خَلِيلًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۲۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، اگر میں

نے (کسی شخص کو) ظلیل بنانا ہوتا تو ابوبکرؓ کو ظلیل بنانا البتہ وہ میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے رفیق کو (اپنا) ظلیل بنایا ہے (مسلم)

۶۰۲۱- (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ: «أَدْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكَ، وَأَخْلِكَ، حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا؛ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَتَّنِيَ مُتَمَنٍّ وَيَقُولَ قَائِلٌ: أَنَا، وَلَا -؛ وَيَأْتِيَ اللَّهَ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي «كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ»: «أَنَا أَوَّلِي، بَذَلْ: «أَنَا وَلَا».

۶۰۲۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں مجھے فرمایا کہ میرے لئے اپنے والد ابوبکرؓ اور اپنے بھائی عبدالرحمنؓ کو بلاؤ تاکہ میں تحریر لکھوا دوں، اس لئے کہ مجھے ڈر ہے کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے گا اور کہنے والا کہے گا کہ میں (خلافت کا مستحق) ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ اور ایمان دار لوگ ابوبکرؓ کے علاوہ (بسی کا) انکار کرتے ہیں (مسلم) اور حمیدی کی کتاب ”مسند حمیدی“ میں (أنا ولا) کی جگہ ”أنا أولى“ کے الفاظ ہیں۔

۶۰۲۲- (۴) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَى النَّبِيَّ ﷺ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ كَانَتْهَا تَرِيدُ الْمَوْتَ. قَالَ: «فَإِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَلَا تَجِدِي أَبَا بَكْرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۲۲: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے آپ سے (اپنے) کسی معاملے میں گفتگو کی۔ آپ نے اس سے کہا کہ وہ پھر آپ کے پاس آئے۔ اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں؟ گویا کہ وہ آپ کی وفات مراد لیتی تھی۔ آپ نے فرمایا، اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکرؓ کے پاس آنا (اس لئے کہ وہ میرے بعد خلیفہ ہوں گے) (بخاری، مسلم)

۶۰۲۳- (۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشٍ ذَاتِ السَّلَاسِلِ -، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ -، فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «عَائِشَةُ». قُلْتُ: مِنْ الرِّجَالِ؟ قَالَ: «أَبُوهَا». قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «عُمَرُ، فَعَدَّ رِجَالًا، فَسَكَتَ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۲۳: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ”ذات السلاسل“ (لنگر پر (امیر بنا کر) بھیجا۔ انہوں نے بیان کیا، میں (سفر سے پہلے) آپ کے پاس آیا، میں نے دریافت کیا کہ کون شخص آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا، عائشہ۔ میں نے دریافت کیا کہ مردوں میں سے (کون)؟

آپؐ نے فرمایا، اُن کے والد۔ میں نے دریافت کیا، پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا، 'عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر اور) لوگوں کا (بھی) نام لیا۔ پھر میں اس خوف سے خاموش ہو گیا کہ (کیسے) آپؐ مجھے ان کے آخر میں نہ شمار کریں (بخاری، مسلم)

۶۰۲۴ - (۶) وَهْنُ مُحْتَدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ. وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ: عُثْمَانُ قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا زَجَلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۲۴: محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد (علیؑ) سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون شخص سب سے بہتر ہے؟ انہوں نے بتایا، 'ابوبکرؓ' (محمد بن حنفیہ کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا کہ پھر کون؟ انہوں نے کہا، 'عمرؓ' (محمد بن حنفیہ کہتے ہیں) میں ڈر گیا کہ اب آپ عثمانؓ کا نام لیں گے (اسی لئے) میں نے عرض کیا، 'پھر آپ ہیں۔ انہوں نے کہا، میں تو ایک عام مسلمان ہوں (بخاری)

وضاحت: محمد بن حنفیہ علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے لیکن قاطعہ الزہراءؑ کے بہن سے نہ تھے۔

(تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۳۳)

۶۰۲۵ - (۷) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، ثُمَّ تَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى: أَفْضَلُ أُمَّةٍ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

۶۰۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم کسی شخص کو ابوبکرؓ کے برابر نہیں سمجھتے تھے، اس کے بعد عمرؓ اور پھر عثمانؓ (کا درجہ تھا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیتے۔ ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے (بخاری) اور ابو داؤد کی روایت میں ہے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے تو ہم کہا کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کی امت میں سے سب سے افضل ابوبکرؓ ہیں پھر عمرؓ ہیں اور پھر عثمانؓ ہیں۔

الْفَضْلُ الثَّلَاثِي

۶۰۲۶ - (۸) هُنَّ ابْنِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَا لِأَخِي عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْتَاهُ، مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يَكْفِيهِ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَا

تَفْعِنِي مَالًا أَحَدِي قَطُّ مَا تَفْعِنِي مَالًا ابْنِ بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَأَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا أَلَا
وَإِنْ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۰۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمارے ہاں کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کا ہم پر احسان ہو اور ہم نے اس کا بدلہ نہ دیا ہو البتہ ابو بکر کے ہم پر احسانات ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُن کو اُن کے احسانات کا بدلہ عطا کرے گا اور مجھے کسی شخص کے مال نے کبھی کچھ فائدہ نہیں دیا جس قدر مجھے ابو بکر کے مال نے فائدہ دیا ہے، اگر میں نے کسی شخص کو ظلیل بنانا ہوتا تو ابو بکر کو ظلیل بناتا۔ آگاہ رہو! اس میں ہرگز شک نہیں کہ تمہارا ساتھی (ؓ) اللہ کا ظلیل ہے (تفہی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں داؤد بن یزید اودی راوی ضعیف ہے (تفہی الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۳)

۶۰۲۷ - (۹) وَهَنَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۲۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو بکر ہمارے سردار تھے، ہم سے بہتر تھے اور ہم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھے (تفہی)

۶۰۲۸ - (۱۰) وَهَنَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَابْنِ بَكْرٍ: «أَنْتَ صَالِحِي فِي الْغَارِ، وَصَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۲۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ابو بکر کے بارے میں فرمایا کہ تو میرا غار (گور) کا ساتھی ہے اور حوض (کوثر) پر بھی میرا ساتھی ہو گا (تفہی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف تفہی علامہ البانی صفحہ ۴۹)

۶۰۲۹ - (۱۱) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَوْمَهُمْ خَيْرُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۰۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس قوم میں ابو بکر موجود ہوں تو اس کے لئے جائز نہیں کہ (ان کے ہوتے ہوئے) اُن کے سوا کوئی (دوسرا شخص) امامت کرائے (تفہی)

امام تفہی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ثابت درجہ ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف تفہی صفحہ ۴۹ احادیث ضعیفہ صفحہ ۲۸۲)

۶۰۳۰ - (۱۲) وَهَنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ، وَوَأَفَّقَ ذَلِكَ عِنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا. قَالَ: فَجِئْتُ بِنَصْفِ مَالِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟» فَقُلْتُ: مِثْلَهُ. وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ. فَقَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ؟ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟». فَقَالَ: «أَبْقَيْتُ لَهُمْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ». قُلْتُ: لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو ذَاوَدَ.

۶۰۳۰: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم صدقہ کریں۔ اس دوران میرے پاس کچھ مال آگیا۔ میں نے (دل میں) خیال کیا کہ اگر کسی روز میں ابوبکر سے (صدقہ کرنے میں) سبقت لے سکوں تو آج کے دن ان سے آگے رہوں گا۔ عمر نے بیان کیا کہ میں اپنا آدھا مال لے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) دریافت کیا کہ آپ نے اپنے گھروالوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ (عمر کہتے ہیں) میں نے جواب دیا کہ اسی قدر (یعنی آدھا مال گھر چھوڑ آیا ہوں اور آدھا مال آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا ہوں)۔ اور ابوبکر اپنا تمام مال لے آئے۔ آپ نے (ابوبکر سے) دریافت کیا 'اے ابوبکر! آپ نے اپنے گھروالوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ انہوں نے جواب دیا 'میں نے اپنے گھروالوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول (کی رضا) کو چھوڑا ہے (عمر کہتے ہیں کہ) میں نے (دل میں) خیال کیا کہ میں کبھی بھی ابوبکر سے سبقت نہیں لے جا سکتا (ترمذی، ابوداؤد)

۶۰۳۱ - (۱۳) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «أَنْتَ عَيْتِيُّ اللَّهِ مِنَ النَّارِ». فَيَوْمَئِذٍ سَمِعِي عَنِّيًّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے انہیں (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا 'آپ (اللہ کی جانب سے) دوزخ سے آزاد کیے گئے ہیں' اسی روز سے ابوبکر کا لقب عتیق مشہور ہو گیا (ترمذی)

۶۰۳۲ - (۱۴) وَهَنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتَى أَهْلَ الْيَقْبَعِ فَيُحْشَرُونَ بَيْنِي، ثُمَّ أَنْتُمْ أَهْلُ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۳۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'میں (تمام مخلوق میں سے) پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین پھٹے گی' پھر ابوبکر ہوں گے، پھر عمر ہوں گے۔ اس کے بعد میں (یعنی قبرستان) والوں کے پاس جاؤں گا، انہیں میرے ساتھ ملا دیا جائے گا، اس کے بعد میں مکہ مکرمہ والوں کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ میں میدانِ حشر میں ان کے ساتھ حرمِ مکہ اور حرمِ مدینہ کے درمیان ہوں گا (ترمذی)

وضاحت : علامہ ناصر الدین آلہبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۹۳)
احادیث ضعیفہ (۲۹۳۹)

۶۰۳۳ - (۱۵) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَانِي جَبْرِئِيلُ فَأَخَذَ بِيَدِي، فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي يَدْخُلُ مِنْهُ أُمِّي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ! أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمِّي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۶۰۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کے اس دروازے سے آگاہ فرمایا جس سے میری امت جنت میں داخل ہوگی۔ (اس پر) ابوبکرؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میری آرزو ہے کہ میں آپؐ کی سمیت میں ہوتا تاکہ میں (بھی) جنت کا دروازہ دیکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابوبکرؓ آگاہ رہیں، میری امت میں سے جو لوگ جنت میں داخل ہوں، آپ ان میں سے پہلے ہوں گے (ابوداؤد)
وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۷۳)

الفصل الثالث

۶۰۳۴ - (۱۶) هُنَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ذَكَرَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَبَكَى وَقَالَ: وَدِدْتُ أَنْ عَمِلْتُ كُلَّهُ مِثْلَ عَمَلِهِ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ أَيَّامِهِ، وَلَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيهِ، أَمَا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةٌ سَارَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَبَا إِلَيْهِ قَالَ: وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُهُ حَتَّى أَدْخُلَ قَبْلَكَ، فَإِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ أَصَابَنِي دُونَكَ، فَدَخَلَ فَكَسَحَهُ -، وَوَجَدَ فِي جَانِبِهِ ثَقْبًا -، فَشَقَّ إِزَارَهُ وَسَدَّهَا بِهِ، وَبَقِيَ مِنْهَا اثْنَانِ فَأَلْقَمَهُمَا رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَدْخُلْ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَوَضَعَ رَأْسَهُ فِي حِجْرِهِ وَنَامَ، فَلَدِغَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِجْلَيْهِ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ يَتَحَرَّكَ مَخَافَةَ أَنْ يَنْشِبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَقَطَتْ دُمُوعُهُ عَلَى وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟»، قَالَ: لِدَغَتْ، فَذَلِكَ ابْنُ وَأُمِّي، فَتَقَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهُ، ثُمَّ انْتَفَضَ - عَلَيْهِ، وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ. وَأَمَّا يَوْمُهُ، فَلَمَّا قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِزْدَتْ الْعَرَبُ وَقَالُوا: لَا تُؤَدِّي زَكَاةَ فَقَالَ: لَوْ مَنَعُونِي عَقَالًا - لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ. فَقُلْتُ: يَا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ! تَأْلِفُ النَّاسَ وَارْتَفَقَ بِهِمْ فَقَالَ لِي: أَجَبَارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَارِجٌ فِي الْإِسْلَامِ؟ إِنَّهُ قَدْ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّينُ أَيْنَقُصُ وَأَنَا خِي؟. رَوَاهُ وَزَيْنٌ.

تیسری فصل

۶۰۳۳: مقرر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ابوبکرؓ کا تذکرہ ہوا۔ چنانچہ مقرر روئے اور بیان کیا کہ میں محبوب جانتا ہوں کہ میری زندگی کے تمام اعمال ابوبکرؓ کی زندگی کے ایک دن اور ایک رات کے برابر ہو جائیں۔ ان کی رات سے مقصود وہ رات ہے جس رات ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار (ثور) کی جانب روانہ ہوئے، وہ دونوں (جب) وہاں پہنچے تو ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ آپؐ غار میں اس وقت تک داخل نہ ہوں جب تک کہ آپؐ سے پہلے میں داخل نہ ہو جاؤں (بالفرض) اگر غار میں کوئی (ایذا پہنچانے والی) چیز ہوگی تو مجھے ایذا پہنچے گی، آپؐ تو محفوظ رہیں گے۔ چنانچہ ابوبکرؓ (غار میں) داخل ہوئے، اسے صاف کیا اور اس کی ایک جانب کئی سوراخ تھے، چنانچہ ابوبکرؓ نے اپنے تہہ بند کو پھاڑا اور اس (کے ٹکڑوں) سے سوراخوں کو بند کر دیا البتہ دو سوراخ باقی رہ گئے، انہوں نے ان میں اپنے دونوں پاؤں داخل کر دیئے۔ پھر ابوبکرؓ نے آپؐ سے عرض کیا کہ اب آپؐ تشریف لائیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (غار میں) داخل ہوئے اور اپنا سر مبارک ابوبکرؓ کی گود میں رکھا اور سو گئے (اس دوران) ابوبکرؓ کا پاؤں سوراخ سے ڈسا گیا لیکن وہ اس خدشہ کے پیش نظر نہ بلے کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار نہ ہو جائیں۔ (درد کی شدت کے باعث) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہو مبارک پر ابوبکرؓ کے آنسو گرے تو آپؐ نے دریافت کیا کہ اے ابوبکرؓ! تمہیں کیا ہوا ہے؟ ابوبکرؓ نے کہا کہ آپؐ پر میرے ماں باپ قربان ہوں میں تو ڈسا گیا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس جگہ) آپؐ وہاں ڈالا، اس سے ابوبکرؓ کا درد جاتا رہا بعد ازاں زہر کا اثر ان پر عود کر آیا، جو ان کی موت کا سبب بنا اور اُن کے دن سے مقصود وہ دن ہے جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو عرب (کے کچھ لوگ) مرتد ہو گئے اور انہوں نے اعلان کیا ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ چنانچہ ابوبکرؓ نے اعلان کیا کہ اگر وہ مجھے اونٹ کے پاؤں میں ہاندھنے والی (بھونٹی سی) رتی بھی نہیں دیں گے تو میں اس وجہ سے اُن سے جہاد کروں گا (مقرر کہتے ہیں) اس پر میں نے (انہیں) مشورہ دیا کہ اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! لوگوں میں اتفاق رہنے دیں اور ان کے ساتھ نرمی کریں اس پر انہوں نے (مجھے ڈانٹ پلاتے ہوئے) کہا، تعجب ہے جاہلیت میں (اتنے) دلیر اور اسلام میں اتنے بزدل! اس میں کچھ شک نہیں کہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور دین اسلام مکمل ہو چکا ہے، دین اسلام میں نقص آجائے اور میں زندہ رہوں؟ (رازی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں فرات بن سائب راوی مکر الحدیث ہے البتہ حدیث کا آخری حصہ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے سے آخر تک شش منائی میں موجود ہے جو صحیح ہے۔ نیز اس آخری حصہ کے ہم معنی روایت بخاری اور مسلم میں بھی موجود ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳)

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۰۳۵- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مُحَدِّثُونَ - فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۰۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سے پہلے امتوں میں الہامی لوگ ہوا کرتے تھے، اگر میری امت میں سے کوئی شخص الہامی ہوتا تو وہ عمر ہوتا (بخاری، مسلم)

۶۰۳۶- (۲) وَهَنَّ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَحِينَئِذْ يَسْتَوْفِي مِنْ قُرْآنِهِ يُكَلِّمُهُ وَيَسْتَكْثِرُهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُمْ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنٌ قَبَّازُونَ الْحِجَابِ، فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْحَكُ، فَقَالَ: أَضْحَكَ اللَّهُ سِنْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنْ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنِ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَا الْحِجَابَ، قَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ! أَتَهَبِينَ وَلَا تَهَبِينَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَقُلْنَ: نَعَمْ؛ أَنْتَ أَفْظُ وَأَغْلَطُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَيْكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا - قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَيْحِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ: زَادَ الْبُزْجَانِيُّ بَعْدَ قَوْلِهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَا أَضْحَكَكَ.

۶۰۳۶: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (بجس میں شریک ہونے کی) اجازت طلب کی جب کہ آپؐ کی مجلس میں قریشی عورتیں تھیں، وہ آپؐ کے ساتھ ہاتھ کر رہی تھیں اور آپؐ سے زیادہ ہی گفتگو کر رہی تھیں، ان کی آوازیں (آپؐ کی آواز سے) بلند تھیں جب عمرؓ نے اجازت طلب کی تو وہ انھیں اور جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ (جب) عمرؓ اندر داخل ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ عمرؓ نے (غشی کا اظہار کرتے ہوئے) عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپؐ کو ہمیشہ خوش و محترم رکھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس جو عورتیں تھیں مجھے ان پر تعجب ہو رہا

ہے کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو وہ جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ عتر نے انہیں (مخاطب کرتے ہوئے) کہا: اے عورتو! تم اپنے آپ کی دشمن ہو! تعجب ہے کہ تم مجھ سے ڈرتی ہو (لیکن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ عورتوں نے کہا: ہاں کیونکہ آپ سخت گو اور سخت مزاج ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن الخطاب بات کر (ان کے جواب کا انتظار نہ کر) اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جب کہیں کسی راستے میں شیطان سے تیرا سامنا ہوتا ہے تو وہ تیرا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلے لگتا ہے (بخاری، مسلم) اور امام حمیدی نے بیان کیا کہ امام برقاٹی نے (اپنی کتاب میں) عتر کے اس قول کے بعد کہ ”اے اللہ کے رسول!“ کے بعد یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ کیوں ہنس رہے تھے؟

۶۰۳۷- (۳) وَهَذَا جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ - امْرَأَةٍ ابْنِ طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشْفَةً -، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا بِلَالٌ، وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِنِهَايَةِ جَارِيَةٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظَرُ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ خَيْرَتَكَ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَعَلَيْكَ آخَارُ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۳۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں (معراج کی رات) جنت میں داخل ہوا تو میں نے ابو طلحہ کی بیوی ”ریمصاء“ کو دیکھا نیز میں نے چلنے کی آواز سنی چنانچہ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ بلال ہے۔ اور میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک دو شیر تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ (محل) کس کے لئے ہے؟ جنتیوں نے بتایا کہ (یہ محل) عمر کا ہے۔ میں نے چاہا کہ اس میں داخل ہوں اور اسے (خور سے) دیکھوں لیکن میں نے تیری غیرت کو یاد کیا۔ عتر نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، تعجب ہے! کیا میں آپ (کے داخل ہونے) پر غیرت کروں گا؟ (بخاری، مسلم)

وضاحت: ریمصاء اصل میں غیمصاء ہے اور یہ انس رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ اور ابو طلحہ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ ان کا پورا نام غیمصاء بنت ملحان انصاریہ ہے اور ان کی کنیت اُمّ سلیم ہے (الاصابہ جلد ۸ صفحہ ۱۵۳)

۶۰۳۸- (۴) وَهَذَا ابْنُ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: - «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ، وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ -، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدَى، وَمِنْهَا مَا دُونَ ذَلِكَ -، وَهَرَضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قِمِيصٌ يَجْرُهُ». قَالُوا: فَمَا أَوْلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَالَّذِينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۳۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بار میں سویا ہوا تھا، میں نے دیکھا کہ (کچھ) لوگوں کو مجھ پر پیش کیا جا رہا ہے اور انہوں نے قمیضیں پہن رکھی ہیں، کسی کا

قیض (اس کے) بیٹے تک اور کسی کا اس سے نیچے تھا اور عمرؓ پر پیش کیے گئے تو وہ قیض کو کھینچتے تھے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا 'اے اللہ کے رسول! اس کی تائیل کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا 'اس کی تائیل دین ہے یعنی ان کے دور میں دین اسلام کو غلبہ حاصل ہو گا (بخاری، مسلم)

۶۰۳۹ - (۵) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُبَيَّتْ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرَّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالُوا: فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَلْعَلِمَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۳۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا 'ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں سو رہا تھا مجھے (خواب میں) دودھ کا پیالہ دیا گیا۔ میں نے اسے پیا، حتیٰ کہ میں نے محسوس کیا کہ (دودھ کی) سیرابی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے۔ پھر میں نے بقیہ (دودھ) عمرؓ کو دے دیا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا 'اے اللہ کے رسول! آپ اس کی کیا تائیل فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ' (اس کی تعبیر) علم ہے (بخاری، مسلم)

۶۰۴۰ - (۶) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ - عَلَيْهَا دَلْوٌ فَتَرَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ - فَتَرَعَ مِنْهَا دَنُونًا - أَوْ دَنُونَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يُغَيِّرُ لَهُ ضَعْفَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا - فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمَّ أَرْعَبْرِيًّا - مِنَ النَّاسِ يَتَرَعُ نَزْعُ عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسَ بِعُطَيْنِ».

۶۰۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا 'آپؐ نے فرمایا 'ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نیند میں تھا میں نے خود کو ایسے کونٹوں پر پایا جس کی منڈیر نہ تھی اس پر ایک ڈول تھا میں نے جس قدر اللہ نے چاہا کونٹوں سے ڈول نکالے۔ پھر اس ڈول کو ابن ابی قحافہ (ابوبکر صدیق) نے پکڑا انہوں نے کونٹوں سے ایک یا دو ڈول نکالے۔ ان کے نکالنے میں کچھ کمزوری تھی اللہ تعالیٰ ان کی کمزوری کو معاف کرے۔ بعد ازاں وہ ڈول بڑے ڈول (کی شکل) میں تبدیل ہو گیا اور اُسے عمرؓ نے پکڑا۔ میں نے کسی مضبوط فicus کو نہیں دیکھا کہ وہ عمرؓ کی طرح ڈول نکالا ہو حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے اور انہوں نے (اپنے اونٹوں اور زمین کو) سیراب کیا۔

۶۰۴۱ - (۷) وَهْنُ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ ابْنِ بَكْرٍ، فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا، فَلَمَّ أَرْعَبْرِيًّا يَقْرِي قَرِيَّةً -، حَتَّى رَوَى النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعُطَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۴۱: اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا 'پھر اس ڈول کو ابن الخطابؓ نے ابو بکرؓ کے ہاتھ سے پکڑا' وہ ان کے ہاتھ میں بڑے ڈول کی شکل اختیار کر گیا۔ میں نے کسی مضبوط نوجوان کو نہیں دیکھا کہ وہ ان کی طرح ثقت سے ڈول نکالے ہو حتیٰ کہ لوگ یراپ ہو گئے اور انہوں نے پانی سے تالاب بھر لیجئے (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۶۰۴۲- (۸) **عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

دوسری فصل

۶۰۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور اس کے دل پر اتارا ہے (ترمذی)

۶۰۴۳- (۹) **وَعَنِ ابْنِ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ».**

۶۰۴۳: اور ابو داؤد کی روایت میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا 'بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمرؓ کی زبان پر رکھا ہے اور وہ حق کی بات کرتا ہے۔

۶۰۴۴- (۱۰) **وَعَنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ - أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطَلِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».**

۶۰۴۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اس بات کو بعید نہیں گردانتے کہ (مس کی تسکین دینے والی باتیں عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے جاری ہوتی ہیں (بیہقی دلائل النبوۃ)

۶۰۴۵- (۱۱) **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَاللَّهِمَّ اعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلٍ بَنِي هَشِيمٍ، أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ» فَاصْبَحَ عُمَرُ، فَقَدَّأَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَلَمَ، ثُمَّ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.**

۶۰۴۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے دعا فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! اسلام کو ابو جہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ساتھ غلبہ عطا کر (اس دعا کے بعد) عمرؓ صبح سویرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور اسلام لائے بعد ازاں عمرؓ نے مسجد الحرام میں اعلانیہ نماز ادا کی (احمد، ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین آل بانی نے اس حدیث کی سند کو قایت درجہ ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علامہ الناز، ص ۴۹۳)

۶۰۴۶- (۱۲) وَهَنَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ لَا بَيْنَ بَكْرٍ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَّا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَلِكَ، فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۰۴۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے ابو بکرؓ سے کہا: اے وہ انسان جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر انسان ہے ابو بکرؓ نے کہا: خبردار! اگر تو یہ بات کہتا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: سورج ایسے شخص پر طلوع نہیں ہوتا جو عمرؓ سے بہتر ہو یعنی عمرؓ تمام دنیا کے لوگوں سے بہتر ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے کیونکہ سورج تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام پر طلوع ہوا ہے اور یہ سب یقیناً عمرؓ سے افضل ہیں (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۳۹۳، احادیث ضعیفہ نمبر ۳۵)

۶۰۴۷- (۱۳) وَهَنَّ عُقْبَةُ بْنُ غَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَلَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۰۴۷: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی (آئے) ہوتا تو عمرؓ ہی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۶۰۴۸- (۱۴) وَهَنَّ بُرَيْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْهُ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ رَدَّكَ اللَّهُ صَالِحًا -! أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالْذِّفِّ وَأَتَغْنِي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَإِنْ كُنْتُ نَذَرْتُ فَأَضْرِبِي، وَالْأَفْلَا، فَجَعَلْتُ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيُّ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَالْقَبِ الدِّفِّ نَحْتِ اسْتَيْهَا ثُمَّ قَعَلْتُ عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ! إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيُّ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ، فَلَمَّا دَخَلْتُ أَنْتَ يَا عُمَرُ! أَلْقَيْتِ الدِّفِّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۶۰۴۸: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنگ میں باہر نکلے جب آپؐ واپس لوٹے تو ایک سیاہ قام لونڈی آئی۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے نذر مان رکھی تھی کہ اگر آپؐ کو اللہ تعالیٰ صحیح سلامت واپس لے آیا تو میں آپؐ کے سامنے وف بجائوں گی اور گانا گاؤں گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اگر تو نے نذرمان رکھی تھی تو دف بجا وگرنہ نہ بجا، وہ دف بجائے گی۔ ابو بکر آئے تو وہ دف بجاتی رہی، پھر علی آئے تو وہ دف بجاتی رہی، پھر عثمان آئے تو بھی وہ دف بجاتی رہی لیکن جب عمر آئے تو اس نے دف (اپنے پیچھے) چھپالی (تدفی) امام تدفی نے اس حدیث کو حسن صحیح اور غریب قرار دیا ہے۔

۶۰۴۹ - (۱۵) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا، فَسَمِعْنَا لَفْظًا صَوْتِ صَبِيَّانِ. فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا جَبِيئَةُ تَرْفُزُ - وَالصَّبِيَّانُ حَوْلَهَا، فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! تَعَالِي فَأَنْظُرِي، فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيِي عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ. فَقَالَ لِي: «أَمَا شَبِعْتَ؟ أَمَا شَبِعْتَ؟ فَجَعَلْتُ أَقُولُ: لَا، لِأَنْظُرَ مِثْرَتَيْ عِنْدَهُ، إِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَأَرْفَضَ النَّاسُ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيْطَانَيْنِ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرَّوْا مِنْ عُمَرَ». قَالَ: فَجِئْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۶۰۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، ہم نے شور و شغب اور چھوٹے بچوں کی آوازیں سنیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو (دیکھا کہ) ایک جشیہ عورت رقص کر رہی تھی اور چھوٹے بچے اس کے گرد (تماشا دیکھ رہے) تھے۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! آپ آئیں اور دیکھیں (عائشہ کہتی ہیں کہ) میں آئی اور میں نے اپنی ٹھوڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر رکھی، میں نے آپ کے کندھے اور سر کے درمیان سے جشیہ (عورت) کی جانب دیکھا شروع کیا۔ آپ نے (درا توقف کے بعد) مجھ سے دریافت کیا کہ ابھی تک آپ سیر نہیں ہوئیں؟ (عائشہ کہتی ہیں) میں نے نفی میں جواب دیا، اس لئے کہ میں جائزہ لینا چاہتی تھی کہ آپ کے نزدیک میرا کتنا مقام ہے؟ اچانک عمر آئے تو لوگ منتشر ہو گئے (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ میں محسوس کر رہا ہوں کہ جنوں اور انسانوں میں جو شیطان ہیں وہ عمر سے بھاگتے ہیں۔ عائشہ کہتی ہیں کہ پھر میں (بھی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گھرواپس لوٹ آئی (تدفی) امام تدفی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۶۰۵۰ - (۱۶) هَذَا أَنَسُ بْنُ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ أَنَّا خَلَدْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّي؟ فَتَرَلْتُ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّي﴾. وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَدْخُلُ عَلَى نِسَائِكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ

أَمَرْتَهُنَّ يَحْتَجِبْنَ؟ فَتَرَلْتُ آيَةَ الْحِجَابِ —، وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَيْرَةِ، فَقُلْتُ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّفَكُنْ أَنْ يُبْدِيَ لَكَ أَرْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنْ﴾ . فَتَرَلْتُ كَذَلِكَ .

تیسری فصل

۶۰۵۰: انسؓ اور ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ تین باتوں میں میری اپنے پروردگار سے موافقت ہوئی ہے۔ عمر کہتے ہیں ان میں سے ایک بات یہ تھی (میں نے عرض کیا تھا کہ اے اللہ کے رسول! اگر ہم مقام ابراہیم کے قریب (نفل) نماز ادا کرتے تو بہتر ہوتا۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”تم مقام ابراہیم کے قریب (نفل) نماز ادا کرو“ (اور دوسری بات یہ تھی کہ) اے اللہ کے رسول! آپؐ کی بیویوں کے ہاں اچھے اور بُرے سبھی لوگ جاتے ہیں، اگر آپؐ انہیں پردہ کرنے کا حکم دیں تو بہتر ہو گا۔ اس پر پردے کی آیات نازل ہوئیں۔ (تیسری بات یہ تھی کہ) جب آپؐ کی بیویاں غیرت کرتے ہوئے اکٹھی ہوئیں (غیرت سے مراد یہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ہاں شہد پینا شروع کیا تو دیگر ازواج مطہرات نے ایک محاذ قائم کر لیا تھا) تو میں نے (ازواج مطہرات سے) کہا تھا کہ اگر پیغمبر علیہ السلام تمہیں طلاق دیں تو اللہ تعالیٰ آپؐ کو تم سے بہتر بیویاں عطا کریں گے۔ چنانچہ اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی۔

۶۰۵۱- (۱۷) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ، وَفِي الْحِجَابِ، وَفِي أَسَارَى بَذْرٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۶۰۵۱: انسؓ اور ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے، عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے تین باتوں میں اپنے پروردگار کی موافقت کی ہے۔ پہلی بات مقام ابراہیم کے بارے میں، دوسری بات پردے کے بارے میں اور تیسری بات بدر کے قیدیوں کے بارے میں ہے (بخاری، مسلم)

۶۰۵۲- (۱۸) وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: فَضَّلَ النَّاسُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِأَرْبَعٍ: بِذِكْرِ الْأَسَارَى يَوْمَ بَذْرٍ، أَمَرَ بِقَتْلِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ . وَبِذِكْرِهِ الْحِجَابِ، أَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَقَالَتْ لَهُ زَيْنَبُ: وَأَنْتَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِي بَيْتِنَا؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾ . وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ: «اللَّهُمَّ ابْدِ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ . وَابْرَأِهِمْ فِي أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ أَوَّلَ نَاسٍ بَايَعَهُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۶۰۵۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو چار باتوں کے سبب لوگوں پر فضیلت حاصل ہے (پہلی فضیلت یہ ہے کہ) جنگ بدر کے روز قیدیوں کے تذکرے پر عمرؓ نے انہیں قتل کرنے کا

مشورہ دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) اگر اللہ تعالیٰ کی جانب سے تحریر شدہ (حکم) لوح محفوظ میں ثبت نہ ہوا ہوتا تو تم نے جو (فدیہ) لیا ہے، اس کے سبب تمہیں بڑا عذاب پہنچتا اور (دوسری فضیلت یہ ہے کہ) جب عورتوں کے پردے کا تذکرہ ہوا تو عمرؓ نے ازدواج مطہرات کو پردہ کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ زہنؓ نے عمرؓ سے کہا، اے خطابؓ کے بیٹے! تو ہم پر حکم چلاتا ہے جبکہ وحی ہمارے گھروں میں نازل ہوتی ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے (حکم) نازل فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) کہ ”جب تم ان سے سلمان طلب کرو تو ان سے پردے کے پیچھے سے طلب کیا کرو۔“ اور (تیسری فضیلت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے۔ آپؐ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ! اسلام کو عمرؓ کے ساتھ غلبہ عطا کر (جو تھی فضیلت) ابوبکرؓ (کی خلافت) کے بارے عمرؓ کی رائے تھی (اور) عمرؓ پہلے آدی تھے جنہوں نے ابوبکرؓ کی بیعت کی تھی (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابونعشل راوی مجہول ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۸)

۶۰۵۳- (۱۹) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَاكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ». قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَاللَّهِ مَا كُنَّا نَرَى - ذَلِكَ الرَّجُلَ إِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتَّى مَضَى لِسَيْلِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۶۰۵۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت میں سے یہ شخص جنت میں سب سے زیادہ بلند مرتبے والا ہے۔ ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! ہم سمجھتے رہے کہ اس شخص سے مراد عمرؓ ہیں یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عطیہ بن سعد اور عبید اللہ بن ولید راوی ضعیف ہیں۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۰)

۶۰۵۴- (۲۰) وَعَنْ أَسْلَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنِهِ - بِعَيْنِ عُمَرَ - فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ حِينَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ - وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى - مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۵۳: اسلمؓ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے عمر رضی اللہ عنہ کی کسی خاص بات کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے انہیں بتایا۔ اسلمؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب سے آپؐ فوت ہوئے ہیں، کبھی بھی کسی شخص کو (عمل کے لحاظ سے) عمرؓ سے زیادہ جدوجہد کرنے والا اور زیادہ عمدہ انسان نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ آخر عمر کو پہنچے (بخاری)

۶۰۵۵- (۲۱) وَعَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا طَعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْكُمُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ - يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! وَلَا كُلْ ذَلِكَ! لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ

صُحْبَتُهُ، ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِينَ فَأَخْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ، وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتَفَارِقْنَهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ اللَّهِ مِنْ بِيٍّ عَلَيَّ، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ، فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ اللَّهِ مِنْ بِيٍّ عَلَيَّ. وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي، فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ أَصْحَابِكَ، وَاللَّهُ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ - ذَهَبًا لَأَقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۵۸: رضو بن عثور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب عمر کو (تیزے سے) گھاسل کیا گیا تو وہ درد محسوس کرنے لگے۔ ابن عباسؓ نے یہ سمجھتے ہوئے کہ شاید عمر جزع فرج کر رہے ہیں، اُن سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! جزع فرج نہ کریں، بلاشبہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں، آپ نے اچھی صحبت رکھی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے جدا ہوئے اور وہ آپ سے خوش تھے۔ اس کے بعد آپ ابو بکرؓ کی صحبت میں رہے، پس آپ نے اچھی صحبت رکھی۔ پھر ابو بکرؓ آپ سے جدا ہوئے اور وہ آپ سے خوش تھے۔ اس کے بعد آپ مسلمانوں کی صحبت میں رہے، پس آپ نے اچھی صحبت رکھی۔ پھر آپ ان سے جدا ہو رہے ہیں اور وہ آپ سے خوش ہیں۔ عمر نے جواب دیا کہ آئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور ان کی خوشی کا تذکرہ کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے اور جو تم نے ابو بکرؓ کی رفاقت اور اس کی خوشی کا تذکرہ کیا ہے تو یہ بھی اللہ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے اور جو تم میری گھبراہٹ دیکھ رہے ہو وہ تمہارے اور تمہارے رفقاء کی وجہ سے ہے۔ اللہ کی قسم! اگر میرے پاس زمین کے بھرے کے برابر سونا ہوتا تو تو میں اللہ کے عذاب کو دیکھنے سے پہلے اس کا فدیہ دے دیتا (بخاری)

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۰۵۶- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسْئَلُ بَقَرَةً إِذْ أَغْنَى، فَرَكِبَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاتِهِ الْأَرْضِ. فَقَالَ: النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ! بَقَرَةٌ تَكَلِّمُ!». فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَإِنِّي أَوْفَى بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ». وَمَا هُمَا ثُمَّ. وَقَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلَى شَاةٍ مِنْهَا فَاتَّخَذَهَا، فَأَذْرَكَهَا صَاحِبِهَا، فَاسْتَفْذَمَهَا، فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ: قَمْنُ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ، يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ؟! فَقَالَ: أَوْفَى بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. وَمَا هُمَا ثُمَّ. مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۰۵۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص ایک بیل کو ہانک رہا تھا، اس دوران وہ شخص (پٹلے سے) عاجز آ گیا تو بیل پر سوار ہو گیا۔ بیل نے کہا، ہم سواری کیلئے پیدا نہیں ہوئے ہیں بلکہ ہم تو زمین کی کھیتی باڑی کے لئے پیدا کیے گئے ہیں۔ لوگوں نے (تعجب کرتے ہوئے) کہا، سبحان اللہ! بیل کلام کر رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس (واقعہ) پر میں، ابو بکر اور عمر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ اس وقت وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے۔ نیز فرمایا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص اپنی بکریوں میں تھا، اچانک ان میں سے ایک بکری پر بھیڑیا حملہ آور ہو گیا اور بکری کو اٹھالیا۔ بکری کے مالک نے اسے اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیے نے اس سے کہا کہ درندوں کے روز (یعنی جب قتلہ ہوا ہو گا) جب کہ میرے علاوہ انہیں کوئی چرانے والا نہیں ہو گا، (ان کو مجھ سے کون چھڑوائے گا؟) لوگوں نے تعجب سے کہا، سبحان اللہ! بھیڑیا کلام کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا، اس (واقعہ) پر بھی میرا، ابو بکر اور عمر ایمان ہے حالانکہ اس وقت وہ دونوں وہاں نہیں تھے (بخاری، مسلم)

۶۰۵۷- (۲) وَفِي ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ قَدَعُوا اللَّهَ

لِعُمَرَ وَقَدْ وَضَعَ عَلَى سَرِيرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لِأَنِّي كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ». فَالْتَمْتُ فَإِذَا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُتَّقٍ عَلَيْهِ.

۶۰۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں میں کھڑا تھا، انہوں نے عمرؓ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جب کہ (وفات کے بعد) ان کا جنازہ چارپائی پر رکھا گیا تھا۔ اچانک میرے پیچھے ایک شخص نے اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھی اور (عمرؓ کے لئے دعائیہ کلمات) کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے، بے شک میں اُمید رکھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں رفقاء کے ساتھ جمع کرے گا، اس لئے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بار بار سنا کرتا تھا، آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں، ابو بکرؓ اور عمرؓ (فلاں جگہ) تھے، میں نے، ابو بکرؓ اور عمرؓ نے (فلاں کام) کیا، میں ابو بکرؓ اور عمرؓ چلے میں ابو بکرؓ اور عمرؓ داخل ہوئے، میں ابو بکرؓ اور عمرؓ نکلے (ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ) میں نے مڑ کر دیکھا تو یہ باتیں علیؓ بن ابی طالب فرما رہے تھے (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۶۰۵۸- (۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّينَ، كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الذَّرِيَّ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمْ وَأَنْعَمًا». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّعْبَةِ»، وَرَوَى نَحْوَهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ

دوسری فصل

۶۰۵۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک جنتی لوگ (آپس میں ایک دوسرے کو) بلند مرتبہ لوگوں (کے اونچے مقام) کو دکھائیں گے جیسا کہ تم آسمان کے افق میں روشن ستارے کو دیکھتے ہو۔ بلاشبہ ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی بلند مقام والوں میں سے ہوں گے اور سب سے اچھے ہوں گے (شرح الشرح) نیز ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ نے اس کی مثل بیان کیا ہے۔
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عطیہ بن سعد راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۲۰)

۶۰۵۹- (۴) وَهَذَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كَهْوَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا الشَّيْخَيْنِ وَالْمُرْسَلَيْنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۶۰۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابوبکرؓ اور عمرؓ انبیاء اور رسولوں کے علاوہ اولین اور آخرین اُدھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہوں گے (ترمذی)

۶۰۶۰۔ (۵) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۶۰۶۰: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

وضاحت: ترمذی کی حدیث کی سند جیدہ درجہ کی ہے البتہ ابن ماجہ کی حدیث جو علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس کی سند میں حارث اعور راوی ضعیف ہے نیز جنت میں بھی لوگ جوان ہوں گے، اُدھیڑ عمر کے لوگوں سے مقصود وہ لوگ ہیں جو اُدھیڑ عمر میں فوت ہوں گے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۲۰)

۶۰۶۱۔ (۶) وَهَذَا حَدِيثٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فَيَكُنُّمْ؟ فَاقْتَدُوا بِأَلَدَيْنِ مِنْ بَغْدَى: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۶۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ میں نہیں جانتا کہ میں نے تم میں کتنا (عرصہ) زندہ رہنا ہے؟ پس تم میرے بعد دو مخصوص ابوبکرؓ اور عمرؓ کی اقتداء کرنا (ترمذی)

۶۰۶۲۔ (۷) وَهَذَا أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ أَحَدًا رَأْسَهُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، كَأَنَّا يَنْتَسِمَانِ إِلَيْهِ وَيَنْتَسِمُ إِلَيْهِمَا، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۰۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو ابوبکرؓ اور عمرؓ کے علاوہ کوئی شخص اپنا سر بلند نہیں کرتا تھا، وہ دونوں آپؐ کی زیارت کر کے مسکراتے تھے اور آپؐ انہیں دیکھ کر مسکراتے تھے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عثم بن عتیہ راوی منکرم فیہ ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۲۱، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۹)

۶۰۶۳۔ (۸) وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ، وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ، وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا، فَقَالَ: «هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۰۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز (اپنے حجۂ مبارکہ سے) باہر آئے اور مسجد میں داخل ہوئے جب کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ میں سے ایک آپؐ کی دائیں جانب اور دوسرا آپؐ کی بائیں جانب تھا۔ آپؐ نے ان دونوں کے ہاتھوں کو پکڑا ہوا تھا اور آپؐ فرما رہے تھے کہ قیامت کے دن ہم اسی کیفیت

میں اٹھائے جائیں گے (تذی) امام تہذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف تہذی صفحہ ۳۹)

۶۰۶۴- (۹) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: «هَذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا.

۶۰۶۳: عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا اور فرمایا: یہ دونوں (میرے لیے) کان اور آنکھ (کی مانند) ہیں (امام تہذی نے اس حدیث کو مرسل بیان کیا ہے)

۶۰۶۵- (۱۰) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنَ أَهْلِ السَّمَاءِ، وَوَزِيرَانِ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِئِيلُ - وَمِيكَائِيلُ، وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۶۰۶۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر پیغمبر کے دو وزیر اہل آسمان میں سے اور دو وزیر اہل زمین میں سے ہوتے ہیں۔ آسمان والے میرے دونوں وزیر جبرائیل اور میکائیل ہیں اور زمین والے (دونوں وزیر) ابوبکر اور عمر ہیں (تہذی) امام تہذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف تہذی صفحہ ۳۹)

۶۰۶۶- (۱۱) وَهْنُ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: زَأْنْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ، فَوُزِنْتُ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ، فَرَجَحْتَ. أَنْتَ؛ وَوَزَنَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَحَ عُمَرُ؛ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ، فَانْشَأَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَغْنِي فَنَاءَهُ ذَلِكَ. فَقَالَ: «خِلَافَةُ نَبْوَةٍ، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۶۰۶۶: ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے گویا کہ ایک ترازو آسمان سے اترا آپ کا اور ابوبکر کا وزن کیا گیا تو آپ ہماری لکے اور ابوبکر اور عمر کا وزن کیا گیا تو ابوبکر ہماری لکے اور عمر اور عثمان کا وزن کیا گیا تو عمر ہماری لکے، پھر ترازو اٹھا لیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خواب نے ٹھنکین کر دیا۔ (آپ نے فرمایا) اس خواب میں نبوت کی خلافت کی جانب اشارہ ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا بادشاہت عطا کرے گا (مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں دراصل دو روایات کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ امام ابوداؤد نے اس حدیث کو کتاب النبوۃ

میں اور امام ترمذیؒ نے کتاب الرُّویا میں ”پھر ترازو اٹھا لیا گیا“ جملے تک کے الفاظ ذکر کیے ہیں (ان الفاظ کے ساتھ) یہ حدیث صحیح ہے اور ”آپؐ کو اس خواب نے غمگین کر دیا“ کے الفاظ صرف ابوداؤد میں ہیں اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ناقابلِ حجت ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۲۱)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۶۰۶۷- (۱۲) **فَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يُطْلَعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ». فَاطَّلَعَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: «يُطْلَعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ»، فَاطَّلَعَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.**

تیسری فصل

۶۰۶۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص آئے گا۔ چنانچہ ابوبکرؓ آئے۔ پھر فرمایا، تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص آئے گا۔ چنانچہ عمرؓ آئے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۴)

۶۰۶۸- (۱۳) **وَمِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَيْنَا زَأْسُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَبْرِئِ فِي لَيْلَةٍ صَاحِبَةٍ - إِذْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ يَكُونُ لِأَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، عُمَرُ». قُلْتُ: فَأَيْنَ حَسَنَاتُ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَ: «إِنَّمَا جَمِيعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ». رَوَاهُ رِزِينَ.**

۶۰۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چاندنی رات تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ اچانک میں نے سوال کیا، اے اللہ کے رسول! کیا کسی شخص کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر بھی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں! عمرؓ کی ہیں (عائشہ کہتی ہیں) میں نے دریافت کیا، ابوبکرؓ کی نیکیاں کتنی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، عمرؓ کی تمام نیکیاں ابوبکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہیں (رزین)
وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۲۱)

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۰۶۹ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِهِ، كَاشِفًا عَنْ فخذَيْهِ - أَوْ سَاقَيْهِ - فَأَسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ، فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى بِلَاقِ الْحَالِي، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ، فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَوَّى نِيَابَهُ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ -، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتُ وَسَوَّيْتُ نِيَابَكَ فَقَالَ: «أَلَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟».

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيٌّ، وَلَدَاتِي خَشِيتُ أَنْ أُذِنْتَ لَهُ عَلَى بِلَاقِ الْحَالَةِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ، زَوَاهُ مُسْلِمٌ».

پہلی فصل

۶۰۶۹ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے آپ کی دونوں پنڈلیوں پر کپڑا نہ تھا۔ ابو بکر نے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی 'ان کو اجازت دی گئی' آپ اسی حالت میں رہے اور باتیں کرتے رہے۔ پھر عمرؓ نے اجازت طلب کی 'انہیں اجازت دی گئی' آپ اسی حالت میں رہے اور باتیں کرتے رہے۔ بعد ازاں عثمانؓ نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اپنا کپڑا درست کر لیا۔ جب صحابہ کرامؓ باہر چلے گئے تو عائشہؓ نے کہا 'ابو بکرؓ اندر آئے' ان کے لیے بھی آپ نے جنبش نہ کی اور نہ ہی آپ نے کچھ خیال کیا۔ پھر عمرؓ اندر آئے 'ان کے لیے بھی آپ نے جنبش نہ کی اور نہ ہی ان کی کچھ پرواہ کی۔ پھر عثمانؓ داخل ہوئے تو آپؐ درست ہو کر بیٹھ گئے اور آپؐ نے اپنے کپڑوں کو بھی درست کر لیا۔ آپؐ نے فرمایا 'میں اس شخص سے کیوں حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا 'بے شک عثمانؓ بہت حیا والا آدمی ہے اور میں ڈر گیا کہ اگر میں

نے اسے اسی حالت میں اندر آنے کی اجازت دی تو وہ اپنے (جس) کام کے سلسلہ میں میرے پاس آیا، اس کے لئے مجھ سے نظر اٹھا کر بات نہیں کرے گا اور اس کا کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچے گا (بلکہ واپس چلا جائے گا) (مسلم)

الفصل الثانی

۶۰۷۰ - (۲) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ زَيْنٌ، وَزَيْنُهُ - يَغْنَى فِي الْجَنَّةِ - عُثْمَانُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۰۷۰: طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر پیغمبر کا ایک خاص ساتھی ہوتا ہے، اور جنت میں عثمان میرا ساتھی ہو گا (ترمذی)

۶۰۷۱ - (۳) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيٍّ، وَهُوَ مُنْقَطِعٌ.

۶۰۷۱: اور امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے نیز سند بھی منقطع ہے۔
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۹۵، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۰۹)

۶۰۷۲ - (۴) وَهَنَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خُبَّابٍ، قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُحِثُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ، فَقَامَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ بِأَخْلَاسِهَا - وَأَقْتَابِهَا - فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ، فَقَامَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: عَلَى مِائَتَا بَعِيرٍ بِأَخْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ حَضَّ، فَقَامَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: عَلَى ثَلَاثِمِائَةِ بَعِيرٍ بِأَخْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَنَا زَايْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْبَعِيرِ وَهُوَ يَقُولُ: «مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ، مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۷۲: عبد الرحمن بن خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ جوک کے لٹکر (کے خرچ) کے لئے لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے۔ چنانچہ عثمان کھڑے ہوئے

انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کی راہ میں سو اونٹ جمہولوں اور کچاؤں سمیت میرے بڑے ہیں۔ پھر (دوبارہ) آپ نے اسی لشکر کے لئے رغبت دلائی تو عثمانؓ کھڑے ہوئے اور کہا کہ اللہ کی راہ میں دو سو اونٹ جمہولوں اور کچاؤں سمیت میرے بڑے ہیں۔ پھر آپ نے تیسری بار رغبت دلائی تو عثمانؓ (تیسری بار) کھڑے ہوئے اور کہا کہ اللہ کی راہ میں تین سو اونٹ جمہولوں اور کچاؤں سمیت میرے بڑے ہیں (اس حدیث کے راوی) عبدالرحمن بن خطاب کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ منبر سے اتر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ اس نیکی کے بعد عثمانؓ پر کچھ گناہ نہیں وہ جو چاہے عمل کرتا رہے، اس نیکی کے بعد عثمانؓ پر کچھ گناہ نہیں وہ جو چاہے عمل کرتا رہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۹)

۶۰۷۳ - (۵) وَهَنَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ، قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْفِئْتَارِ فِي كَيْفِهِ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، فَتَرَاهَا فِي جَحِيرِهِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقْلِبُهَا فِي جَحِيرِهِ وَيَقُولُ: «مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ» مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۶۰۷۳: عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپؐ نے جوک کے لشکر کی تیاری فرمائی تو عثمانؓ اپنی جیب میں ایک ہزار دینار ڈال کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور یہ دینار آپؐ کی گود میں بکھیر دیئے (عبدالرحمان بن سمرہ کہتے ہیں کہ) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنی گود میں انہیں اُلٹ پلٹ کر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ ”آج کے دن کے عمل کے بعد عثمانؓ جو بھی کریں، وہ انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ آج کے دن کے عمل کے بعد عثمانؓ جو بھی کریں، وہ انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا“ (احمد)

۶۰۷۴ - (۶) وَهَنَ أَنَسٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَكَّةَ، فَتَابَعَ النَّاسَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ، فَضَرَبَ بِأُخْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى -، فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيهِمْ لِأَنفُسِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۷۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو لوگوں نے رسول اللہؐ کے ہاتھ پر بیعت کی، اس بیعت کا پس منظر یہ تھا کہ عثمانؓ اہل مکہ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اچھی بنا کر بھیجے گئے تھے (اور کسی نے یہ افواہ اڑا دی کہ عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا ہے) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ عثمانؓ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کام گیا ہے، چنانچہ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ عثمانؓ کے نائب کے طور پر دوسرے ہاتھ پر مارا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ہاتھ عثمانؓ کے لئے تھا وہ باقی صحابہ کرام سے بہتر تھا جو انہوں نے اپنے لئے مارا تھا (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۶)

۶۰۷۵ - (۷) وَمَنْ ثَمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيُّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ - حِينَ اشْتَرَفَ عَلَيْهِمْ عَثْمَانُ فَقَالَ: أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْدَبُ - غَيْرَ بَثْرُ رُومَةَ - ؟ فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِي بَثْرَ رُومَةَ يَجْعَلْ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ يَخْبِرُ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟». فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبٍ مَالِي، وَأَنْتُمْ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟! فَقَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ. فَقَالَ: أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ قَبِيزُهَا فِي الْمَسْجِدِ يَخْبِرُ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟». فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبٍ مَالِي، فَاتُّمَّ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهَا رَكْعَتَيْنِ؟! فَقَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُونَ إِنِّي جَهَزْتُ جَيْشَ الْمُسْرَةِ مِنْ مَالِي؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى نَبِيرٍ - مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا، فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ، فَرَكَضَهُ بِرَجُلِهِ - قَالَ: «أُسْكُنْ نَبِيرًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ؟» قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ! شَهِدُوا وَزَبِ النَّكْبَةُ إِنِّي شَهِيدٌ، ثَلَاثًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۶۰۷۵: ثَمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ میں اس دن حاضر تھا جب عثمان نے لوگوں کو (اپنے گھر کی ہمت کے) اوپر سے جھانکا (ہاں عثمان کو شہید کرنے کے درپے تھے) عثمان نے کہا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو وہاں ”رومہ“ کنوئیں کے علاوہ کہیں میٹھا پانی نہ تھا آپؐ نے فرمایا تھا کہ جو شخص ”رومہ“ کنوئیں کو خرید کر اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈولوں کے ساتھ رکھے گا تو اسے جنت میں اس سے بہتر پانی ملے گا پس میں نے ہی اس کنوئیں کو خالص اپنے مال سے خریدا اور آج تم مجھے اس کنوئیں کا پانی پینے سے روک رہے ہو یہاں تک کہ میں سمندر کا (کڑوا) پانی پی رہا ہوں۔ لوگوں نے (تعجب سے) کہا، اے اللہ! بات تو درست ہے۔ پھر عثمان نے کہا، میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیتا ہوں کیا مسجد (جوبی) اپنے نمازیوں کے لئے ٹھک نہیں ہو گئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون شخص فلاں قبیلے سے زمین کا ٹکڑا خریدا کر اسے مسجد میں شامل کرتا ہے؟ (اس کے عوض) اسے جنت میں اس سے بہتر ٹکڑا ملے گا۔ پس میں نے اس ٹکڑے کو خالص اپنے مال سے خریدا تھا لیکن آج تم مجھے اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے روک رہے ہو؟ لوگوں نے تعجب سے کہا، اے اللہ! بات تو درست ہے۔ عثمان نے کہا، میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے جو کہ کے لشکر کی تیاری اپنے مال سے کی تھی؟ لوگوں نے (تعجب سے) کہا،

اے اللہ! بات تو درست ہے۔ عثمانؓ نے کہا، میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے قبضہ پہاڑ پر تھے اور آپؐ کے ساتھ ابو بکرؓ عڑا اور میں تھا۔ اچانک پہاڑ حرکت کرنے لگا یہاں تک کہ اس کے پتھر ڈھلوان کی جانب گرنے لگے۔ چنانچہ آپؐ نے پہاڑ پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا، اے قبضہ پہاڑ! ٹھہر جا۔ بلاشبہ تجھ پر ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ لوگوں نے کہا، اے اللہ! بات تو درست ہے۔ عثمانؓ نے تین بار فرمایا، اللہ اکبر! کعبہ کے رب کی قسم! لوگ گواہی دے رہے ہیں کہ میں شہید ہوں (ترمذی، نسائی، دار قطنی) عثمانؓ نے تین مرتبہ کہا، اللہ اکبر! لوگ گواہی دے رہے ہیں اور کعبہ کے رب کی قسم، میں شہید ہوں (ترمذی، نسائی، دار قطنی)

۶۰۷۶۔ (۸) وَهْنُ مَرْوَةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَذَكَرَ الْفِتْنَةَ فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقْتَعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ: «هَذَا يُؤْمِنُ عَلَيَّ الْهَدْيُ» فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَمَانٍ. قَالَ: فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ: هَذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۰۷۶: مَرْوَةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فتنوں کا ذکر کیا اور انہیں قریب بتایا۔ چنانچہ (ای دور ان وہاں سے) ایک شخص گزرا جو چادر میں لپٹا ہوا تھا۔ آپؐ نے (اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا کہ یہ شخص ہدایت پر ہو گا۔ (مَرْوَةَ بْنِ كَعْبٍ کہتے ہیں) پس میں اٹھا اور اس کی طرف گیا تو وہ شخص عثمانؓ بن عفان تھے۔ مَرْوَةَ بْنِ كَعْبٍ کہتے ہیں کہ میں نے عثمانؓ کے چہرے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب کیا اور کہا کہ یہ شخص ہے جو ہدایت پر ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۶۰۷۷۔ (۹) وَهْنُ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَا عُثْمَانُ! إِنَّهُ لَعَلَّ اللَّهُ يُقِمُّصُكَ قَيْمِصًا - ، فَإِنْ أَرَادَوكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعُهُ لَهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ.

۶۰۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، اے عثمان! شاید اللہ تعالیٰ تجھے خلافت کا لبادہ پہنائے۔ اگر لوگ تجھ سے خلافت کو چھیننے پر اصرار کریں تو پھر تو اسے ان کے لئے ہرگز نہ چھوڑنا (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔

۶۰۷۸۔ (۱۰) وَهْنُ ابْنِ عَمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ: «يُقْتَلُ هَذَا فِيهَا مَظْلُومًا» لِعُثْمَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، غَرِيبٌ إِسْنَادًا.

۶۰۷۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عظیم فتنے کا تذکرہ کرتے

ہوئے فرمایا کہ یہ شخص مظلومانہ قتل ہو گا، آپ کا اشارہ عثمان کی طرف تھا (ترمذی)

وضاحت: امام ترمذی نے اس حدیث کی سند کو غریب قرار دیا ہے (تفصیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۲۳)

۶۰۷۹- (۱۱) وَقَدْ أَمِنَ سَهْلَةً، قَالَ: قَالَ لِي عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَوْمَ الدَّارِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ عَاهَدَ إِلَيَّ وَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۰۷۹: ابوسعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عثمان نے اپنے گھر کے محاصرے کے روز مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک وصیت فرمائی تھی اور میں اس کے مطابق صبر کر رہا ہوں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

الفصل الثالث

۶۰۸۰- (۱۲) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُرِيدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا، فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ قَالُوا: هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ. قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخِ فِيهِمْ؟ قَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ. قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ! إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ فَخَدَّيْنِي: هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: تَعَالِ أَبِينِ لَكَ أَمَا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ رَقِيقَةُ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ». وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِطَلْحٍ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَيْتُهُ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُثْمَانَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ الْيَمْنَى: «هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ» فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ، وَقَالَ: «هَذِهِ لِعُثْمَانَ». ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِذْ هَبَ بِهَا الْآنَ مَعَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۶۰۸۰: عثمان بن عبد اللہ بن مَوْهَب بیان کرتے ہیں کہ مصر کے باشندوں میں سے ایک شخص آیا وہ بیت اللہ کے حج کا ارادہ رکھتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس نے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا، یہ قریش کے اکابرین ہیں۔ اس نے دریافت کیا، ان میں کون بڑا عالم ہے؟ انہوں نے

بتایا، عبداللہ بن عمر ہیں۔ اس نے کہا، اے عبداللہ بن عمر! میں آپ سے ایک بات دریافت کرتا ہوں، آپ مجھے اس بات کا جواب دیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ عثمانؓ اُحد کی جنگ میں بھاگ گئے تھے؟ عبداللہ بن عمر نے کہا، درست ہے۔ اس نے پوچھا، کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ جنگِ بدر سے غائب تھے اور (وہاں) حاضر نہ ہوئے تھے؟ عبداللہ بن عمر نے کہا، درست ہے۔ اس نے پوچھا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعتِ رضوان کے موقع پر بھی موجود نہ تھے؟ اور (وہاں بھی) حاضر نہ ہوئے تھے۔ عبداللہ بن عمر نے (تجربہ سے) اللہ اکبر کہا (اور ساتھ ہی) عبداللہ بن عمر نے کہا کہ آئیں میں آپ کے سامنے حقیقتِ حال واضح کرتا ہوں۔ جہاں تک اُحد کی جنگ میں سے ان کے فرار ہونے کا واقعہ ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس گناہ کو معاف کر دیا ہے اور جہاں تک جنگِ بدر میں سے عثمان کا غائب ہونا ہے وہ اس لئے تھا کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی رقیہؓ تھیں اور وہ بیمار تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ آپ کو جنگِ بدر میں (عدمِ شرکت کے باوجود) وہاں حاضر شخص کے برابر ثواب ملے گا اور (مالِ غنیمت میں سے) حصہ بھی ملے گا۔ اور جہاں تک ان کا بیعتِ رضوان سے پیچھے رہنے کا واقعہ ہے وہ اس سبب سے تھا کہ اگر مکہ کربہ میں کوئی شخص عثمانؓ سے زیادہ عزت والا ہوتا تو آپؐ اسے بھیجتے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو بھیجا اور عثمانؓ کے مکہ کربہ جانے کے بعد بیعتِ رضوان ہوئی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیتے ہوئے اسے اپنے ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ یہ عثمانؓ کی بیعت ہے۔ بعد ازاں عبداللہ بن عمر نے کتاب ان سوالوں کے جواب اپنے ساتھ لے جا (بخاری)

۶۰۸۱۔ (۱۳) وَهَنَ ابْنُ سَهْلَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يُبْسِرُ إِلَى عُثْمَانَ، وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الدَّارِ قُلْنَا: أَلَا تُقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَهْدَ إِلَى أَمْرًا، فَأَنَا صَاحِبُ نَفْسِي عَلَيْهِ.

۶۰۸۱: عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ابو سہلہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عثمانؓ کے ساتھ سرکوشی کر رہے تھے جبکہ عثمانؓ کا رنگ متغیر ہو رہا تھا۔ جب محاصرے کا دن ہوا تو ہم نے عثمانؓ سے کہا کہ کیا ہم (ان سے) لڑائی نہ کریں؟ عثمانؓ نے کہا کہ نہ لڑو، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا میں خود کو اس کا پابند بنا رہا ہوں (یعنی دلائلِ اثبتہ)

۶۰۸۲۔ (۱۴) وَهَنَ ابْنُ حَبِيبَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْضُورٌ فِيهَا، وَأَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْتَأْذِنُ عُثْمَانَ فِي الْكَلَامِ، فَأَذِنَ لَهُ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا - أَوْ قَالَ: اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً - فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ: فَمَنْ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ أَوْ مَا تَأْمُرُنَا بِهِ؟ قَالَ: «وَعَلَيْكُمْ بِالْأَمِيرِ وَأَصْحَابِهِ، وَهُوَ يُبْسِرُ إِلَى عُثْمَانَ بِذَلِكَ. رَوَاهُمَا النَّبِيُّ فِي «دَلَائِلِ التَّبَوُّة».

۶۰۸۲: ابو جحیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ عثمانؓ کے گھر میں داخل ہوئے جب کہ عثمانؓ اپنے گھر میں محصور تھے۔ ابو جحیرؓ نے سنا کہ ابو ہریرہؓ عثمانؓ سے گفتگو کرنے کی اجازت طلب کر رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ابو ہریرہؓ کو دی، وہ کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ بعد ازاں بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپؐ فرما رہے تھے کہ بلاشبہ میرے بعد تم فتنوں اور اختلافات کو پاؤ گے۔ ایک شخص نے عرض کیا تھا کہ اے اللہ کے رسول! اس وقت ہمیں کیا کرنا چاہیے یا آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تھا کہ تمہیں ہر حال میں امیر اور اس کے رفقاء کی اطاعت کرنا ہوگی اور آپؐ عثمانؓ کی طرف اشارہ کر رہے تھے (یعنی دلائل البتہ)

بَابُ مَنَاقِبِ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

(ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے فضائل)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۰۸۳- (۱) عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ أَحَدًا، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَضْرَبَهُ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: «أَبُتُّ أَحَدًا، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۶۰۸۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمانؓ اُحد پہاڑ پر چڑھے تو پہاڑ لرزنے لگا۔ آپؐ نے اس پر اپنا پاؤں مارے ہوئے فرمایا، ٹھہر جا اس لیے کہ تجھ پر ایک پیغمبر، ایک صدیق اور دو شہید ہیں (بخاری)

۶۰۸۴- (۲) وَهَذَا أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَاتِ الْمَدِينَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَفَتَحْتُ لَهُ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَحَمِدَ اللَّهُ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَفَتَحْتُ لَهُ، فَإِذَا عُمَرُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ، فَقَالَ لِي: «إِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى نُصَيْبِهِ» فَإِذَا عُثْمَانُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، فَحَمِدَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۸۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مدینہ منورہ کے باغات میں سے ایک باغ میں تھا کہ ایک شخص آیا، اس نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو۔ (ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں) میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا تو وہ ابوبکرؓ تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق انہیں خوشخبری سنائی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا، اس نے بھی دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے بھی دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری

۱۹۳

دو۔ (ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں) میں نے اس کے لئے دروازہ کھولا تو وہ عمرؓ تھے۔ میں نے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے مطلع کیا تو انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی۔ بعد ازاں ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ آپؐ نے مجھے فرمایا، اس کے لئے بھی دروازہ کھول دو اور اسے بھی جنت کی خوشخبری دو البتہ اسے عظیم مصیبت پہنچے گی (ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میں نے دروازہ کھولا) تو وہ عثمانؓ تھے، میں نے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مطلع کیا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ سے تمام مصائب میں مدد طلب کی جاتی ہے (بخاری، مسلم)

الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۶۰۸۵۔ (۳) هُنَا ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. رَوَاهُ الْيَتْرُمِيدِيُّ.

دوسری فصل

۶۰۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب زندہ تھے تو ہم کہا کرتے تھے ابو بکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم (ترجمہ)
وضاحت: مراد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جب بھی مذکورہ تین صحابہ کرامؓ میں سے کسی کا نام لیا جاتا تو ان کے نام کے ساتھ ”رضی اللہ عنہ“ کہا جاتا تھا (مشکوٰۃ سعید الخمام جلد ۳ صفحہ ۲۵۴)

الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۶۰۸۶۔ (۴) هُنَا جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَرَى اللَّيْلَةَ رَجُلًا صَالِحًا كَانَ أَبَا بَكْرٍ يَنْطُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَيَنْطُ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ، وَيَنْطُ عُثْمَانُ بِعُمَرَ». قَالَ: جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا: أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللَّهِ، وَأَمَّا نَوَاطُ بَعْضِهِمْ يَنْغِضُ فَهُمْ وَلَاةُ الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل

۶۰۸۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”گزشتہ رات ایک نیک شخص کو خواب میں دکھایا گیا کہ جیسے ابو بکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، عمرؓ ابو بکرؓ کے ساتھ اور عثمانؓ عمرؓ کے ساتھ معلق ہیں۔ جابرؓ نے بیان کیا کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے تو ہم نے (محسوس کیا اور) کہا کہ نیک شخص سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کے ایک دوسرے کے ساتھ معلق ہونے سے مقصود یہ ہے کہ وہ اس شریعت کے والی ہیں، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے۔“

وسلم کو مبعوث فرمایا ہے (ابوداؤد)
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مکتوۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۰۲)

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۰۸۷- (۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۰۸۷: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے نزدیک تیرا مقام وہی ہے جو ہارون کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا، البتہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل پر استدلال کرنا درست نہیں ہے، البتہ اس حدیث میں آپ کے نزدیک علی رضی اللہ عنہ کا جو مقام و مرتبہ تھا، اس کی جانب اشارہ ہے۔ سن ۹ ہجری کو آپ غزوہ جوک کے لیے روانہ ہوئے تو آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنے اہل و عیال پر خلیفہ بنایا تھا، اس وقت آپ نے علی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ تیرا مقام میرے نزدیک وہی ہے جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تھے تو اپنے بھائی ہارون کو اپنے گھریاں اور بنی اسرائیل کا خلیفہ بنا گئے تھے لیکن ہارون پیغمبر بھی تھے، جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ شیعہ حضرات کا یہ کہنا کہ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد علی کے سوا کوئی خلافت کے لائق نہیں، درست نہیں ہے۔ جب کہ ہارون موسیٰ کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے۔ اس لیے قیاس بھی نہیں کیا جاسکتا اور خود علی نے آپ کی وفات کے بعد اپنے خلیفہ ہونے کا کبھی ذکر تک نہیں کیا (مرقات جلد ۱ صفحہ ۳۳۶)

۶۰۸۸- (۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ

وَبَرَاءَ النَّسَمَةِ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ ﷺ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحْبِسُنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُنْعِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۸۸: رَزِ بْنِ حُبَيْشِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس نے داسے کو پھاڑا اور جس نے ہر روح والی چیز کو پیدا کیا۔ نبی الائی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تاکید کی کہ میرے ساتھ صرف کابل ایمان والا شخص ہی محبت کرے گا اور منافق کے علاوہ کوئی دوسرا شخص میرے ساتھ دشمنی نہیں کرے گا (مسلم)

۶۰۸۹ - (۳) وَفَن سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرٍ: «لَا أُعْطِينَ هَذِهِ الرَّايَةَ عَدَا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ». فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَاوًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟». فَقَالُوا: هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَسْتَكْبِرُ عَيْنَيْهِ. قَالَ: فَارْسِلُوا إِلَيْهِ. فَأَتَى بِهِ فَصَاحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ قَالَ: «أَنْفُذْ عَلَى رَسْلِكَ - حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَاخْزِمْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ، قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ»، فِي بَابِ «بُلُوغِ الصَّغِيرِ».

۶۰۸۹: سل بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا کہ کل کے دن میں جھنڈا ایسے شخص کے سپرد کروں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح نصیب کرے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرنا ہو گا اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے محبت کرنا ہو گا۔ صبح کے وقت صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، سبھی امیدوار تھے کہ انہیں جھنڈا عطا ہو گا لیکن آپ نے فرمایا، علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ان کی آنکھوں میں (درد کی) شکایت ہے۔ آپ نے فرمایا، ان کی طرف کسی کو بھیجو۔ انہیں لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ چنانچہ وہ تندرست ہو گئے، گویا کہ ان کی آنکھوں میں درد ہی نہیں ہے۔ آپ نے انہیں جھنڈا عطا کیا۔ علی نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا میں ان کے ساتھ جنگ کروں کہ وہ ہمارے جیسے مسلمان ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا، نرمی اختیار کرتے ہوئے چلنا یہاں تک کہ آپ ان کی زمین پر اتریں، پھر انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کے ان پر کون سے حقوق واجب ہیں۔ اللہ کی قسم! حیرے سبب اللہ ایک شخص کو ہدایت دے تو یہ تیرے لیے اس سے کہیں بہتر ہے کہ تجھے سرخ اونٹ ملیں (بخاری، مسلم)

اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ آپؐ نے علیؑ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ”تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں“ کا ذکر ”بچوں کے بالغ ہونے“ کے باب میں ہو چکا ہے۔

الفصل الثانی

۶۰۹۰۔ (۴) وَهْنُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنْ عَلِيًّا مِثْنِي وَأَنَا مِثْنُهُ، وَهُوَ قَوْلِي كُلِّ مُؤْمِنٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۰۹۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ علیؑ نسب کے لحاظ سے مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ ہر مومن شخص کا دوست ہے (ترمذی)

وضاحت: اس قسم کے الفاظ آپؐ نے حبیب صحابی کے بارے میں بھی فرمائے تھے، جب حبیب شہید ہوئے تو آپؐ نے فرمایا، یہ شخص مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ یہ حدیث مسلم شریف میں ہے نیز اسی قسم کے الفاظ آپؐ نے اشعری لوگوں کے بارے میں بھی فرمائے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ یہ حدیث بھی مسلم شریف میں ہے۔ پس اس لحاظ سے علی رضی اللہ کی کچھ خصوصیت نہ ہوئی کہ جس سے ان کی خلافت بلا فصل کو ثابت کیا جاسکے (واللہ اعلم)

۶۰۹۱۔ (۵) وَهْنُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ مَوْلَاهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۶۰۹۱: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے ساتھ میں دوستی رکھتا ہوں اس سے علیؑ بھی دوستی رکھتا ہے (احمد ترمذی)

۶۰۹۲۔ (۶) وَهْنُ حُبَيْشِ بْنِ جُنَادَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْ مِثْنِي وَأَنَا مِثْنُ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤْتَى عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي جُنَادَةَ.

۶۰۹۲: حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور میری طرف سے کوئی ادا نہ کرے مگر میں (خود) یا علیؑ ہی ادا کرے (ترمذی)

اور امام احمدؒ نے اس حدیث کو ابوجنادہ سے روایت کیا ہے۔

۶۰۹۳۔ (۷) وَهْنُ ابْنِ عَمْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ، فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: أَخِيَّتْ بَيْنَ أَصْحَابِكَ، وَلَمْ تُؤَخَّرْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ.

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْتَ أَحْيَىٰ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۰۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کے درمیان رشتہ اخوت قائم فرمایا تو علیؑ آئے، ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا، آپؐ نے صحابہ کرامؓ میں رشتہ اخوت قائم فرمایا ہے لیکن میرا کسی شخص کے ساتھ رشتہ اخوت نہیں جوڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں جمیع بن عمیر راوی ضعیف ہے بہر حال سیرت کی کتابوں سے اس قسم کے واقعات ثابت ہیں (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۰، مشکوٰۃ سعید اللہام جلد ۳ صفحہ ۳۵۶)

۶۰۹۴ - (۸) وَفَضَّلَ أَنَسٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اثْنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ بِأَكْلٍ مَعِيَ هَذَا الطَّيْرِ، فَجَاءَهُ عَلَيْهِ، فَأَكَلَ مَعَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۰۹۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (ایک بھنا ہوا) پرندہ تھا۔ آپؐ نے دعا کی، اے اللہ! میرے پاس ایسے شخص کو لا جو تجھے تیری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب ہو کہ وہ میرے ساتھ اس (بھنے ہوئے) پرندے سے تناول کرے۔ چنانچہ علیؑ آپؐ کے ہاں آئے، انہوں نے آپؐ کے ساتھ تناول کیا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۰)

۶۰۹۵ - (۹) وَفَضَّلَ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكَتُ ابْتَدَأَنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۰۹۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز طلب کرتا تو آپؐ مجھے عطا فرماتے اور جب میں خاموش رہتا تو آپؐ خود مجھے عطا کرتے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین ألبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۱)

۶۰۹۶ - (۱۰) وَفَضَّلَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ، وَعَلَيٌّ بَابُهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَقَالَ: رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَرِيكَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الصَّنَائِحِيِّ، وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرِ شَرِيكَ.

۶۰۹۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے نیز انہوں نے کہا ہے کہ بعض روایات نے اس حدیث کو شریک راوی سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اس (حدیث) کو ضعیف سے ذکر نہیں کیا اور ہم ”شریک“ کے سوا کسی ثقہ راوی سے اس حدیث کا علم نہیں رکھتے ہیں۔
وضاحت: علامہ ناصر الدین آل بانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۱)

۶۰۹۷- (۱۱) وَهْنُ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ انْطَائِفِ - فَاتَّجَاهَهُ فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا اَنْتَجَيْتُهُ، وَلَكِنَّ اللَّهَ اَنْتَجَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ نے علی کو طائف بھیجنے کے لیے بلایا تو ان سے سرگوشی کی۔ لوگوں نے کہا، آپ نے اپنے چچا کے بیٹے کے ساتھ طویل سرگوشی کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے اس کے ساتھ سرگوشی نہیں کی ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ سرگوشی کی ہے۔ (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین آل بانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۲)

۶۰۹۸- (۱۲) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ! لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجَنِّبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرِكَ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: فَقُلْتُ لِضَرَّارِ بْنِ صُرْدٍ: مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطِرِقُهُ جُنْبًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۰۹۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، اے علی! کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ اس مسجد میں میرے اور میرے علاوہ کوئی شخص جنبی ہو۔ علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے خُزَّارِ بن صُرْد سے دریافت کیا کہ اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے وضاحت کی (کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم یہ تھا کہ) جنابت کی حالت میں میرے اور میرے علاوہ کوئی شخص مسجد کو راستہ بناتے ہوئے نہیں گزر سکتا (ترمذی)
امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین آل بانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے، اس کی سند میں عطیہ عوفی راوی مشتم اور ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۳)

۶۰۹۹- (۱۳) وَهْنُ أُمِّ عَطِيَّةٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَيْشَنَا

فِيهِمْ عَلِيٌّ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ لَا تُمَيِّنِي حَتَّى تُرَبِّنِي عَلِيًّا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۹۹: اُمّ علیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جس میں علیؑ تھے۔ اُمّ علیہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی، اے اللہ! مجھے (اس وقت تک) فوت نہ کرنا جب تک کہ (مرنے سے پہلے) تو مجھے علیؑ کو نہ دکھائے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے اور امام ترمذی نے بھی اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۲) ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علیؑ سے کمال درجے محبت اور شفقت تھی۔

الفصل الثالث

۶۱۰۰- (۱۴) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبَغِّضُهُ مُؤْمِنٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، غَرِيبٌ إِسْنَادًا.

تیسری فصل

۶۱۰۰: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، منافق شخص علیؑ سے محبت نہیں کرے گا اور مومن شخص علیؑ سے دشمنی نہیں کرے گا (احمد، ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو سند کے لحاظ سے حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے، اس کی سند میں مساور حمیری راوی ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۹)

۶۱۰۱- (۱۵) وَفَنَّاهُ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۶۱۰۱: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے علیؑ کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی (احمد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، ابو اسحق، یحییٰ راوی کا حافظہ آخر عمر میں خراب ہو گیا تھا، امام حاکم نے اپنی کتاب "مستدرک حاکم" میں بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور صحیح قرار دیا ہے (مستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۳۱) تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۲۹

۶۱۰۲- (۱۶) وَهْنٌ عَلَيَّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عَيْسَى، أَبْغَضْتَهُ الْيَهُودُ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ، وَأَحْبَبْتَهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَتْ لَهُ». ثُمَّ قَالَ: يَهْلِكُ فِي رَجُلَيْنِ: مُحِبٌّ مُفْرَطٌ يُفَرِّطُنِي - بِمَا لَيْسَ فِي، وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَتَائِي - عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۶۱۰۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا، تمھ میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک مشابہت ہے۔ یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دشمنی کی، یہاں تک کہ ان کی والدہ پر بتان لگایا اور عیسائیوں نے عیسیٰ سے اتنی محبت کی کہ اُسے وہ مقام دے دیا جو ان کے لیے لائق نہ تھا۔ بعد ازاں علیؑ نے بیان کیا کہ دو قسم کے لوگ میرے سبب تباہ ہوں گے، ایک جس نے مبالغے کے ساتھ مجھ سے محبت کی اور ایسے اوصاف کے ساتھ میری تعریف کی جو مجھ میں نہیں ہیں اور دوسرا وہ دشمن جس کو میری دشمنی نے اس قدر برا سمجھ لیا کہ اس نے مجھ پر حسرت لگائی (احمد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں حکم بن عبد الملک راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۲۹)

۶۱۰۳- (۱۷) وَهْنٌ الْبَسَاءِ بْنِ عَازِبٍ، وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍ - أَخَذَ يَسِدَ عَلَيَّ فَقَالَ: «الَسْتُمْ تَعْلَمُونَ إِنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟». قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «الَسْتُمْ تَعْلَمُونَ إِنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟» قَالُوا: بَلَى. قَالَ: «اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ». فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ: هَبْنِي يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ! أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۶۱۰۳: براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس آتے ہوئے "غدير خم" مقام میں اترے تو آپ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا، کیا تم جانتے نہیں ہو کہ میں تمام ایمانداروں سے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں؟ صحابہ کرامؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، کیا تم جانتے نہیں ہو کہ میں ہر ایماندار شخص کے اس کے نفس سے زیادہ قریب ہوں؟ صحابہ کرامؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، اے اللہ! جس کا میں دوست ہوں اس کا علیؑ دوست ہے، اے اللہ! اس شخص کو محبوب سمجھ جو علیؑ کو محبوب سمجھے اور اس شخص سے بغض کر جو علیؑ سے بغض رکھے۔ عمرؓ اس کے بعد علیؑ سے ملے اور انہیں کہا کہ اے ابوطالب کے بیٹے! تجھے مبارک ہو تو ہر ایماندار مرد اور عورت کا محبوب ہے (احمد)

۶۱۰۴- (۱۸) وَهْنٌ بُرَيْدَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهَا صَغِيرَةٌ» ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَرَوَّجَهَا مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۶۱۰۳: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ اور عمارؓ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ منگنی کرنے کا پیغام بھجوایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کی عمر تھوڑی ہے۔ پھر علیؓ نے پیغام بھجوایا تو آپؐ نے فاطمہؓ کا نکاح علیؓ کے ساتھ کر دیا (نسائی)

۶۱۰۵ - (۱۹) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۱۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کے دروازے کے علاوہ مسجد نبویؐ کی جانب کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا تو سوائے ابوبکرؓ کے دروازے کے سبھی کے دروازے بند کر دیئے، ابوبکرؓ کی کھڑکی کو بھی برقرار رکھا اور علیؓ کا دروازہ اس لئے بند نہ کیا گیا کہ ان کے باہر جانے کا دروازہ اس کے سوا کوئی اور نہ تھا اور آپؐ کی زندگی میں اس لئے بھی بند نہ کیا گیا کہ مہابو فاطمہؓ کو آپؐ سے ملاقات کرنے میں تکلیف نہ ہو جب کہ آپؐ کی وفات کے بعد اسے بند کر دیا گیا تھا (تَحْفَةُ الْأَخْوَزِيِّ جلد ۴ صفحہ ۳۳، البدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۳۴۳، تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۳۰)

۶۱۰۶ - (۲۰) وَهْنُ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِي مَنْرَلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ، آتِيَةً بِأَعْلَى سَجَرٍ - فَأَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! فَإِنْ تَنَحَّجْتَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي، وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۶۱۰۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں میرا جو مقام تھا وہ کسی اور کا نہ تھا، میں صبح سویرے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور عرض کرتا، اے اللہ کے پیغمبر! آپؐ پر سلامتی ہو اگر آپؐ کھانستے تو میں واپس گھر چلا جاتا ورنہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا (نسائی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبد اللہ بن نجی راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۳۰)

۶۱۰۷ - (۲۱) وَهْنُهُ، قَالَ: كُنْتُ شَاكِيًا، فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ

كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرْجِنِي - ، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَأَرْفَعْنِي - ، وَإِنْ كَانَ بَلَاءٌ فَصَبِّرْنِي. فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ، فَصَرَبَهُ بِرَجْلِهِ، وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ عَافِهِ - أَوْ

إِشْفِهِ -» شَكَ الرَّاَوِيُّ قَالَ: فَمَا اسْتَكْنَيْتُ وَجُعِنِي بَعْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ صَحِيحٌ

۴۰۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کرتے ہوئے میرے قریب سے گزرے اور میں کہہ رہا تھا، اے اللہ! اگر میری موت قریب آگئی ہے تو مجھے موت کے ساتھ راحت عطا کرنا اور اگر موت میں تاخیر ہے تو مجھے خوشحال کر اور اگر (بیماری) باعث تکلیف ہے تو مجھے صبر عطا کر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ سے پوچھا کہ آپ نے کیا کہا ہے؟ علیؑ نے جو کہا تھا، آپؐ پر دہرا دیا۔ آپؐ نے اُمّیں پاؤں مارتے ہوئے خبردار کیا اور دُعا کی، اے اللہ! اس کو عافیت عطا کر یا اس کو شفا عطا کر (راوی کا شک ہے) علیؑ نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں کبھی بھی اس طرح بیمار نہ ہوا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشْرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ (عَشْرَةُ مُبَشَّرَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَافَّةً)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۱۰۸ - (۱) مَنْ عُمِّرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَخَذَ أَحَدٌ بِهَذَا الْأَمْرِ - مِنْ هَوْلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُؤَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمَى عَلِيًّا، وَعُثْمَانَ، وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ، وَسَعْدًا، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۶۱۰۸: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان صحابہ کرام سے زیادہ کوئی دوسرا خلافت کا حقدار نہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو آپ ان سے خوش تھے۔ چنانچہ عُمَرُو نے علیؑ، عثمانؑ، زبیرؑ، طلحہؑ اور عبد الرحمنؑ کا نام لیا (بخاری)

۶۱۰۹ - (۲) وَمَنْ قَبِضَ بِنِ أَبِي حَازِمٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ سَلَاءً وَقَفَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۰۹: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے طلحہؑ کے ہاتھ کو شل دیکھا اور (اس کا سبب یہ تھا کہ) اس نے جنگِ اُحد کے روز اس ہاتھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے کی کوشش کی تھی۔

(بخاری)

۶۱۱۰ - (۳) وَمَنْ جَابَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ يَأْتِينِي بِخَبِيرِ الْقَوْمِ؟»، يَوْمَ الْأَحْزَابِ. قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ خَوَارِثًا، وَخَوَارِثُ الزُّبَيْرِ: مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۶۱۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احزاب کے موقع پر فرمایا: مجھے کفار کے بارے میں کون اطلاع دے گا؟ زبیرؑ نے عرض کیا: میں اطلاع دوں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ ہر پیغمبر کے معاون ہوتے ہیں اور میری معاونت کرنے والے زبیرؑ ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: زبیر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے اور آپ کے جاں نثاریوں میں سے تھے، جنگِ احزاب کے موقع پر عرب قبائل نے مدینہ منورہ کا محاصرہ کیا تو اس وقت سردی کا موسم تھا۔ ایک روز سخت سردی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا کہ کون شخص عرب قبائل کی خبر لائے گا؟ زبیر نے لبیک کہا اور وہ اس مشن پر روانہ ہوئے اور یہ خبر لے آئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے محاصرین پر رخ بستہ ہوائیں اور طوفان بھیجا اور ان سب لوگوں کے خیمے اکٹرا گئے۔ تمام مال و اسباب اُلٹ پلٹ ہو گیا اور کفار نامراد ہو کر بھاگ گئے۔

۶۱۱۱- (۴) وَهَنَ الزَّبِيرُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يَأْتِيَنِي فُرْطَنَةً فَيَأْتِيَنِي بِخَبَرِهِمْ؟» فَأَنْطَلَقْتُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعْتُ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَوَيْهِ فَقَالَ: «فَذَاكَ ابْنِي وَأُمِّي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون شخص فُرطَنہ کے ہاں جائے گا اور ان کے بارے مجھے اطلاع دے گا۔ (زبیر کہتے ہیں) چنانچہ میں گیا، جب میں واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرحت سے اپنے تفکرانہ الفاظ میں) میرے لیے اپنے والدین کو جمع کیا اور فرمایا، تجھ پر میرے ماں باپ قریان ہوں (بخاری، مسلم)

۶۱۱۲- (۵) وَهَنَ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَخِي إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: «يَا سَعْدُ! إِزْمِ فَذَاكَ ابْنِي وَأُمِّي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے سعد بن مالک کے علاوہ کسی اور شخص کے لیے اپنے والدین کو جمع کیا ہو (یعنی کہا ہو کہ آپ پر میرے ماں باپ قریان ہوں) علی کہتے ہیں کہ میں نے جنگِ اُحد کے روز آپ سے سنا آپ فرما رہے تھے، اے سعد! تیرا پھینک، تجھ پر میرے ماں باپ قریان ہوں (بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ اعزاز سعد بن مالک کے علاوہ زبیر کو بھی حاصل ہے، شاید علی کو اس کا علم نہ ہوا ہو۔ سعد بڑے مقاتل تیر انداز تھے جب جنگِ اُحد میں کافروں کے ایک گروہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے زخموں میں لے لیا تو آپ نے سعد کو یہ الفاظ فرمائے اور آپ دیگر صحابہ کرام سے تیر لے کر سعد کو پکارتے جاتے تھے۔ یہ وہی سعد ہیں جو سعد بن ابی وقاص کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا بیٹا عمر بن سعد امام حسینؑ کو شہید کرنے میں ملوث تھا۔ (واللہ اعلم)

۶۱۱۳- (۶) وَهَنَ سَعْدُ بْنُ ابْنِي وَقَاصٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۱۳: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ عربوں میں سے میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھیکا (بخاری، مسلم)

۶۱۱۴ - (۷) وَهْنُ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ - لَيْلَةً فَقَالَ: «لَيْتَ رَجُلًا ضَالِحًا يَحْرُسُنِي» إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سَلَاحٍ فَقَالَ: «مَنْ هَذَا؟» قَالَ: «أَنَا سَعْدٌ» قَالَ: «مَا جَاءَ بِكَ؟» قَالَ: وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ، فَذَعَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ نَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۱۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (کسی جنگ سے واپسی پر) مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات بیدار رہے۔ آپ نے فرمایا، کوئی صالح شخص میری حفاظت کرے۔ اچانک ہم ہتھیاروں کی جھنکار کو سنا۔ آپ نے دریافت کیا کہ کون شخص ہے؟ سعد نے کہا، میں سعد ہوں۔ آپ نے پوچھا کہ تو کس لیے آیا ہے؟ اس نے عرض کیا، میرے دل میں آپ کے بارے میں خوف لاحق ہوا تھا اس لیے میں آپ کی حفاظت کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ (اس کی یہ بات سن کر) آپ نے اس کے حق میں دعا کی پھر آپ سو گئے (بخاری، مسلم)

۶۱۱۵ - (۸) وَهْنُ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر امت میں امانت دار شخص ہوتا ہے اور اسی امت کا امین (قابل اعتماد) شخص ابوعبیدہ بن جراح ہے (بخاری، مسلم)

۶۱۱۶ - (۹) وَهْنُ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ: مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُسْتَخْلِفًا لَوْ اسْتَخْلَفَهُ؟ قَالَتْ: أَبُو بَكْرٍ. فَقِيلَ: ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ. قِيلَ: مَنْ بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ: أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۱۶: ابن ابی مُلَیْکَہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا جب ان سے دریافت کیا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلافت کے مرتبے پر فائز کرنا چاہے تو کس کو خلیفہ بناتے؟ عائشہ نے فرمایا، ابوبکر کو خلیفہ بناتے۔ دریافت کیا گیا کہ ابوبکر کے بعد پھر کس کو؟ عائشہ نے کہا، عمر کو۔ دریافت کیا گیا کہ عمر کے بعد کس کو؟ عائشہ نے کہا، ابوعبیدہ بن جراح کو (مسلم)

۶۱۱۷ - (۱۰) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى جِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ». وَزَادَ بَعْضُهُمْ: وَسَعْدُ بْنُ أَبِي

وَقَاصٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۱۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر تھے، آپ کے ہمراہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ بھی تھے۔ تو اچانک پتھر حرکت کرنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ساکن ہو جا۔ تجھ پر اللہ کے پیغمبر یا صدیق یا شہید کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔ اور بعض روایت نے سعد بن ابی وقاصؓ کا ذکر کیا ہے اور علیؓ کا ذکر نہیں کیا (مسلم)

وضاحت: اس حدیث کا پہلا حصہ زیادہ رائج اور صحیح ہے۔ پیغمبر سے مقصود نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود ہیں۔ جبکہ صدیق سے مراد ابوبکرؓ ہیں اور شہیدوں سے مراد عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ ہیں۔

(مشکوٰۃ سعید اللہام جلد ۳ صفحہ ۳۱۳)

الفصل الثانی

۶۱۱۸- (۱۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۱۱۸: عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابوبکرؓ جنتی ہے، عمرؓ جنتی ہے، عثمانؓ جنتی ہے، علیؓ جنتی ہے، طلحہؓ جنتی ہے، زبیرؓ جنتی ہے، عبدالرحمن بن عوفؓ جنتی ہے، سعد بن ابی وقاصؓ جنتی ہے، سعید بن زیدؓ جنتی ہے اور ابوعبیدہ بن جراحؓ بھی جنتی ہے (ترمذی)

۶۱۱۹- (۱۲) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ.

۶۱۱۹: ابن ماجہ نے اس حدیث کو سعید بن زید سے بیان کیا ہے۔

وضاحت: ابن ماجہ نے اس حدیث کو ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے فضائل“ کے باب میں بیان کیا ہے اور اسی طرح یہ روایت سعید بن زید سے سنن ترمذی میں بھی ہے (ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۹۳۵ ترمذی حدیث نمبر ۳۷۵۷)

۶۱۲۰- (۱۳) وَهَنَّ أَنَسُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ نَابِتٍ، وَأَفْرَوُهُمْ — أَيْ بَنُ كَنْبٍ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ»

وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَرَوَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ، مُرْسَلًا وَفِيهِ: «وَأَفْضَاهُمْ عَلِيٌّ».

۶۱۲۰: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، میری امت کا میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والا ابو بکرؓ ہے اور (احکام و ہدیہ میں) سب سے زیادہ مضبوط عڑ ہے اور سب سے زیادہ حیا والا عثمانؓ ہے اور فرائض (علم و راسخ) کا زیادہ علم رکھنے والا زید بن ثابتؓ ہے اور قرأت کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا ابی بن کعبؓ اور حلال و حرام کا زیادہ علم رکھنے والا معاذ بن جبلؓ ہے۔ اور ہر امت میں ایک امانت دار شخص ہوتا ہے جبکہ اس امت کا امانت دار شخص ابوعبیدہ بن جراحؓ ہے (احمد، ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

نیز یہ حدیث معمرؓ نے قتادہؓ سے مرسل روایت کی ہے، اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ”میری امت میں سے سب سے زیادہ قضا کا علم رکھنے والا علیؓ ہے۔“

۶۱۲۱- (۱۴) وَفِي التِّرْمِذِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانٍ، فَتَهَضَّ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَفَعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ، فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَوْجَبَ طَلْحَةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۲۱: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ اُحد کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہ زیب تن کر رکھی تھیں، آپؐ ایک پتھر پر کھڑے ہوئے تھے لیکن بوجہ دو زرہ کے بوجھل ہونے کے آپؐ ایسا نہ کر سکے۔ چنانچہ آپؐ کے نیچے طحہ بیٹھے، پھر آپؐ پتھر پر جا سکے۔ (زبیر کہتے ہیں کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، طحہ کے لئے جنت واجب ہو گئی ہے (ترمذی)

۶۱۲۲- (۱۵) وَفِي جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَقَدْ قَضَى نَحْبَهُ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا». وَفِي رِوَايَةٍ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۲۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طحہ بن عبید اللہ کی جانب دیکھا اور فرمایا، جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو دیکھے جو زمین پر چلتا ہے اور اس نے اپنے زخم کو پورا کر لیا ہے تو وہ اس شخص (یعنی طحہ) کی جانب دیکھے اور ایک روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا کہ) جس شخص کو پسند ہے کہ زمین پر کسی شہید شخص کو چلتے ہوئے دیکھے تو وہ طحہ بن عبید اللہ کو دیکھے (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ملت بن دینار راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۳۳)

۶۱۲۳- (۱۶) وَهْنٌ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «طَلَحَةُ وَالزُبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.
۶۱۲۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کالوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے، جنت میں طلحہ اور زبیر دونوں میرے پردوسی ہوں گے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۵۰۵)

۶۱۲۴- (۱۷) وَهْنٌ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَئِذٍ، يَغْنَى يَوْمَ أَحَدٍ: «اللَّهُمَّ اشْدُدْ رَمِيتهُ - وَأَجِبْ دَعْوَتَهُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشَّيْءِ».
۶۱۲۴: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن (میرے بارے میں) فرمایا، اے اللہ! اسے تیرا انداز میں قوت عطا کر اور اس کی دعا قبول کر (شرح الشیء)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ابراہیم بن یحییٰ راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۳۳)

۶۱۲۵- (۱۸) وَهْنُهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۲۵: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! سعد جب تجھ سے دعا کرے تو آپ اس کی دعا قبول کریں (ترمذی)

۶۱۲۶- (۱۹) وَهْنٌ عَلَيَّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَاهُ وَأُمَّهُ إِلَّا لِسَعْدٍ، قَالَ لَهُ يَوْمَ أَحَدٍ: «إِزِمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي» وَقَالَ لَهُ: «إِزِمِ آيَتَهَا الْعُلَامُ الْحَزُونَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۲۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد کے علاوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کے لئے اپنے ماں باپ کو جمع نہیں کیا، آپؐ نے جنگ اُحد کے روز سعد کے لئے فرمایا کہ تیرا بھینک، تجھ پر میرے ماں باپ قریب ہوں اور (ایک موقع پر) اس کے لئے فرمایا، اے مضبوط نوجوان! آپ تیرا بھینکیں (ترمذی)

۶۱۲۷- (۲۰) وَهْنٌ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَذَا خَالِي فَلْيَرِنِي إِمْرُؤُ خَالَه». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. . . وَقَالَ: كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَتْ أُمُّ

النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، فَلِذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَذَا خَالِي». وَفِي «الْمَصَابِيحِ»: «فَلْيَكْرِمْ» بِذَلِكَ «فَلْيَكْرِمْ».

۳۳۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاصؓ (آپؐ کی مجلس میں) آئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص مجھے ان جیسا ماموں دکھائے (تذی) اور امام تہذیبؒ کہتے ہیں کہ سعدؓ کا تعلق بنو زہرہ قبیلے سے تھا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی بنو زہرہ قبیلے سے تھیں، اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرے ماموں ہیں اور مصابیح میں ”مجھے کوئی ان جیسا ماموں دکھائے“ کی بجائے یہ الفاظ ہیں ”ان کی لازمی طور پر عزت کی جائے۔“

الفصل الثالث

۶۱۲۸- (۲۱) عَنْ قَبِيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَرَأَيْتُنَا نَغْرُوْا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْخُبْلَةُ - وَوَرَقُ السُّمْرِ - ، وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضْغُ كَمَا تَضْغُ الشَّاةُ مَالَهُ خُلْطٌ - ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ بَنُو أَسَدٍ يُعْزِرُونِي عَلَى الْإِسْلَامِ - ، لَقَدْ خِبتُ إِذَا وَصَلَ عَمَلِي، وَكَانُوا وَشَوَاهِ إِلَى عَمْرٍ، وَقَالُوا: لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۳۳۸: قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا، انہوں نے بتایا کہ بلاشبہ میں عربوں میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر پھینکا اور ہم صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے جبکہ ہماری خوراک کانٹے دار درختوں کے پھل اور پتے ہوا کرتے تھے اس میں کچھ شک نہیں کہ جب ہم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کرتا تھا تو وہ بکریوں (کی میٹھیوں) کی مانند خشک کرتا تھا، جس میں کوئی آمیزش نہیں ہوئی تھی۔ پھر وہ وقت آیا کہ بنو اسد قبیلہ کے لوگ مجھے اسلام کے بارے میں ڈانٹ پلاتے، ایسی حالت میں مجھے ناامیدی ہوئی اور میرے اعمال ضائع ہوئے۔ دراصل بنو اسد قبیلے نے سعدؓ کے بارے میں عمر سے شکایت کی تھی اور الزام لگایا تھا کہ یہ شخص اچھی طرح نماز ادا نہیں کرتا (حالانکہ قبیلہ بنو اسد واسطے اس شکایت میں جھوٹے تھے) (بخاری، مسلم)

۶۱۲۹- (۲۲) وَهْنٌ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ - ، وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكَّنْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لثَالِثُ الْإِسْلَامِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۹: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اپنے بارے میں معلوم ہے کہ میں اسلام لانے والا تیسرا

فخص ہوں۔ (سحدہ کہتے ہیں کہ) جس روز میں اسلام لایا اس روز کوئی اور اسلام نہیں لایا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ میں اسلام لانے کے بعد سات دن تک اس حال میں رہا کہ میں اسلام کا تیسرا حصہ تھا۔ (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ رضی اللہ عنہ سابقین اسلام میں سے ہیں۔ انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو وہ تیسرے فخص تھے جو مسلمان ہوئے اور اپنے ایمان لانے کے بعد ایک ہفتے تک وہ تیسرے فخص ہی تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا۔ اس کے بعد لوگوں نے جوق در جوق اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔

حدیث میں لفظ ”إِلَّا“ کسی راوی کی غلطی سے شامل ہوا ہے۔ ہم نے حدیث کے مفہوم کو درست رکھنے کے لئے لفظ ”إِلَّا“ کو ترجمہ کرتے وقت حذف کر دیا ہے (مشکوٰۃ سعید الخمام جلد ۳ صفحہ ۳۴۶)

۶۱۳۰ - (۲۳) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ: «إِنْ أَمَرَكُنَّ مِمَّا يُهْمُنِي مِنْ بَعْدِي، وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصَّادِقُونَ» قَالَتْ عَائِشَةُ: يَعْني الْمُتَصَدِّقِينَ، ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: «سَقَى اللَّهُ أَبَاكَ مِنْ سُلَيْبِ الْجَنَّةِ، وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَذِيقَةٍ يَبْعَثُ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے فرمایا کرتے تھے کہ بلاشبہ تمہارا معاملہ ایسا ہے جس کا مجھے فکر ہے کہ میرے مرنے کے بعد (تمہارا) کیا ہو گا اور تمہاری مشکلات پر تمہارا ساتھ صرف سچے مبر کرنے والے ہی دیں گے۔ عائشہ نے وضاحت کی کہ اس سے مقصود صدقہ خیرات کرنے والے لوگ ہیں۔ بعد ازاں عائشہ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان (بن عوف) کے لئے کہا کہ اللہ تعالیٰ تیرے والد کو جنت کے چشمہ سے سیراب کرے۔ اس لئے کہ عبدالرحمان بن عوف نے اُمّات المؤمنین کی گزر اوقات کے لئے ایک باغ صدقہ کیا تھا جو چالیس ہزار (درہم) میں فروخت ہوا (ترمذی)

۶۱۳۱ - (۲۴) وَهَنَ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا زَوَاجَ: إِنْ الَّذِي يَحْتَوُ عَلَيْكُنَّ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ، أَلَلَّهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ سُلَيْبِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۳۱: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ اپنی ازواج مطہرات کے بارے میں فرما رہے تھے کہ بلاشبہ میرے بعد جو فخص تم پر بہت زیادہ خرچ کرے گا وہ سچا اور نیک ہو گا (پھر اُمّ سلمہ نے یہ دعائیہ کلمات کہے) اے اللہ! عبدالرحمان بن عوف کو جنت کے چشمہ سے سیراب کر۔ (احمد)

۶۱۳۲ - (۲۵) وَهَنَ حَذِيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا آمِنًا، فَقَالَ: «لَا بَعَثُنُ إِلَيْكُمْ رَجُلًا آمِنًا حَقَّ آمِنِينَ» فَاسْتَشْرَفَ - لَهَا النَّاسُ، قَالَ: فَبَعَثْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نجران کے باشندے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! ہماری جانب کسی امانت دار شخص کو بھیجیں۔ آپ نے فرمایا 'میں تمہاری جانب ایسے شخص کو بھیجوں گا جو صحیح معنی میں امین ہو گا۔ لوگوں نے اس عمدہ کے لیے رغبت کی (کہ وہ اس اعزاز کے مستحق تھیں) حذیفہ نے بیان کیا کہ آپ نے ابو عبیدہ بن جراح کو بھیجا۔

(بخاری، مسلم)

۶۱۳۳ - (۲۶) وَهُنَّ عَلَيَّ مَرْضَى اللَّهِ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَنْ تَوَيَّرَ بِعَدْلِكَ. قَالَ: «إِنْ تَوَيَّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ آمِنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا وَاعْبًا فِي الْآخِرَةِ، وَإِنْ تَوَيَّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا آمِنًا لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَانِيمَ، وَإِنْ تَوَيَّرُوا عَلِيًّا - وَلَا أَرَاكُمْ فَاعِلِينَ - تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، يَأْخُذُ بِكُمْ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۳۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں 'آپ سے دریافت کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! جنم آپ کے بعد کس شخص کو (اپنا) امیر بنائیں؟ آپ نے فرمایا 'اگر تم ابو بکر کو امیر بناؤ گے تو تم اسے امانت دار اور دنیا سے بے اعتنائی برستے والا (اور) آخرت کی جانب رجوع کرنے والا پاؤ گے اور اگر تم عمر کو امیر بناؤ گے تو تم اسے مضبوط اور امانت دار پاؤ گے (اور) وہ اللہ کے (احکامات کے) بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں رکھتا ہے اور اگر تم علی کو امیر بناؤ گے..... اور میں تمہارے بارے میں رائے رکھتا ہوں کہ تم اسے امیر نہیں بناؤ گے (اور اگر تم اسے امیر بناؤ) تو تم اسے صراطِ مستقیم پر چلنے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے' وہ ہمیں صرف صراطِ مستقیم پر ہی لے جائے گا (احمد)

۶۱۳۴ - (۲۷) وَصَفَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَجِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، وَزُجِّنِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ، وَصَجَنِي فِي الْعَارِ، وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَجِمَ اللَّهُ عُمَرَ يَقُولُ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مَرًّا، نَزَلَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ مِنْ صِدْقٍ. رَجِمَ اللَّهُ عُثْمَانَ تَسْحِيحِيهِ الْمَلَائِكَةُ»، رَجِمَ اللَّهُ عَلِيًّا، اللَّهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اللہ تعالیٰ ابو بکر پر رم کرے' اس نے اپنی بیٹی کا ہمرے ساتھ نکاح کیا اور مجھے وازا الحجۃ (مدینہ منورہ) اپنے اونٹ پر سوار کرا کے لے گیا' غار میں میرا رشتہ رہا اور اس نے اپنے مال سے بلال کو آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رم کرے' وہ سچی بات

کہتا ہے اگرچہ وہ کڑی ہی کیوں نہ ہو، سچائی نے اسے تما چھوڑ دیا ہے اور اس کا کوئی دوست نہیں ہے۔ عثمان پر اللہ تعالیٰ رحم کرے، اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ علیؑ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، اے اللہ جس طرف وہ پھرے حق کو اسی طرف پھیر دے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث سے علی رضی اللہ عنہ کا اپنے وقت میں خلیفہ برحق ہونا ثابت ہے (واللہ اعلم)
وضاحت: علامہ ناصر الدین آلبنی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی ص ۳۹)
احادیث ضعیفہ (۲۱۲۵)

بَابُ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے فضائل)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۱۳۵- (۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ:

﴿نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ . دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحُسَيْنًا فَقَالَ: «اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۶۱۳۵: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) کہ ”ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ.....“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور فرمایا ”اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں (مسلم)“

۶۱۳۶- (۲) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَدَاةً - وَعَلَيْهِ مِرْطٌ

مُرْحَلٌ - مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَادْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَادْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَادْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں (ایک روز) صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے، آپؐ کے جسم مبارک پر سیاہ بالوں کی بنی ہوئی ایک مٹکھی چادر تھی، اس دوران حسن بن علیؑ آئے، آپؐ نے انہیں چادر میں داخل کیا، پھر حسین بن علیؑ آئے وہ آپؐ کے ساتھ چادر میں داخل ہوئے بعد ازاں فاطمہؑ آئیں تو آپؐ نے اسے بھی چادر میں داخل کر دیا پھر علیؑ آئے تو آپؐ انہیں بھی چادر میں داخل کیا۔ پھر فرمایا ”اے اہل

بیت! اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ وہ تم سے گناہوں کو دور کرے اور حمیس پاک کرے (مسلم)

۶۱۳۷ - (۳) وَفِي الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا سُوفِيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۷: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ابراہیم فوت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ جنت میں اس کے لئے دودھ پلانے والی ہے (بخاری)

۶۱۳۸ - (۴) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنَّا - أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ - عِنْدَهُ، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفَى مِنْ مِثْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - ، فَلَمَّا رَأَاهَا قَالَ: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي» ثُمَّ أَجْلَسَهَا، ثُمَّ سَارَاهَا، فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا، فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَاهَا الثَّانِيَةَ، فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَأَلَهَا عَمَّا سَارَاهُ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأَقْشِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِرَّهُ، فَلَمَّا تَوَفَّقِي قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِعَالِي عِلِّيكَ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي. قَالَتْ: أَمَّا الْآنَ فَتَعَمَّ؛ أَمَّا جِئْتُ سَارِي فِي الْأَمْرِ ثُمَّ قَالَتْ: أَخْبَرْتَنِي: «إِنَّ جِبْرِيلَ - كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَبْعَةِ مَرَّةٍ، وَإِنَّهُ عَارِضُنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدْ اقْتَرَبَ، فَأَتَيْتُ اللَّهَ وَاصْبِرِي، فَإِنِّي نَعَمُ السَّلَفُ أَنَا لَكَ». فَبَكَتْ، فَلَمَّا رَأَى حُزْنَ سَارِي الثَّانِيَةَ قَالَ: «يَا فَاطِمَةُ! أَلَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ؟» وَفِي رِوَايَةٍ: فَسَارَتْنِي فَأَخْبَرْتَنِي أَنَّهُ يُقْضَى فِي وَجْهِهِ، فَبَكَتْ، ثُمَّ سَارَتْنِي فَأَخْبَرْتَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتَبَعُهُ، فَضَجَّكَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ کی خدمت میں حاضر تھیں، اس دوران آپ کی بیٹی فاطمہ چلتی ہوئی آئی، اس کا چلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے سے ملتا جلتا تھا۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو آپ نے فرمایا: میں اپنی بیٹی کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ پھر آپ نے اس کو اپنے قریب بٹھایا اور اس سے سرگوشی کی، چنانچہ فاطمہ شدت سے رونے لگیں۔ جب آپ نے دیکھا کہ وہ بہت زیادہ روتی ہیں تو آپ نے اس سے دوبارہ سرگوشی کی چنانچہ فاطمہ ہنسنے لگیں (عائشہ کہتی ہیں) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں سے) اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے فاطمہ سے دریافت کیا کہ آپ نے میرے ساتھ کیا سرگوشی کی۔ فاطمہ نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کا افشاء نہیں کروں گی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو میں نے (فاطمہ سے) کہا کہ میں تجھے اس حق کا واسطہ دے کر قسم دیتی ہوں جو میرا تم پر ہے کہ تم مجھے ضرور بتاؤ۔ فاطمہ نے کہا: اب میں آپ کو بتاتی ہوں کہ جب آپ نے مجھ سے پہلی بار سرگوشی کی تو آپ نے مجھے بتایا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ ایک مرتبہ قرآن پاک دہرایا کرتے تھے لیکن اس سال انہوں نے میرے ساتھ دو بار قرآن پاک دہرایا، میرا خیال یہ ہے کہ میری موت کا وقت قریب

ہے۔ پس تو اللہ سے ڈر اور (میری جدائی) پر صبر کر میں تیرے لئے بہترین پہلے جانے والا ہوں۔ یہ سن کر میں رونے لگی جب آپ نے مجھے غم ناک پایا تو آپ نے دوسری مرتبہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا: اے فاطمہ! کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ توحشت کی تمام عورتوں کی سردار ہو یا ایمان دار عورتوں کی سردار ہو؟ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے میرے ساتھ سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپ اس بیماری میں فوت ہو جائیں گے تو میں رونے لگی پھر آپ نے میرے ساتھ سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپ کے اہل بیت میں سے میں پہلا فرد ہوں گی جو آپ کے پاس جاؤں گی۔ یہ سنا کر میں ہنسنے لگی (بخاری، مسلم)

۶۱۳۹ - (۵) وَفِي الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي». وَفِي رِوَايَةٍ: «يُرِيئُنِي مَا أَرَابَهَا، وَيُؤْذِنُنِي مَا آذَاهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۳۹: مسوڑ بن مخزّمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جس شخص نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور ایک روایت میں ہے کہ جس چیز سے اسے رنج پہنچتا ہے وہ مجھے بھی بے چین کر دیتی ہے جو چیز اس کو تکلیف دیتی ہے وہ چیز مجھے بھی تکلیف دیتی ہے (بخاری، مسلم)

۶۱۴۰ - (۶) وَفِي زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَبَيْنَا خَطِيبًا يَمَاءُ يُدْعَى: خُفْمًا، بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعِظَ وَذَكَرَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأَجِيبُ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ، فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ، فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ، فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَأَهْلُ بَيْتِي، أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي». وَفِي رِوَايَةٍ: «كِتَابُ اللَّهِ هُوَ حَبْلُ اللَّهِ، مَنْ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى، وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۴۰: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مکہ اور مدینہ کے درمیان خُفْم نامی پانی کے مقام پر ہمیں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! آگاہ رہو! بلاشبہ میں تمہارے جیسا انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے پروردگار کی طرف سے بھیجا ہوا (کوئی موت کا پیغام) آئے میں اس پر لبیک کہوں گا اور میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور روشنی ہے، تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پکڑو اور اس پر مضبوطی سے عمل کرو۔ چنانچہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی حفاظت کا شوق دلاتے ہوئے زور دیا۔ پھر آپ نے فرمایا اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں

صحیح کرتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب 'اللہ تعالیٰ کی رتی ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تابعداری کرنے کا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو شخص اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا (مسلم)
وضاحت: اس حدیث مبارکہ میں اہل بیت کی عظمت کا بیان ہے، اہل بیت میں ازواج مطہرات بھی شامل ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں انہیں اہل بیت کے لقب کے ساتھ پکارا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: "اے اہل بیت! بے شک اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ وہ تم سے (شرک کی) آلودگی کو ختم کر دے اور تمہیں پاک کر دے (الاحزاب: ۳۳)"

۶۱۴۱- (۷) وَفِي ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: أَسْلَامٌ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۳۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ (یعنی خود ابن عمر) عبد اللہ بن جعفر کو سلام کہتے کہتے، اے ذوالجناحین کے بیٹے! تم پر سلام ہو (بخاری)

وضاحت: جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے، دوران جنگ ان کے ہاتھ میں جھنڈا تھا جب ان کا ایک بازو کٹ گیا تو وہ پھر بھی لڑتے رہے اور جھنڈے کو دوسرے بازو میں تھام لیا۔ دوسرا بازو بھی کٹ گیا تو جھنڈے کو گرنے نہ دیا بلکہ اپنی کینوں کی مدد سے اپنے منہ میں ڈال لیا۔ انجام کار شہادت پائی۔ ان کے جسم پر تلواریں اور نیزوں کے ستر زخم پائے گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا کہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں، اس وجہ سے ان کا لقب خیار اور ذوالجناحین ہو گیا (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۷۳)

۶۱۴۲- (۸) وَفِي الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَاجِبْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۲: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جال میں دیکھا کہ حسن بن علیؑ آپ کے کندھوں پر (سوار) تھے (اور) آپؐ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر (بخاری، مسلم)

۶۱۴۳- (۹) وَفِي ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ - حَتَّى أَتَى خِيبَةَ فَاطِمَةَ فَقَالَ: «أَنْتُمْ لَكُمْ؟ أَنْتُمْ لَكُمْ؟». يَغْنِيَنَّ حَسَنًا، فَلَمْ يَلْبِثْ أَنْ جَاءَ يَسْمَعُ، حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَاجِبْهُ، وَأُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دن کے کسی حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلا یہاں تک کہ آپؐ فاطمہ کے گھر میں آئے۔ آپؐ نے پوچھا کہ کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے؟ یعنی حسن ہے۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ حسنؑ بھی دوڑتا ہوا آیا۔ یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی سے گلے

ملا۔ (مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حسنؑ ہیں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! بلاشبہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس کو محبوب جان اور جو لوگ اس سے محبت کریں انہیں بھی محبوب جان -

۶۱۴۴ - (۱۰) وَهْنُ ابْنِ بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى، وَيَقُولُ: «إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ رَفِيقَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۴۳: ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور حسن بن علیؑ آپ کے پہلو میں تھے، آپ کبھی لوگوں کی جانب متوجہ ہوتے اور کبھی حسنؑ کی جانب متوجہ ہوتے اور آپؐ فرما رہے تھے کہ میرا یہ بیٹا سرور ہے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان مصالحت کرائے گا (بخاری)

۶۱۴۵ - (۱۱) وَهْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ نُعَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُخْرِمِ، قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ، يَقْتُلُ الذَّبَابَ؟ قَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَنِي عَنِ الذَّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ! . وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هُمَا زَيْنَحَانِي - مِنَ الدُّنْيَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۴۵: عبدالرحمن بن ابی نعیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا جبکہ ان سے ایک شخص نے محرم کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ (اس حدیث کے ایک راوی) شعبہؒ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس شخص نے سوال کیا تھا کہ کیا وہ (حرام کی حالت میں) کبھی مار سکتا ہے؟ (اور کیا تمہی مارنے سے محرم پر دم واجب ہوتا ہے یا نہیں؟) عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا، 'تجربہ ہے کہ عراقی لوگ مجھ سے کبھی مارنے کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ کیا محرم کبھی مار سکتا ہے؟ حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (فاطمہؑ) کے بیٹے کو قتل کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں (لواسوں) کے بارے میں فرمایا تھا کہ دنیا میں یہ دونوں میرے پھول ہیں (بخاری)

۶۱۴۶ - (۱۲) وَهْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَقَالَ فِي الْحَسَنِ أَيُّضًا: كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۴۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ حسن بن علیؑ سے زیادہ کوئی اور شخص مشابہت نہیں رکھتا تھا اور اسی طرح انسؓ نے حسینؑ کے بارے میں بھی فرمایا کہ وہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہہ تھے (بخاری)

۶۱۴۷ - (۱۳) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ضَمِنِي النَّبِيَّ ﷺ إِلَى صَدْرِهِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ عَلِمَهُ الْحِكْمَةُ».

فَبِ رَوَايَةٍ: «عَلِمَهُ الْكِتَابُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے کے ساتھ لگاتے ہوئے یہ دُعا فرمائی کہ "اے اللہ! اسے سُنّت کا علم عطا کر" اور ایک روایت میں ہے کہ اسے کتاب اللہ کا علم عطا کر (بخاری)

۶۱۴۸- (۱۴) وَفَضَّلَهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءًا، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: «مَنْ وَضَعَ هَذَا؟» فَأُخْبِرَ. فَقَالَ: «اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء گئے تو میں نے آپ کے وضو کے لئے پانی رکھا، جب آپ باہر تشریف لائے تو آپ نے دریافت کیا کہ پانی کس نے رکھا ہے؟ آپ کو بتایا گیا۔ آپ نے دُعا فرمائی کہ اے اللہ! پانی رکھنے والے کو دین کی سمجھ عطا کر (بخاری، مسلم) وضاحت: اس حدیث کو بخاری اور مسلم کی طرف منسوب کرنا درست نہیں ہے اس لئے کہ ان الفاظ کے ساتھ مکمل حدیث بخاری اور مسلم میں نہیں ہے بلکہ مسند احمد میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہے (مسند احمد جلد ۳۲، مشکوٰۃ جلد ۳ ص ۷۰)

۶۱۴۹- (۱۵) وَفَضَّلَهُ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ، فَيَقُولُ: «اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أَحِبُّهُمَا».

وفی رَوَايَةٍ: قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخْذِهِ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخْذِهِ الْآخَرَى، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحُمُهُمَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۳۹: أسامة بن زيد رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ اے اسے حسن کو پکڑتے اور فرماتے کہ اے اللہ! ان دونوں سے محبت کر اس لئے کہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔ اور ایک روایت میں ہے اسامہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پکڑ لیتے اور اپنی ران پر بٹھاتے جبکہ حسن بن علی کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے۔ پھر ان دونوں کو ملاتے ہوئے یہ دُعا کرتے، اے اللہ! ان پر رحم کر بلاشبہ میں ان پر خاص شفقت کرتا ہوں (بخاری)

۶۱۵۰- (۱۶) وَفَضَّلَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ بَغْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَمُونَ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَمُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَأَيُّمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيفًا

لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ - لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَيَّ، وَإِنْ هَذَا لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَيَّ بَعْدَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِي آخِرِهِ: «أَوْصِيَكُمْ بِهِ، فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ».

۶۱۵۰: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو بھیجا اور اُسامہ بن زیدؓ کو اس کا امیر بنایا، کچھ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس کی امارت پر طعن کرتے ہو تو اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی تم نے طعن کیا تھا۔ اللہ کی قسم! بے شک یہ شخص امارت کے لئے لائق ہے اور بلاشبہ زیدؓ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا تھا اور اس کے بعد اس کا یہ بیٹا (اُسامہ) مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے (بخاری، مسلم) اور مسلم میں اس حدیث کی مثل روایت ہے اور اس کے آخر میں (یہ اضافہ) ہے کہ میں تمہیں اس کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، بلاشبہ یہ شخص تمہارے نیک لوگوں میں سے ہے۔

۶۱۵۱- (۱۷) وَضَعَهُ، قَالَ: إِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ: ﴿أَدْعُوهُمْ لَا بِأَبَائِهِمْ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي»، فِي «بَابِ بُلُوغِ الصَّبِيِّ وَجِصَانَتِهِ».

۶۱۵۱: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں بلاشبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہؓ کو زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے یہاں تک کہ قرآن پاک میں ایک آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) کہ ”تم انہیں ان کے باپوں کی طرف نسبت کرتے ہوئے پکارو“ (بخاری، مسلم) اور براءؓ (بن عازب) سے مروی حدیث جس میں ہے کہ آپؐ نے علیؓ سے کہا کہ ”تو مجھ سے ہے“ کا ذکر ”چھوٹے بچے کی بلوغت اور اس کی تربیت“ کے باب میں ہو چکا ہے۔

الْفَضْلُ الثَّلَاثِي

۶۱۵۲- (۱۸) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: زَايَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللَّهِ، وَعِزَّتِي أَهْلَ بَيْتِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۱۵۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں عرفہ

کے دن قصواء اونٹنی پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا میں نے آپ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اے لوگو! بلاشبہ میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت ہیں (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں زید بن حسن قریشی راوی منکر الحدیث ہے (تفہیم الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۳۰)

۶۱۵۳- (۱۹) وَفَضْلُ بْنُ أَزْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي نَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي، أَخَذَهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخِرِ: كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْلُوءٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَبِعِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْخَوْصِ، فَاَنْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۵۳: زید بن ازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ جب تک تم اس سے وابستہ رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ان میں سے ایک دوسری سے زیادہ عظمت والی ہے۔ (پہلی) چیز اللہ کی کتاب ہے، وہ ایسی رسی ہے جو آسمان سے زمین کی طرف لٹکائی گئی ہے (دوسری چیز) میرے اہل بیت ہیں اور وہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ وہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے پس تم غور کرو کہ تم ان دونوں کے بارے میں میرے خلیفہ کیسے جنتے ہو (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند علی بن منذر کوئی شیعی راوی ہے (تفہیم الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۳۰)

۶۱۵۴- (۲۰) وَفَضْلُهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: «أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ، وَبِسَلْمٍ لِمَنْ سَالَمَهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۵۴: زید بن ازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کے بارے میں فرمایا کہ میں اُن لوگوں سے لڑائی کروں گا جو ان سے لڑائی کریں گے اور ان لوگوں کے ساتھ صلح رکھوں گا جو ان کے ساتھ صلح رکھیں گے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اُمّ سلمہ کا غلام صحیح غیر معروف راوی ہے (مشکوۃ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۵)

۶۱۵۵- (۲۱) وَفَضْلُ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عُمَيْرٍ عَلَى عَائِشَةَ، فَسَأَلْتُ: «أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟» قَالَتْ: فَاطِمَةُ. فَيَقِيلُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَامًا قَوَامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۵۵: مجیر بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ لوگوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا؟ عائشہ نے فرمایا، فاطمہ۔ پھر سوال کیا گیا کہ مردوں میں سے کون (زیادہ محبوب ہے؟) عائشہ نے فرمایا، فاطمہ کے شوہر علی

میری دانت کے مطابق اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ روزے رکھتے اور قیام کرتے تھے (ترمذی)

۶۱۵۶- (۲۲) وَهْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ. أَنَّ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: «مَا أَغْضَبَكَ؟» قَالَ: «يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ - إِذْ تَلَّاقُوا بَيْنَهُمْ تَلَّاقًا بَوَّحُوهُ مُبَشِّرَةً. وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذَلِكَ؟» فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهَهُ، ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبُ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُجِبْكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ» ثُمَّ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ آذَى عِمِّي فَقَدْ آذَانِي، فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صَنُؤَابِيهِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي «الْمَصَابِيحِ» عَنِ الْمُطَّلِبِ.

۶۱۵۶: عبد المطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، میں آپ کے پاس تھا۔ آپ نے دریافت کیا کہ تجھے کس چیز نے غصہ دلایا ہے؟ عباس نے کہا: اللہ کے رسول! ہمیں قریش سے کیا وجہ عداوت ہے یعنی (بنو ہاشم اور قریش) جب وہ آپس میں ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو خوش خوش چروں کے ساتھ ملتے ہیں اور جب ہمارے ساتھ ملاقات کرتے ہیں تو بغیر خوشی کے ملتے ہیں؟ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے یہاں تک کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی رضا کیلئے تم سے محبت نہ کرے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے لوگو! جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی، اس لیے کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہوتا ہے (ترمذی) اور مصابیح کے نسخوں میں عبد المطلب کی بجائے مطلب سے روایت ہے۔

وضاحت: مصابیح کے نسخوں میں لفظ ”عَنِ الْمُطَّلِبِ“ سوا ”لکھا گیا ہے جب کہ صحیح لفظ ”عَنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ“ ہے۔ اس راوی کا مکمل نام عبد المطلب بن ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم ہاشمی ہے، انہوں نے مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کی، پھر دمشق منتقل ہو گئے اور سن ۶۲ ہجری میں وہیں وفات پائی نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مرقات جلد ۵ صفحہ ۶۰۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۶)

۶۱۵۷- (۲۳) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۶)

۶۱۵۸- (۲۴) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: «إِذَا كَانَ عَدَاةُ الْإِثْنَيْنِ فَاتَيْنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتَّى ادْعُو لَهُمْ بِدَعْوَةِ يَنْعَمُكَ اللَّهُ بِهَا وَوَلَدُكَ، فَعَدَا وَعَدُونَا مَعَهُ، وَالْبَسْنَا كِسَاءَهُ

ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا، اللَّهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَزَادَ رِزِينَ: «وَأَجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ» وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ سے کہا کہ آپ اپنی اولاد کے ساتھ پیر کے روزِ صبح سویرے میرے پاس آنا، میں آپ کے لیے ایسی دعا کروں گا جس کے سبب اللہ آپ کو اور آپ کی اولاد کو فائدہ عطا کرے گا۔ (ابن عباسؓ کہتے ہیں) چنانچہ ہم (اپنے والد) عباسؓ کے ساتھ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ہمیں اپنی چادر اوڑھائی اور یہ دعا کی، اے اللہ! عباسؓ اور اس کی اولاد کو ظاہری اور باطنی مغفرت سے نواز جو ان کے سبھی گناہوں کو ختم کر دے۔ اے اللہ! اس کی اولاد کو حفاظت سے نواز (ترمذی) اور رزین میں اضافہ ہے کہ اس کی نسل میں خلافت باقی فرما۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبدالوہاب بن عطاء راوی حکم فیہ ہے اور رزین کے حوالہ سے اس حدیث کا آخری حصہ منکر ہے، اس کا کچھ اصل میں (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۳۲)

۶۱۵۹- (۲۵) وَصْنَهُ، أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ — مَرَّتَيْنِ، وَدَعَا لَهُ — رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۵۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جبرائیل علیہ السلام کو دو بار دیکھا نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دو بار دعا کی (ترمذی) وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے نیز سند میں یث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۳۲)

۶۱۶۰- (۲۶) وَصْنَهُ، أَنَّهُ قَالَ: دَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُؤْتِيَنِي اللَّهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دو بار دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے شریعت کا علم عطا فرمائے (ترمذی)

۶۱۶۱- (۲۷) وَهَنَ ابْنِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ جَعْفَرُ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ، وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْنِيهِ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جعفر بن ابی طالبؓ مساکین سے محبت کرتے تھے، ان کے پاس

بیٹے تھے، جعفر ان سے باتیں کرتے اور وہ جعفر سے باتیں کرتے اور (اس لیے) آپ نے جعفر کو ابو الساکین کی کنیت عطا کی (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ابو اسحق مخزومی راوی ہے جس کا حافظ کنزور تھا (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۳۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۷)

۶۱۶۲- (۲۸) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَأَيْتُ جَعْفَرَ يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے جنت میں جعفر کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کے ساتھ اڑ رہا تھا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۶۱۶۳- (۲۹) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حسن اور حسین اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے (ترمذی)

وضاحت: جنت میں سبھی لوگ جوان سال ہوں گے، اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جو لوگ عالم شباب میں فوت ہوئے ہوں گے وہ ان کے سردار ہوں گے کیونکہ اس حدیث میں آتا ہے کہ ابو بکر اور عمر جنت کے اوجیز عمر لوگوں کے سردار ہوں گے۔ اس سے بھی یہ مراد ہے کہ جو لوگ اوجیز عمر میں فوت ہوئے ہوں گے ابو بکر اور عمر اُن کے سردار ہوں گے (واللہ اعلم)

۶۱۶۴- (۳۰) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رِيحَانِي مِنَ الدُّنْيَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ سَبَقَ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ.

۳۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حسن اور حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں (ترمذی) اور یہ حدیث پہلی فصل میں بھی گزر چکی ہے۔

۶۱۶۵- (۳۱) وَهْنُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: طَرَفْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُسْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ: مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُسْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَهُ، فَإِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى وَرِكَيْهِ. فَقَالَ: «هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي، أَلَلَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَاجِبُهُمَا وَأَحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۵: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات کسی کام کے سلسلہ میں نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، آپ نے کسی چیز کو لپیٹا ہوا تھا، مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز تھی۔ جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو میں نے دریافت کیا کہ آپ نے کیا لپیٹا ہوا تھا؟ آپ نے چادر کو کھولا تو آپ کی پشت پر حسن اور حسین تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میرے نواسے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت کر اور جو لوگ ان دونوں سے محبت کرتے ہیں تو ان سے بھی محبت کر (ترمذی)

۶۱۶۶- (۳۲) وَهَنْ سَلْمَى، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ - تَعْنِي فِي الْمَنَامِ - وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِخِيْتِهِ التَّرَابُ فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «سَيِّدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آيَفَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ».

۳۲۲: سلمی بیان کرتی ہیں کہ اُمّ سلمہ کے ہاں گئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے دریافت کیا کہ کس لئے رو رہی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے سر اور داڑھی پر خاک تھی۔ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ نے جواب دیا، میں ابھی حسین کے قتل کے موقع پر حاضر تھا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی ص ۵۰۸)

۶۱۶۷- (۳۳) وَهَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ» وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ: «أَدْعِي لِي ابْنِي» فَيَضُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيَّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو آپ کے اہل بیت میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا، حسن اور حسین ہیں۔ آپ فاطمہ سے کہا کرتے تھے کہ میرے بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ، آپ انہیں چومتے اور انہیں گلے لگاتے تھے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی ص ۵۰۸)

۶۱۶۸- (۳۴) وَهَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُنَا، إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قِمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتَرِانِ، فَتَرَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْبُسْبُرِ فَخَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «صَدَقَ اللَّهُ» إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فَنُتْنَةٌ. نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتَرِانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي

وَرَفَعْتُهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُّ.

۶۱۶۸: مجیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے۔ اہامک حسنہ اور حسینہ آگئے، ان دونوں نے سرخ رنگ کی قمیص پہن رکھی تھی، وہ دونوں چلتے تھے اور گر پڑتے تھے (انہیں دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے، آپ نے انہیں اٹھایا اور اپنے آگے بٹھالیا۔ پھر آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا کلام سچا ہے کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں، میں نے فلاں بچوں کو دیکھا کہ وہ چلتے ہوئے لڑکھڑاہے تھے تو مجھ سے مبرنہ ہو سکا یہاں تک کہ میں نے اپنا ارشاد مؤخر کر دیا اور انہیں اٹھالیا۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۶۱۶۹ - (۳۵) وَهْنٌ عَلَى بِنِ مَرْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حُسَيْنٌ مَيِّمٌ وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبُّ اللَّهِ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سَبِيٌّ مِنَ الْأَسْبَاطِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۶۹: ہعلی بن مرقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں، اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرتا ہے، حسین میری اولاد سے ہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (مکتوزہ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۷۳۸)

۶۱۷۰ - (۳۶) وَهْنٌ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: الْحَسَنُ أَشْبَهَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهَ النَّبِيَّ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۷۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسنؑ سینے سے لے کر سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہے اور حسنؑ سینے سے نیچے والے حصے سے مشابہت رکھتا ہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۵۰۸)

۶۱۷۱ - (۳۷) وَهْنٌ حُذِيفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِأُمِّ: دَعِينِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَصْلِي مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكَ، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ انْقَلَبَ فَنَفِغَتْ، فَسَمِعَ صَوْتِي، فَقَالَ: «مَنْ هَذَا؟ حُذِيفَةُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «مَا حَاجَتُكَ؟ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلِأَمِّكَ، إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۱۷۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنی والدہ سے عرض کیا کہ مجھے اجازت دیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤں اور آپ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کروں نیز آپ سے عرض کروں کہ آپ میرے اور خیرے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ چنانچہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی، اس کے بعد آپ نوافل ادا کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے عشاء کی نماز کی امامت کرائی پھر آپ (اپنے گھر کی طرف) واپس لوٹے۔ میں آپ کے پیچھے ہو لیا۔ آپ نے میری آہٹ سنی اور دریافت کیا کہ کون ہے، حذیفہ ہے ہمیں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے دریافت کیا کہ تجھے کیا کام تھا؟ اللہ تجھے اور تیری ماں کو معاف کرے، بلاشبہ آج رات سے پہلے یہ فرشتہ کبھی زمین پر نہیں آیا تھا، اس نے اپنے پروردگار سے اجازت طلب کی کہ وہ مجھے سلام کے اور مجھے بشارت دے کہ قاطعاً اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہوگی، جب کہ حسن اور حسین اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے (تہذیبی) امام تہذیبی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۶۱۷۲ - (۳۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَامِلًا الْحَسَنَ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ، فَقَالَ زُجِّلْ! نِعْمَ الْمَرْكُوبُ وَكَيْتَ يَا غَلَامُ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَنِعْمَ الرَّكَّابُ هُوَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ ایک شخص نے (حسین کو مخاطب ہوتے ہوئے) کہا: اے لڑکے! تو بہترین سواری پر سوار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور سوار بھی تو اچھا ہے (تہذیبی) وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف تہذیبی صفحہ ۵۹۹)

۶۱۷۳ - (۳۹) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ فَرَضَ لِأُسَامَةَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ -، وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيهِ: لِمَ فَضَّلْتَ أُسَامَةَ عَلَيَّ؟ فَوَاللَّهِ مَا سَبَقَنِي إِلَى مَشْهَدٍ. قَالَ: لِأَن زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَيْتِكَ، وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْكَ، فَاتَّزَرْتُ جِبَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى جَبِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۷۳: عمر رضی اللہ عنہ نے اسامہ بن زید کے لیے ساڑھے تین ہزار (درہم) وقفہ مقرر کیا جبکہ عبداللہ بن عمر کا وقفہ تین ہزار مقرر کیا۔ چنانچہ عبداللہ بن عمر نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ آپ نے اسامہ کو مجھ پر کس وجہ سے فوقیت دی ہے؟ اللہ کی قسم! مجھ سے کسی معرکے میں برتری حاصل نہیں ہے۔ عمر نے جواب دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ زید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک خیرے والد سے زیادہ محبوب تھا اور آپ کو اسامہ تجھ سے زیادہ محبوب تھا۔ اس لیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر

برتری عطا کی ہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۳۳)

۶۱۷۴ - (۴۰) وَهْنُ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَسِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ابْعَثْ مَعِيَ أَخِي زَيْدًا. قَالَ: «هُوَ ذَا، فَإِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعُهُ، قَالَ زَيْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا. قَالَ: فَرَأَيْتُ رَأَى أَخِي أَفْضَلَ مِنِّي رَأَيْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۷۴: جبکہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ میرے ساتھ میرے بھائی زید (بن حارثہ) کو بھیجیں۔ آپ نے فرمایا، زید یہ ہے اگر وہ میرے ساتھ جانا چاہتا ہے تو میں اسے نہیں روکوں گا۔ زید نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں آپ پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ جبکہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے بھائی کی رائے کو اپنی رائے سے بھریا (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں محمد بن عمرو روای ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۳۵)

۶۱۷۵ - (۴۱) وَهْنُ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَيْطَلْتُ وَهَيْبَتُ النَّاسَ الْمَدِينَةَ، فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أُصِيبَتْ - فَلَمْ يَتَكَلَّمْ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى وَتَرَفَعَهُمَا، فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُوَنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۶۱۷۵: أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مرض الموت میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمزور ہو گئے تو میں اور بھی صحابہ کرام (اس لشکر سے جس کا آپ نے مجھے امیر بنایا تھا) واپس آ گئے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ خاموش تھے، آپ نے کوئی بات نہ کی البتہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ میرے جسم پر رکھے اور انھیں اٹھایا تو میں بھانپ گیا کہ آپ میرے لئے دعا فرما رہے ہیں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۶۱۷۶ - (۴۲) وَهْنُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْحَى مُخَاطَ أَسَامَةَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: دَعْنِي حَتَّى أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَفْعَلُ. قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَحِبِّيهِ فَإِنِّي أُحِبُّهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے أسامہ کی ناک سے ہنسنے والے پانی کو صاف کرنے کا ارادہ کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، آپ مجھے اجازت دیں کہ یہ کام میں سرانجام دیتی

ہوں، آپؐ نے فرمایا، عائشہ! اس سے محبت کر، اس لیے کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں طبر بن یحییٰ راوی منکر الحدیث ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۳۵)

۶۱۷۷- (۴۳) وَهَنَ أَسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا، إِذْ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ
يَسْتَأْذِنَانِ، فَقَالَ لِأَسَامَةَ: اِسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلِيُّ
وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ. فَقَالَ: «أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: «لِكِنِّي أَدْرِي، إِذْذُنُ
لَهُمَا» فَدَخَلَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «فَاطِمَةُ
بِنْتُ مُحَمَّدٍ» قَالَ: مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ: «أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ: أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ» فَقَالَ الْعَبَّاسُ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ! جَعَلْتَ عَمَكَ آخِرَهُمْ؟ قَالَ: «إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَذَكَرَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صَنُوءُ أَبِيهِ فِي «كِتَابِ الزَّكَاةِ».

۶۱۷۷: اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے قریب بیٹھا ہوا
تھا (اسامہ رضی اللہ عنہ ان دونوں بچے تھے) اس دوران علیؑ اور عباسؑ آئے، وہ اندر جانے کے لیے اجازت طلب
کر رہے تھے۔ انہوں نے اسامہؓ سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے لیے اندر آنے کی
اجازت طلب کرو۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! علیؑ اور عباسؑ اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے
ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، تجھے معلوم ہے کہ وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا، البتہ مجھے
علم ہے، تم انہیں اندر آنے کی اجازت دو۔ چنانچہ وہ دونوں اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے
رسول! ہم آپؐ کی خدمت حاضر میں ہوئے ہیں، ہم آپؐ سے استفسار کرتے ہیں کہ آپؐ کے اہل بیت میں سے
کون آپؐ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا، فاطمہؑ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انہوں نے عرض کیا، ہم نے
آپؐ کی بیویوں اور اولاد کے بارے میں استفسار نہیں کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، مجھے میرے اہل سے زیادہ محبوب وہ
مفص ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا اور جس پر میں نے احسان کیا، وہ اسامہؓ بن زید ہے۔ انہوں نے دریافت
کیا، پھر کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا، پھر علی بن ابی طالبؑ ہے۔ عباسؑ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپؐ نے
اپنے چچا کو آخر میں کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا، بے شک علیؑ مجھ سے پہلے ہجرت کرنے کے سبب تجھ پر سبقت لے گیا
ہے (ترمذی) اور وہ حدیث جس میں ہے کہ کسی مفص کا چچا اس کے والد کے برابر ہوتا ہے، کتاب الزکوۃ میں ذکر
کی گئی ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۸۳)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۶۱۷۸- (۴۴) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ، فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ: يَا بَنِي شَيْبَةَ يَا نَبِيَّ ﷺ لَيْسَ شَيْبَةً بِعَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۶۱۷۸: عُقْبَةُ بْنُ حَارِثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر نے (اپنے دورِ خلافت میں) عصر کی نماز پڑھی۔ بعد ازاں وہ باہر نکلے وہ چل رہے تھے ان کے ساتھ علیؑ تھے۔ ابوبکر نے دیکھا کہ حسن بن علی بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ ابوبکر نے حسن کو اپنے کندھے پر اٹھالیا اور کہا کہ میرا باپ تم پر قربان ہو تمہاری مشابہت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے علیؑ کے ساتھ مشابہت نہیں ہے۔ اس بات پر علیؑ (فرحت و مسرت کے ساتھ) ہنس دیئے تھے (بخاری)

۶۱۷۹- (۴۵) وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زَيْدٍ فَجِئْتُ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ، فَجَعَلَ فِي طُسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُثُ - وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا - ، قَالَ أَنَسُ: فَقُلْتُ: وَاللَّهِ إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ مَخْضُوعًا بِالْوُسْمَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زَيْدٍ فَجِئْتُ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ، فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَصِيبٍ فِي أَنْفِهِ وَيَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا حَسَنًا. فَقُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۶۱۷۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زیاد کے پاس حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا اسے ایک تھالی میں رکھا گیا تھا۔ ابن زیاد نے چھڑی کے کنارے کو حسین کی ناک پر لگاتے ہوئے ان کے حُسن کے بارے میں تعریفی کلمات کہے۔ (انسؓ کہتے ہیں یہ دیکھ کر) میں نے کہا اللہ کی قسم! یہ شخص تمام صحابہ کرام میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہ تھا اور اس کے بال خضاب (مندی اور کسم) کے ساتھ رنگے ہوئے تھے (بخاری) اور ترمذی کی روایت میں ہے، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابن زیاد کے پاس تھا کہ حسین کا سر قلم کر کے اس کے ہاں لایا گیا۔ ابن زیاد ان کی ناک پر چھڑی سے ضرب لگا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ اس جیسا حُسن میں نے نہیں دیکھا۔ (انسؓ کہتے ہیں یہ دیکھ کر) میں نے کہا، خبردار! بلاشبہ یہ شخص تمام صحابہ کرام میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہ تھا۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: عبید اللہ بن زیاد نے حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے لئے لشکر روانہ کیا تھا، یہ شخص یزید بن معاویہ

کی جانب سے کوفہ میں گورنر مقرر تھا (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۳۹۱)

۶۱۸۰ - (۴۶) وَهَنَ أُمُّ الْفَضْلِ بَنْتُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي رَأَيْتُ حُلُمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ: «وَمَا هُوَ؟» قَالَتْ: إِنَّهُ شَدِيدٌ قَالَ: «وَمَا هُوَ؟» قَالَتْ: رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي جِجْرِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَأَيْتُ خَيْرًا، تِلْكَ قَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَلَامًا يَكُونُ فِي جِجْرِكَ». فَوَلَدَتْ قَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ، فَكَانَ فِي جِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَدَخَلَتْ يَوْمًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَوَضَعَتْهُ فِي جِجْرِهِ، ثُمَّ كَانَتْ يَمْنَى الْيَتَامَى، فَإِذَا عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَهْرِيْقَانِ الدَّمُوعَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! بِأَيِّ أُنْتِ وَأُمِّي، مَا لَكَ؟ قَالَ: «أَتَانِي جِبْرِئِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُ ابْنِي هَذَا، فَقُلْتُ: هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَتَانِي بِزُجَّةٍ مِنْ تَرْبَتِهِ حَمْرَاءَ».

۶۱۸۰: اُمُّ الْفَضْلِ بَنْتُ حَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! میں نے آج رات ایک ڈراؤنا خواب دیکھا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا 'کیا خواب ہے؟ اس نے عرض کیا 'بلاشبہ اس کا سنا بھی مشکل ہے۔ آپ نے فرمایا 'وہ کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے جسم مبارک کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'تیرا خواب درست ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو قاطمہ ایک لڑکے کو جنم دے گی، وہ تیری سرپرستی میں ہو گا۔ چنانچہ قاطمہ نے حسینؑ کو جنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق وہ میری گود میں تھا۔ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی 'میں نے اسے آپ کی گود میں رکھا پھر میری توجہ آپ کی جانب ہوئی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے اچانک آنسو بہ رہے ہیں۔ اُمُّ الْفَضْلِ کہتی ہیں میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر قریبان جائیں کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے مجھے بتایا کہ میری اُمت میرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی۔ میں نے دریافت کیا 'اس کو! آپ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس اس سرزمین کی مٹی لائے جو سرخ رنگ کی تھی۔

(بیہقی دلائل النبوة)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے 'شداو راوی کی اُمُّ الْفَضْلِ سے ملاقات ثابت نہیں ہے (تفصیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۳۱)

۶۱۸۱ - (۴۷) وَهَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْمَا يَرَى النَّاسُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنَصِيفِ النَّهَارِ، أَشْعَتْ أَغْبَرًا، بِيَدِهِ قَارُورَةٌ فِيْهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: بِأَيِّ أُنْتِ وَأُمِّي،

مَا هَذَا؟ قَالَ: «هَذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ، وَلَمْ أَزَلْ أَلْقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ» فَأَحْصَى ذَلِكَ الْوَقْتَ فَاجِدُ قِتْلَ ذَلِكَ الْوَقْتِ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ» وَأَحْمَدُ الْإِسْخَرِيُّ.

۶۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک روز دوپہر کے وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ کے بال پر اگندہ تھے، جسم غبار آلود تھا۔ آپ کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی، جس میں خون تھا۔ میں نے تعجب سے عرض کیا، میرے ماں باپ آپ پر قریان ہوں؟ یہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا، یہ حسینؑ اور اس کے رفقاء کا خون ہے اور میں آج صبح سے اس کو اٹھا رہا ہوں۔ (ابن عباسؓ کہتے ہیں) میں نے اس تاریخ کو محفوظ رکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ حسینؑ اسی وقت قتل کیے گئے تھے (یعنی دلائل النبوۃ، ص ۱۸۱)

وضاحت: اس میں کوئی شک نہیں کہ حسین رضی اللہ عنہ کو نہایت بے دردی اور شقاوت قلبی سے قتل کرنا تاریخ اسلامی کا ایک خوفناک اور گمناؤناک باب ہے، جس نے مسلمانوں کے دلوں پر غم و اندوہ کے پہاڑ گرائے اور اسلامی معاشرہ کو داغدار کیا لیکن اس عظیم حادثہ کو وقائع اور شیعان علی نے اس انداز سے پیش ہے کیا کہ جس سے تاریخ اسلام میں ایسے خیالات اور نظریات نے جنم لیا جنہیں افسانہ ہی کہا جاسکتا ہے۔ ہمیں اس واقعہ کے بیان کرنے میں سخت احتیاط کرنی چاہیئے اور جو بات صحیح سند کے ساتھ مل جائے، اسے بیان کیا جائے نیز ان باتوں کا رد کیا جائے جن کے رد پر صحیح دلیل موجود ہو (حاشیہ علی المناقب الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۳۳۹، الفتح الربانی جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۷)

۶۱۸۲- (۴۸) وَهَنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَجِبُوا اللَّهَ لِمَا يَغْدُوكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ، فَاجِئُونِي لِحُبِّ اللَّهِ، وَاجِئُوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اس لئے کہ وہ تمہیں نعمتیں عطا کرتا ہے اور میرے ساتھ اللہ کی محبت کے پیش نظر محبت کرو اور میرے اہل بیت کے ساتھ میری وجہ سے محبت کرو (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین آلبنانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۴)

۶۱۸۳- (۴۹) وَهَنَ ابْنُ دَرَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ آخِذٌ بِتَابِ الْكَعْبَةِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَلَا إِنَّ مَثَلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَزَقَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۶۱۸۳: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب کہ انہوں نے کعبہ مکرمہ کے دروازے کو پکڑ رکھا تھا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، خبردار بلاشبہ تم میں میرے اہل بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے جو شخص اس پر سوار ہو گیا، وہ نجات پا گیا اور جو شخص سوار نہ ہو

سکا' وہ ہلاک ہو گیا (احمد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی کہتے ہیں کہ یہ حدیث مسند احمد میں نہیں ہے البتہ طبرانی اور بزار وغیرہ میں یہ حدیث ضعیف سند کے ساتھ موجود ہے۔ امام احمدؒ نے اس حدیث کو فضائل الصحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کی سند میں منقول بن صالح راوی غایت درجہ ضعیف ہے۔ امام ھبشیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں رواۃ کی ایک جماعت ایسی ہے جو مجہول ہے۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲۷، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۴۲، مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۲۸)

بَابُ مَنَاقِبِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے فضائل)

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۶۱۸۴ - (۱) وَهْنٌ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «خَيْرُ نِسَائِهَا - مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أَبُو كَرَيْبٍ: وَأَشَارَ وَكِيعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

پہلی فصل

۶۱۸۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: اپنے دور کی سب عورتوں میں سے بہتر عورت مریم بنت عمران علیہا السلام ہیں اور اپنے دور کی بہترین عورتوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ محترمہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے: ابو کریب نے بیان کیا کہ وکیع نے آسمان و زمین کی جانب اشارہ کیا (یعنی آسمان کے نیچے اور زمین کے سطح پر ان دو عورتوں سے بہتر کوئی عورت نہیں)۔

۶۱۸۵ - (۲) وَهْنٌ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى جِبْرِيلُ - النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلِ هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ» - ، فَإِذَا أَتَتْكَ فَأَقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَبَيْنِي، وَيُبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے بتایا: اے اللہ کے رسول! یہ خدیجہؓ مکہ مکرمہ سے (غیر حرامی طرف) آئی ہیں، ان کے پاس برتن ہے جس میں سالن یا کھانا ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے پروردگار اور میری جانب سے سلام کہنا اور انہیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دینا جس میں نہ شور و شغب ہو گا نہ آکھاٹ ہو گی (بخاری، مسلم)

۶۱۸۶ - (۳) وَهْنٌ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غُرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ

النَّبِيِّ ﷺ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرَبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةُ ثُمَّ يَفْطَعُهَا أَغْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ - ، فَرَبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةً إِلَّا خَدِيجَةَ، فَيَقُولُ: «إِنَّهَا كَانَتْ، وَكَانَتْ، وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۸۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی عورت پر اس قدر رکھ نہیں کیا جس قدر کہ خدیجہؓ پر کیا ہے حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں تھا البتہ آپؐ کثرت کے ساتھ اس کا تذکرہ فرماتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپؐ بکری ذبح کرنے کا حکم دیتے اس کے اعضا کے ٹکڑے کیے جاتے پھر آپؐ خدیجہؓ کی سیلیوں کی جانب اس کا ہدیہ بھیجے۔ میں آپؐ سے کہا کرتی تھی گویا کہ خدیجہؓ کے علاوہ دنیا میں کوئی عورت ہی نہیں ہے آپؐ فرماتے وہ ایسی تھی (یعنی اس کے اوصاف شمار کرتے) مزید برآں اس سے میری اولاد بھی ہے (بخاری، مسلم)

۶۱۸۷- (۴) وَهَنَ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَائِشُ! - هَذَا جَبْرَيْلُ - يُفَرِّئُكَ السَّلَامَ». قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ: وَهُوَ - يَرَى مَا لَا أَرَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۸۷: ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عائشہ! یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں تجھے سلام کہتے ہیں۔ عائشہؓ نے جواباً "علیہ السلام ورحمۃ اللہ" کہا۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپؐ جن چیزوں کو دیکھتے تھے مجھے وہ نظر نہیں آتی تھیں (بخاری، مسلم)

۶۱۸۸- (۵) وَهَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُرَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، يَجِيءُ بِكَ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ خَرِيرٍ - ، فَقَالَ لِي: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكَ الثَّوْبَ، فَإِذَا أَنْتَ هِيَ فَقُلْتُ: إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمِضُهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۸۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، تین رات تک تو مجھے خواب میں دکھائی دیتی رہی۔ فرشتہ میری تصویر کو ریشم کے ایک ٹکڑے میں (لپیٹے) لاتا رہا اور مجھے بتایا کہ یہ آپؐ کی بیوی ہے۔ میں نے جب تیرے چہرے سے نقاب اٹھا تو کہا، یہ تو وہی صورت ہے۔ میں نے فرشتے کے جواب میں کہا، اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے میرے پاس پہنچائے گا (بخاری، مسلم)

۶۱۸۹- (۶) وَهَنَهُ: قَالَتْ: إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْتِيهِمْ يَوْمَ عَائِشَةَ - ، يَسْتَعُونَ بِذَلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَقَالَتْ: إِنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُنَّ حَزْبَيْنِ: فَحَزْبُ

فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ، وَالْجِزْبُ الْآخِرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَكَلَّمَ جِزْبُ أُمُّ سَلَمَةَ -، فَقُلْنَ لَهَا: كَلِمِينَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلْيَهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ. فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: «لَا تُؤْذِنِي فِي عَائِشَةَ؛ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي تَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ». قَالَتْ: أَتَوْبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَذَالِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَأَرْسَلَنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَ: «يَا بَنِيَّةُ! أَلَا تُحِبُّنَّ مَا أَحَبُّ؟». قَالَتْ: بَلَى. قَالَ: «فَاجِبِي هَذِهِ». مُتَّقِنٌ عَلَيْهِ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ «فَضَّلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ» فِي بَابِ «بَدَأِ الْخُلُقِ» بِرِوَايَةِ أَبِي مُؤَسَّى.

۶۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام عائشہ کی باری کے دن تحائف بھیجنے کا خیال کرتے تھے اس طرح وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی کے طالب ہوتے تھے۔ نیز عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے دو گروہ تھے ایک گروہ میں عائشہؓ، حفصہؓ، صفیہؓ اور سودہؓ تھیں اور دوسرے گروہ میں اُمّ سلمہؓ اور آپؐ کی دیگر باقی بیویاں تھیں۔ چنانچہ اُمّ سلمہؓ کے گروہ نے اُمّ سلمہؓ سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کریں کہ آپؐ صحابہ کرام سے کہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہدیہ بھیجنے کا ارادہ کرے تو انہیں چاہیے کہ جہاں کہیں بھی آپؐ ہوں وہاں ہدیہ بھیجے۔ اُمّ سلمہؓ نے آپؐ سے گفتگو کی۔ آپؐ نے اس سے فرمایا: تم مجھے عائشہؓ کے بارے میں تکلیف نہ دو اس لیے کہ عائشہؓ کے علاوہ کسی اور عورت کے خلاف میں وحی نہیں آتی (یہ سن کر) اُمّ سلمہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپؐ کو تکلیف پہنچانے کے سبب اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد ان عورتوں نے فاطمہؓ کو بلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا۔ فاطمہؓ نے آپؐ سے گفتگو کی۔ آپؐ نے جواب دیا: اے میری بیٹی! کیا تجھے اس سے محبت نہیں ہے، جس سے مجھے محبت ہے؟ فاطمہؓ نے جواب دیا: ضرور ہے۔ آپؐ نے فرمایا: پس تم عائشہؓ سے محبت کرو (بخاری، مسلم)

اور انسؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "عائشہؓ کی نفیلت دیگر عورتوں پر اس طرح ہے۔۔۔۔۔" کا ذکر ابو موسیٰ (اشعری) سے مروی حدیث جو حقوق کے آغاز کے باب میں ہے، ہو چکا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۶۱۹۰ - (۷) هَذَا أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ إِعْمَرَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۴۹۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جہان والوں کی عورتوں میں سے تمہیں مریم بنت عمرانؑ خدیجہ بنت خویلدہؑ فاطمہ بنت محمدؑ اور فرعون کی بیوی آسیہ کانی ہیں (ترغی)

۶۱۹۱- (۸) وَهْنٌ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ جِبْرِئِيلَ - جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خَزْفَةٍ خَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «هَذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام سبز ریشم کے ٹکڑے میں عائشہؓ کی تصویر لائے اور بتایا کہ یہ دنیا اور آخرت میں آپؐ کی بیوی ہیں (ترغی)

۶۱۹۲- (۹) وَهْنٌ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةُ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُودِيٍّ - ، فَبَكَتْ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: «مَا يَبْكِيكَ؟» فَقَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ: «إِنِّي ابْنَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّكَ لَابْنَةُ نَبِيٍّ - ، وَإِنَّ عَمَلِكَ - لَنِيٍّ، وَإِنَّكَ لَتَمُوتَ نَبِيٍّ، فَيَمُوتُ تَفْخَرُ عَلَيْكَ؟» ثُمَّ قَالَ: «وَاتَّقِي اللَّهَ يَا حَفْصَةُ!». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۹۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صفیہؓ کو یہ خبر پہنچی کہ حفصہؓ نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ یہ سن کر وہ روئے گئیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لے گئے تو وہ رو رہی تھیں۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ مجھے حفصہؓ نے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اس میں کچھ شک نہیں کہ تو ایک پیغمبر کی بیٹی ہے اور تیرا بچا بھی پیغمبر تھا اور بلاشبہ تو بھی ایک پیغمبر کے نکاح میں ہے' وہ کس سبب سے تجھ پر فخر کر رہی ہے؟ بعد ازاں آپؐ نے حفصہؓ سے کہا 'اے حفصہ! اللہ تعالیٰ سے ڈر (ترغی، نسائی)

وضاحت: صفیہ رضی اللہ عنہا کا والد حمی بن اخطب ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھا اور ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے اس لحاظ سے ان کے جدِ اعلیٰ پیغمبر ہوئے (واللہ اعلم)

۶۱۹۳- (۱۰) وَهْنٌ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ - فَنَاجَاهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ، فَلَمَّا تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَأَلَهَا عَنْ بَكَائِهَا وَضَحِكِهَا. قَالَتْ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرِيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ، فَضَحِكْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۹۳: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کو

بلایا۔ آپؐ نے اس سے سرگوشی کی، وہ رونے لگی۔ بعد ازاں آپؐ نے اس سے پھر سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں (ائم سلمہ کہتی ہیں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میں نے فاطمہؑ سے اس کے رونے اور ہنسنے کے بارے میں دریافت کیا۔ اس نے بتایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا کہ آپؐ جلد فوت ہو جائیں گے تو میں رونے لگی پھر آپؐ نے مجھے بتایا کہ خیرم بنت عمران علیہا السلام کے سوا تمام جنت کی عورتوں کی سردار میں ہوں گی تو میں ہنسنے لگی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث میں مذکور واقعہ فتح مکہ کے موقعہ کا نہیں ہے بلکہ یہ مرض الموت کا واقعہ ہے جیسا کہ حدیث نمبر ۵۹۹۹ میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ فتح مکہ کا ذکر کرنا کسی راوی کا وہم ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۰)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۶۱۹۴ - (۱۱) وَهْنُ أَبِي مُوسَى، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَشْكَلُ عَلَيْنَا - أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثُ قُطٍّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تیسری فصل

۶۱۹۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر جب کسی حدیث کے بارے میں کوئی مشکل درپیش ہوتی تو ہم عائشہؑ سے دریافت کرتے، عائشہؑ کو اس حدیث کا علم ہوتا تھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۶۱۹۵ - (۱۲) وَهْنُ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۶۱۹۵: موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے فصاحت و بلاغت میں عائشہؑ سے زیادہ کسی شخص کو نہیں پایا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ (مختلف صحابہ کرامؓ کے فضائل)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۱۹۶- (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي بَيْتِي سَرَقَةً - مِنْ حَرِيرٍ، لَا أَهْوَى بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بَيْنَ يَدَيَّ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ، فَقَصَصْتُهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ - أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۹۶: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے (اور) میں جنت میں جس جگہ جانے کا ارادہ کرتا ہوں تو وہ مجھے وہاں پہنچاتا ہے۔ میں نے یہ خواب (اپنی بہن) حفصہ کو بتایا۔ حفصہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا، آپ نے فرمایا: بلاشبہ تمہارا بھائی نیک شخص ہے یا (فرمایا) بلاشبہ عبد اللہ نیک شخص ہے (بخاری، مسلم)

۶۱۹۷- (۲) وَهَنَ حُذَيْفَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا - وَصَمْنًا - وَهَذَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْ أَمَّ عَبْدٌ - مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ، لَا تَذَرِي مَا يَضَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اخلاق اور سیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھنے والے ابنِ اُمّ عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ جب وہ گھر میں اکیلے ہوتے ہیں تو وہ گھر میں کیا کرتے ہیں (بخاری)

۶۱۹۸- (۳) وَهَنَ ابْنُ مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ، فَمَكَّنَا جِئْنَا مَا نَرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ، لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۸: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے، ہم کافی عرصہ وہاں رہے۔ ہم یہی خیال کرتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے ایک فرد ہیں، اس لئے کہ ہم دیکھا کرتے تھے کہ عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ اکثر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے (بخاری، مسلم)

۶۱۹۹ - (۴). وَفَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اسْتَغْفِرُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمِ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ، وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن پاک (کی تعلیم) کو چار صحابہ کرام سے حاصل کرو۔ عبداللہ بن مسعود سے ابوسفیفہ کے غلام سالم سے، ابی بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے (بخاری، مسلم)

۶۲۰۰ - (۵). وَفَعَنْ عَلْقَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ، فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ. يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَاتَيْتُ قَوْمًا، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ، فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِيْ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: أَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ: إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَيَسِّرْ لِيْ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ: أَوْلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ صَاحِبِ الثَّغَلَيْنِ وَالْوَسَّاقَةِ وَالْمِطْهَرَةِ - ، وَفِيكُمْ الَّذِيْ أَبَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ؟ يَعْنِي: عَمَّارًا، أَوْلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟ يَعْنِي: حَذِيفَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۰۰: عتقر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (ملک) شام میں آیا، میں نے دمشق کی جامع مسجد میں دو رکعت نفل ادا کیے۔ بعد ازاں میں نے دُعا کی، اے اللہ! مجھے کسی عالم یا عمل کی رفاقت عطا کر۔ چنانچہ میں کچھ لوگوں کے پاس آکر بیٹھ گیا تو وہاں ایک بہت بڑے بزرگ میرے پہلو میں آکر بیٹھ گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہیں؟ لوگوں نے بتایا، ابوالدرداء ہیں۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی تھی کہ مجھے عالم یا عمل کی رفاقت عطا کر، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرا رفیق بنایا ہے۔ ابوالدرداء نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ (عتقر کہتے ہیں) میں نے جواب دیا کہ میرا تعلق اہل کوفہ سے ہے۔ ابوالدرداء نے پوچھا کہ تمہارے پاس ابنِ اُمّ عبد یعنی عبداللہ بن مسعود ہیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے، نکیہ اور وضو کا برتن اٹھانے والے ہیں اور کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر شیطان سے محفوظ کر لیا ہے؟ یعنی عمار بن یاسر۔ کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رازدار تھا، ایسے راز کہ جن کو ان کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا یعنی حذیفہ بن یمان (بخاری)

۶۲۰۱ - (۶) وَهَنَ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَأَرَيْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةً ابْنَى طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةَ أَتَائِي - فَإِذَا بِلَالٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت کا مشاہدہ کرایا گیا تو میں نے وہاں ابو طلحہ کی بیوی کو دیکھا اور میں نے اپنے آگے پاؤں کی آہٹ سنی تو (دیکھا کہ وہ) بلالؓ تھے (مسلم)

۶۲۰۲ - (۷) وَهَنَ سَعِيدٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ نَفَرٍ، فَقَالَ الْمَشْرُكُونَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: «أَطْرَدُ هَؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَيْنَا». قَالَ: وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هَذَيْلٍ. وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أَسْتَبِيهِنَا، فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ، فَحَدَّثَتْ نَفْسَهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۰: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چھ اشخاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اکابر مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ (اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ پر ایمان لائیں تو) آپ ان چھ صحابہ کو اپنی صحبت سے دور رکھا کریں، کہیں وہ ہم پر دلیر نہ ہو جائیں۔ سعدؓ نے بیان کیا کہ (ان چھ اشخاص میں) میں، عبداللہ بن مسعودؓ، ہذیل قبیلہ سے ایک شخص، بلالؓ اور دو (مزید) شخص تھے (کسی مصلحت کی بناء پر) میں ان کا نام نہیں لے رہا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ان کو دور رکھنے کا رجحان واقع ہوا، جس قدر کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ آپؐ نے اپنے دل میں یہ بات سوچی کہ جب وہ مشرک آیا کریں تو ان کی تالیف کے لیے یہ صحابہ دور ہو جایا کریں (چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے) کہ "آپ اپنی صحبت سے ان لوگوں کو دور نہ کریں، جو صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں (اور) اس کی رضا کے حلاشی ہیں" (مسلم)

۶۲۰۳ - (۸) وَهَنَ إِبْنُ مُوسَى، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «يَا أَبَا مُوسَى! لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ، مُتَقَنًّا عَلَيْهِ».

۳۴۱: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے ابی موسیٰ! بلاشبہ تجھے آل داؤد کی خوش آوازی سے اچھی آواز عطا کی گئی ہے (بخاری، مسلم)

۶۲۰۴ - (۹) وَهَنَ أَنَسٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَةُ: أَبِي بَنِي كَعْبٍ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو زَيْدٍ. قِيلَ لِأَنَسٍ: مَنْ أَبُو زَيْدٍ؟ قَالَ: أَحَدُ عُمُوْمَتِي. مُتَقَنًّا عَلَيْهِ.

۳۳۰۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد نبوت میں چار صحابہ کرامؓ نے تمام قرآن کو محفوظ کر کے جمع کیا تھا، ان میں آنی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ اور ابو زیدؓ ہیں۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ ابو زیدؓ کون شخص ہے؟ انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میرے چچاؤں میں سے ایک ہے (بخاری، مسلم)

۶۲۰۵ - (۱۰) وَفَنَّ خَبَابُ بْنُ الْأَرَبِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَبْتَيْنِ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ: مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ: قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مَا يَكْفِي فِيهِ إِلَّا نَمْرَةً، فَكُنَّا إِذَا غَطَيْنَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ». وَمِنَّا مَنْ آتَيْتْ لَهُ نَعْمَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۰۵: خُباب بن الملتہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اللہ کی رضا طلب کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی، بس ہمارا اجر اللہ کے ہاں ثابت ہے۔ ہم میں سے کچھ لوگ فوت ہو گئے، انہوں نے دنیا سے کچھ حاصل نہ کیا، ان میں مصعب بن عمیرؓ بھی تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے، ان کے کفن کے لئے صرف ایک چادر دستیاب ہوئی۔ جب اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں نکلے ہو جاتے اور جب ہم ان کے پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر نکلا ہو جاتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چادر کے ساتھ اس کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر گھاس رکھ دو۔ جبکہ ہم میں سے بعض ایسے لوگ تھے جن کا پھل پختہ ہوا اور وہ اس سے فائدہ حاصل کرتے رہے (بخاری، مسلم)

۶۲۰۶ - (۱۱) وَفَنَّ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِهْتَرِ الْعَرْشَ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ».

وَفِي رِوَايَةٍ: «إِهْتَرِ عَرْشَ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، سعد بن معاذؓ کی وفات پر عرش خوشی سے جمونے لگا اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، سعد بن معاذؓ کی موت پر رحمان کا عرش جمونے لگا (بخاری، مسلم)

۶۲۰۷ - (۱۲) وَفَنَّ لِلْبَرَاءِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُلَّةٌ خَرِيرٌ، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمْسُومُوهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْ لِينِهَا، فَقَالَ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ؟ لَتَمَازِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَاللَّيْنُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۳۰۷: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا لباس پہرہ دیا گیا۔ آپ کے صحابہ کرام اس کو ہاتھ لگاتے تھے اور اس کے باریک اور نرم ہونے پر تعجب کرتے تھے۔ آپ نے دریافت کیا کہ تم اس کی باریکی اور نرمی پر تعجب کرتے ہو؟ جبکہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بھی عمدہ اور نرم ہیں (بخاری، مسلم)۔

۶۲۰۸ - (۱۳) وَهْنُ أُمِّ سَلِيمٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَسُ خَادِمِكَ، أَذْعُ اللَّهُ لَهُ قَالَ: «اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ»، قَالَ أَنَسُ: فَوَاللَّهِ إِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ، وَإِنْ وَلَدِي وَوَلَدُ وَلَدِي لَيَتَعَادَوْنَ عَلَيَّ نَحْوَ الْمِائَةِ يَوْمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۳۰۸: اُمّ سلیم (انس کی والدہ) رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! انس آپ کا خادم ہے، آپ اس کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! اس کو مال اور اولاد کثرت کے ساتھ عطا کر اور جو کچھ اسے عطا کیا ہے، اس میں برکت عطا کر۔ انس نے بیان کیا، اللہ کی قسم! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد آج ایک سو سے تجاوز ہے (بخاری، مسلم)۔

۶۲۰۹ - (۱۴) وَهْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لِأَخِيذٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ «إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ» إِلَّا لَعَبِدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۳۰۹: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے علاوہ زمین پر کسی چلنے والے کے بارے میں فرمایا ہو کہ یہ شخص جنتی ہے (بخاری، مسلم)۔

۶۲۱۰ - (۱۵) وَهْنُ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْجُشُوعِ، فَقَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ تَحَوَّرَ فِيهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ، فَقُلْتُ: إِنَّكَ جِئْتَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. قَالَ: وَاللَّهِ مَا يَتَّبِعُنِي لِأَخِيذٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَغْلُمُ، فَسَأَحْدِثُكَ لِمَ ذَاكَ؟ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ - ذَكَرَ مِنْ سَعْيِهَا وَخَضَرَتِهَا - وَسَطُهَا عُمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ، أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ - فَيَقِيلُ لَهَا: إِزْقَهُ. فَقُلْتُ: لَا أَسْتَطِيعُ، فَاتَانِي مِنْصَفٌ - فَرَفَعَ يَتَابِي مِنْ خَلْفِي، فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهُ، فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَيَقِيلُ: اسْتَمْسِكْ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «يَلِكُ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ، وَذَلِكَ الْعُمُودُ عُمُودُ

الْإِسْلَامَ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ؛ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى، فَانْتِ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ، وَذَلِكَ الرَّجُلُ عِنْدَ اللَّهِ بِنُ سَلَامٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۱۰: قیس بن عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ منورہ کی مسجد میں تھا کہ ایک شخص مسجد میں آیا جس کے چہرے پر وقار کے اثرات تھے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ شخص جنتی ہے۔ اس نے انحصار کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی پھر وہ شخص مسجد سے نکلا، میں اس کے پیچھے گیا۔ میں نے اسے بتایا کہ جب تو مسجد میں داخل ہوا تو لوگوں نے کہا کہ یہ شخص جنتی ہے۔ اس نے کہا، اللہ کی قسم! کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ ایسی بات کہے جس کا اسے علم نہیں ہے لیکن میں تجھے بتاؤں گا کہ میں کیوں انکار کر رہا ہوں (اس نے کہا) میں نے عبد نبوت میں ایک خواب دیکھا جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا۔ میں نے (خواب میں) دیکھا تھا کہ میں ایک باغ میں ہوں، انہوں نے اس کی وسعت اور اس کے سبزہ زار کا تذکرہ کیا (اور کہا کہ) اس کے درمیان لوہے کا ایک ستون ہے، جس کا ٹچلا حصہ زمین میں اور اوپر کا حصہ آسمان میں ہے۔ ستون کے اوپر کے حصے میں ایک حلقہ ہے، مجھے کہا گیا کہ آپ اس پر چڑھیں۔ میں نے کہا، میں چڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتا ہوں۔ چنانچہ میرے پاس ایک خادم آیا، اس نے میرے پیچھے سے میرے کپڑوں کو اٹھایا تو میں اوپر چلا گیا یہاں تک کہ میں اس کی بلندی تک پہنچ گیا۔ میں نے حلقے کو پکڑا مجھے کہا گیا کہ آپ (حلقے کو) مضبوطی کے ساتھ پکڑیں۔ جب میں بیدار ہوا تو بلاشبہ وہ کنڈا میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے یہ خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔ آپ نے فرمایا، ”باغ سے مقصود اسلام ہے اور ستون سے مراد اسلام کا ستون ہے اور حلقے سے مقصود مضبوط کنڈا ہے (یعنی اسلام کے احکام و ارکان ہیں) تم وفات تک اسلام پر رہو گے“ اور وہ شخص عبد اللہ بن اسلام تھے (بخاری، مسلم)

۶۲۱۱- (۱۶) وَفَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ شَعْمَاسٍ خَطِيبَ الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾. إِلَى آخِرِ آيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِي بَيْتِهِ، وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: «مَا شَأْنُ ثَابِتٍ؟ أَيْشَتَكِي؟» فَأَتَاهُ سَعْدٌ، فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: فَقَالَ ثَابِتٌ: «نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ، وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَتَانِي أَهْلُ النَّارِ، فَذَكَرَ ذَلِكَ سَعْدُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۱۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس بن شعماس انصار کے خطیب تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”اے ایمان والو! تم اپنی آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو“ تو ثابت اپنے گھر میں رک گئے اور خود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روکے رکھا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

سعد بن معاذ سے دریافت کیا کہ ثابتؓ کا کیا حال ہے؟ کیا وہ بیمار ہے؟ چنانچہ ثابتؓ کے پاس سعدؓ آئے اور ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا ذکر کیا۔ ثابتؓ نے وضاحت کی کہ جب یہ (ذکورہ) آئیے ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میری آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں تم سب سے زیادہ بلند ہے۔ بس میں (سمجھتا ہوں) کہ میں دونوں والوں میں سے ہوں۔ اس کے بعد سعدؓ نے ثابتؓ کی اس بات کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نہیں) بلکہ وہ غصص تو جتنی ہے (مسلم)

۶۲۱۲- (۱۷) وَفَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾. قَالُوا: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَفِينَا سَلَمَانُ الْفَارِسِيُّ، قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلَمَانَ ثُمَّ قَالَ: «لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سورۃ جمعہ نازل ہوئی تو ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور ان میں کچھ لوگ اور ہیں جو ابھی تک ان میں شامل نہیں ہوئے“ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا ”اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ہم میں سلمان فارسیؓ بھی تھے۔ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمانؓ پر رکھا۔ پھر فرمایا ”اگر ایمان ثریا کے (ستارے) قریب بھی ہو گا تو لوگ ان سے اسے حاصل کر لیں گے (بخاری)

۶۲۱۳- (۱۸) وَفَنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هَذَا، يَغْنِي: أَبَا هُرَيْرَةَ وَآمَتَهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ، وَحَبِّبِ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے اللہ! اپنے اس پیارے بندے یعنی ابو ہریرہؓ اور اس کی والدہ کو ایمان والوں کے نزدیک محبوب بنا اور ایمانداروں کو ان کا محبوب بنا (مسلم)

۶۲۱۴- (۱۹) وَفَنَ عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَمَى عَلَى سَلَمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ، فَقَالُوا: مَا أَخَذَتْ سَيُوفُ اللَّهِ مِنْ عُنِّيْ عَدُوِّ اللَّهِ مَا أَخَذَهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: اتَّقُوا لَوْ هَذَا الشَّيْخُ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ؟ فَآتَى النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغَضَبْتَهُمْ، لَيْتَ كُنْتُ أَغَضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغَضَبْتُ رَبِّكَ، فَاتَاهُمْ، فَقَالَ: يَا إِخْوَانَاهُ! أَغَضَبْتُكُمْ. قَالُوا: لَا، يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَخِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۱۵: عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان بن حربؓ ایک جماعت کی ہمرای میں سلمانؓ صیبہؓ اور بلالؓ کے پاس سے گزرے۔ سلمانؓ اور ان کے رفقاء نے کہا ”اللہ تعالیٰ کی تلواروں نے اللہ تعالیٰ کے

دشمن کی گردن سے اپنا حق ادا نہیں کیا۔ ابوبکرؓ نے کہا: کیا یہ بات تم قریش کے شیخ اور ان کے سردار کے لئے کہہ رہے ہو؟ چنانچہ ابوبکرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپؐ کو ان کی بات سے مطلع کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اے ابوبکر! معلوم ہوتا ہے کہ تو نے انہیں ناراض کر دیا ہے، اگر تم نے انہیں ناراض کیا تو تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کیا۔ بعد ازاں ابوبکرؓ ان کے پاس آئے۔ ان سے کہا: میرے بھائی! میں نے تمہیں ناراض کیا ہے؟ انہوں نے نفی میں جواب دیتے ہوئے دعا کی: اے ہمارے بھائی! اللہ تعالیٰ تجھے معاف کرے (مسلم)

۶۲۱۵- (۲۰) وَهَنَ أَنَسٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۱۵: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرتے ہیں: آپؐ نے فرمایا: انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے (بخاری، مسلم)

۶۲۱۶- (۲۱) وَهَنَ الْبَرَاءُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۱۶: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا: انصار سے صرف ایماندار لوگ ہی محبت کرتے ہیں اور ان سے صرف منافق لوگ ہی دشمنی کرتے ہیں۔ جو شخص ان سے محبت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا اور جو شخص ان سے دشمنی کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے دشمنی کرے گا (بخاری، مسلم)

۶۲۱۷- (۲۲) وَهَنَ أَنَسٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ، فَطَلِقَ يُعْطِي رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ أَلِيَّةً مِنَ الْإِبِلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدْعُنَا وَسَيُؤْفِنَا تَقَطُّرُ مِنْ دِمَائِهِمْ! فَحَدَّثَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَقَالَتِهِمْ، — فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَعَلَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ آدَمَ — وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا حَدِيثُ بَلْعَنِي عَنْكُمْ؟». فَقَالَ فَقَهَاؤُهُمْ: أَمَا دَوَّوْا رَأْسَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَأَمَّا أَنَسٌ مِمَّا حَدِيثُهُ أَسْنَانِهِمْ قَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدْعُ الْأَنْصَارَ، وَسَيُؤْفِنَا تَقَطُّرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي أُعْطِي رَجُلًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُنْفَرٍ أَتَالَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ، وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِجَالِكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ رَضِينَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو (قبیلہ) ہوازن کا مال بطور قیمت کے عطا کیا تو آپؐ نے قریش کے لوگوں کو سو سوا دنت دینے شروع کیے، کچھ انصاریوں نے کہا، اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کرے، آپؐ قریش کو (بست کچھ) عطا کرتے ہیں لیکن ہمیں (زیادہ) نہیں دیتے حالانکہ ہماری ٹکواروں نے لڑائیوں میں ان کے خون گرائے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی گفتگو سے آگاہ کر دیا گیا۔ آپؐ نے انصار کی جانب پیغام ارسال کیا، انہیں ایک چمڑے کے خیمے میں جمع کیا اور وہاں ان کے علاوہ کسی کو جانے کی اجازت نہ دی۔ جب وہ جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے۔ آپؐ نے ان سے تعجب کے ساتھ دریافت کیا کہ مجھے تمہاری جانب سے کیسی باتیں پہنچ رہی ہیں؟ ان کے سمجھ دار لوگوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم میں سے سمجھ دار لوگوں نے ہرگز کوئی بات نہیں کی ہے البتہ نوجوانوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کرے، آپؐ قریش کو بست زیادہ عطیات دے رہے ہیں اور انصار کو محروم کر رہے ہیں حالانکہ ہماری ٹکواروں نے لڑائیوں میں ان کے خون بہائے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا، میں کچھ لوگوں کو عطیات سے اس لیے نوازتا ہوں کہ ان کا کفر کے ساتھ تعلق تازہ ہوتا ہے، میں ان کی تالیفِ قلبی کرتا ہوں اور انہیں عطیات دیتا ہوں۔ کیا تمہیں پسند نہیں کہ لوگ تو اپنے گھروں میں مال و دولت لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! بالکل درست ہے ہمیں یہ پسند ہے (بخاری، مسلم)

۶۲۱۸- (۲۳) وَقَدْ آتَىٰ هُرَيْرَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِغْبًا لَسَلَكَتُ وَادِي الْأَنْصَارِ وَشِغْبَهَا، الْأَنْصَارُ شِغَارٌ»، وَالنَّاسُ دِنَارٌ، «إِنْكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَهُ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر (میں نے دین اسلام کے سبب) ہجرت نہ کی ہوتی تو میں خود کو انصاری کہلاتا پسند کرتا، اگر لوگ کسی ایک وادی پر جائیں اور انصار دوسری وادی اور گھاٹی پر جائیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی والا راستہ اختیار کروں گا اور انصار ہماری پہچان ہیں اور دوسرے لوگ اوپر کا کپڑا ہیں۔ (اے انصار!) اگر تم میرے بعد تکلیف دیکھو تو تم صبر کرنا حتیٰ کہ تم مجھ سے حوض کوثر میں ملو گے (بخاری)۔

۶۲۱۹- (۲۴) وَقَدْ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: «مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ أَلْفَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ». فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَهُ رَافَةُ بَعْشِيرَتِهِ وَرَغَبَتْ فِي قَرْيَتِهِ. وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «قُلْتُمْ: أَمَّا الرَّجُلُ

فَقَدْ أَخَذْنَاهُ رَافِقَةً يَعْشِيرُهُ وَرَغَبَهُ فِي قُرْبَتِهِ؛ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَالْيَوْمِ، الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ. وَالنَّمَاتُ مَمَاتُكُمْ. قَالُوا: وَاللَّهِ مَا قُلْنَا إِلَّا صَنَّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ. قَالَ: «فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَصِدُّ قَائِنُكُمْ وَيَعْذِرُ آبَنُكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حج مکہ کے دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے اعلان فرمایا، جو شخص ابوسفیانؓ کے گھر میں داخل ہو جائے گا وہ امن والا ہے اور جو شخص لڑائی کے ہتھیار رکھ دے گا، اسے بھی امن ہے۔ انصار میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قبیلہ کی شفقت اور اپنی ہستی کی رغبت نے ایسا کہنے پر آمادہ کیا ہے۔ اس اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی (اور) جن بعض انصار نے باتیں کی تھیں، آپ نے ان سے دریافت کیا، کیا تم نے یہ بات کہی ہے کہ اس شخص کو اس کے قبیلہ کی شفقت اور اپنی ہستی کی محبت نے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے؟ ہرگز! نہیں! بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور تمہارے ساتھ تعلق کی وجہ سے ہجرت کی ہے۔ اور جب تک میں زندہ رہا تمہارے ساتھ زندہ رہوں گا اور جب میری موت آئے گی تو تمہارے ساتھ آئے گی۔ یعنی میں تم سے زندگی بھر جدا نہیں ہوں گا اور مجھے تمہارے ہی شہر میں مرنے ہے۔ انصار نے معذرت خواہانہ انداز میں عرض کیا کہ ہم نے تو صرف اللہ اور اس کے رسول کی رفاقت کے حصول کے لئے یہ کلمات کہے تھے۔ آپ نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہیں صحیح گروانتے ہیں اور تمہاری معذرت قبول کرتے ہیں (مسلم)

۶۲۲۰- (۲۵) وَهَنَ أَنَسٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَنِيتَانِ وَنِسَاءً مُقْبِلِينَ مِنْ عُرُسٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ» يَعْنِي: الْأَنْصَارَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند بچوں اور خواتین کو دیکھا، وہ کسی دعوتِ ولیمہ سے آرہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملاقات کے لئے کھڑے ہوئے اور دعا فرمائی، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ انصار کے لوگ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں (بخاری، مسلم)

۶۲۲۱- (۲۶) وَهَنَهُ، قَالَ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ بَنِي الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَتَكَبَّرُونَ فَقَالَا: مَا يُبْكِيكُمْ؟ فَقَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَّا، فَدَخَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةٌ بُرْدٍ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ. فَحَمِدَ اللَّهُ تَعَالَى وَاشْتَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: «أَوْصِيَكُمْ بِالْأَنْصَارِ، فَإِنَّهُمْ كَرِيشٌ وَعَيْتِي - ، وَقَدْ قَصَّوْا الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئَتِهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۲۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ اور عباسؓ انصاریوں کی مجلس کے پاس سے گزرے جب کہ مجلس میں شریک لوگ آپؐ کی مرض الموت کے دوران رو رہے تھے، ابوبکرؓ اور عباسؓ نے ان سے دریافت کیا کہ تم کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے بتایا، ہمیں یاد آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مجلس میں بیٹھا کرتے تھے، ہم ڈرتے ہیں کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو جائیں گے تو ہم آپؐ سے محروم ہو جائیں گے چنانچہ ان دونوں میں سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے آپؐ کو اس بات سے آگاہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، آپؐ نے اپنے سر مبارک پر چادر کا کنارہ باندھ رکھا تھا۔ آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے، اس کے بعد آپؐ منبر پر تشریف نہ لائے، آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا، میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، بلاشبہ انصار میرے راز دار اور خاص لوگ ہیں۔ انہوں نے اپنا حق پورا کر دکھایا لیکن ان کے حقوق باقی ہیں تم ان میں سے احسان کرنے والوں (کے عذر) کو قبول کرو اور بوجہ غفلت کے لغزش کرنے والوں کو معاف کرو (بخاری)

۶۲۲۲ - (۲۷) وَفَن ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ النَّاسَ يَكُونُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ، حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمَلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۲۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں باہر تشریف لائے جس میں آپؐ فوت ہوئے، آپؐ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی بعد ازاں فرمایا، حمد و ثناء کے بعد! خیال کرو، عام لوگ زیادہ تعداد میں ہو رہے ہیں جب کہ انصار کی تعداد کم ہو رہی ہے یہاں تک کہ وہ دیگر لوگوں کے مقابلہ میں کھانے میں نمک کے برابر ہیں۔ پس تم میں سے اگر کوئی شخص کسی عہدہ پر مقرر ہو جائے، جس میں وہ بعض لوگوں کو نقصان پہنچا سکتا ہو اور بعض دوسروں کو فائدہ دے سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ انصار کے نیک لوگوں (کے عذر) کو قبول کرے اور ان کے (نا دانست) غلط کاموں کو معاف کرے (بخاری)

۶۲۲۳ - (۲۸) وَفَن زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۲۲۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، اے اللہ! انصار کو، ان کے بیٹوں اور ان کے پوتوں کو معاف کر (مسلم)

۶۲۲۴ - (۲۹) وَفَن ابْنِ أُسَيْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ دُورٍ

الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دَوْرٍ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۳: ابو انسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انصار کے قبائل میں سے بہترین قبیلہ بنو نجار ہے، اس کے بعد بنو عبد الاشمل ہے، پھر بنو حارث ہے اور پھر بنو ساعدہ ہے جبکہ انصار کے تمام قبائل میں دیگر قبائل کے مقابلے میں زیادہ فضائل ہیں (بخاری، مسلم)

۶۲۲۵- (۳۰) وَفِي رِوَايَةٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرُ، وَالْمِقْدَادُ - وَفِي رِوَايَةٍ: وَأَبَا مَرْثِدٍ بَذَلَ الْمِقْدَادُ - فَقَالَ: «إِنْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخَ -، فَإِنْ بِهَا طَعِينَةٌ - مَعَهَا كِتَابٌ - فَخُذُوهُ مِنْهَا، فَإِنْطَلِقُوا يَتَعَادَى بَنَا خَيْلُنَا - حَتَّى آتَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ، فَإِذَا نَحْنُ بِالطَّعِينَةِ، فَقُلْنَا: أَخْرِجِنَا الْكِتَابَ، قَالَتْ: مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ. فَقُلْنَا: لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الْكِتَابَ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَاتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، يُخْبِرُهُمْ بِغَضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا حَاطِبُ! مَا هَذَا؟!» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأَةً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ مِنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَحْمُونَ بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَأَهْلِيَهُمْ بِمَكَّةَ، فَأَخْبَيْتُ إِذْ قَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ الشَّيْبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي، وَمَا فَعَلْتُ - كُفْرًا، وَلَا أَرِيدُ إِذَا عَنِ دِينِي، وَلَا رَضِيَ بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُ قَدْ صَدَّقَكُمْ» فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَضْرِبَ عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَذْرًا، وَمَا يَذْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَذْرِ فَقَالَ: اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجِبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ».

وَفِي رِوَايَةٍ: «فَقَدْ عَفَرْتُ لَكُمْ» فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے، زبیر اور مقداد (اور ایک روایت میں مقداد کی بجائے ابو مرثد کا ذکر ہے) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجے ہوئے فرمایا کہ تم روانہ ہو جاؤ یہاں تک کہ تم روضہ خاخ مقام میں پہنچو گے، وہاں اونٹ کے کبادے میں ایک عورت بیٹھی ہوگی، اس کے پاس ایک خط ہوگا، تم اس سے وہ خط لے لیا۔ چنانچہ ہم روانہ ہوئے، ہمارے گھوڑے ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے تھے حتیٰ کہ ہم روضہ خاخ تک پہنچ گئے، وہاں ہم اس عورت سے ملے۔ ہم نے اس سے کہا کہ وہ خط نکال کر ہمارے حوالے کر

دے۔ اس نے جواب دیا، میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے زور دے کر کہا کہ تجھے خط لکھنا ہو گا یا تجھے اپنے کپڑے اتارنے ہوں گے (تاکہ تلاشی لی جائے) چنانچہ اس عورت نے اپنی مینڈھیوں میں سے خط نکالا۔ ہم وہ خط لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس خط میں لکھا تھا کہ یہ تحریر حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے مکہ کے مشرک لوگوں کی جانب ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض معاملات کے بارے میں اطلاع دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب سے دریافت کیا، اے حاطب! یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ میرے خلاف جلدی کفر کا فیصلہ صادر نہ فرمائیں۔ میں قریش کا حلیف ہوں، ان میں سے نہیں ہوں اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں، ان کی (اہل مکہ کے ساتھ) قربت داری ہے جو مکہ مکرمہ میں ان کے مال اور اہل کی حفاظت کرتے ہیں۔ بس جب میرا ان کے ساتھ کسی تعلق نہیں تو میں نے مناسب سمجھا کہ ان کے ساتھ احسان کروں، جس کے عوض وہ میرے قربات و اردوں کی حفاظت کریں گے اور میں نے یہ کام نہ کافر ہو کر کیا ہے اور نہ ہی میں دین اسلام سے مرتد ہوا ہوں اور نہ ہی میں نے اسلام کے بعد کفر کو پسند کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حاطب نے تمہیں سچ سچ بتا دیا ہے۔ عمرؓ نے عرض کیا، آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ حاطب جنگِ بدر میں حاضر تھا اور (اے عمرؓ) تمہیں معلوم نہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو نظرِ رحمت سے دیکھا ہے اور ان کے حق میں فرمایا ہے کہ ”تم جو چاہو عمل کرو تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی ہے“ اور ایک روایت میں یہ ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) ”مجھے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ“ (بخاری، مسلم)

۶۲۲۶ - (۳۱) وَهَنَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ جِبْرِئِيلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَا تَعْلَمُونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ؟». قَالَ: «مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ» أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا. قَالَ: «وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۶: رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، جبرائیل علیہ السلام نے دریافت کیا کہ آپؐ بدر کی جنگ میں شریک لوگوں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، وہ تمام مسلمانوں سے افضل ہیں یا اس مفہوم کا کلمہ آپؐ نے فرمایا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اسی طرح وہ فرشتے بھی افضل ہیں جو جنگِ بدر میں حاضر تھے (بخاری)

۶۲۲۷ - (۳۲) وَهَنَ حَفْصَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحَدِيثِيَّةَ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾. قَالَ: «فَلَمْ تَسْمِعِيهِ يَقُولُ: ﴿ثُمَّ تَنْجِي الَّذِينَ اتَّقَوْا﴾».

وَفِي رِوَايَةٍ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ - أَحَدُ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۲۷: حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انشاء اللہ میں امید کرتا ہوں کہ جو شخص بھی جنگ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھا، وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا۔ میں نے سوال کیا، اے اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ ”تم میں سے ہر شخص دوزخ سے گزرنے والا ہے۔“ آپؐ نے فرمایا، کیا تو نے اللہ کا کلام نہیں سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیں گے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے“ اور ایک روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ انشاء اللہ دوزخ میں ان لوگوں میں سے ایک شخص بھی داخل نہیں ہو گا، جنہوں نے درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کی تھی (مسلم)

۶۲۲۸- (۳۳) وَمَنْ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَارْبَعِمِائَةٍ. قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۲۸: حابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو تھے۔ ہمارے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آج تمام زمین والوں میں سے تم بہتر ہو (بخاری، مسلم)

۶۲۲۹- (۳۴) وَمَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يَصْعَدُ الشَّيْبَةَ ثَبَّةَ الْمُرَارِ - فَإِنَّهُ يُحِطُّ عَنْهُ مَا حُطُّ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ». وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ، ثُمَّ تَنَامُ النَّاسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ، إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ». فَأَتَيْنَاهُ، فَقُلْنَا: تَعَالَى يَسْتَغْفِرُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَأَنْ أَحَدَ ضَالَّتَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ قَالَ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ: «إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ» فِي «بَابِ» بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ.

۶۲۲۹: حابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مزارِ نامی گھاٹی پر بلند ہو گا تو اس سے اسی طرح گناہ معاف ہو جائیں گے جس طرح بنو اسرائیل (کے لوگوں) سے گناہ معاف ہوتے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے جو لوگ اس پر گئے وہ بنو خزرج کے شاہ سوار تھے، پھر اور لوگ ان کی متابعت کرتے ہوئے اس پر چڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سرخ اونٹ کے مالک انسان کے علاوہ سبھی کو معاف کر دیا گیا ہے (اس سے مراد رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی تھا (صحابہ کرامؓ سے کہتے ہیں) ہم اس کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ آؤ تاکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر تمہارے لیے مغفرت کی

درخواست کریں۔ اس نے جواب دیا، مجھے میری کم شدہ اونٹنی مل جائے، مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارا پیغمبر میرے لیے مغفرت طلب کرے (مسلم) اور انسؓ سے مروی حدیث (جس میں ہے) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعبؓ سے کہا ”بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن پڑھ کر سناؤں“ کا ذکر فضائل القرآن کے بعد والے باب میں کیا گیا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۶۲۳۰۔ (۳۵) وَهْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِقْتَدُوا يَا لَذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَاهْتَدُوا بِهَذِي هَمَارٍ، وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۳۳۰: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، میرے بعد میرے صحابہ کرامؓ میں سے ابو بکرؓ اور عمرؓ دونوں کی اقتداء کرو اور ہمارے (بن یا سر) کی سیرت کے مطابق چلو اور عبد اللہ بن مسعودؓ کی وصیت کے ساتھ تم تک اختیار کرو اور مخدیفہؓ کی روایت میں ہے کہ خلافت وغیرہ کے بارے میں جو حدیث تمہیں ابن مسعودؓ بیان کریں، اسے صحیح سمجھو۔ یہ الفاظ ان الفاظ کی جگہ ہیں کہ تم عبد اللہ بن مسعودؓ کی وصیت کے ساتھ تم تک اختیار کرو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی پہلی روایت کی سند ضعیف ہے، اس میں یحییٰ بن سلیمان راوی ضعیف ہے، جب کہ دوسری روایت صحیح ہے (تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۲۵۸)

۶۲۳۱۔ (۳۶) وَهْنُ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ، لَأَمَرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۳۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں نے بلا مشورہ کسی شخص کو امیر نامزد کرنا ہوتا تو میں عبد اللہ بن مسعودؓ کو امیر نامزد کر دیتا (ترمذی، ابن ماجہ، ضعیف ترمذی) وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۳، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۳)

۶۲۳۲۔ (۳۷) وَهْنُ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُسِيرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَيَسِّرَ لِي آتَا هُرَيْرَةَ، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُسِيرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَوَقَّعْتَ لِي — فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، جِئْتُ التَّمِيمِ الْخَيْرِ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ — مُجَابُ الدَّعْوَةِ؟ وَابْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ طَهُورٍ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَعْلَيْهِ؟ وَحَدِيثُهُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ وَعَمَّارُ الَّذِي آجَارَهُ اللَّهُ مِنْ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ؟ وَسَلَمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ؟ يَعْنِي الْإِنْجِيلَ وَالْقُرْآنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۳: خُثَيْرُ بْنُ أَبِي حَبْرَةَ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں آیا، میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین عطا کر۔ چنانچہ مجھے ابو ہریرہؓ جیسے ساتھی میرے آگے میں ان کے پاس بیٹھا، میں نے انہیں بتایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین عطا کر۔ چنانچہ میرے لیے آپ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ابو ہریرہؓ نے دریافت کیا، آپ کہاں سے ہیں؟ میں نے بتایا کہ میں کوفہ سے ہوں۔ میں تحصیل علم کے لیے آیا ہوں۔ ابو ہریرہؓ نے پوچھا کہ کیا آپ میں سعد بن مالکؓ (ابی وقاص) ہیں جو مستجاب الدعوت ہیں؟ اور عبد اللہ بن مسعودؓ ہیں جو رسول اللہؐ کے وضو کا برتن اور آپؐ کے جوتے اٹھانے والے ہیں؟ اور حذیفہؓ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دان ہیں؟ اور عمارؓ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر شیطان سے محفوظ فرمایا؟ اور سلمان فارسیؓ ہیں جو انجیل اور قرآن پاک پر ایمان لانے والے ہیں (ترمذی)

۶۲۳۳ - (۳۸) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَنْعَمُ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، يَنْعَمُ الرَّجُلُ عُمَرُ، يَنْعَمُ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، يَنْعَمُ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُصَيْنٍ، يَنْعَمُ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، يَنْعَمُ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، يَنْعَمُ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْجَمُوحِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابو بکر اچھے آدمی ہیں، عمر اچھے آدمی ہیں، ابو عبیدہ بن جراح اچھے آدمی ہیں، اُسَید بن حُصَین اچھے آدمی ہیں، ثابت بن قیس بن شمس اچھے آدمی ہیں، معاذ بن جبل اچھے آدمی ہیں، اور معاذ بن عمرو بن جموح بھی اچھے آدمی ہیں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۶۲۳۴ - (۳۹) وَهْنُ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَقُّ إِلَيَّ ثَلَاثَةً، عَلِيٌّ، وَعَمَّارٌ، وَسَلَمَانٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک جنت تین اشخاص کی جانب شوق رکھتی ہے، وہ علیؓ، عمارؓ اور سلمانؓ ہیں (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵۹)

ضعیف ترمذی صفحہ ۵۱۰

۶۲۳۵ - (۴۰) وَهْنُ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «اذْثَرُوا لَهُ، مَرَحَبًا بِالطَّبِيبِ الْمُطِيبِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۳۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمارؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا، اسے اجازت دو (اور) خوش آمدید کہو۔ وہ نہایت پاکیزہ اور اچھے اخلاق والے آدمی ہیں (ترمذی)

۶۲۳۶ - (۴۱) وَهْنٌ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا خَيْرَ عَمَارَيْنِ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَرْضَهُمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عمارؓ کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو اس نے ان دونوں کاموں میں سے بہتر کام کا انتخاب کیا (ترمذی)

۶۲۳۷ - (۴۲) وَهْنٌ أَنَسِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ: مَا أَخَفَّ جَنَازَتَهُ! وَذَلِكَ لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ، قَبْلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سعد بن معاذؓ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین نے کہا، تعجب ہے کہ اس کا جنازہ کتنا ہلکا پھلکا ہے؟ اس لیے کہ اس نے بنو قریظہ کے بارے میں غلط فیصلہ کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپؐ نے فرمایا، چونکہ فرشتوں نے اس جنازے کو اٹھایا ہوا تھا اس لیے وہ ہلکا پھلکا تھا۔ (ترمذی)

۶۲۳۸ - (۴۳) وَهْنٌ عَبِيدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا أَظْلَمَ الْخَضِرَاءُ، وَلَا أَقْلَمَ الْغُبَرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۳۸: عبداللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ نہیں کیا اور نہ زمین نے ایسے شخص کو اٹھایا ہے جو ابو ذرؓ سے زیادہ سچ بولنے والا ہو (ترمذی)

۶۲۳۹ - (۴۴) وَهْنٌ أَبِي ذَرٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَظْلَمَ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَقْلَمَ الْغُبَرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شِبْهُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ» يَعْنِي فِي الزُّهْدِ [فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَتَعْرِفُ ذَلِكَ لَهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ فَأَعْرِفُوهُ لَهُ»]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۲۳۹: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ نہیں کیا اور نہ ہی زمین نے کسی ایسے شخص کو اٹھایا ہے جو ابو ذرؓ سے زیادہ سچی بات کرنے والا اور

وعدہ پورا کرنے والا ہو، ابو ذرؓ نہد میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے مشابہ تھے (ترمذی)
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی ص ۵۱۰)

۶۲۴۰ - (۴۵) وَهْنُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ. قَالَ:
الْتَبَسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةٍ: عِنْدَ عُونَيْمِ أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَعِنْدَ سَلْمَانَ، وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَعِنْدَ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّهُ عَاشِرُ
عَشْرَةِ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۰: مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، پر جب موت کا وقت آیا تو انہوں نے کہا کہ کتاب و سنت کا علم چار
 آدمیوں سے حاصل کرو۔ عونیم ابو الدرداء سے، سلمان فارسی سے، ابن مسعود سے، عبد اللہ بن سلام سے، جو
 یہودی تھے اور پھر مسلمان ہوئے (معاذ کہتے ہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے
 فرمایا کہ وہ دس جنتیوں میں سے دسواں ہے (ترمذی)

۶۲۴۱ - (۴۶) وَهْنُ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ
اسْتَخْلَفْتَ؟ قَالَ: «إِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوهُ عَذِيبَتُمْ، وَلَكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ
فَصَدَّقُوهُ، وَمَا أَفْرَأَكُمْ عَبْدَ اللَّهِ فَأَفْرَأُوهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۱: حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کاش آپ کسی
 شخص کو خلیفہ مقرر فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں نے تم پر (کسی کو) خلیفہ مقرر کر دیا اور تم نے اس کی
 نافرمانی کی تو تم عذاب میں مبتلا کیے جاؤ گے لیکن حذیفہ ہمیں جو بات بتائیں، اسے تم سچا سمجھو اور عبد اللہ بن
 مسعود جس طرح ہمیں پرہائیں تم اسی طرح پڑھو (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تفقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۶۱)

۶۲۴۲ - (۴۷) وَهْنُهُ، قَالَ: مَا أَخَذَ مِنَ النَّاسِ تُذْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلَّا أَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ، إِلَّا
مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُضْرِكُ الْفِتْنَةُ». رَوَاهُ [أَبُو
دَاوُدَ].

۳۳۲: حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس پر دنیوی مصائب
 آئیں اور مجھے ان کی وجہ سے خطرہ نہ ہو البتہ محمد بن مسلمہ کے بارے میں خطرہ نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ (محمد بن مسلمہ کے بارے میں) فرماتے تھے کہ تجھے کوئی فتنہ نقصان نہیں
 پہنچائے گا (ابوداؤد)

۶۲۴۳ - (۴۸) وَهَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي بَيْتِ الزَّيْبُرِ مِصْبَاحًا - فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! مَا أَرَى أَشْمَاءَ إِلَّا قَدْ نَفِسَتْ -، وَلَا تُسْمُوهُ حَتَّى أَسْمِيَهُ» فَسَمَاهُ عَبْدُ اللَّهِ وَحَنَكُهُ بِشَمْرَةٍ بِيَدِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کے گھر میں چراغ دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا: اے عائشہ! میرا خیال ہے کہ اسماء نفاس والی ہو گئی ہے، تم بچے کا نام نہ رکھنا بلکہ میں ہی اس کا نام رکھوں گا چنانچہ آپؐ نے اس بچے کا نام عبداللہ رکھا اور آپؐ نے اس کو اپنے ہاتھ کے ساتھ کعبور کی گھٹی دی (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عبداللہ بن مسعود راوی منکر الحدیث ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۸۸)

۶۲۴۴ - (۴۹) وَهَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: «اللَّهِمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، وَاهْدِ بِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۴۴: عبدالرحمن بن ابی عریزہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے معاویہؓ کے بارے میں دعا کی: اے اللہ! اس کو ہدایت دکھائے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور معاویہؓ کے ساتھ لوگوں کو بھی ہدایت عطا کر (ترمذی)

۶۲۴۵ - (۵۰) وَهَنْ عَفَّةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَسْلَمَ النَّاسُ، وَأَمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

۶۲۴۵: عقیبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اسلام لائے جبکہ عمرو بن عاصؓ ایمان لائے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ نیز اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند صحیح ہے جیسا کہ علامہ ناصر الدین البانیؒ نے وضاحت کی ہے۔ امام ترمذیؒ کا حکم صحیح نہیں ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۸۸، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۴۸۳)

۶۲۴۶ - (۵۱) وَهَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا جَابِرُ! مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟» قُلْتُ: أَسْتَشْهِدُ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدِينًا. قَالَ: «أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ؟» قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «مَا كَلِمَةُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَأَخْبَا أَبَاكَ فَكَلِمَتُهُ كِفَاحًا...» قَالَ: يَا عَبْدِي! تَمَنَّ عَلَى أُعْطِكَ قَالَ: يَا رَبِّ! تُحْيِيَنِي فَأَقْتُلْ

فِيكَ ثَابِتَةٌ. قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: إِنَّهُ قَدْ بَسَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ، فَتَرَلْتُ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِينَ قَبِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا...﴾. الْآيَةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے ساتھ ملاقات ہوئی۔ آپ نے جابر سے فرمایا: اے جابر! کیا بات ہے کہ میں تجھے غمگین دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ میرے والد شہید ہو گئے ہیں اور انہوں نے اہل و عیال اور قرض چھوڑا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تجھے خوشخبری نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح تیرے والد سے ملاقات کی ہے؟ میں نے عرض کیا: ضرور! اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی شخص سے بلا پردہ کلام نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو زندہ کر کے آسمانے مفلکوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! جو تو چاہتا ہے مجھ سے طلب کر، میں تجھے عطا کروں گا۔ جابر کے والد نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تو مجھے زندہ کر دے، میں دوبارہ تیری راہ میں شہید ہو جاؤں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: یہ بات میری جانب سے طے شدہ ہے کہ فوت شدہ انسانوں کو واپس نہیں کیا جائے گا چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو گئے ہیں انہیں آپ مرے ہوئے نہ سمجھیں“ (ترمذی)

۶۲۴۷ - (۵۲) وَحَنَهُ، قَالَ اسْتَعْفَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسًا وَعَشْرِينَ مَرَّةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۳۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس بار مغفرت کی دعا کی (ترمذی)

۶۲۴۸ - (۵۳) وَحَنَ أَنَسٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرُ ذِي طَمَرَيْنِ - لَا يُؤْتِيَهُ لَهُ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ، مِنْهُمْ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «ذَلَالِ النَّبُوَّةِ».

۳۳۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنے ہی لوگ ہیں جن کے سر کے بال نکھرے ہوئے ہیں، غبار آلودہ ہیں، وہ دو بوسیدہ چادریں زیب تن کیے ہوئے ہیں جن کی کچھ پرواہ نہیں کی جاتی، اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم اٹھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرماتا ہے، ان میں سے براء بن مالک بھی ہیں (ترمذی، بیہقی دلائل النبوة)

۶۲۴۹ - (۵۴) وَحَنَ أَبِي سَعِيدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِلَّا إِنْ عَيَّنِي النَّبِيُّ أَوْ ابْنُ أَيْمَنٍ أَوْ ابْنُ بَيْتِي، وَإِنْ كَرِهِي الْأَنْصَارُ، فَاعْفُوا عَنْ مُسِيئَتِهِمْ وَاقْبَلُوا مِنْ مَحْسِنِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۲۴۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیرا! بلاشبہ میرے خاص لوگ جن کی جانب میں رجوع کرتا ہوں وہ میرے اہل بیت ہیں اور بلاشبہ میرے رازدار انصار ہیں تم ان میں سے غلطی کرنے والوں کی غلطیوں کو معاف کرو اور ان میں نیکو کار لوگوں کو قریب کرو (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے کہا ہے کہ اہل بیت کے لفظ کے سبب یہ حدیث منکر ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۲)

۶۲۵۰- (۵۵) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يُغْفَرُ الْأَنْصَارُ أَحَدٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۵۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے ساتھ وہ شخص دشمنی نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۶۲۵۱- (۵۶) وَهْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقْرَىٰ قَوْمَكَ السَّلَامَ، فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعِفَّةً صَبْرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۵۱: انس رضی اللہ عنہ ابو طلحہ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کر کے فرمایا کہ اپنی قوم کو سلام کہنا۔ بلاشبہ جہاں تک مجھے علم ہے وہ لوگ پاکباز اور صابر ہیں (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے کہا ہے کہ اس حدیث کا پہلا جملہ منکر ہے البتہ دوسرا جملہ صحیح ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۲)

۶۲۵۲- (۵۷) وَهْنُ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ - جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْكُو حَاطِبًا إِلَيْهِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِيَدْخُلَنَّ حَاطِبُ النَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَذَبْتُ، لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَذْرًا وَالْحُدْيَيْنَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۵۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حاطب کا غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ حاطب کے بارے میں شکوہ کر رہا تھا۔ اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! حاطب یقیناً دوزخ میں داخل ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جھوٹ بول رہا ہے وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا اس لئے کہ وہ بدر اور حدیبیہ کی جنگ میں حاضر تھا (مسلم)

۶۲۵۳- (۵۸) وَهْنُ ابْنِ مُرَيْزَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَإِنْ تَوَلَّوْا يَنْتَبِذْكُمْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ﴾. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ، إِنْ تَوَلَّيْنَا أَسْتَبْدَلُوا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَنَا؟ فَضَرَبَ عَلِيٌّ فِخْذَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ

ثُمَّ قَالَ: «هَذَا وَقَوْمُهُ، وَلَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا - ، لَتَنَاولَهُ رِجَالٌ مِّنَ الْفُرْسِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۶۲۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اگر تم اعراض کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے علاوہ لوگ لائے گا“ وہ تمہارے جیسے نہیں ہوں گے“ انہوں نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ اگر ہم نے اعراض کیا تو تمہارے عوض انہیں لایا جائے گا، پھر وہ ہمارے جیسے نہیں ہوں گے؟ آپؐ نے سلمان فارسیؓ کی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا، وہ یہ شخص ہے اور اس کی قوم ہے۔ اگر دین اسلام شریا ستارے کے پاس ہو گا تو فارس کے لوگ وہاں سے بھی اسے اخذ کر لیں گے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (تصحیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۳۳۳)

۶۲۵۴ - (۵۹) وَفَضْلُهُ، قَالَ: ذُكِرَتْ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَأَنَابِهِمْ - أَوْ يَبْعُضُهُمْ - أَوْ ثِقُ مَنِيَّ بِكُمْ - أَوْ يَبْعُضُكُمْ» - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۶۲۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجھیوں کا ذکر ہوا تو آپؐ فرمایا، بلاشبہ میں ان کے ساتھ یا ان کے بعض کے ساتھ تمہارے یا تمہارے بعض کے مقابلے میں زیادہ با اعتماد ہوں (ترمذی، ضعیف ترمذی صفحہ ۵۴۳)

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۶۲۵۵ - (۶۰) هُنَّ عَلَيَّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةٌ نَحْبَاءٌ وَوُقَبَاءٌ، وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةٌ عَشَرَ قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: «أَنَا - وَابْنَتَايَ، وَجَعْفَرٌ، وَحَمْزَةُ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَبِلَالٌ، وَسَلْمَانُ، وَعِمَارٌ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَأَبُو ذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

تیسری فصل

۶۲۵۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ ہر پیغمبر کے ساتھ بہترین حفاظت کرنے والے رتقاء ہوتے ہیں، جبکہ مجھے چودہ بہترین رتقاء عطا کیے گئے ہیں۔ ہم نے دریافت کیا وہ کون ہیں؟ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں، میرے دونوں بیٹے، جعفرؓ، حمزہؓ، ابوبکرؓ، عمرؓ، مصعب بن عمیرؓ، بلالؓ، سلمانؓ، عمارؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ، ابو ذرؓ اور مقدادؓ ہیں (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں کثیر بن اسماعیل التواء راوی ضعیف ہیں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۴۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۹)

۶۲۵۶- (۶۱) وَهْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ، فَأَغْلَظْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ، فَأَنْطَلَقَ عَمَارٌ يَشْكُونِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَاءَ خَالِدٌ - وَهُوَ - بِشَكْوَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يَزِيدُهُ إِلَّا غِلَظَةً - وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ، فَبَكَى عَمَارٌ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تَرَاهُ؟ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ وَقَالَ: «مَنْ عَادَى عَمَارًا عَادَاهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَارًا أَبْغَضَهُ اللَّهُ». قَالَ خَالِدٌ: فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَضَى عَمَارًا، فَلَقِيْتُهُ بِمَا رَضَى فَرَضَى.

۳۵۶: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے اور عمار بن یاسر کے درمیان کسی بات پر اختلاف تھا، میں نے اس کے ساتھ سخت کلامی کی۔ عمار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میری شکایت لگانے چلے گئے۔ خالد (بھی آپ کے پاس) آگئے اور عمار ابھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خالد کی شکایت کر رہے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ خالد نے عمار کے بارے میں سخت الفاظ کہے اور ان کے غصے میں اضافہ کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے، آپ نے کوئی بات نہ کی۔ عمار نے نہایت ناراضگی کے عالم میں رونا شروع کر دیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ خالد کس قدر تند و تیز گفتگو کر رہا ہے؟ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: جو شخص عمار کے ساتھ دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی کرے گا اور جو شخص عمار کے ساتھ بغض رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو برا جانے گا۔ خالد نے کہا کہ میں نہایت خاموشی کے ساتھ وہاں سے باہر آگیا۔ اس کے بعد میرے نزدیک عمار کی رضامندی سے زیادہ کوئی اور چیز محبوب نہ تھی۔ پھر میں نے عمار کو نہایت تواضع کرتے ہوئے خوش کیا تو وہ خوش ہو گئے (مسند احمد)

۶۲۵۷- (۶۲) وَهْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «خَالِدٌ سَيِّفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيرَةِ». رَوَاهُمَا أَحْمَدُ.

۳۵۷: ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: خالد اللہ عزوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اور وہ قبیلے کا بہترین جوان ہے (مسند احمد)

۶۲۵۸- (۶۳) وَهْنُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: سَمِّهِمْ لَنَا. قَالَ: «عَلَى مِنْهُمْ» يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا «وَأَبُو ذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ، وَسَلْمَانُ، أَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۳۵۸: ترمذیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چار انسانوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے نیز مجھے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے۔ دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں ان کے نام بتائیں۔ آپ نے فرمایا: علیؑ ان میں سے ہیں۔ یہ بات آپ نے تین بار فرمائی نیز ابو ذرؓ مقدادؓ اور سلمانؓ بھی ان میں سے ہیں۔ مجھے ان کے ساتھ محبت کرنے کا حکم دیا گیا ہے نیز مجھے خبر دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت کرتا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث میں شریک بن عبد اللہ قاضی رادی کا حافظہ درست نہ تھا (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۳۶۵) ۶۲۵۹- (۶۴) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُولُ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا، وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا، يَعْنِي يَسْلَاً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۵۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ کہا کرتے تھے کہ ابو بکرؓ ہم سے افضل ہیں اور انہوں نے ہمارے افضل انسان یعنی بلالؓ کو آزاد کرایا (بخاری)

۶۲۶۰- (۶۵) وَهْنُ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، أَنَّ يَسْلَاً قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنْ كُنْتُ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي، وَإِنْ كُنْتُ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلَّهِ فَذَعْنِي وَعَمَلِ اللَّهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۶۰: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلالؓ نے ابو بکرؓ سے کہا کہ آپ نے مجھے اپنی ذات کے لئے خریدا ہے تو مجھے اپنے پاس روک لیں اور اگر آپ نے مجھے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خریدا ہے تو مجھے اس کام کے لئے چھوڑ دیں جس کو آپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پسند کیا ہے (بخاری)

۶۲۶۱- (۶۶) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي مَجْهُودٌ. فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ. وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يُضَيِّعُهُ؟ وَتَرَحَّمَهُ اللَّهُ» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ، فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَنْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا قُوتٌ صَيَّيْتَنِي قَالَ: فَعَلَيْهِمْ بَشِيءٌ وَتَوَمَّيْهِمْ، فَإِذَا دَخَلَ صَفِينًا فَأَرَبِهِ أَنَا تَأْكُلُ، فَإِذَا أَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ، فَقَرَّبَنِي إِلَى السَّرَاجِ كَيْ تَصْلِحِيهِ فَأَطْفِئِيهِ، فَفَعَلْتُ، فَفَعَدُوا، وَأَكَلَ الصَّيْفُ، وَبَانَا طَائِرَيْنِ - فَلَمَّا أَصْبَحَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقَدْ عَجَبَ اللَّهُ أَوْضَحَكَ اللَّهُ - مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ»

وَفِي رَوَايَةٍ مِثْلَهُ، وَلَمْ يُسَمَّ أَبَا طَلْحَةَ، وَفِي آخِرِهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَيُؤَيِّدُونَنَا عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۳۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ میں ضرورت مند ہوں۔ آپ نے اپنی کسی بیوی کی جانب پیغام بھیجا۔ انہوں نے جواب بھجوایا، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس تو صرف پانی ہے۔ پھر آپ نے دوسری بیوی کی جانب پیغام بھیجا۔ انہوں نے بھی اسی طرح کا پیغام بھجوایا بلکہ تمام بیویوں نے اسی طرح کا پیغام بھجوایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”اس شخص کی مہمان نوازی کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا“ چنانچہ ایک انصاری شخص کھڑا ہوا، اس کا نام ابو طلحہ تھا۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں کروں گا۔ چنانچہ وہ اسے اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ تیرے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ اس نے جواب دیا، میرے بچوں کی خوراک کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اس نے بیوی سے کہا کہ تو انہیں کسی چیز سے ہلا کر سلا دے، جب ہمارا مہمان آئے تو اسے باور کرانا کہ ہم کھانا کھا چکے ہیں (اور) جب وہ اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھائے تو تم چراغ کو درست کرنے کے بجائے اسے بجھا دینا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ وہ تین بیٹھے رہے اور مہمان نے کھانا کھا لیا۔ خاندان اور بیوی رات بھر بھوکے رہے۔ صبح کے وقت وہ مہمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فلاں انسان اور فلاں عورت سے متوجہ ہے یا خوش ہے۔ ایک دوسری روایت میں بھی اسی طرح کے الفاظ ہیں، اس روایت میں آپ نے ابو طلحہ کا نام نہیں لیا۔ اس روایت کے آخر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) کہ ”یہ لوگ اپنے آپ پر ایثار کرتے ہیں اگرچہ بھوک ستا رہی ہو“ (بخاری، مسلم)

۶۳۶۲- (۶۷) وَهَنَهُ، قَالَ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْزِلًا، فَجَعَلَ النَّاسُ يَمْرُؤُونَ، فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ هَذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟» فَأَقُولُ: «فُلَانٌ». فَيَقُولُ: «نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا» وَيَقُولُ: «مَنْ هَذَا؟» فَأَقُولُ: «فُلَانٌ». فَيَقُولُ: «بَشَنَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا» حَتَّى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ: «مَنْ هَذَا؟» فَقُلْتُ: «خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ». فَقَالَ: «نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ! سَيَفُتُ مِنْ سَيُوفِ اللَّهِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۳۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جگہ پر اترے، لوگ گزر رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ اے ابو ہریرہ! یہ شخص کون ہے؟ میں جواب دیتا کہ فلاں ہے۔ تو آپ فرماتے، یہ اللہ تعالیٰ کا بندہ اچھا نہیں ہے۔ یہاں تک کہ خالد بن ولید گزرے۔ آپ نے دریافت کیا یہ شخص کون ہے؟ میں نے جواب دیا، خالد بن ولید ہے۔ آپ نے فرمایا، اچھا انسان ہے اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے (ترمذی)

۶۲۶۲- (۶۸) وَهْنُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ!

لِكُلِّ نَبِيٍّ اتِّبَاعٌ وَإِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ اتِّبَاعَنَا مِثْلَ، فَدَعَا بِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۳۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انصار نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہر پیغمبر کے پیروکار ہوتے ہیں اور ہم نے آپ کی اتباع کی ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تابعداروں کو (بھی ہم جیسا بنائے) چنانچہ آپ نے صحابہ کرام کے تابعداروں کے حق میں دعا فرمائی (بخاری)

۶۲۶۴- (۶۹) وَهْنُ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا تَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْبَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ

شَهِيدًا أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ: وَقَالَ أَنَسٌ: قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ - ، وَيَوْمَ بَيْرُ مَعُونَةَ سَبْعُونَ - ، وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ سَبْعُونَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۶۳: قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلے کو نہیں جانتے کہ وہ قیامت کے دن انصار کے شہداء سے زیادہ والے ہوں۔ قتادہ کہتے ہیں کہ انسؓ نے بتایا کہ اُحد کے دن انصار کے ستر صحابہ کرام شہید ہوئے بئر معونہ کے دن ستر اور ابوبکرؓ کے عہدِ خلافت میں جنگِ یمامہ کے دن بھی ستر شہید ہوئے (بخاری)

۶۲۶۵- (۷۰) وَهْنُ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ.

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا فَضْلَ لَهُمْ عَلَى مَنْ بَعَدَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۶۵: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ابوبکرؓ کے عہدِ خلافت میں) بدری صحابہ کرام کا دغیفہ پانچ پانچ ہزار (دینار) تھا اور عمرؓ فرماتے تھے کہ میں انہیں ان کے بعد آنے والے دوسرے لوگوں پر فضیلت دیتا ہوں (بخاری)

تَسْمِيَّةٌ مِّنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ الْبُذْرِ فِي الْجَامِعِ لِلْبَخَارِيِّ (جنگِ بدر میں شریک صحابہ کرامؓ کے اسمائے گرامی)

النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ ﷺ —، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ — عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ، — عُمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلْفَةُ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى ابْنَتِهِ رُقَيْةً وَضَرَبَ لَهُ يَسْمِهِ . — عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ، — إِبْرَاهِيمُ بْنُ بُكَيْرٍ . — بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، — حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ، حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ خَلِيفَةُ الْقُرَيْشِ، أَبُو حَذِيفَةَ بْنُ عُثْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ. حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ، قُتَيْلُ يَوْمِ بَدْرٍ، وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَّاقَةَ، كَانَ فِي النَّظَارَةِ. خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ، خُنَيْسُ بْنُ حَذَافَةَ السَّهْمِيُّ، رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيِّ، رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ، الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ، أَبُو زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ، سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ، سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ، سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ، سَهْلُ بْنُ حَنْظَلٍ الْأَنْصَارِيُّ، ظَهْرُ بْنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيِّ. وَأَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهَذَلِيُّ، عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ، عُيَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ، عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ، عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ خَلِيفَةُ بَنِي عَامِرٍ بْنِ لُؤَيٍّ، عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ، عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنْزِيُّ، عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَوْفُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عُثْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ، قُدَامَةُ بْنُ مَطْعُونٍ، قَتَادَةُ بْنُ الثَّمَنِ الْأَنْصَارِيِّ، مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجُمُوحِ، مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ، مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ. مُسْلَحُ بْنُ أَثَّانَةَ بْنِ عَبَادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَاةٍ. مُرَّازَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ. مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ. مِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو الْكِنْدِيُّ خَلِيفَةُ بَنِي زُهْرَةَ. هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ .

ذیل میں ان صحابہ کرامؓ کے اسمائے گرامی ہیں جنہیں امام بخاریؒ نے اپنی کتاب ”صحیح بخاری“ میں اہل بدر کے نام سے موسوم کیا ہے۔

ہمارے آخری نبی محمد بن عبد اللہ ہاشمی (صلی اللہ علیہ وسلم) عبد اللہ بن عثمان ابو بکر صدیق قرشیؓ، عمر بن خطاب الحدادیؓ، عثمان بن عفان قرشیؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی بیٹی رقیہؓ کی تہار داری کے لئے پیچھے چھوڑا لیکن غنیمت میں ان کا حصہ مقرر کیا تھا، علی بن ابی طالب ہاشمیؓ، ایاس بن کبیہؓ، بلال بن رباحؓ۔ یہ ابو بکر صدیقؓ کے آزاد کردہ غلام تھے، حمزہ بن عبد المطلب ہاشمیؓ، حاطب بن ابی بلتعثؓ یہ قریش کے حلیف تھے، ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشیؓ، حارث بن ربیع انصاریؓ۔ یہ بدر کے دن شہید ہوئے اور یہی حارث بن سراقہ ہیں۔ یہ جاسوسی کرنے کے لئے بلند مقام پر کھڑے تھے، نجیب بن عدی انصاریؓ، خنیس بن حذافہ سہمیؓ، رفاعہ بن رافع انصاریؓ، رفاعہ بن عبد المنذر ابو لبابہ انصاریؓ، زبیر بن عوام قرشیؓ، زید بن سلہ ابو طلحہ انصاریؓ، ابو زید انصاریؓ، سعد بن مالک زہریؓ، سعد بن خولہ قرشیؓ، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشیؓ، سمیل بن حنیف انصاریؓ، ظہیر بن رافع انصاریؓ اور ان کے بھائی عبد اللہ بن مسعود ہذلیؓ، عبد الرحمن بن عوف زہریؓ، عبیدہ بن حارث قرشیؓ، عبادہ بن صامت انصاریؓ، عمرو بن عوفؓ۔ یہ بنو عامر بن لوی کے حلیف تھے، عقبہ بن عمرو انصاریؓ، عامر بن ربیعہ ہنزیؓ، عاصم بن ثابت انصاریؓ، عویم بن ساعدہ انصاریؓ، عتبہ بن مالک انصاریؓ، قتادہ بن نعمان انصاریؓ، معاذ بن عمرو بن جموحؓ، معوذ بن عفرہ اور اس کا بھائی، مالک بن ربیعہ ابو اسید انصاریؓ، قدامہ بن طععونؓ، مسلج بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد منافؓ، مرارہ بن ربیعہ انصاریؓ، معن بن عدی انصاریؓ، مقداد بن عمرو کنذیؓ۔ یہ بنو زہرہ کے حلیف تھے، حلال بن أمیہ انصاریؓ۔

وضاحت: اس حدیث پاک میں ان تمام صحابہ کرامؓ کے اسمائے گرامی شامل نہیں ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے بلکہ یہاں چند مشہور اور کبار صحابہ کے اسمائے مبارک درج ہیں۔ مزید معلومات کے لئے سیرت ابن ہشام کا مطالعہ کیجئے۔

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ أَوْسِ الْقُرْنِيِّ (يمن، شام اور اویس قرنی کے بارے میں)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۲۶۶- (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيَكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: أَوْسٌ، لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمِّ لَهْ، قَدْ كَانَ بِهِ بِيَاضٌ، فَدَعَا اللَّهَ فَأَذْهَبَهُ إِلَّا مَوْضِعَ الذَّنْبِ أَوْ الذَّرْهَمِ - ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ». وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أَوْسٌ، وَلَهُ وَالِدَةٌ، وَكَانَ بِهِ بِيَاضٌ، فَمَرَّوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہل فصل

۴۳۶۱: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'یمن سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا اسے اویس کہا جاتا ہو گا' وہ اپنی والدہ کے سوا کسی کو یمن میں چھوڑ کر نہیں آئے گا' اس کے جسم پر برص کے داغ ہوں گے' وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم سے ایک درہم یا ایک درہم کی جگہ کے سوا برص کے تمام داغ ختم کر دے گا۔ تم میں سے جو شخص اسے ملے تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے تمہارے لیے مغفرت کی دعا (کی درخواست) کرے۔

اور ایک روایت میں ہے عثر نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تابعین میں سے بہتر شخص وہ ہو گا جسے اویس کہا جاتا ہو گا' اس کی والدہ ہو گی اور اس کے جسم پر برص کے داغ ہوں گے۔ پس تم اس سے گزارش کرنا کہ وہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے (مسلم)

وضاحت: اویس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے لیکن ملاقات نہیں کی کیونکہ وہ اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکے تھے۔ تابعین میں علوم شریعہ کے لحاظ سے سعید بن مسیب اور زہد و ورع کے لحاظ سے اویس قرنی افضل ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام جو تابعین سے افضل ہیں وہ کسی تابعی سے دعا کرا سکتے ہیں۔ اس حدیث سے جہاں اویس قرنی کی فضیلت اور کرامت ظاہر ہوتی ہے وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ بھی ثابت ہے۔ (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۶۹)

۶۲۶۷ - (۲) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «أَتَاكُمْ أَهْلُ الْبَيْتِ، هُوَارِقُ أَفْنِدَةٍ، وَالْيَنْ قُلُوبًا، الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ، وَالْفَخْرُ وَالْخِيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ، وَالسُّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے پاس ملک یمن سے لوگ آئے ہیں انکے دل تمام آنے والوں سے نرم ہیں اور وہ خیر خواہی زیادہ قبول کرنے والے ہیں، ایمان یمن میں ہے اور اطاعت بھی یمنیوں کا شیوہ ہے، وہاں حکمت کے جیسے ہیں۔ فخر اور تکبر ان لوگوں میں ہو گا جو اونٹ اور گھوڑے رکھیں گے اور علم اور وقار ان لوگوں میں ہو گا جو بھیڑ بکریاں رکھیں گے (بخاری و مسلم)

۶۲۶۸ - (۳) وَهْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوُ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخِيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ، وَالْفَدَائِدُ - أَهْلُ الْوَبَرِ، وَالسُّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کفر کا سرچشمہ مشرق کی جانب ہے، فخر اور تکبر ان لوگوں میں ہو گا جو گھوڑے اور اونٹ رکھتے ہوں گے اور وہ زمیندار جو اونٹوں کے بالوں کے خیموں میں رہتے ہیں (ان میں بھی فخر و تکبر ہو گا) نرمی ان لوگوں میں ہو گی جو بکریاں رکھنے والے ہوں گے (بخاری، مسلم)

۶۲۶۹ - (۴) وَهْنُ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «هَهُنَا جَاءَتِ الْفِتْنُ - نَحْوُ الْمَشْرِقِ - وَالْجَفَاءُ، وَغَلَطُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَائِدِ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ - فِي رِبْعَةٍ وَمُضَرٍّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۹: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، فتنے مشرق کی طرف سے ظاہر ہوں گے، زبان کی تیزی اور دلوں کی قسارت ان لوگوں میں ہو گی جو جنگل میں رہنے والے خیمہ نشین ہوں گے جو ربیعہ اور مضر قبیلے میں اونٹوں اور بیلوں کی دمنوں کے پیچھے لگ رہے ہیں (بخاری، مسلم)

۶۲۷۰ - (۵) وَهْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «غَلَطُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ، وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسارت قلبی اور زبان کی تیزی مشرق کے لوگوں میں ہو گی نیز ایمان اہل حجاز میں ہو گا (صحیح مسلم)

وضاحت: حجاز میں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور اس کے اطراف کے علاقے شامل ہیں (واللہ اعلم)

۶۲۷۱ - (۶) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا

فِي شَامِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ نِعْمَتِنَاۙ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَفِيْ نَجْدِنَاۙ ؟ فَاُظَنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «هٰنَاكَ الرَّزَالِزِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۷۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! ہمارے شام میں ہمارے لیے برکت عطا کر، اے اللہ ہمارے یمن میں ہمارے لیے برکت عطا کر۔ صحابہ کرام نے کہا، اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ یہ بھی دعا کریں کہ (اللہ) ہمارے نجد میں برکت عطا کرے۔ (ابن عمر کہتے ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ آپ نے تیسری دفعہ میں فرمایا، مشرق میں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینک نمودار ہو گا (بخاری)

الفصل الثانی

۶۲۷۲ - (۷) وَهَنَ اَنَسٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ قَبْلَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ - ، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمِدْنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۳۷۲: انس رضی اللہ عنہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی جانب دیکھا۔ آپ نے دعا کی، اے اللہ! ان کے دلوں کو ہماری جانب متوجہ کر اور ہمارے لیے ہمارے صاع اور مدین میں برکت عطا کر (ترمذی)

۶۲۷۳ - (۸) وَهَنَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «طَوْبَىٰ لِلشَّامِ» قُلْنَا: لِأَيِّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «لِاَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةً اَجْنِحَتَهَا عَلَيَّهَا» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۷۳: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے شام کے لیے مبارک ہو۔ ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا، رخص کے فرشتے اپنے پروں کو حفاظت کے لیے ملک شام پر پھیلائے ہوئے ہیں (احمد ترمذی)

۶۲۷۴ - (۹) وَهَنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ تَحْوِ حَضْرَمَوْتَ، اَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ، تَحْشُرُ النَّاسَ» قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۷۴: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مستقبل قریب میں حضرموت کی جانب سے آگ ظاہر ہوگی۔ ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! جب صورت حال یہ ہو تو

ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا، تم شام میں ہی رہنا (تفدی)

۶۲۷۵- (۱۰) وَفَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ، فَخِيَارُ النَّاسِ إِلَى مُهَاجِرِ إِبْرَاهِيمَ». وَفِي رَوَايَةٍ: «فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَلَزَمَهُمْ مُهَاجِرِ إِبْرَاهِيمَ، وَيَتَمَنَّى فِي الْأَرْضِ شِرَارَ أَهْلِهَا، تَلْفِظُهُمْ أَرْضُهُمْ، تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللَّهِ، تَحْشَرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْفِرْدَوْسِ وَالْخَنْزِيرِ، نَبِيتُ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۶۲۷۵: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، معقریب ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت ہو گی یعنی شام کی جانب ہجرت ہو گی۔ پس بہترین لوگ وہ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی جانب ہجرت کریں گے اور ایک روایت میں ہے کہ تمام زمین والوں سے بہتر لوگ وہ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ کو اختیار کریں گے اور زمین میں زمین کے بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے، جنہیں ان کی زمین وہاں سے نکال دے گی۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات بھی برا سمجھے گی۔ آگ انہیں بندروں اور خزیروں کے ساتھ جمع کرے گی۔ آگ ان کے ساتھ وہاں رات گزارے گی جہاں وہ رات گزاریں گے اور ان کے ساتھ وہاں قیلولہ کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے (ابو داؤد)

۶۲۷۶- (۱۱) وَفَنَ ابْنُ حَوَالَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَبِصِيرُ الْأَمْرِ أَنْ تَكُونُوا جُنُودًا مَحْنَدَةً، جُنْدًا بِالشَّامِ، وَجُنْدًا بِالْيَمَنِ، وَجُنْدًا بِالْعِرَاقِ» فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ: خِزْلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ. فَقَالَ: «عَلَيْكَ بِالشَّامِ، فَإِنَّهَا خَيْرُ اللَّهِ مِنْ أَرْضِهِ، يُجْتَنَبُ إِلَيْهَا خَيْرُهُ مِنْ عِبَادِهِ، فَأَمَّا إِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِبَيْتِكُمْ، وَاسْقُوا مِنْ عُذْرِكُمْ -، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۶۲۷۶: ابن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، معقریب اسلام کا معاملہ یہاں تک ہو جائے گا کہ تمہارے اسلامی لشکر، اسلام کے پرچم کے لیے جمع ہوں گے۔ ایک لشکر شام میں، ایک لشکر یمن میں اور ایک عراق میں ہو گا۔ ابن حوالہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اگر میں اس حد کو پا لوں تو میرے لیے آپ لشکر کا انتخاب فرمائیں (کہ میں کس لشکر میں رہوں؟) آپ نے فرمایا، تم شام کے لشکر میں شریک ہونا، اس لیے کہ شام کا علاقہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں سے اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ علاقہ ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے جمع ہوں گے۔ اگر تم (شام میں رہنے سے) انکاری ہو تو تم ملک یمن میں رہنا اور تم اپنے آپ کو اور اپنے جانوروں کو اپنے حوض سے پانی پلانا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اس کے باشندوں کی حفاظت کی ضمانت دی ہے (احمد، ابو داؤد)

الفصل الثالث

۶۲۷۷- (۱۲) وَهَنَّ شَرِيحُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: ذُكِرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقِيلَ لِعَنْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: لَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ، وَهُمْ لَوَبْعُونَ رَجُلًا، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبَدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ رَجُلًا، يُسْقَى بِهِمُ الْعَيْثُ وَتُصَوَّرُ بِهِمُ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَيُصَرَّفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ».

تیسری فصل

۳۷۷: شریح بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علیؑ کے پاس شام کے باشندوں کا تذکرہ کیا گیا اور ان سے کہا گیا 'اے امیر المؤمنین! آپ ان پر لعنت بھیجیں۔ علیؑ نے کہا 'ان پر لعنت بھیجنا جائز نہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا 'ابدال شام میں ہوں گے اور ان کی تعداد چالیس ہے' جب ان میں سے ایک ابدال فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر دوسرے ابدال کو لے آتے ہیں۔ ان کی وجہ سے بارش ہوتی ہے اور ان کی وجہ سے کفار پر غلبہ ہوتا ہے اور ان کی وجہ سے ہی شام کے باشندوں پر سے عذاب پھیرا جاتا ہے (احمد)

وضاحت: ابدال کے متعلق جس قدر احادیث مروی ہیں ان میں سے کوئی ایک حدیث بھی صحیح نہیں ہے۔ تمام کی تمام معلول ہیں (۱) احادیث الضعیفہ صفحہ ۳۳۹-۳۴۱ تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷۳)

۶۲۷۸- (۱۳) وَهَنَّ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «سَتُفْتَحُ الشَّامُ، فَإِذَا خَبِرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيهَا، فَعَلَيْكُمْ بِمَدِينَةِ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ، فَإِنَّهَا مَقْبَلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاجِمِ وَفُسْطَاطُهَا، مِنْهَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا: الْغُوطَةُ». رَوَاهُمَا أَحْمَدُ.

۶۲۷۸: صحابہ کرام میں سے ایک صحابی بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'مغرب ملک شام فتح ہو گا' دمشق شہر لڑائیوں کے وقت مسلمانوں کی پناہ گاہ ہو گی اور یہ مرکزی شہر ہو گا۔ سر زمین شام میں ایک علاقہ کا نام غوطہ ہو گا (احمد)

وضاحت: اس حدیث میں ابوبکر بن مریم راوی ضعیف ہے۔ البتہ اس روایت کی تائید صحیح احادیث سے ہوتی ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷۳)

۶۲۷۹- (۱۴) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْخِلَافَةُ بِالْمَدِينَةِ، وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ».

۶۲۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'خلافت صحیحہ مدینہ

منورہ میں اور بادشاہت ملک شام میں ہوگی (یعنی دلائل النبوة)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلمان بن ابی سلمان مجہول ہے (تفہیم الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۷۴)

۶۲۸۰- (۱۵) وَهْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَأَيْتُ عُمُودًا مِنْ نُورٍ، خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِي سَاطِعًا حَتَّى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۳۸۰: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے روشنی کا ایک ستون دیکھا جو میرے سر کے نیچے سے ظاہر ہوا جو اُفق کے کناروں تک چمکتا رہا حتیٰ کہ وہ شام میں ٹھہر گیا (یعنی دلائل النبوة)

۶۲۸۱- (۱۶) وَهْنُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْعَوْطَةِ، إِلَى جَانِبِ مَدْيَنَةَ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۱: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک بڑی جگہ کے دن مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع عَوْطَةُ شَمْر میں ہوگا، یہ شمر کی ایک جانب ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے (اور یہ) شام کے بہترین شہروں میں سے ہے (ابو داؤد)

۶۲۸۲- (۱۷) وَهْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَتَانِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ، فَيُظْهِرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۲: عبدالرحمان بن سلیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عنقریب عجم کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ دمشق کے علاوہ تمام شہروں پر غالب آجائے گا (ابو داؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند مقطوع درجہ کی ہے (تفہیم الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۷۵)

بَابُ ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ (اُمّتِ مسلمہ کے ثواب کے بارے میں)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۲۸۳- (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلٍ مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ - مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ -، وَإِنَّمَا مِثْلُكُمْ وَمِثْلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَلًا فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ إِلَيَّ نِصْفَ النَّهَارِ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ، فَعَمِلْتُ الْيَهُودَ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ إِلَيَّ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ، فَعَمِلْتُ النَّصَارَى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ. ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ إِلَيَّ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيَرَاطَيْنِ قِيَرَاطَيْنِ؟ أَلَا فَانْتُمْ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، أَلَا لَكُمْ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا، وَأَقْلُ عَطَاءً! قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَإِنَّهُ فَضْلِي، أُعْطِيَ مَنْ شِئْتُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۳۸۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا: تمہاری مدتِ حیات ان لوگوں کی مدتِ حیات کے مقابلے میں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اس قدر ہے کہ جس قدر وقت عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک کا ہے (یعنی تمہاری عمر حیات کم ہے اور اجر و ثواب زیادہ ہے) بلاشبہ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے کچھ مزدوروں کو کام پر لگایا اس نے مزدوروں سے کہا کہ میرے لئے کون محض دوپہر تک مزدوری کرے گا۔ چنانچہ یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط مزدوری پر کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ کون محض دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط مزدوری پر کام کرے گا۔ چنانچہ نصاریٰ نے دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ کون محض عصر کی نماز سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک دو دو قیراط پر کام کرے گا۔ آگاہ رہو! تم ہی ہو جنہوں نے عصر کی نماز سے

لے کر سورج کے غروب ہونے تک کام کیا۔ آگاہ رہو تمہارا ثواب دو گنا ہے۔ یہود و نصاریٰ ناراض ہو گئے۔ انہوں نے کہا، ہمارا کام زیادہ ہے اور ہمیں مزدوری کم ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا میں نے تمہاری مزدوری سے کم دیا ہے؟ انہوں نے اعتراف کیا کہ بالکل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بلاشبہ یہ میرا انعام ہے، میں جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں (بخاری)

اس حدیث کا مضمون قرآن پاک کی اس آیت پر دلالت کرتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے رسول کی تصدیق کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا اجر عطا کرے گا۔ معلوم ہوا کہ اعمال کا ثواب محنت و مشقت کی کثرت پر موقوف نہیں، نہ یہ کسی استحقاق پر مبنی ہے، اس لیے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے اجرت کا استحقاق نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جس شخص کو جتنا چاہتا ہے عطا کرتا ہے نیز اس امت کا دین قیامت تک جاری رہے گا (فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۳۰، مرقات جلد ۱ صفحہ ۳۳۳)

۶۲۸۴- (۲) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ مِنْ أَشَدِّ أُمِّي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوْدُ أَحَدُهُمْ لَوَزَانِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ میری امت میں سے میرے ساتھ شدید قسم کی محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میری وفات کے بعد ہوں گے، وہ آرزو کریں گے کہ کاش! وہ اپنے اہل اور مال کو قربان کر دیں اور انہیں میری زیارت حاصل ہو جائے (مسلم)

۶۲۸۵- (۳) وَهَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ مِنْ أُمِّي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَصُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذِكْرَ حَدِيثِ أَنَسٍ «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ» فِي «كِتَابِ الْقِصَاصِ».

۳۸۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، میری امت میں سے ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے دین کو ہمیشہ قائم رکھے گی، جو شخص ان کی مدد کرنا چھوڑ دے گا یا ان کی مخالفت کرے گا تو وہ اس کو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ ان پر موت طاری ہوگی اور وہ اسی حالت پر ہوں گے (بخاری، مسلم)

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اس شان کے ہوتے ہیں“ کا ذکر کتاب القصاص میں ہو چکا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي

۶۲۸۶ - (۴) هُنَّ آتَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ أُمِّيِّ مَثَلُ الْمَطَرِ، لَا يُدْرِي أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دوسری فصل

۶۲۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری اُمت کی مثال بارش کی ہے کچھ معلوم نہیں کہ بارش کے پہلے قطرات زیادہ مفید ہیں یا آخری قطرات (ترغی) وضاحت: علامہ ترمذی فرماتے ہیں، اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اُمت محمدیہ کے شروع زمانے کے لوگ افضل نہیں ہیں۔ بلکہ وہی اُمت میں افضل ہیں، اس میں ہرگز تردد نہیں ہے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ ہر دور میں اُمت کے علماء شریعت مطہرہ کو پھیلاتے رہیں گے۔ اس لحاظ سے ان میں ہرگز تضاد نہیں ہو گا۔ صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں تعلیم و تربیت حاصل کی اور معجزات کا مشاہدہ کیا۔ ظاہر ہے کہ اس لحاظ سے ان کا مقام بہت اونچا ہے اور بعد میں آنے والے لوگ جو عاتبانہ ایمان لائے اور انہوں نے حقدین کے نقوش پر چل کر دین اسلام کی اشاعت کی اور اپنی قیمتی عمر کو احکام شریعت کی تلمیض و تجرید میں صرف کیا، ان کی مسائی بھی قابلِ قدر ہیں، جس طرح بارش کے قطرات میں امتیاز نہیں کیا جاسکتا کہ کون سے قطرات زیادہ منفعت بخش ہیں۔ اس حدیث میں دراصل متاخرین کو یک گونہ تسلی دی گئی ہے کہ وہ بھی اپنی قیمتی زندگی کو شریعت مطہرہ کی اشاعت میں صرف کریں بہر حال تمام اُمت بہتر ہے (مرقات جلد ۱ صفحہ ۴۲۱)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

۶۲۸۷ - (۵) هُنَّ جَعْفَرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَبَشِّرُوا وَأَبَشِّرُوا، إِنَّمَا مَثَلُ أُمِّيِّ مَثَلُ الْغَيْثِ، لَا يُدْرِي آخِرُهُ خَيْرٌ أَمْ أَوَّلُهُ؟ أَوْ كَحَدِيقَةٍ أَطْعَمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا، ثُمَّ أَطْعَمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا، لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُونَ أَعْرَضَهَا عَرَضًا وَأَعْمَقَهَا عُمُقًا، وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا، كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا، وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا، وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ فَيْحٌ أَعْوَجُ - ، لَيْسُوا بِيَّ وَلَا أَنَا مِنْهُمْ». رَوَاهُ رَزِينٌ.

تیسری فصل

۳۸۷: جعفر اپنے والد محمد باقر سے وہ اپنے دادا زین العابدین سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خوش ہو جاؤ، خوش ہو جاؤ۔ بلاشبہ میری اُمت کی مثال بارش کی ہے کچھ معلوم نہیں کہ بارش کے

آخری قطرات بہتر ہیں یا پہلے بہتر ہیں یا (میری اُمت کی مثال) باغ کی ہے کہ جس سے ایک فوج کو ایک سال تک کی خوراک دی گئی، پھر اس سے ایک فوج کو دوسرے سال تک خوراک دی گئی، شاید آخری فوج پستانائی کے لحاظ سے بھی زیادہ وسیع ہو اور گمراہی کے لحاظ سے بھی زیادہ گمراہ ہو اور خوبصورتی کے لحاظ سے بھی زیادہ خوبصورت ہو۔ وہ اُمت مکمل طور پر کیسے تباہ ہو سکتی ہے جس کے شروع میں ہوں، درمیان میں ممدی علیہ السلام ہیں اور اس کے آخر میں عیسیٰ علیہ السلام ہیں البتہ درمیان میں ایک جماعت راہِ اعتدال سے دور ہو گئی، وہ مجھ سے نہیں اور میں ان سے نہیں ہوں (رزین)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے، زین العابدین کا شمار تابعین میں ہوتا ہے (مرقات جلد ۱ صفحہ ۳۶۸)

۶۲۸۸ - (۶) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَى الْخَلْقَ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيْمَانًا؟» قَالُوا: أَسْمَلَانِكُمْ. قَالَ: «وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟». قَالُوا: فَالْيُسُورُ. قَالَ: «وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ؟» قَالُوا: فَتَنَحُّرُ. قَالَ: «وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟» قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَعْجَبَ الْخَلْقَ إِلَى إِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي يَجِدُونَ صُحُفًا فِيهَا كِتَابُ يُؤْمِنُونَ بِمَا فِيهَا».

۳۸۸: عمرو بن شعيب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے دریافت کیا کہ ایمان لانے کے لحاظ سے تمہیں کون سی مخلوق بہتر دکھائی دیتی ہے؟ بعض صحابہ کرام نے کہا، فرشتے۔ آپ نے فرمایا، انہیں کیا ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں، اس لئے کہ وہ اپنے پروردگار کے ہاں قریب ہیں۔ بعض صحابہ کرام نے عرض کیا، انبیاء علیہ السلام ہیں۔ آپ نے فرمایا، وہ کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔ بعض نے عرض کیا، پھر ہم ہیں۔ آپ نے فرمایا، تمہیں کیا ہے کہ تم ایمان نہ لاؤ جبکہ میں تمہارے درمیان ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک تمام مخلوق سے زیادہ بہتر لوگ میرے نزدیک وہ ہیں جو میرے بعد ہوں گے، وہ ایسے اوراق کو پائیں گے جن میں احکام الہی لکھے ہوں گے، وہ اس کتاب کے مضامین پر ایمان لائیں گے (بیہقی دلائل النبوة)

وضاحت: یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷۷)

۶۲۸۹ - (۷) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مَثَلُ آخِرِ أَوَّلِيهِمْ، يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَيُقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۳۸۹: عبدالرحمن بن علاء حضری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، اس اُمت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے کہ انہیں اُمت کے پہلے لوگوں

کی مانند اجر و ثواب حاصل ہو گا، وہ نیک کاموں کا حکم دیں گے اور برے کاموں سے روکیں گے اور باغیوں سے جہاد کریں گے (یعنی دلائل ائبرہہ)

وضاحت: اس سند کی حدیث میں متعدد راوی مجہول ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷۸)

۶۲۹۰ - (۸) وَهْنُ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «طُوبَى لِمَنْ رَأَى [وَأَمَنَ بِنِي] - ، وَطُوبَى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرِنِي وَأَمَنَ بِنِي». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۹۰ ابو اُمَامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کے لئے خوشی ہے جس نے میرا مشاہدہ کیا اور سات بار ایسے لوگوں کے لئے خوشی ہے جنہوں نے میرا دیدار نہیں کیا لیکن مجھ پر ایمان لائے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جمع بن ثوب راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷۸)

۶۲۹۱ - (۹) وَهْنُ أَبِي مُخَيْرِيزٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ: حَدَّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: نَعَمْ أَخَذْتُكُمْ حَدِيثًا جَيِّدًا، تَغْدِيَانَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخَذَ خَيْرٌ مِنَّا؟ أَسْلَمْنَا، وَجَاهِدْنَا مَعَكَ. قَالَ: «نَعَمْ، قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُونَ بِنِي وَلَمْ يَرَوْنِي». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ.

وَرَوَى زَيْدٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهِ: قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ خَيْرٌ مِنَّا إِلَى... آخِرِهِ.

۳۹۱: ابنِ مُخَيْرِيز بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو جُمُعہ نامی ایک صحابی سے کہا ہمیں ایسی حدیث بتائیں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے بتایا کہ میں تمہیں بہت عمدہ حدیث بیان کرتا ہوں۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں صبح کا کھانا تناول کیا، ہمارے ساتھ ابو عبیدہ بن جراح بھی شریک تھے۔ انہوں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کوئی شخص ہم سے بھی بہتر ہے؟ جبکہ ہم اسلام لائے اور ہم نے جہاد کیا۔ آپ نے فرمایا، ہاں! وہ لوگ بہتر ہوں گے جو تمہارے بعد آئیں گے، مجھ پر ایمان لائیں گے جبکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں ہو گا (احمد، درامی) اور زید نے ابو عبیدہ سے اس کے اس قول کہ اس نے دریافت کیا، ”اے اللہ کے رسول! کوئی شخص ہم سے بہتر ہے؟“ سے آخر حدیث تک بیان کیا ہے۔

۶۲۹۲ - (۱۰) وَهْنُ مَعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ. وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مُنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ» قَالَ ابْنُ الْمَدِينِيِّ: هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۲۹۳: معاویہ بن قرقہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب شام کے لوگ خراب ہو جائیں گے تو تمہارا وہاں رہنا بہتر نہیں ہے اور میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ غالب رہے گی، انہیں وہ لوگ کچھ ضرر نہ پہنچا سکیں گے جو ان کی مدد نہ کریں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی۔ ابن الدہنی بیان کرتے ہیں کہ ان سے مقصود اہل حدیث ہیں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: اہل حدیث کا دوسرا نام اہل السنۃ والجماعۃ ہے (مرقات جلد ۴ صفحہ ۷۷)

۶۲۹۳- (۱۱) وَهْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ نَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَا وَالْثَنِيَانِ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

۶۲۹۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی خطا اور بھول کو معاف کر دیا ہے نیز وہ غلط کام بھی معاف ہیں، جن پر انہیں مجبور کیا گیا ہو۔

(ابن ماجہ، بیہقی)

۶۲۹۴- (۱۲) وَهْنُ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: «أَنْتُمْ تُبْتَمُونُ سَبْعِينَ أُمَّةً، أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ [تَعَالَى]» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالْذَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۲۹۴: بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، ارشادِ ربانی ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”تم بہترین امت ہو جنہیں لوگوں کی بھلائی کے لیے مقرر کیا گیا ہے“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ستر امتوں کی تکمیل کر رہے ہو لیکن تم ان سب سے بہتر اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ باعزت ہو (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

RMPInternational.TK

The Real Muslims Portal

فهرست آیات

(جلد پنجم)

سورت کا نام	آیت نمبر	حدیث نمبر
سورة الاحزاب	۳۵	۵۷۵۲
سورة آل عمران	۶۸	۵۷۶۹
سورة الانبياء	۲۹	۵۷۷۳
سورة الفتح	۲-۱	"
سورة ابراهيم	۳	"
سورة سبا	۲۸	"
سورة الانعام	۳۳	۵۸۳۲
سورة العلق	۵-۱	۵۸۳۱
سورة المدثر	۵-۱	۵۸۳۳
سورة الشعراء	۲۴	۵۸۳۶
سورة المسد	۱	"
سورة المدثر	۱	۵۸۵۱
سورة العلق	۱	"
سورة المدثر	۵-۱	"
سورة النجم	۲	۵۸۶۵
سورة القمر	۳۵	۵۸۷۲
سورة الاعلى	۱	۵۹۵۶
سورة النصر	۱	۵۹۶۹
سورة البقرة	۱۴۳	۶۰۰۳
سورة البقرة	۴۵	۶۰۵۰

سورت کا نام	آیت نمبر	حدیث نمبر
سورة التحريم	۵	"
سورة الانفال	۶۸	۶۰۵۲
سورة الاحزاب	۵۳	"
سورة آل عمران	۶	۶۱۳۵
سورة الاحزاب	۳۳	۶۱۳۶
سورة الاحزاب	۵	۶۱۵۱
سورة التائبين	۱۵	۶۱۶۸
سورة الانعام	۵۲	۶۲۰۲
سورة الحجرات	۲	۶۳۱۱
سورة الممتحنة	۳	۶۳۱۲
سورة الممتحنة	۱	۶۳۲۵
سورة مريم	۷۱	۶۳۲۷
سورة مريم	۷۲	"
سورة آل عمران	۶۹	۶۳۳۶
سورة محمد	۳۸	۶۳۵۳
سورة المشعر	۹	۶۳۶۱
سورة آل عمران	۱۰	۶۳۹۳

☆ ☆ ☆

الفهارس العامة

- ١- فهرس الأعلام
- ٢- فهرس الأحاديث القولية
- ٣- فهرس الأحاديث الفعلية
- ٤- فهرس الأوامر
- ٥- فهرس النواهي
- ٦- فهرس الآثار
- ٧- فهرس الأحاديث القدسية

RMPInternational.TK

The Real Muslims Portal

فهرس الأعلام

أمية بن خالد بن عبد الله بن أسيد: ٥٢٤٧.
 أمية بن صفوان عن أبيه: ٢٩٥٥.
 أمية بن مخشي: ٤٢٠٣.
 أنس بن مالك رضي الله عنه: ٧، ٨، ١٣، ٢٥،
 ٥١، ٥٩، ٦٨، ٧٦، ١٠٢، ١٢٦، ١٤٥،
 ١٧٥، ١٨١، ٢٠٨، ٢١٨، ٢٢٠، ٢٢٤،
 ٢٥٩، ٢٦٠، ٢٦٩، ٢٧٤، ٢٨٧، ٢٩٨، ٣٤٢،
 ٣٤٣، ٣٦٩، ٣٧٤، ٤٥٥، ٤٩٢، ٥٥٥، ٥٦٧،
 ٥٨٩، ٥٩٣، ٥٩٩، ٦٠٣، ٦٢٠، ٦٤١،
 ٦٦٠، ٦٧١، ٧٠٨، ٧١٩، ٧٢٠، ٧٢٢،
 ٧٤٥، ٧٤٦، ٧٥٢، ٧٥٨، ٨١٤، ٨٢٤،
 ٨٦٨، ٨٧٠، ٨٨٣، ٨٨٨، ٩٢٢، ٩٤٥،
 ٩٥٤، ٩٧٠، ٩٧١، ٩٩٦، ٩٩٧،
 ١٠٨٦، ١٠٨٧، ١٠٩٣، ١٠٩٤،
 ١٠٩٨، ١١٠٠، ١١٠٨، ١١٠٩،
 ١١٢١، ١١٢٩، ١١٣٧، ١١٣٩،
 ١١٤٤، ١١٧٩، ١١٨٠، ١٢٠٨،
 ١٢٤١، ١٢٤٤، ١٢٨٩، ١٢٩١،
 ١٢٩٤، ١٣١٦، ١٣٣٣، ١٣٣٦،
 ١٣٤٥، ١٣٦٠، ١٣٦٩، ١٤٠١،
 ١٤٠٣، ١٤٣٣، ١٤٣٩، ١٤٥٣،
 ١٤٩٨، ١٤٩٩، ١٥٠١، ١٥٠٩،
 ١٥٤٥، ١٥٤٩، ١٥٥٢، ١٥٦٠،
 ١٥٦٥، ١٥٦٦، ١٥٧٤، ١٥٨٥،
 ١٥٨٧، ١٥٩٠، ١٦٠٠، ١٦١٢،
 ١٦٦٢، ١٦٧٩، ١٦٨٦، ١٧١٥.

إبراهيم الأشهلي عن أبيه: ١٦٧٦.
 إبراهيم بن عبد الرحمن المذري: ٢٤٨.
 إبراهيم بن ميسرة: ١٨٩.
 أبيض بن حمّال المازني: ٣٠٠٠.
 أبي بن كعب: ١٢٢، ٤١٩، ٤٤٨، ٧٧١،
 ٩٢٩، ١٠٦٦، ١١١٦، ١٢٧١، ١٢٧٤،
 ١٢٩٣، ١٤٩٢، ١٥١٨، ٢١٠٣،
 ٢١٢٢، ٢٢١٣، ٢٢١٥، ٢٢٥٨،
 ٤٧٨٤، ٤٩٠٢، ٥٣٥١، ٥٧١١،
 ٥٧٦٨.
 الأحوص بن حكيم عن أبيه: ٢٦٧.
 الأزرق بن قيس: ٩٧٢.
 أسامة بن زيد: ٦٩٠، ١٥٤٨، ١٧٢٣، ٢٣٨٠،
 ٢٦٠٤، ٢٦٠٦، ٢٨٢٤، ٣٠٢٤،
 ٣٠٤٣، ٣٠٨٥، ٣٤٥٠، ٣٩٥٣،
 ٤٦٣٩، ٥١٣٩، ٥٢٣٣، ٥٣٨٧،
 ٥٩٤٠، ٦١٦٥، ٦١٤٩، ٦١٧٥،
 ٦١٧٧.
 أسامة بن شريك: ٢٦٥٨، ٣٥٥٢، ٤٥٣٢،
 ٥٠٧٨.
 أسامة بن أخدري: ٤٧٧٥.
 أسلم: ٤٠٤١، ٤٨٦٩، ٦٠٥٤.
 أسمر بن مطرس: ٣٠٠٢.
 أسيد بن حضير: ٤٦٨٥.
 الأشعث بن قيس: ٣٧٧٥، ٣٧٧٦.
 الأعمش: ٢٦٥.
 الأغفر المزني: ٢٣٢٤، ٢٣٢٥.

PAC

.£18V	.£18.	.£1V.	.£179	.1V97	.1V3£	.1V28	.1V2Y
.£239	.£227	.£21V	.£20.	.190.	.1801	.1821	.1801
.£277	.£273	.£2£9	.£2£.	.19£7	.19£0	.1923	.1909
.£317	.£30£	.£287	.£2V7	.2010	.1991	.198Y	.197£
.£38V	.£387	.£37.	.£3Y7	.2097	.20V7	.202Y	.2017
.££2Y	.££08	.£389	.£388	.2108	.21£V	.2130	.210Y
.££7Y	.£££0	.££££	.££3£	.2221	.2197	.2191	.2109
.£027	.£0Y3	.£0Y2	.£££8	.22V1	.2203	.2201	.2231
.£08V	.£009	.£0£7	.£03£	.2337	.233Y	.2318	.2290
.£73£	.£71V	.£708	.£089	.2398	.2387	.2301	.23£1
.£78.	.£7V7	.£70Y	.£73V	.2£0£	.2££3	.2££0	.2£3V
.£V73	.£V0.	.£V3£	.£798	.2£8V	.2£88	.2£80	.2£08
.£83Y	.£818	.£80V	.£801	.20££	.2018	.200Y	.2£90
.£87V	.£809	.£80£	.£8£Y	.2770	.277£	.2700	.209Y
.£887	.£88£	.£88V	.£887	.2V££	.2V£Y	.2V18	.27££
.£897	.£889	.£888	.£88V	.2831	.2V77	.2V79	.2V£0
.£90V	.£90.	.£9£Y	.£918	.2877	.287Y	.28£0	.283Y
.£98.	.£9V1	.£973	.£971	.29£3	.29£0	.289£	.288Y
.0009	.£998	.£99V	.£997	.30£0	.30££	.3027	.301V
.0007	.0000	.00£0	.001V	.3120	.3097	.309£	.30V8
.0109	.01£9	.01Y1	.0091	.3211	.3210	.3209	.3139
.0190	.018£	.0183	.017V	.3220	.321£	.3213	.321Y
.0203	.02££	.0239	.0200	.3£31	.320£	.32£8	.323Y
.02V7	.02V0	.0279	.0271	.30£3	.30£1	.3039	.3£09
.0327	.0320	.0308	.0388	.37£1	.3737	.3710	.371£
.039Y	.037V	.0300	.03£9	.3V27	.3V23	.379Y	.3773
.0££V	.0£3V	.0£37	.0£3Y	.3809	.3803	.3V9Y	.3V3£
.0009	.0£V8	.0£V1	.0££8	.3870	.3821	.3810	.3810
.000£	.003V	.0017	.0010	.3890	.388£	.38V1	.3877
.00V3	.00VY	.0079	.0077	.391V	.3909	.390Y	.3901
.0098	.0090	.0088	.008£	.3900	.39£0	.3931	.3928
.0718	.071£	.070£	.0703	.£038	.£029	.£00Y	.3977
.07V0	.0779	.07£1	.0737	.£109	.£080	.£0V9	.£0££

٢٥١٩ ، ٢٨٠٠ ، ٢٩١٦ ، ٣١٧٢
 ٣٣٨٤ ، ٣٤٦٣ ، ٣٨٨٨ ، ٤٠٤٣
 ٤٠٤٩ ، ٤٣٥٨ ، ٤٦٧٩ ، ٤٦٩٠
 ٤٦٩٤ ، ٤٧٨٩ ، ٤٧٩٢ ، ٤٨٩٥
 ٥٧٨٣ ، ٥٨٧٦ ، ٥٨٨٣ ، ٥٨٨٩
 ٥٨٩٠ ، ٥٩٥٦ ، ٦١٠٣ ، ٦١٣٧
 ٦١٤٢ ، ٦٢٠٧ ، ٦٢١٦

بريلة: ٣٠٨ ، ٥٧٤ ، ٥٩٥ ، ٧٢١ ، ١٢٧٨
 ١٣١٥ ، ١٣٢٦ ، ١٤٤٠ ، ١٦١٠
 ١٧٦٢ ، ١٧٦٤ ، ١٩٥٥ ، ٢٠٨٢
 ٢٢١٧ ، ٢٢٨٩ ، ٢٢٩٣ ، ٢٤١١
 ٢٤٥٦ ، ٣٠٤٩ ، ٣٠٥٦ ، ٣١١٠
 ٣٤٢٠ ، ٣٤٢١ ، ٣٥٦٢ ، ٣٧٣٥
 ٣٧٤٨ ، ٣٧٩٨ ، ٣٩١٨ ، ٣٩٢٩
 ٤١٥٨ ، ٤٢٩١ ، ٤٣٩٦ ، ٤٤١٨
 ٤٥٠٠ ، ٤٥٥٨ ، ٤٥٨٨ ، ٤٨٠٤
 ٥٤٣١ ، ٥٦٤٢ ، ٥٦٤٤ ، ٥٩٢١
 ٦٠١٦ ، ٦٠٤٨ ، ٦١٠٤ ، ٦١٦٨
 ٦٢٥٨

بسر بن أرطاة: ٣٦٠١
 بسر بن محجن عن أبيه: ١١٥٣
 بسرة: ٣١٩ ، ٣٢٢
 بشير بن الخصاصية: ١٧٨٤
 بلال: ٦٤٦
 بلال بن الحارث المزني: ١٦٨ ، ٤٨٣٤
 بلال بن سعد: ٤٧٤٩
 بلال بن يسار بن زيد (مولي رسول الله ﷺ):
 ٢٣٥٣
 بهز بن حكيم عن أبيه عن جده: ٣١١٧ ، ٣٧٨٥
 ٤٨٣٥ ، ٤٩٢٩ ، ٥١١٨ ، ٦٢٩٤
 البياضي: ٨٥٦
 تميم الداري: ٣٣٣ ، ٣٠٦٤ ، ٤٩٦٦ ، ٥٤٨٤
 ثابت بن أبي صفية: ٣٢٢

٥٧٤٤ ، ٥٧٦٥ ، ٥٧٨٢ ، ٥٧٨٦
 ٥٧٨٧ ، ٥٧٩٩ ، ٥٨٠١ ، ٥٨٠٢
 ٥٨٠٣ ، ٥٨٠٤ ، ٥٨٠٦ ، ٥٨٠٨
 ٥٨٠٩ ، ٥٨١٠ ، ٥٨١١ ، ٥٨١٩
 ٥٨٢١ ، ٥٨٢٤ ، ٥٨٢٥ ، ٥٨٣١
 ٥٨٣٩ ، ٥٨٤٠ ، ٤٨٤٩ ، ٥٨٥٢
 ٥٨٥٤ ، ٥٨٥٩ ، ٥٨٦٣ ، ٥٨٦٤
 ٥٨٧٠ ، ٥٨٧١ ، ٥٨٨١ ، ٥٨٨٧
 ٥٨٩٨ ، ٥٩٠٢ ، ٥٩٠٥ ، ٥٩٠٨
 ٥٩٠٩ ، ٥٩١٣ ، ٥٩٢٠ ، ٥٩٢٤
 ٥٩٣٨ ، ٥٩٤٤ ، ٥٩٦١ ، ٥٩٦٢
 ٥٩٦٧ ، ٥٩٩١ ، ٦٠١٥ ، ٦٠٥٠
 ٦٠٥٩ ، ٦٠٦٢ ، ٦٠٧٤ ، ٦٠٨٣
 ٦٠٩٤ ، ٦١١٥ ، ٦١٢٠ ، ٦١٤٦
 ٦١٦٧ ، ٦١٧٩ ، ٦١٩٠ ، ٦١٩٢
 ٦٢٠٤ ، ٦٢١١ ، ٦٢١٥ ، ٦٢١٧
 ٦٢٢٠ ، ٦٢٢١ ، ٦٢٣٤ ، ٦٢٣٧
 ٦٢٤٨ ، ٦٢٦٤ ، ٦٢٧٢ ، ٦٢٨٦

أنس بن مالك الكمي: ٢٠٢٥
 أوس بن أوس: ١٣٦٠ ، ١٣٨٨
 أوس بن شرحبيل: ٥١٣٥
 إياس بن عبد الله: ٣٢٦١
 أيفع بن عبد الكلاعي: ٢١٦٩
 أيمن بن خريم: ٣٧٨٠
 أيوب بن موسى عن أبيه عن جده: ٤٩٧٧
 بجاللة كاتب جزء بن معاوية: ٤٠٣٥
 البراء بن عازب: ١٢٥ ، ١٣١ ، ٥١٥ ، ٨٣٤
 ٨٦٩ ، ٨٨٩ ، ٩٤٧ ، ١٠٩٥ ، ١١٣٦
 ١٣٥٢ ، ١٤٠٠ ، ١٤٣٥ ، ١٤٣٧
 ١٤٤٤ ، ١٤٦٥ ، ١٥٢٦ ، ١٦٣٠
 ١٧١٣ ، ١٩١٧ ، ٢١١٧ ، ٢١٩٩
 ٢٢٠٨ ، ٢٣٨٣ ، ٢٣٨٥ ، ٢٤٠١

ثابت البناني مرسلًا: ٢٢٥٢.

ثابت بن الضحاك: ٣٤٣٧، ٣٤١٠.

ثوبان: ١٥٢٧، ١٢٨٦، ١٠٧٠، ٩٦١، ٢٩٢.

١٥٨٢، ١٦٧٢، ١٨٥٧، ١٩٣٢.

٢٢٧٧، ٢٣٦٠، ٢٣٧٩، ٢٣٩٩.

٢٩٢١، ٣٢٧٩، ٤٤٧١، ٤٩٢٥.

٥٣٦٩، ٥٣٩٤، ٥٤٠٦، ٥٤٦١.

٥٥٧٠، ٥٥٩٢، ٥٧٥٠.

ثوبان بن يزيد: ٣٩٥٩.

ثور بن زيد الديلمي: ٣٦٢٤.

جابر بن سمرة: ٨٣٥، ٨٣٠، ٦١٧، ٣٠٥.

٨٤٩، ١٠٩١، ١٤٠٥، ١٤١٥، ١٤٢٧.

١٦٦٦، ٢٠٦٨، ٢٧٣٨، ٣٣٤٣.

٣٧١٢، ٣٨٠١، ٤٧١٢، ٤٧١٥.

٤٧٢٤، ٤٧٢٨، ٤٧٤٧، ٤٩٧٦.

٥٤١٧، ٥٤٣٨، ٥٧٧٩، ٥٧٨٤.

٥٧٨٩، ٥٧٩٤، ٥٧٩٦، ٥٨٢٦.

٥٨٨٣، ٥٩٨٣.

جابر بن عبد الله: ١٣٨، ١٣٥، ٧٢، ٧١، ٣٨.

١٤١، ١٤٤، ١٧٧، ١٩٤، ١٩٥، ٢٣٣.

٢٩٤، ٣٤٤، ٣٦٩، ٤٧٥، ٤٨٤، ٥١٦.

٥٣١، ٥٦٩، ٦٤٧، ٦٥٩، ٦٧٤، ٧٠٠.

٧٠٧، ٧٣٥، ٧٧٠، ٨٠٠، ٨٢٠، ٨٣٣.

٨٦١، ٩١٦، ٩٥٦، ١٠١١، ١٠٧١.

١١٠٧، ١١٥٠، ١١٥١، ١٢٢٤.

١٢٦٠، ١٢٩٧، ١٣٢٣، ١٣٤٦.

١٣٨٠، ١٣٨٦، ١٤٠٧، ١٤١١.

١٤١٨، ١٤٢٢، ١٤٢٣، ١٤٢٤.

١٤٣٤، ١٤٤٦، ١٤٥١، ١٤٥٥.

١٤٥٨، ١٤٦١، ١٤٨٥، ١٥٠٧.

١٥٤٣، ١٥٧٠، ١٥٨١، ١٥٩٧.

١٦٠٥، ١٦١٣، ١٦٣٦، ١٦٤٥.

١٦٤٩، ١٦٦٥، ١٦٩١، ١٦٩٧.

١٧٠٤، ١٧٠٩، ١٧١٠، ١٨٦٥.

١٨٩٣، ١٩٠١، ١٩١٠، ١٩١٦.

١٩٢٧، ١٩٤٤، ٢٠٢١، ٢٠٢٤.

٢٠٢٧، ٢١٥٥، ٢٢٠٦، ٢٢٢٩.

٢٢٣٦، ٢٣٠٤، ٢٣٠٦، ٢٣٧٢.

٢٤٥٣، ٢٥١٧، ٢٥٥٣، ٢٥٥٥.

٢٥٥٩، ٢٥٦٦، ٢٥٧٤، ٢٥٩٣.

٢٥٩٦، ٢٦٠١، ٢٦١١، ٢٦١٨.

٢٦١٩، ٢٦٢٠، ٢٦٢٢، ٢٦٢٩.

٢٦٣٠، ٢٦٣٤، ٢٦٣٦، ٢٦٣٩.

٢٧٠٠، ٢٧٠٣، ٢٧٠٤، ٢٧١٧.

٢٧١٩، ٢٧٣٩، ٢٧٦٦، ٢٧٦٨.

٢٧٧٢، ٢٧٩٠، ٢٨٠٦، ٢٨٠٧.

٢٨١٥، ٢٨١٦، ٢٨٣٥، ٢٨٣٦.

٢٨٤١، ٢٨٤٢، ٢٨٥٢، ٢٨٥٧.

٢٨٥٨، ٢٨٦١، ٢٨٧٦، ٢٩٢٥.

٢٩٣٥، ٢٩٤٢، ٢٩٦١، ٢٩٦٢.

٢٩٦٧، ٢٩٨٤، ٣٠١٠، ٣٠١١.

٣٠١٢، ٣٠١٣، ٣٠١٤، ٣٠١٥.

٣٠٢٣، ٣٠٣١، ٣٠٤٠، ٣٠٤٧.

٣٠٥٠، ٣٠٥٨، ٣٠٧٦، ٣٠٨٨.

٣١٠١، ٣١٠٣، ٣١٠٥، ٣١٠٦.

٣١١٩، ٣١٣٥، ٣١٨٣، ٣١٨٤.

٣١٨٥، ٣٢٠٥، ٣٢١٧، ٣٢٤٩.

٣٢٧١، ٣٢٢٧، ٣٢٦٤، ٣٣٩٢.

٣٣٩٥، ٣٤٤٠، ٣٤٥٦، ٣٤٧٩.

٣٥٢٧، ٣٥٧٣، ٣٥٧٧، ٣٥٩٦.

٣٥٩٧، ٣٥٩٧، ٣٦٠٣، ٣٦٣٩.

٣٦٤٥، ٣٧٧١، ٣٧٧٨، ٣٨١٦.

٣٨٥٧، ٣٨٨٩، ٣٩٠٣، ٣٩٠٤.

٣٩٠٥، ٣٩١٣، ٣٩٢١، ٣٩٣٧.

٣٩٣٩، ٤٠٥٣، ٤٠٧٧، ٤٠٧٨.

٤٠٨٥، ٤٠٩١، ٤٠٩٧، ٤١٠٠.

جبلۃ بن حارثۃ: ٢١٧٤	٤١٢٩	٤١٢٨	٤١١٤	٤١٠٧
جبير بن مطعم: ٨١٧، ٨٣١، ١٠٤٥، ٣٩٦٥	٤١٦٧	٤١٦٥	٤١٦١	٤١٣٣
٣٩٩٣، ٤٠٢٧، ٤٩٠٧، ٤٩٢٢	٤١٩٧	٤١٨٦	٤١٨٣	٤١٧٨
٥٧٢٧، ٥٧٧٦، ٥٨٠٧، ٦٠٢٢	٤٢٩٥	٤٢٩٤	٤٢٨٩	٤٢٧٠
جبير بن نفير: ٢١٧٣، ٥٢٠٦	٤٢٩٩	٤٢٩٨	٤٢٩٧	٤٢٩٦
جرهد: ٣١١٢	٤٣٥١	٤٣١٥	٤٣١٠	٤٣٠٢
جرير بن عبد الله: ٢١٠، ١٧٠٢، ١٧٧٦	٤٤١٢	٤٤٠٩	٤٣٧٧	٤٣٦٥
١٧٨٣، ٢٧٥٢، ٣١٠٤، ٣٣٥٠	٤٥١٧	٤٥١٥	٤٤٧٧	٤٤٢٤
٣٥٣٧، ٣٥٤٩، ٣٨٦٧	٤٥٤٣	٤٥٢٩	٤٥١٩	٤٥١٨
٤٦٤٧، ٤٧٤٦، ٤٩٤٧، ٤٩٦٧	٤٦١٣	٤٥٨٥	٤٥٨٠	٤٥٥٣
٥٠٦٨، ٥١٤٣، ٥٦٥٥، ٥٨٩٧	٤٦٦٥	٤٦٥٧	٤٦٥٣	٤٦١٦
جعفر بن أبي طالب: ٤٦٨٦، ٤٦٨٧	٤٧١٠	٤٧٠٩	٤٦٧٦	٤٦٦٩
جعفر بن محمد مرسلًا: ١٤٤٢، ١٧٠٨	٤٧٧٠	٤٧٥٤	٤٧٥١	٤٧٢١
جعفر بن محمد عن أبيه (مرسلًا): ٤٢٥٥	٤٨٧٨	٤٨٧٥	٤٨١٠	٤٧٩٨
٥٠٩٨، ٥٩٧٢	٥٠٦٢	٥٠٦٠	٥٠٠٥١	٤٩٨٣
جعفر بن محمد عن أبيه عن جدّه: ٦٢٨٧	٥٢١٤	٥١٧٣	٥١٥٧	٥١٥٢
جندب: ٢٣٥، ٢٣٣٤، ٤٧٨٨، ٤٨٥٨	٥٣٤١	٥٣٠٥	٥٣٠٤	٥٢٣١
٥٣١٦، ٥٣٢٧	٥٥٠٠	٥٤٦٣	٥٤٤١	٥٣٤٥
جندب بن سمرة: ٧١٣	٥٥١٠	٥٥٠٧	٥٥٠٤	٥٥٠٢
جندب بن عبد الله البجلي: ١٤٣٦، ١٤٧٢	٥٦٥٤	٥٦٢٠	٥٦١٠	٥٥٩٩
٢١٩٠، ٣٤٥١، ٣٤٥٥، ٣٥٥١	٥٧٣٢	٥٧٢٤	٥٧١٤	٥٦٦٤
جندب القسري: ٦٢٧	٥٧٩٢	٥٧٧٠	٥٧٦٤	٥٧٤٧
الحارث الأشعري: ٣٦٩٤	٥٨٥١	٥٨٤٣	٥٨٢٧	٥٨٠٥
الحارث بن سويد: ٢٣٥٨	٥٨٨٥	٥٨٨٢	٥٨٧٧	٥٨٦٧
الحارث بن مسلم التميمي عن أبيه: ٢٣٩٦	٥٩٠٧	٥٩٠٦	٥٩٠٣	٥٩٠٠
حارث بن وهب الخزاعي: ١٣٣٤، ١٨٦٦	٥٩٤٥	١٩٤١	٥٩٣١	٥٩١٤
٥٠٧٩، ٥١٠٦	٦٠٣٧	٦٠١٣	٥٩٩٥	٥٩٨٠
حبشي بن جثافة: ١٨٥٠، ٦٠٩٢	٦١١٠	٦٠٩٧	٦٠٨٦	٦٠٤٦
حبش بن خالد: ٥٩٤٣	٦٢٠١	٦١٥٢	٦١٢٧	٦١٢٢
حبيب بن مسلم: ٤٠٠٧، ٤٠٠٨	٦٢٤٦	٦٢٢٩	٦٢٢٨	٦٢٠٦
حجاج الأسلمي: ٣١٧٤	٦٢٧٠	٦٢٥٩	٦٢٥٢	٦٢٤٧
الحجاج بن حسان عن أخته: ٤٤٨٤	٣٣١٩	١٧٨٢	١٥٦١	جابر بن عتيك:
الحجاج بن عمرو الأنصاري: ٢٧١٣				الحارود: ٣٠٣٨

- حذيفة بن أسيد الغفاري: ٥٤٦٤.
 حذيفة بن اليمان: ٦٢، ٢٧٤، ٣٦٤، ٣٧٨، ٥٢٦، ٨٨١، ٨٨٤، ٩٠١، ١١١٢، ١١٨٥، ١٢٠٠، ١٣٢٥، ١٣٥٥، ١٤٤٣، ١٨٩٣، ٢٢٠٧، ٢٣٨٢، ٢٤٠٠، ٢٥٠٣، ٢٧٩١، ٤١٦٠، ٤٢٣٧، ٤٢٧٢، ٤٣٢١، ٤٧٢٢، ٤٧٧٧، ٤٧٧٨، ٤٧٧٩، ٤٧٨٠، ٤٨٢٤، ٥١٢٩، ٥١٤٠، ٥٢١٢، ٥٣٦٤، ٥٣٦٥، ٥٣٧٨، ٥٣٧٩، ٥٣٨٠، ٥٣٨١، ٥٦٠٨، ٥٩١٧، ٦٠٦١، ٦١٣٢، ٦١٧١، ٦١٩٧، ٦٢٤٢، ٦٢٤١.
 حرام بن سعد بن محيصة: ٢٩٥١.
 حرب بن عبيد الله عن جده أبي أمه عن أبيه: ٤٠٣٩.
 حبان: ١٨٨.
 الحسن البصري مرسلًا: ٢٤٩، ٢٥٠، ٢٧٠، ٧٤٣، ١٢٩٣، ١٦٩٠، ٢١٨٦، ٣١٢٥، ٤٦٥٥، ٥٢١٣.
 الحسن بن علي بن أبي طالب: ١٢٧٣، ١٦٨٤، ٢٧٧٣.
 الحسين بن علي بن أبي طالب: ١٧٥٩، ٢٩٨٨.
 حصين بن وحوح: ١٦٢٥.
 الحكم بن سفيان: ٣٦١.
 الحكم بن عمرو: ٤٧١.
 حكيم بن حزام: ٧٣٤، ١٨٤٢، ١٩٢٩، ٢٨٠٢، ٢٨٦٧، ٢٩٣٧.
 حكيم بن معاوية: ٥٦٥٠.
 حمزة بن عمرو الأسلمي: ٢٠٢٩.
 حميد الحميري: ٤٧٢.
 حميد بن عبد الرحمن بن عوف: ١٢٠٩.
 حنظلة بن الربيع الأسدي: ٢٢٦٨.
 خارجة بن حذافة: ١٢٦٧.
 خارجة بن الصلت عن عمه: ٢٩٨٦.
 خالد بن معدان / مرسلًا: ٢١٥٢، ٢١٧٦.
 خالد بن هوفة: ٢٥٩٧.
 خالد بن الوليد: ٤١١١، ٤١٣٠، ٤١٣١، ٦٢٥٦.
 خباب بن الارت: ١٦١٥، ٥١٨٢، ٥٧٥٤، ٥٨٥٨، ٦٢٠٥.
 خريم بن فاتك: ٣٧٧٩، ٣٨٢٦.
 خزيمة بن ثابت: ٢٥٥٢، ٣١٩٢.
 خزيمة بن جزي: ٢٧٠٥.
 خلاد بن السائب عن أبيه: ٢٥٤٩.
 خيشمة بن أبي سبرة: ٦٢٣٢.
 داود بن صالح بن دينار: ٤٨٣.
 دحية بن خليفة: ٤٣٦٦.
 ديلم الحميري: ٣٦٥١.
 دينار: ٥٦٠.
 رافع بن خديج: ١٤٧، ٥٩٦، ٦١٥، ١٧٨٥، ٢٧٦٣، ٢٧٨٣، ٢٩٧٤، ٢٩٧٥، ٢٩٧٩، ٣٥٣١، ٣٥٣٢، ٣٥٩٢، ٤٠٣٢، ٤٠٧١، ٤٥٢٥.
 رافع بن عمرو الغفاري: ٢٩٥٧.
 رافع بن عمرو المزني: ٢٦٧١.
 رافع بن مكيث: ٣٣٥٩.
 رباح بن الربيع: ٣٩٥٥.
 الربيع: ٤٦٠٣.
 ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن غير واحد: ١٨١٢.
 ربيعة بن كعب الأسلمي: ٨٩٦، ١٢١٨.
 ربيعة الجرشي: ١٦١.
 رفاعة بن رافع: ٨٠٤، ٨٧٧، ٩٩٢، ٦٢٢٦.
 ركانة بن عبد يزيد: ٣٢٨٣.
 ركانة: ٤٣٤٠.

سهل بن الحنظلية: ١٨٣٨، ٣٣٧٠، ٥٩٣٢.	سفيان الثمار: ١٦٩٥.
سهل بن حنيف: ٣٨٠٨.	سفيان الثوري: ٥٢٩١، ٥٢٨٢.
سهل بن سعد الساعدي: ٨٣، ٦٧٢، ٧٢٢.	سفينة: ٣٢٢١، ٣٣٩٨، ٤١٢٥، ٥٣٩٥.
٧٩٨، ٩٨٨، ١١١٣، ١٤٠٢، ١٩٥٧.	٥٩٤٩.
٢٢٥٤، ٢٥٥٠، ٢٧٤٦، ٣٢٠٢.	سلمان الفارسي: ٣٣٦، ٣٧٠، ٦٤٠، ١٣٨١.
٣٣٠٤، ٣٥١٥، ٣٧٩١، ٣٩٢٥.	١٩٦٥، ٢٢٣٣، ٢٢٤٤، ٢٣٦٦.
٤١٧١، ٤٢٧٤، ٤٧٥٩، ٤٨١٢.	٣٧٩٣، ٤١٣٤، ٤٢٠٨، ٤٢٢٨.
٤٩٥٢، ٥٠٥٤، ٥١٧٧، ٥١٨٧.	٥٩٩٨.
٥٢٠٨، ٥٢٣٦، ٥٥٣٢، ٥٥٧١.	سلمان بن عامر الغبي: ١٩٣٩، ١٩٩٠.
٦٠٨٩.	٤١٤٩.
سويد بن قيس: ٢٩٢٤.	سلمة بن الأكوع: ٧٦٠، ٢٦٤٤، ٢٩٠٩.
سويد بن النعمان: ٣٠٩.	٣١٤٨، ٣٥٢١، ٣٨٦٤، ٣٩٥٠.
سويد بن وهب عن رجل: ٤٣٤٨، ٥٠٨٩.	٣٩٦١، ٣٩٦٢، ٣٩٨٩، ٤٧٣٦.
سياربن سلامة: ٥٨٧.	٥١١١، ٥٨٨٦، ٥٨٩١، ٥٩٠٤.
شبيب بن أبي روح عن رجل: ٢٩٥.	سلمة بن صخر: ٣٢٩٩، ٣٣٠٠، ٣٣٠١.
شداد بن أوس: ٧٦٥، ٩٥٥، ١٥٧٩، ٢٠١٢.	سلمة بن قيسر: ٢٠٧٤.
٢٣٣٥، ٢٤٠٥، ٤٠٧٣، ٥٢١٧.	سلمة بن المحبق: ٥١١، ٢٠٢٦.
٥٢٨٩، ٥٣٣١، ٥٣٣٢.	سليمان بن صرد: ١٥٧٣، ٢٤١٨، ٥٨٧٩.
شريح بن هاني: ٣٧٧، ٥١٧، ٤٧٦٦.	سليمان بن يسار: ١٥٧٣، ٣٢٩٨.
شريح بن عبيد: ٦٢٧٧.	سمرة بن جندب: ١٩٩، ٥٤٠، ٦٣٤، ٦٨١.
الشريد: ٢٦١٦، ٢٩١٩، ٣٦١٩، ٤٥٨١.	٨١٨، ٩٤٤، ٩٥٨، ١١١١، ١٣٧٤.
٤٧٣٠، ٤٧٨٧.	١٣٩١، ١٤٩٠، ١٦٥٧، ١٨١١.
شعبة: ٤٦٩.	١٨٤٦، ٢٢٩٤، ٢٨٢٢، ٢٩٤٩.
الشمي: ٤٦٨٦.	٢٩٥٠، ٢٩٥٣، ٢٩٩٦، ٣٠٠٦.
شكل بن حميد: ٢٤٧٢.	٣١٥٦، ٣٣٨٧، ٣٣٩٣، ٣٤٧٣.
صالح بن خوات عن صلي مع الرسول ﷺ:	٣٥٢٨، ٣٩٤٩، ٣٩٥٢، ٤٠١٤.
١٤٢١.	٤١٥٣، ٤٣٣٧، ٤٦٢١، ٤٦٢٥.
صخر بن وداعة الغامدي: ٣٩٠٨.	٤٧٥٣، ٤٨٤٩، ٤٩٠١، ٥٥٩٤.
الصعب بن جثامة: ٢٦٩٦، ٣٩٤٣.	٥٩٢٨، ٥٦٧١.
صفوان بن أمية: ٣٥٩٨، ٣٥٩٩.	ستان بن سة عن أبيه: ٤٢٠٦.
صفوان بن سليم: ١٣٧٢، ٤٠٤٧، ٤٨٦٢.	سهل: ١٩٨٤.
صفوان بن عسال: ٥٨، ٥٢٠، ٢٣٤٦.	سهل بن أبي حشمة: ٧٨٢، ١٤٢١، ١٨٠٥.
صهيب: ٢٢٠٣، ٢٩٣٦، ٥٢٩٧، ٥٦٥٦.	٢٨٣٧، ٣٣٨٦، ٣٥٣١.

عبد الرحمن بن أبزي: ١٢٧٠، ١٢٧٥، ٢٤١٥
 عبد الرحمن بن أبي بكر: ٥٩٤٦
 عبد الرحمن بن أبي حميرة: ٣٨٥٥، ٦٢٤٤
 عبد الرحمن بن أبي قراد: ٤٩٩٠
 عبد الرحمن بن أبي ليلى: ٩١٩، ٣٥٤٥
 عبد الرحمن بن الأزهر: ٣٦٢٠
 عبد الرحمن بن حسنة: ٣٧١
 عبد الرحمن بن خباب: ٦٠٧٢
 عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد: ٦٥٣
 عبد الرحمن بن سمرة: ١٤٨٨، ٣٤٠٨
 ٣٤١٢، ٣٦٨٠، ٦٠٧٣
 عبد الرحمن بن سليمان: ٦٢٨٢
 عبد الرحمن بن شبل: ٩٠٢، ٤١٢٧
 عبد الرحمن بن عائش: ٧٢٥
 عبد الرحمن بن عبد الله عن أبيه: ٣٥٤٢
 عبد الرحمن بن عبد القاري: ١٣٠١
 عبد الرحمن بن عثمان التيمي: ٢٧٠٦، ٣٠٣٥، ٤٥٤٥
 عبد الرحمن بن العلاء الحضرمي عن سمع
 رسول الله ﷺ: ٦٢٨٩
 عبد الرحمن بن عوف: ٩٣٧، ١٠٢٢، ١٦٤٤
 ٢٠٢٨، ٢١٣٣، ٣٩٤٧، ٤٠٢٨، ٤٣٣٩
 ٤٩٣٠، ٦١١٨
 عبد الرحمن بن غنم: ٩٧٥، ٤٨٧١
 عبد الرحمن بن كعب عن أبيه: ١٦٣١، ١٦٣٢، ٢٩١٨
 عبد الرحمن بن يعمر الديلي: ٢٧١٤
 عبد الرحمن بن أبي أوفى: ٨٥٨، ٨٧٥
 ١٣٢٧، ١٧٧٧، ٢٤١٤، ٢٤٢٦
 ٣٧٤١، ٣٩٣٠، ٤٠٢٠، ٤١١٣
 ٤٢٩٣، ٤٩٣١، ٥٨٣٣

الضحاك بن سفيان: ٣٠٦٣
 الضحاك بن فيروز الديلمي: ٣١٧٨
 طارق بن شهاب: ١٣٧٧، ٣٧٠٦
 طاوس: ٢٢٠٩، ٣٠٠٣، ٣٠٠٤
 طخفة بن قيس الغفاري: ٤٧١٩
 الطفيل بن أبي بن كعب: ٤٦٦٤
 طلحة بن عبد الله بن عوف: ١٦٥٤
 طلحة بن عبيد الله: ١٦، ٧٧٥، ٢٤٢٨، ٢٥٩٩، ٦٠٧٠
 طلحة بن عبيد الله بن كرز: ٢٦٠٠
 طلحة بن مالك: ٦٠٠٠
 طلق بن علي: ٣٢٠، ٧١٦، ٩٠٤، ١٠٠٦، ٣٢٥٧
 عائذ بن عمرو: ٣٦٨٨، ٦٢١٤
 عابس بن ربيعة: ٢٥٨٩
 عاصم بن عدي: ٢٦٧٧
 عاصم بن كليب عن أبيه عن رجل من الأنصار: ٥٩٤٢
 عامر الرام: ١٥٧١، ٢٣٧٧
 عامر بن ربيعة: ٢٠٠٩، ٣٢٠٦
 عامر بن سعد عن أبيه: ٩٤٣، ٢٧٣٣
 عامر بن عبد الله بن الزبير: ١٥٢٢
 عامر بن مسمود: ٢٠٦٥
 عباد بن تميم عن جدّه: ٤٧٠٨
 عبادة بن الصامت: ١٨، ٢٧، ٣٦، ٩٤، ٥٧٠
 ٦٢١، ٨٢٢، ٨٥٤، ١٢١٣، ١٦٠١
 ١٦٤١، ١٦٨١، ٢٠٩٥، ٢٨٠٨
 ٢٨١٩، ٢٩٩٠، ٣٥٥٨، ٣٥٨٧
 ٣٦٦٦، ٣٨٥٠، ٤٠٢٣، ٤٣٧١
 ٤٨٧٠، ٥٤٨٥، ٥٦١٧، ٥٨٤٥
 العباس بن عبد المطلب: ٩، ٦١٠، ٤١٤١
 ٥٧٢٦، ٥٧٥٧، ٥٨٨٨
 عباس بن مرداس: ٢٦٠٣

عبد الله بن سرجس: ٣٥٤، ٤٧٣، ٢٤٢١، ٥٠٥٨، ٥٧٨٠.

عبد الله بن سلام: ١٣٨٩، ١٩٠٧، ٢٨٣٣، ٥٧٥٣، ٥٧٧٢، ٥٨٣٠، ٥٨٧٠.

عبد الله بن الشخير: ١٠٠٠، ١٥٦٩، ٤٩٠٠.

عبد الله بن شداد: ٥٢٩٣، ٦٢٧٦.

عبد الله بن شقيق: ٥٧٩، ١١٦٢.

عبد الله الصنابحي: ٢٩٧، ١٠٤٨، ١٥٧٩.

عبد الله بن عامر بن ربيعة: ٨٦٥، ٤٨٨٢.

عبد الله بن عباس: ١٧، ٢١، ٥٤، ٧٣، ١٠٥.

١٢١، ١٤٢، ١٨٣، ١٩٠، ٢١٧، ٢٣٢.

٢٣٤، ٢٥٦، ٢٦٢، ٣٠٤، ٣٠٧، ٣١٨.

٣٢٤، ٣٣٨، ٣٣٩٥، ٤٠٦، ٤١٣، ٤٣٢.

٤٣٦، ٤٥٧، ٤٩٨، ٤٩٩، ٥٣٢، ٥٥٣.

٥٥٤، ٥٦٣، ٦٣٩، ٦٦٤، ٦٨٩، ٧١٨.

٧٢٦، ٧٤٠، ٧٨٠، ٧٨٩، ٨٠٧، ٨٤٣.

٨٤٤، ٨٥٩، ٨٧٣، ٨٨٧، ٩٠٠، ٩١٠.

٩٤١، ٩٥٩، ٩٩٨، ١٠٢٣، ١٠٢٧.

١٠٢٨، ١٠٣٤، ١٠٣٦، ١٠٣٨.

١٠٦٨، ١٠٧٧، ١٠٩٩، ١١٠٦.

١١١٩، ١١٢٨، ١١٤٧، ١١٧٦.

١١٨٣، ١١٩٥، ١١٩٦، ١٢٠٣.

١٢١١، ١٢٣٩، ١٢٧٢، ١٢٧٧.

١٢٩٠، ١٣٢٨، ١٣٣٧، ١٣٣٩.

١٣٤٩، ١٣٥٠، ١٣٥١، ١٣٦٨.

١٣٧٩، ١٣٩٧، ١٣٩٩، ١٤٢٩.

١٤٣٠، ١٤٥١، ١٤٦٠، ١٤٦٩.

١٤٨٢، ١٤٨٦، ١٤٩١، ١٥٠٥.

١٥١١، ١٥١٧، ١٥١٩، ١٥٢٩.

١٥٣٥، ١٥٥٣، ١٥٥٤، ١٥٧٦.

١٥٧٧، ١٥٨٩، ١٥٩٢، ١٥٩٤.

١٦٣٧، ١٦٣٨، ١٦٤٣، ١٦٥٨.

١٦٦٠، ١٦٨٣، ١٦٩٤، ١٧٠١.

عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم: ٤٦٥.

عبد الله بن أبي الجدهاء: ٥٦٠١.

عبد الله بن أبي الحسماء: ٤٨٨٠.

عبد الله بن أبي ربيعة: ٢٩٢٦.

عبد الله بن أبي مليكة: ١٧١٨، ١٧٤٢، ٢٩٦٩.

عبد الله بن أرقم: ١٠٦٩.

عبد الله بن أم مكتوم: ١٠٧٨.

عبد الله بن أنيس: ٢٠٨٧، ٢٠٩٤، ٣٧٧٧.

عبد الله بن ببيعة: ١٠١٨.

عبد الله بن بسر: ٢٢٧٠، ٢٢٧٩، ٢٣٥٦.

٢٤٢٧، ٤٢٥١، ٤٦٧٣، ٥٤٢٦.

عبد الله بن ثعلبة أو ثعلبة بن عبد الله بن أبي صغير عن أبيه: ١٨٢٠.

عبد الله بن جعفر: ١٦٢٦، ١٧٣٩، ٣٩٠٠، ٤٤٦٣، ٤٣٩١، ٤١٨٥.

عبد الله بن الحارث بن جزء: ٤٢١٣، ٤٧٤٨، ٥٨٢٩، ٥٦٩١.

عبد الله بن حبشي: ٢٩٧٠، ٣٨٣٣.

عبد الله بن حنطب: ٦٠٦٤.

عبد الله بن حنظلة بن أبي عامر الغليل: ٤٢٦، ٢٨٢٥.

عبد الله بن حوالة: ٥٤٤٩.

عبد الله بن خبيب: ٢١٦٣.

عبد الله بن الزبير: ٩٠٨، ٩١٢، ٩٦٣، ٣٧٨٦، ٤٣١٦، ٤٣١٧، ٤٣١٩.

عبد الله بن زمة: ٣٢٤٢.

عبد الله بن زيد: ٣٩٦، ٤١٢، ٤١٥، ٤٢٣، ١٥٠٣، ١٥٠٢، ١٤٩٧.

عبد الله بن زيد بن عاصم: ٣٩٤.

عبد الله بن زيد بن عبد ربه: ٦٥٠.

عبد الله بن السائب: ٨٣٧، ١١٦٩، ٢٥٨١.

۰۳۰۲	۰۳۳۹	۰۳۳۷	۰۳۳۲	۰۱۷۵۲	۰۱۷۳۵	۰۱۷۰۶	۰۱۷۰۰
۰۳۵۱	۰۳۵۳	۰۳۵۳	۰۳۵۳	۰۱۷۸۱	۰۱۷۷۲	۰۱۷۶۵	۰۱۷۵۸
۰۳۵۷	۰۳۵۷	۰۳۵۷	۰۳۵۷	۰۱۹۲۰	۰۱۸۸۱	۰۱۸۱۸	۰۱۸۱۷
۰۳۵۹	۰۳۵۹	۰۳۵۹	۰۳۵۸	۰۲۰۰۲	۰۱۹۷۸	۰۱۹۶۶	۰۱۹۵۱
۰۳۵۶	۰۳۵۶	۰۳۵۶	۰۳۵۳	۰۲۰۶۶	۰۲۰۵۱	۰۲۰۵۰	۰۲۰۳۳
۰۳۵۸	۰۳۵۸	۰۳۵۷	۰۳۵۵	۰۲۱۰۸	۰۲۰۹۸	۰۲۰۸۵	۰۲۰۷۰
۰۳۶۰	۰۳۵۸	۰۳۵۸	۰۳۵۵	۰۲۱۵۶	۰۲۱۵۵	۰۲۱۳۵	۰۲۱۲۵
۰۳۶۸	۰۳۵۷	۰۳۶۳	۰۳۶۳	۰۲۲۵۳	۰۲۲۲۲	۰۲۲۱۸	۰۲۲۱۵
۰۳۷۵	۰۳۷۳	۰۳۷۵	۰۳۷۰	۰۲۳۰۸	۰۲۲۸۱	۰۲۲۶۰	۰۲۲۵۶
۰۳۸۷	۰۳۸۳	۰۳۸۲	۰۳۸۱	۰۲۳۵۵	۰۲۳۵۹	۰۲۳۳۹	۰۲۳۳۸
۰۳۹۳	۰۳۹۱	۰۳۸۸	۰۳۸۲	۰۲۵۱۷	۰۲۵۱۶	۰۲۳۹۵	۰۲۳۷۵
۰۴۰۱	۰۳۹۸	۰۳۹۷	۰۳۹۶	۰۲۵۱۰	۰۲۵۰۹	۰۲۵۸۸	۰۲۵۶۳
۰۴۰۹	۰۴۰۷	۰۴۰۵	۰۴۰۳	۰۲۵۱۶	۰۲۵۱۳	۰۲۵۱۲	۰۲۵۱۱
۰۴۱۵	۰۴۱۱	۰۴۱۰	۰۴۱۰	۰۲۵۲۹	۰۲۵۲۳	۰۲۵۲۲	۰۲۵۲۰
۰۴۱۵	۰۴۱۶	۰۴۱۵	۰۴۱۸	۰۲۵۵۸	۰۲۵۵۵	۰۲۵۳۳	۰۲۵۳۰
۰۴۲۰	۰۴۲۱	۰۴۲۰	۰۴۱۶	۰۲۵۷۷	۰۲۵۷۶	۰۲۵۷۰	۰۲۵۶۹
۰۴۲۸	۰۴۲۵	۰۴۲۶	۰۴۲۵	۰۲۶۰۶	۰۲۶۰۵	۰۲۵۸۵	۰۲۵۷۸
۰۴۲۸	۰۴۲۸	۰۴۲۸	۰۴۲۷	۰۲۶۲۷	۰۲۶۱۵	۰۲۶۱۳	۰۲۶۰۹
۰۴۳۸	۰۴۳۸	۰۴۳۷	۰۴۳۳	۰۲۶۵۷	۰۲۶۵۰	۰۲۶۳۵	۰۲۶۳۱
۰۴۴۱	۰۴۴۱	۰۴۴۰	۰۴۳۸	۰۲۶۶۸	۰۲۶۶۳	۰۲۶۵۶	۰۲۶۵۵
۰۴۴۳	۰۴۴۲	۰۴۴۲	۰۴۴۵	۰۲۶۷۶	۰۲۶۷۵	۰۲۶۷۳	۰۲۶۷۲
۰۴۴۷	۰۴۴۸	۰۴۴۵	۰۴۴۵	۰۲۷۰۷	۰۲۶۸۵	۰۲۶۸۲	۰۲۶۷۹
۰۴۴۹	۰۴۴۸	۰۴۴۹	۰۴۴۷	۰۲۷۲۵	۰۲۷۲۲	۰۲۷۱۵	۰۲۷۱۲
۰۴۵۱	۰۴۵۰	۰۴۵۰	۰۴۵۳	۰۲۸۵۶	۰۲۸۵۵	۰۲۷۸۲	۰۲۷۵۸
۰۴۵۸	۰۴۵۸	۰۴۵۷	۰۴۵۳	۰۲۹۷۶	۰۲۹۶۸	۰۲۸۹۰	۰۲۸۸۳
۰۴۸۵	۰۴۷۵	۰۴۶۵	۰۴۶۰	۰۳۰۰۱	۰۲۹۹۲	۰۲۹۸۵	۰۲۹۸۲
۰۴۹۵	۰۴۹۳	۰۴۸۹	۰۴۸۷	۰۳۰۶۵	۰۳۰۵۲	۰۳۰۲۱	۰۳۰۱۸
۰۴۹۹	۰۴۹۷	۰۴۹۵	۰۴۹۷	۰۳۱۳۲	۰۳۱۲۷	۰۳۰۹۳	۰۳۰۷۵
۰۵۰۹	۰۵۰۵	۰۵۰۵	۰۵۰۱	۰۳۱۵۸	۰۳۱۵۵	۰۳۱۳۸	۰۳۱۳۶
۰۵۲۵	۰۵۱۵	۰۵۱۷	۰۵۰۹	۰۳۱۹۵	۰۳۱۹۱	۰۳۱۸۱	۰۳۱۷۹
۰۵۲۹	۰۵۲۷	۰۵۲۷	۰۵۲۵	۰۳۲۳۷	۰۳۲۲۹	۰۳۲۲۵	۰۳۲۱۹
۰۵۳۵	۰۵۳۰	۰۵۲۹	۰۵۲۵	۰۳۲۷۷	۰۳۲۷۵	۰۳۲۷۳	۰۳۲۵۳
۰۵۵۵	۰۵۵۲	۰۵۳۷	۰۵۳۷	۰۳۳۱۷	۰۳۳۰۷	۰۳۳۰۲	۰۳۲۹۷

١٣٣٨	١٣٣١	١٣٨٢	١٣٨٠
١٣٥٠	١٣٤٧	١٣٤٣	١٣٤٠
١٣٩٥	١٣٩٤	١٣٧٠	١٣٥٣
١٤٣٨	١٤٣٨	١٤٢٠	١٤١٣
١٥١٤	١٤٧٥	١٤٧٣	١٤٥٧
١٦٧٨	١٦٦٨	١٦٠٤	١٥٢١
١٧٤٢	١٧٢٤	١٧١٧	١٧٠٧
١٨٠٧	١٧٩٧	١٧٨٧	١٧٥١
١٩٠٣	١٨٤٣	١٨٣٩	١٨١٥
١٩٧١	١٩٦٩	١٩٦٧	١٩٤٣
٢٠٣٤	٢٠١٧	١٩٩٣	١٩٧٩
٢١٠١	٢٠٩٣	٢٠٨٤	٢٠٣٥
٢١٨٤	٢١٦٨	٢١١٣	٢١٠٧
٢٢٣٩	٢٢٣٤	٢١٩٧	٢١٨٩
٢٣٢٢	٢٣٨٦	٢٢٧٦	٢٢٥٧
٢٣٩٧	٢٣٧٨	٢٣٥٢	٢٣٤٣
٢٤٣٠	٢٤٢٥	٢٤٢٠	٢٤١٠
٢٤٩٢	٢٤٦١	٢٤٣٩	٢٤٣٥
٢٥٤١	٢٥٣٨	٢٥٢٧	٢٥٢٦
٢٥٥١	٢٥٤٨	٢٥٤٦	٢٥٤٢
٢٥٦٥	٢٥٦٤	٢٥٦١	٢٥٥٧
٢٥٨٠	٢٥٧٩	٢٥٦٨	٢٥٦٧
٢٦١٧	٢٦٠٧	٢٥٨٧	٢٥٨٦
٢٦٤٨	٢٦٤٦	٢٦٣٧	٢٦٢٦
٢٦٦٢	٢٦٦١	٢٦٦٠	٢٦٥٢
٢٦٩٢	٢٦٩١	٢٦٨٩	٢٦٧٨
٢٧٣٥	٢٧١٠	٢٧٠٨	٢٦٩٨
٢٧٩٧	٢٧٨٩	٢٧٧٧	٢٧٥٠
٢٨٣٩	٢٨٣٤	٢٨٠٣	٢٨٠١
٢٨٥٠	٢٨٤٩	٢٨٤٤	٢٨٤٣
٢٨٧١	٢٨٦٣	٢٨٥٦	٢٨٥٥
٢٨٩٦	٢٨٨٩	٢٨٧٨	٢٨٧٥
٢٩٧٢	٢٩٥٨	٢٩٥٤	٢٩٣٩

٥٧١٥	٥٦٨٣	٥٦٦٨	٥٦٦٠
٥٧٦٢	٥٧٣٨	٥٧٣١	٥٧١٧
٥٨٣٦	٥٧٩٧	٥٧٧٥	٥٧٧٣
٥٨٦٠	٥٨٤٦	٥٨٣٨	٥٨٣٧
٥٨٧٤	٥٨٧٣	٥٨٧٢	٥٨٦١
٥٩٦٦	٥٩٣٤	٥٩٢٦	٥٩٢٣
٦٠٤٥	٦٠٠٦	٥٩٨٩	٥٩٦٩
٦١٤٨	٦١٤٧	٦١٠٥	٦٠٥٧
٦١٦٠	٦١٥٩	٦١٥٨	٦١٥٧
٦٢٢٢	٦١٨٢	٦١٨١	٦١٧٢
٦٢٩٣، ٦٢٥٠			

عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي حسين المكي:
٣٥٩٥

عبد الله بن عتبة بن مسعود: ٨٦٧.

عبد الله بن علي بن حمراء: ٢٧٢٥.

عبد الله بن عكيم: ٥٠٨، ٤٥٥٦.

عبد الله بن عمر رضي الله عنهما: ٤، ١٢، ٥٧.

٨٠، ١٠٦، ١٠٧، ١٢٧، ١٣٦، ١٧٣.

١٧٤، ١٩٦، ٢٢٦، ٢٦٤، ٢٩٣، ٣٠١.

٣٣٠، ٣٣٢، ٣٣٥، ٣٨٥، ٤٥٠، ٤٥٢.

٤٦١، ٤٦٦، ٤٧٧، ٥١٤، ٥٣٧، ٥٩٤.

٦٠٦، ٦١٦، ٦٣١، ٦٣٢، ٦٣٩، ٦٤٣.

٦٤٩، ٦٦٦، ٦٧٨، ٦٧٩، ٦٨٠، ٦٨٨.

٦٩١، ٦٩٥، ٧١٤، ٧٧٢، ٧٧٤، ٧٩٣.

٧٩٤، ٨٣٧، ٨٥٠، ٨٥٦، ٩٠٥، ٩٠٦.

٩٠٧، ٩١٤، ٩١٧، ٩٩١، ١٠٠٣.

١٠١٣، ١٠٢٥، ١٠٣١، ١٠٣٢.

١٠٣٩، ١٠٥٢، ١٠٥٥، ١٠٥٦.

١٠٥٩، ١٠٦٢، ١٠٨٢، ١٠٨٣.

١٠٨٤، ١١٠٢، ١١٢٧، ١١٣٥.

١١٥٦، ١١٥٧، ١١٥٨، ١١٦٠.

١١٦١، ١١٧٠، ١١٨٧، ١٢٤٠.

١٢٥٤، ١٢٥٥، ١٢٥٨، ١٢٥٩.

٤٩٣٥ ٤٩١٧ ٤٨٩٤ ٤٨٤٨
 ٤٩٦٤ ٤٩٥٨ ٤٩٤٠ ٤٩٣٨
 ٥٠٦٩ ٥٠٦٦ ٥٠٦٤ ٥٠٤٣
 ٥١٢٣ ٥١١٦ ٥٠٩٣ ٥٠٨٧
 ٥٢٦٧ ٥٢١٠ ٥١٩٣ ٥١٢٥
 ٥٣٥٧ ٥٣٤٤ ٥٣٢٤ ٥٢٧٤
 ٥٤٢٧ ٥٤٠٣ ٥٣٦٣ ٥٣٦٠
 ٥٤٩٩ ٥٤٩٧ ٥٤٩٤ ٥٤٨٣
 ٥٥٥١ ٥٥٤٧ ٥٥٢٣ ٥٥٠١
 ٥٦٥٧ ٥٦٤٥ ٥٦٠٧ ٥٥٩١
 ٥٩٥٤ ٥٩٢٥ ٥٦٩٠ ٥٦٧٦
 ٦٠٠٣ ٥٩٩٣ ٥٩٨٤ ٥٩٨١
 ٦٠٢٨ ٦٠٢٥ ٦٠١٧ ٦٠٠٤
 ٦٠٤٢ ٦٠٤١ ٦٠٣٩ ٦٠٣٢
 ٦٠٧٨ ٦٠٦٣ ٦٠٥١ ٦٠٥٠
 ٦١٤١ ٦٠٩٣ ٦٠٨٥ ٦٠٨٠
 ٦١٦٤ ٦١٥١ ٦١٥٠ ٦١٤٥

٦٢٨٣ ٦٢٧٤ ٦٢٧١ ٦١٩٦

عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما : ٦

١٥٢ ١٠١ ٩٦ ٨٩ ٧٩ ٥٦ ٥٠
 ٢٥٧ ٢٣٩ ٢٠٦ ١٩٨ ١٧١ ١٦٧
 ٧٤٩ ٦٧٣ ٦٥٧ ٥٧٨ ٤٢٧ ٣٩٨
 ١٢٢٥ ١٢٠١ ١١٢٣ ١٠٠٨ ٩٣٥
 ١٣٦٧ ١٣٠٧ ١٢٥٢ ١٢٣٤
 ١٥٥٦ ١٤٧٩ ١٣٩٦ ١٣٧٥
 ١٨٣٠ ١٦٠٩ ١٥٩٣ ١٥٥٩
 ٢١٣٤ ٢٠٥٤ ١٩٦٣ ١٩٠٨
 ٢٣٠٧ ٢٢٤٧ ٢٢٠١ ٢١٨٣
 ٢٥٠٠ ٢٤٦٥ ٢٤٠٦ ٢٣١٣
 ٣٠٤٦ ٣٠٢٠ ٢٨٢٣ ٢٦٥٥
 ٣٤٥٢ ٣٣٦٨ ٣٣٤٦ ٣٠٨٣
 ٣٥١٢ ٣٤٩١ ٣٤٩٠ ٢٤٦٢
 ٣٦٧٩ ٣٦٥٣ ٣٦٥٢ ٣٦٤٤

٣٠٠٨ ٢٩٩٨ ٢٩٨٧ ٢٩٧٣
 ٣٠٧٠ ٣٠٦٧ ٣٠٢٩ ٣٠٢١
 ٣١٧٦ ٣١٤٦ ٣١١٥ ٣٠٨٧
 ٣٢٨٠ ٣٢٧٥ ٣٢٢٢ ٣٢١٦
 ٣٣٤١ ٣٣٠٦ ٣٣٠٥ ٣٢٩١
 ٣٣٧٦ ٣٣٦٧ ٣٣٥٢ ٣٣٤٨
 ٣٤٠٦ ٣٤٠٥ ٣٣٩٦ ٣٣٨٨
 ٣٤٢٦ ٣٤٢٤ ٣٤١٩ ٣٤٠٧
 ٣٤٩١ ٣٤٨٥ ٣٤٨٢ ٣٤٤٧
 ٣٥٨٨ ٣٥٥٩ ٣٥٣٠ ٣٥٢٠
 ٣٦١٩ ٣٦١١ ٣٦٠٨ ٣٥٩١
 ٣٦٥٥ ٣٦٤٣ ٣٦٣٨ ٣٦٣٥
 ٣٦٨٥ ٣٦٧٤ ٣٦٦٧ ٣٦٦٤
 ٣٨٧٠ ٣٨٥٧ ٣٧٢٥ ٣٧١٨
 ٣٩٥٨ ٣٩٤٤ ٣٩٤٢ ٣٨٩٣
 ٣٩٩١ ٣٩٩٠ ٣٩٨٧ ٣٩٧٦
 ٤٠٣١ ٤٠٢١ ٣٩٩٩ ٣٩٩٢
 ٤٠٧٤ ٤٠٥٨ ٤٠٥٤ ٤٠٥١
 ٤١١٠ ٤١٠١ ٤٠٩٨ ٤٠٧٥
 ٤١٦٢ ٤١٣٢ ٤١٢٦ ٤١١٧
 ٤١٨٨ ٤١٧٥ ٤١٧٤ ٤١٦٣
 ٤٢٧٥ ٤٢٥٤ ٤٢٢٩ ٤٢٢٧
 ٤٣١٢ ٤٣٠٠ ٤٢٩٠ ٤٢٨٥
 ٤٣٣٥ ٤٣٣٢ ٤٣٢٠ ٤٣١٣
 ٤٣٦٨ ٤٣٤٧ ٤٣٤٦ ٤٣٣٨
 ٤٤٠٧ ٤٣٩٣ ٤٣٨٣ ٤٣٦٩
 ٤٤٣٠ ٤٤٢٧ ٤٤٢٦ ٤٤٢١
 ٤٤٥٦ ٤٤٥٣ ٤٤٣٦ ٤٤٣٣
 ٤٥٥٤ ٤٥٠٤ ٤٤٧٩ ٤٤٥٧
 ٤٦٦٤ ٤٦٣٦ ٤٦٢٦ ٤٥٧٣
 ٤٧٤٤ ٤٧٢٨ ٤٧٠٧ ٤٦٩٦
 ٤٧٨٣ ٤٧٥٨ ٤٧٥٢ ٤٧٤٩
 ٤٨٤٤ ٤٨١٥ ٤٨١١ ٤٨٠٠

٢٢١٩ ٢٢١٢ ٢١٩٥ ٢١٨٨
 ٢٣٦٨ ٢٣٦٣ ٢٣١٥ ٢٢٣٧
 ٢٤٨٤ ٢٤٥٢ ٢٣٩٢ ٢٣٨١
 ٢٧٧١ ٢٦٢١ ٢٦٠٨ ٢٥٢٤
 ٢٠٦٢ ٢٨٨٠ ٢٨٢٧ ٢٧٨١
 ٢١٠٩ ٢١٠٨ ٢٠٩٩ ٢٠٨٠
 ٢٢١٩ ٢٢٠٧ ٢١٥٧ ٢١٤٩
 ٢٤٤٦ ٢٣٧٣ ٢٢٩٦ ٢٢٢٤
 ٢٧٣٩ ٢٦٧٢ ٢٤٩٧ ٢٤٤٨
 ٢٩٧٢ ٢٩١٥ ٢٧٦٧ ٢٧٥٩
 ٤١٤٢ ٤١٤٠ ٤٠٠٤ ٣٩٨٤
 ٤٥٤٤ ٤٤٩٧ ٤٤٣١ ٤٣٩٧
 ٤٦٦٨ ٤٦٦٩ ٤٥٨٤ ٤٥٧١
 ٤٨٤٧ ٤٨٢٥ ٤٨١٤ ٤٧٨٥
 ٤٩٨٨ ٤٩٠٤ ٤٨٦٣ ٤٨٥٢
 ٥٠٧١ ٥٠٠٨ ٤٩٩٩ ٤٩٩٤
 ٥١٣١ ٥١٠٨ ٥١٠٧ ٥٠٨٤
 ٥١٨٨ ٥١٧٨ ٥١٦٨ ٥١٤٨
 ٥٣٠٠ ٥٢٦٨ ٥٢٢٨ ٥١٩٧
 ٥٤٠٧ ٥٣٥٩ ٥٣١٣ ٥٣٠٧
 ٥٥٢٤ ٥٥١٧ ٥٤٧٠ ٥٤٥٢
 ٥٦٠٦ ٥٥٩٦ ٥٥٨٦ ٥٥٨٢
 ٥٨٤٧ ٥٧٦٩ ٥٦٦٦ ٥٦٦٢
 ٥٩٣٠ ٥٩١٠ ٥٨٦٥ ٥٨٥٥
 ٦٠٦٧ ٦٠٥٢ ٦٠٢٠ ٥٩٣٧
 ٦٢٣٠

عبد الله بن مطيع عن أبيه: ٦٠٠٢.

عبد الله بن مغفل: ٣٥٣، ٤١٨، ٦٦٢، ١١٦٥، ٢٩٨١، ٣٥١٦، ٤٠٠٠، ٤١٠٢.

٦٠١٤، ٥٢٥٢، ٤٤٤٨.

عبد الله بن يزيد الخطمي: ٢٤٣٦، ٢٤٩١، ٢٩٤١.

عبد خير: ٤١١.

٣٧٥٣ ٣٧٣٢ ٣٧٢٠ ٣٦٩٠
 ٣٨٣٨ ٣٨١٧ ٣٨١٢ ٣٨٠٦
 ٣٨٥٧ ٣٨٤٧ ٣٨٤٢ ٣٨٤١
 ٤٢١٢ ٤٠٩٤ ٤٠١٢ ٣٩٩٨
 ٤٤٧٦ ٤٣٦٢ ٤٣٥٣ ٤٣٢٧
 ٤٩١٦ ٤٨٣٧ ٤٧٠٣ ٤٦٢٩
 ٤٩٦٩ ٤٩٣٣ ٤٩٢٧ ٤٩٢٣
 ٥١٦٥ ٥٠٧٤ ٥٠٧٣ ٤٩٨٧
 ٥٢٤٩ ٥٢٣٥ ٥٢٢٢ ٥٢٢٢
 ٥٣١٩ ٥٢٧٥ ٥٢٥٨ ٥٢٥٧
 ٥٤٦٦ ٥٤٢٩ ٥٤٠١ ٥٣٩٨
 ٥٥٥٩ ٥٥٢٨ ٥٥٢٠ ٥٥٠٨
 ٥٩٢٩ ٥٦٨٨ ٥٥٧٧ ٥٥٦٧
 ٦٢٧٥ ٦٢٣٨ ٦١٩٩

عبد الله بن عون: ٣٩٤٥.

عبد الله بن غنم: ٢٤٠٧.

عبد الله بن قرط: ٢٦٤٣.

عبد الله بن مالك بن بحينة: ٨٩١، ٢٦٩٣، ٣٤٤٢.

عبد الله بن مسعود: ٤٩، ٦٧، ٧٤، ٨٢، ١١٢، ١٥٧، ١٦٦، ١٩١، ١٩٣، ٢٠٢، ٢٠٧.

٢٦٣، ٢٣٨، ٢٣٣، ٢٣٠، ٢٢٨، ٢١١.

٤٨٠، ٣٧٥، ٣٥٠، ٣٣١، ٢٧٩، ٢٧٢.

٥٨٤، ٥٧٥، ٥٦٨، ٥٦٦، ٥١٣، ٤٨١.

٩٠٩، ٨٨٠، ٨٥١، ٨٠٩، ٦٣٤، ٥٨٦.

٩٧٩، ٩٥٢، ٩٥٠، ٩٤٦، ٩١٨، ٩١٥.

١٠٦٣، ١٠٣٧، ١٠١٦، ٩٩٠، ٩٨٩.

١٢٢١، ١١٩٩، ١٠٨٩، ١٠٧٢.

١٥٣٨، ١٤١٤، ١٣٧٨، ١٢٥١.

١٧٢٥، ١٦٦٩، ١٦٠٨، ١٥٨٦.

١٧٩٢، ١٧٦٩، ١٧٥٥، ١٧٣٧.

١٩٢٦، ١٩٢١، ١٨٥٢، ١٨٤٧.

٢١٨١، ٢١٧٩، ٢١٣٧، ٢٠٥٨.

عدي بن عدي الكندي عن مولى لهم عن جد
عدي: ٥١٤٧.

عدي بن حميرة: ١٧٨٠، ٣٧٥٢.
العرياض بن سارية: ١٦٤، ١٦٥، ١٥٩٦،
١٩٩٧، ٢١٥١، ٤٠٨٩، ٥٧٥٩.

العريش بن حميرة: ٥١٤١.
عرفجة بن أسعد: ٣٦٧٧، ٣٦٧٨، ٤٤٠٠.
عروة بن أبي الجعد البارقى: ٢٩٣٢.
عروة بن الزبير: ٥٥٨، ٨٦٣، ١٧٠٠، ٢٩٤٥،
٢٩٩٣.

عروة بن عامر: ٤٥٩١.
عصام المزني: ٣٩٣٥.
عطاه بن أبي رباح مرسلًا: ٢١٧٧.
عطاه بن السائب عن أبيه: ٢٤٩٧.
عطاه بن يسار مرسلًا: ٥٣٤، ٧٥٠، ١٠١٠،
١٤٥٥، ١٨٣٣، ١٨٤٩، ٤٤٨٦،
٤٦٠٧، ٤٦٧٤، ٥٧٥٢.

عطاه الخراساني: ٤٦٩٣.
عطية بن عروة السعدي: ٥١١٣.
عطية السعدي: ٢٧٧٥.
عطية القرظي: ٣٩٧٤.

عقبة بن الحارث: ١٨٨٣، ٣١٦٩، ٦١٧٨.
عقبة بن عامر: ٢٨٨، ٦٦٥، ٧٥٩، ٨٤٨،
٨٧٩، ٩٦٩، ١٠٣٠، ١٠٤٠، ١٤٥٦،
٢١١٠، ٢١٣١، ٢١٤١، ٢١٦٢،
٢١٦٤، ٢٢٠٢، ٢٣٧٥، ٢٧٩٢،
٣١٠٢، ٣١٤٣، ٣٢٩٧، ٣٤٢٩،
٣٤٤٢، ٣٧٠٣، ٣٨٢٤، ٣٨٦١،
٣٨٦٢، ٣٨٧٢، ٤٠٤٠،
٤٢٤٥، ٤٤٠٤، ٤٥٣٣، ٤٨٣٨،
٤٩١٠، ٤٩٨٤، ٥٠٠٠، ٥٢٠١.

٥٩٥٨، ٦٠٤٧، ٦٢٤٥.

عقبة بن مالك: ٣٨٤٨.

عبد المطلب بن أبي وداعة: ١٧١١.

عبد المطلب بن ربيعة: ١٨٢٣، ٦١٥٦.

عبد الملك بن عمير مرسلًا: ٢١٧٠.

عبيد الله بن أبي رافع: ٨٣٩.

عبيد الله بن خالد: ٥٢٨٦.

عبيد بن السباق مرسلًا: ١٣٩٨.

عبيد الله بن عدي بن الخيار: ٦٢٣، ١٨٣٢.

عبيد الله بن محمض: ٥١٩١.

عبيد بن رفاع: ٢٧٩٩، ٤٧٤٢.

عبيدة الملكي: ٢٢١٠.

عتاب بن أسيد: ١٨٠٤.

عتبة بن السلمي: ٣٨٥٩، ٣٨٨٠.

عتبة بن عويم بن ساعدة الأنصاري: ٣٠٩٢.

عتبة بن غزوان: ٥٦٢٩.

عتبة بن المنذر: ٢٩٨٩.

عثمان بن أبي العاص: ٧٧، ٦٦٨، ١١٣٤.

١٢٣٥، ١٥٣٣.

عثمان بن عبد الله بن أوس الثقفي عن جده:

٢١٦٧.

عثمان بن عبد الله بن موهب: ٤٨٨٠، ٤٥٦٨.

٦٠٨٠.

عثمان بن عفان: ٣٧، ٤١، ١٣٢، ١٣٣، ٢٨٤.

٢٨٦، ٢٨٧، ٣٩٧، ٤٠٩، ٤٢٤، ٦٣٠.

٦٩٧، ١٠٧٦، ٢١٠٩، ٢١٧١، ٢٣٩١.

٢٦٨١، ٢٦٨٦، ٢٩٧١، ٣٤٦٦.

٣٨٣١، ٥١٨٦، ٥٣٣٦، ٥٦١١.

٥٩٩٩، ٦٠٧٥، ٦٠٧٩، ٦٠٨١.

عثمان بن مظعون: ٧٢٤.

العداء بن خالد بن هوفة: ٢٨٧٢.

عدي بن ثابت عن أبيه عن جده: ٩٩٩.

عدي بن حاتم: ٤٠٦٤، ٤٠٦٥، ٤٠٨١.

٤٠٨٣، ٤٠٨٤، ٥٥٥٠، ٥٨٥٧.

عقبة الجهنني (ابن حاصر): ١١٨١.

عكراتش بن قزيب: ٤٢٣٣.

عكرمة: ٢٥٢، ٥٤٤، ٣٢٢٥.

عكرمة بن أبي جهل: ٤٦٨٤.

عكرمة بن وهب: ٥٠٨٠.

العلاء الحضرمي: ٤٦٥٢.

علقمة: ٦٢٠٠.

علقمة بن أبي علقمة عن أمه: ٤٣٧٥.

علقمة بن وائل: ٣٧٦٤.

علقمة بن وقاص: ٦٧٥.

علي بن أبي طالب: ٨٥، ١٠٤، ٢٥١، ٢٧٦.

٣٠٢، ٣١١، ٣١٢، ٣١٦، ٣٥٨، ٤٤٤.

٤٤٩، ٤٦٠، ٤٦٣، ٥٢٥، ٦٠٥، ٦٣٣.

٨١٣، ٩٠٣، ٩٣٣، ٩٧٤، ١١٤٢.

١١٧١، ١١٧٢، ١٢٣٣، ١٢٦٦.

١٢٧٦، ١٢٨١، ١٣٠٨، ١٣٢٤.

١٤٦٢، ١٤٦٣، ١٤٦٤، ١٤٧٤.

١٤٨٧، ١٥٥٠، ١٦٣٩، ١٦٥٠.

١٦٨٢، ١٦٩٦، ١٧٥٧، ١٧٨٧.

١٧٩٩، ١٨٥٥، ١٨٨٧، ٢١٣٨.

٢١٤١، ٢١٨٠، ٢١٨٢، ٢٣٥٩.

٢٣٨٧، ٢٤٠٣، ٢٤٣٤، ٢٤٤٩.

٢٤٨٥، ٢٥٢١، ٢٦٣٨، ٢٦٥٣.

٢٦٥٧، ٢٧٢٨، ٢٨٢٩، ٢٨٦٥.

٣٠٥٧، ٣١١٣، ٣١٤٧، ٣١٦٣.

٣٢٨١، ٣٢٨٧، ٣٢٩٧، ٣٣٥٧.

٣٣٦٢، ٣٣٦٣، ٣٤٧٥، ٣٥٠٦.

٣٥٣٥، ٣٥٥٠، ٣٥٦٤، ٣٦٢٣.

٣٦٢٩، ٣٦٦٥، ٣٧٣٨، ٣٨٥٧.

٣٨٨٣، ٣٨٩١، ٣٩٥٧، ٣٩٧٣.

٣٩٧٥، ٤٠٧٠، ٤١٥٤، ٤٢٣٠.

٤٢٦٩، ٤٣٢٢، ٤٣٥٦، ٤٣٧٣.

٤٣٨٤، ٤٣٩٠، ٤٣٩٢، ٤٣٩٤.

٤٤٨٥، ٤٥١٠، ٤٥٦٧، ٤٦٤٣.

٤٦٤٨، ٤٦٥٥، ٤٧٧٢، ٥١٣٤.

٥٢٠٩، ٥٢١٥، ٥٢٦٣، ٥٣٦٦.

٥٤٥١، ٥٤٥٨، ٥٤٦٢، ٥٦٤٣.

٥٦٤٩، ٥٧٩٠، ٥٧٩١، ٥٨٣٢.

٥٨٣٤، ٥٩١٩، ٦١٠٢، ٦١٠٦.

٦١٠٧، ٦١١٢، ٦١٢٣، ٦١٢٦.

٦١٣٣، ٦١٣٤، ٦١٧٠، ٦١٨٤.

٦٢٢٥، ٦٢٣١، ٦٢٣٥، ٦٢٥٥.

٦٢٧٧.

علي بن الحسين: ٨٠٨، ٤٨٤٠.

علي بن شيان: ٤٧٢٠.

علي بن طلق: ٣١٤.

عمار بن ياسر: ٣٨٠، ٤٦٤، ٥٢٨، ٥٣٦.

٩٥١، ١١١٢، ١٤٠٦، ١٩٧٧، ٤٤٤٢.

٤٨٤٦، ٥١٥٠.

عمارة بن ربيعة: ٦٢٤، ١٤١٧.

عمران بن الحصين: ٨٧، ٥٢٧، ١٠١٩.

١٠٢١، ١٢٤٨، ١٢٤٩، ١٣٤٢.

١٧٥٠، ٢٠٣٨، ٢٢١٦، ٢٤٧٦.

٢٩٢٧، ٢٩٤٧، ٣٠٦٠، ٣٢٢٧.

٣٣٩٠، ٣٤٢٨، ٣٥٠٥، ٣٤٤٤.

٣٥٤٠، ٣٨١٩، ٣٨٥٧، ٣٨٧٦.

٣٩٦٩، ٣٩٨٦، ٤٣٥٤، ٤٣٧٩.

٤٥٥٧، ٤٦٤٤، ٤٦٥٤، ٤٨٦٥.

٥٠٧٠، ٥٢٦٥، ٥٤٦٩، ٥٤٨٨.

٥٥٨٥، ٥٦٩٨، ٥٨٨٤، ٥٩٩٢.

٦٠١٠، ٦٠٩٠.

عمر بن أبي سلمة: ٧٥٤، ٤١٥٩.

عمر بن الخطاب رضي الله عنه: ١، ٢، ١٠٨.

٢٨٩، ٣٦٣، ٤٨٧، ٤٨٩، ٥٨٥، ٦٥٨.

٩٣٨، ٩٧٧، ١٠٨٠، ١١٧٧، ١٢٤٧.

١٢٩٣، ١٣٠١، ١٣٣٥، ١٥٨٨.

٢٨٦٩ ، ٢٨٦٤ ، ٢٨٠٤ ، ٢٥٩٨
 ٣٠٥٤ ، ٣٠٣٦ ، ٣٠٠٥ ، ٢٨٧٠
 ٣١٨٢ ، ٣١١١ ، ٣٠٧٧ ، ٣٠٦٦
 ٣٣٢١ ، ٣٣٢٠ ، ٣٣١٨ ، ٣٢٨٢
 ٣٣٩٩ ، ٣٣٧٨ ، ٣٣٥٥ ، ٣٣٥٤
 ٣٤٧٤ ، ٣٤٧٢ ، ٣٤٣٨ ، ٣٤٠١
 ٣٥٠٠ ، ٣٤٩٨ ، ٣٤٩٦ ، ٣٤٩٢
 ٣٥٦٨ ، ٣٥٠٤ ، ٣٥٠٢ ، ٣٥٠١
 ٣٩١٠ ، ٣٧٨٢ ، ٣٧٦٩ ، ٣٥٩٤
 ٤٠٢٥ ، ٤٠٢٤ ، ٤٠١٣ ، ٣٩٨٣
 ٤٣٨١ ، ٤٣٥٠ ، ٤٢٧٦ ، ٤١٥٦
 ٤٧٠٤ ، ٤٦٤٩ ، ٤٤٥٨ ، ٤٤٣٩

٦٢٨٨ ، ٥٢٨١ ، ٥٢٥٦ ، ٥١١٢

عمرو بن العاص: ٢٨ ، ١٠٢٩ ، ١٧١٦

٤٨٠٣ ، ٣٧٥٦ ، ٣٥٨٢ ، ١٩٨٣

٦٠٢٣ ، ٥٣٠٩ ، ٥٢١٦ ، ٤٩١٤

عمرو بن عتبة: ٤٦ ، ١٠٤٢ ، ١٢٢٩ ، ٣٣٨٥

٤٠٢٦ ، ٣٩٨٠

عمرو بن عون: ١٧٠ ، ٢٩٢٣ ، ٥١٦٣

عمرو بن مرة: ٣٧٢٨

عمرو بن ميمون الأودي: ٥١٧٤

عمير مولى أبي اللحم: ١٥٠٤ ، ١٩٥٣

٤٠٠٥

عوف بن مالك الأشجعي: ٢٤٠ ، ٨٨٢

٤٠٠٣ ، ٣٧٨٤ ، ٣٦٧٠ ، ١٦٥٥

٤٩٧٨ ، ٤٨٩٠ ، ٤٥٣٠ ، ٤٠٥٧

٥٧٥٦ ، ٥٦٠٠ ، ٥٤٢٠

عوف بن مالك (أبو الأحوص) عن أبيه: ٣٤٢٥

عون: ٢٦١

عياض بن أبي ربيعة المخزومي: ٢٧٢٧

عياض بن حمار المجاشعي: ٣٠٣٩ ، ٤٨٩٨

٥٣٧١ ، ٤٩٦٠

غالب بن قطان عن رجل: ٣٦٩٩

١٨٥٦ ، ١٨٥٤ ، ١٨٤٥ ، ١٦٦٣
 ٢٢١١ ، ٢١١٥ ، ١٩٨٥ ، ١٩٥٤
 ٢٤٢٩ ، ٢٣٧٠ ، ٢٢٤٨ ، ٢٢٤٥
 ٢٥٠٤ ، ٢٤٩٤ ، ٢٤٦٦ ، ٢٤٣١
 ٢٨١٢ ، ٢٧٦٧ ، ٢٥٨٩ ، ٢٥٢٥
 ٣٠٦٨ ، ٢٨٩٥ ، ٢٨٩٣ ، ٢٨٣٠
 ٣١٩٧ ، ٣١٣٩ ، ٣١١٨ ، ٣٠٦٩
 ٣٥٠٧ ، ٣٣٣٦ ، ٣٢٦٨ ، ٣٢٠٤
 ٣٧١٩ ، ٣٦٣٣ ، ٣٦٢٥ ، ٣٥٥٧
 ٤٠٣٤ ، ٣٨٥٨ ، ٣٧٤٩ ، ٣٧٣٠
 ٤٠٦١ ، ٤٠٦٠ ، ٤٠٥٦ ، ٤٠٥٥
 ٤٣١٧ ، ٤٣١٦ ، ٤٢٥٧ ، ٤٠٦٢
 ٤٣٢٤ ، ٤٣٢٣ ، ٤٣١٩ ، ٤٣١٨
 ٤٨٩٧ ، ٤٧٦٧ ، ٤٦٤٢ ، ٤٣٧٤
 ٥٢٤٠ ، ٥١٥١ ، ٥١١٩ ، ٥٠١٢
 ٥٣٣٧ ، ٥٣٢٨ ، ٥٢٩٩ ، ٥٢٦٦
 ٦٠٢٧ ، ٦٠١٨ ، ٦٠١٢ ، ٥٦٩٩
 ٦٠٥١ ، ٦٠٥٠ ، ٦٠٣٤ ، ٦٠٣٠

٦٢٨٠ ، ٦٢٦٦ ، ٦١٧٣ ، ٦١٠٨

عمرو بن الأحوص: ٢٦٧٠

عمرو بن أخطب الأنصاري: ٥٩٣٦

عمرو بن أمية: ٤١٨١

عمرو بن تغلب: ٥٤١٣

عمرو بن الحارث: ٥٩٧٤

عمرو بن حريث: ٨٣٦ ، ١٤١٠

عمرو بن حزم: ١٧٢١ ، ٣٤٩٢

عمرو بن الحقيق: ٣٩٧٩

عمرو بن سلمة: ١١٢٦

عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده (أي عن

عبد الله بن عمرو): ٩٩ ، ٢٣٧ ، ٢٤١

٨٦٦ ، ٧٦٩ ، ٧٣٢ ، ٥٧٢ ، ٤١٧

١٨٠٩ ، ١٧٨٩ ، ١٧٨٦ ، ١٥٠٦

٢٤٧٧ ، ٢٤٤٦ ، ٢٣١٢ ، ١٨١٩

كثيرة: ٤٢٨١.
 كثير بن عبد الله بن عمرو عن أبيه عن جده: ١٦٩،
 ٣٠٥١، ١٤٤١.
 كثير بن قيس: ٢١٢.
 كريب: ١٠٤٣.
 كعب: ٢١٧٤.
 كعب الأحبار: ٥٩٥٥، ٥٧٧١، ٢٤٧٩، ٧٨٨،
 كعب بن عجرة: ٩٩٤، ٩٦٦، ١١٨٢، ١٤١٦،
 ٣٧٠٠، ٢٦٨٨.
 كعب بن عياض: ٥١٩٤.
 كعب بن مالك: ٢٢٥، ٧٠٥، ١٥٤١، ٢٩٠٨،
 ٣٤٣٤، ٣٨٩٢، ٣٩٠٦، ٣٩٣٨،
 ٤٠٧٢، ٤١٦٤، ٤٧٩٥، ٥١٨١،
 ٥٧٩٨.
 كعب بن مرة: ٤٤٥٩.
 كلدة بن حنبل: ٤٦٧١.
 لقيط بن صبرة: ٤٠٥، ٣٢٦٠.
 مالك بن أنس: ١٨٦، ٢٨٣، ٦٣٨، ٦٥٢،
 ٢٢٨٢، ٢٢٨٣، ٣٢٩٣، ٣٣٤٠،
 ٤٤٠٦، ٥٠٩٦، ٥٢٢٠، ٥٢٢٣،
 ٥٦٦٣، ٥٢٨٣.
 مالك بن الحويرث: ٦٨٢، ٦٨٣، ٧٩٥، ٧٩٦،
 ١١٢٠.
 مالك بن صعصعة: ٥٨٦٢.
 مالك بن هبيرة: ١٦٨٧.
 مالك بن يسار: ٢٢٤٢.
 مجاشع من بني سليم: ١٤٦٧.
 مجمع بن جارية: ٤٠٠٦.
 محمد بن أبي عميرة: ٥٢٩٤.
 محمد بن حاطب الجمحي: ٣١٥٣.
 محمد بن الحنفية: ٦٠٢٤.
 محمد بن خالد السلمي عن أبيه عن جده:
 ١٥٦٨.

خفيف بن الحارث الثمالي: ١٨٧.
 الفجاء العامري: ٤٢٦١.
 الفراسي: ١٨٥٣.
 الفرافصة بن عمير الحنفي: ٨٦٤.
 فروة بن سيك: ٤٥٩٠.
 فروة بن نوفل عن أبيه: ٢١٦١.
 فضالة بن عبيد: ٢٨١٧، ٣٦٠٥، ٣٨٢٣،
 ٤٤٤٩.
 الفضل بن عباس: ٧٨٤، ٨٠٥، ٢٦٠٦،
 ٢٦١٠.
 فضالة بن عبيد: ٣٥، ٩٣٠.
 القاسم بن محمد: ١٧١٢-٧٨.
 القاسم مولى عبد الرحمن عن بعض أصحاب
 النبي ﷺ: ٤٠٢٢.
 قبيصة بن ذؤيب: ٣٠٦١، ٣٦١٨.
 قبيصة بن مخارق: ١٨٣٧.
 قبيصة بن هلب عن أبيه: ٨٠٣، ٤٠٨٧.
 قبيصة بن وقاص: ٦٢٢.
 قتادة بن دعامة السدوسي: ٨٢٧.
 قتادة بن التعمان: ٥٢٥٠.
 قتادة: ٢٤٥١، ٤٦٠٢، ٤٦٥١، ٤٦٧٧،
 ٦٢٦٤.
 قدامة: ٢٥٨٣، ٢٦٢٣.
 قرة المزني: ٧٣٦، ١٧٥٦.
 قرظة بن كعب: ٣٠٥٩.
 قطن بن قبيصة عن أبيه: ٤٥٨٣.
 قطبة: ٢٤٧١.
 قيس بن أبي حازم: ٦١٠٩، ٦٢٦٠، ٦٢٦٥.
 قيس بن أبي غرزة: ٢٧٩٨.
 قيس بن سعد: ١٦٨٠، ٣٢٦٦.
 قيس بن عاصم: ٥٤٣.
 قيس بن عباد: ١١١٦، ٦٢١٠.
 قيس بن عمرو: ١٠٤٤.

٦١٢ ، ٧٢٦ ، ٧٤٨ ، ٧٥١ ، ٩٤٩
 ١١٤٢ ، ١٢١٥ ، ١٣٤٤ ، ١٦٠٦
 ١٦٢١ ، ١٧٥٤ ، ١٨٠٠ ، ١٨٠٣
 ١٨١٤ ، ٢٢٣٥ ، ٢٢٨٤ ، ٢٤٣٢
 ٢٤٧٤ ، ٢٨٩٧ ، ٢٩١٧ ، ٣٢٥٨
 ٣٢٦٧ ، ٣٢٩٤ ، ٣٧٣٧ ، ٣٧٥٠
 ٣٨٢٥ ، ٣٨٤٦ ، ٣٩٢٠ ، ٤٠٣٦
 ٤٨٥٥ ، ٥٠١١ ، ٥٠٨٨ ، ٥٠٩٥
 ٥٢٢٧ ، ٥٢٦٢ ، ٥٣٣٠ ، ٥٣٧٦
 ٥٤٢٤ ، ٥٤٢٥ ، ٥٦٣٩ ، ٦٢٤٠

معاذ بن زهرة: ١٩٩٤

معاذ بن عبد الله الجهني: ٨٦٢

معاوية: ١٧٢ ، ٢٠٠ ، ٢٤٣ ، ٣١٥ ، ٦٥٤
 ١٠٥٠ ، ٢٣٤٦ ، ٢٤٨٩

معاوية بن أبي سفيان: ١١٨٦ ، ١٨٤٠ ، ٢٦٤٧
 ٣٤٦٩ ، ٣٦١٩ ، ٣٧٠٩ ، ٣٧١٥
 ٤٣٥٧ ، ٤٣٩٥ ، ٤٦٩٩ ، ٥٢٠٣
 ٥٦٥١ ، ٥٩٨٢ ، ٦٢٨٥

معاوية بن جاهمة: ٤٩٣٩

معاوية بن الحكم: ٩٧٨ ، ٣٣٠٣ ، ٤٥٩٢

معاوية بن قرعة عن أبيه: ٤٣٣٦ ، ٦٢٩٢

معاوية القشيري: ٣٢٥٩

معدان بن طلحة: ٨٩٧

معقل بن يسار: ١٦٢٢ ، ٢١٥٧ ، ٢١٧٨
 ٣٠٩١ ، ٣٦٨٦ ، ٣٦٨٧ ، ٤٥٧٤
 ٥٣٩١

معمر بن عبد الله: ٢٨١١ ، ٢٨٩٢

معقيب: ٩٨٠

المخيرة بن شعبة: ١٩٩ ، ٣٩٩ ، ٥١٨ ، ٥٢١
 ٥٢٢ ، ٥٢٣ ، ٥٢٤ ، ٩٥٣ ، ٩٦٢
 ١٠٢٠ ، ١٢٢٠ ، ١٦٦٧ ، ١٧٤٠
 ٣١٠٧ ، ٣٣٠٩ ، ٣٤٨٩ ، ٤٠٦٣

محمد بن عبد الله بن جحش: ٢٩٢٩

محمد بن عبيد الله عن أبيه: ٣٦٥٩

محمد بن قيس بن مخزومة: ٢٦١٢

محمد بن مسلمة: ٨٢١

محمد بن المتشر: ٣٤٤٥

محمد بن المنكدر: ١٦٣٣ ، ٧٧٠

محمد بن النعمان: ١٧٦٨

محمود بن لبيد: ٣٢٩٢ ، ٥٢٥١ ، ٥٣٣٤

محيصة: ٢٧٧٨

مخلد بن خفاف: ٢٨٧٩

مخنف بن سليم: ١٤٧٨

مرثد بن عبد الله عن بعض أصحاب الرسول ﷺ

١٩٢٥

مرداس الأسلمي: ٥٣٦٢

مروان الأصغر: ٣٧٣

مروان بن الحكم: ٣٩٦٨ ، ٤٠٤٢ ، ٤٠٤٦

مرة بن كعب: ٦٠٧٦

مزينة: ٣٨٨٥

المشوردي بن شداد: ٤٠٧ ، ٣٧٥١ ، ٥٠٤٦

٥٥١٣ ، ٥١٥٦

مسروق: ٣٨٠٤

مسلم القرشي: ٢٠٦١

مسلم بن يسار: ٩٥

المسور بن مخزومة: ٢٧٠٩ ، ٣١٢٢ ، ٣٣٢٨

٣٩٦٨ ، ٤٠٤٢ ، ٤٠٤٦ ، ٦٠٥٥

٦١٣٩

مطر بن عكاس: ١١٠

مطرف عن أبيه: ٥١٦٩

معاذ: ٢٤ ، ٢٩ ، ٦١ ، ٣٥٥ ، ٥٥٢

معاذ بن أنس: ٣١ ، ١٣١٧ ، ١٣٩٢ ، ١٣٩٣

٢١٣٩ ، ٤٣٤٣ ، ٤٣٤٩ ، ٤٦٤٥

٤٩٨٦

معاذ بن جبل: ٤٠ ، ٤٧ ، ٤٨ ، ١٨٤ ، ٤٢٠

- ٣١٧٧: نوفل بن معاوية.
 ٣٠٥٩: هزيل بن شرحبيل.
 ٣٥٢٢: هشام بن حكيم.
 ١٧٠٣: هشام بن عامر.
 ٤٣٦٣: هلال بن عامر عن أبيه.
 ٣٦٧٣، ٣٥٧٢، ٣٥٧١: وائل بن حجر.
 ٤٧٦٢.
 ٣٦٤٢: وائل الحضرمي.
 ٢٧٧٤، ١١٠٥: وابصة بن معبد.
 ٢٨٧٤، ١٦٧٧، ٢٥٣: وائلة بن الأسقع.
 ٥٧٤٠، ٤٩٠٥، ٤٨٥٦، ٣٠٥٣.
 ٤٧٠٦: وائلة بن الخطاب.
 ٤٢٥٢: وحشي بن حرب عن أبيه عن جده.
 ٤٤٨٢: الوليد بن عقبة.
 ٢٩١٢، ٢٦٤٩: يحيى بن الحصين عن جدته.
 ٣٤٠٤، ١٥٧٨، ١٣٩٠: يحيى بن سعيد.
 ٤٨٦: يحيى بن عبد الرحمن.
 ١١٥٢: يزيد بن الأسود.
 ٤٠١١: يزيد بن خالد.
 ٢٥٩٥: يزيد بن شيان.
 ١١٥٥: يزيد بن عامر.
 ٥٠٢٠: يزيد بن نعمة.
 ٣٥٨١، ٣٥٦٧: يزيد بن نعيم بن هزال.
 ٤٤٧: يعلى.
 ٢٦٨٠، ٢٥٨٤، ١٤٠٨: يعلى بن أمية.
 ٤٦٩٢، ٣٨٤٤، ٣٥١١، ٢٧٢٣.
 ٥٩٢٢، ٤٤٤٠، ٢٩٦٠، ٢٩٥٩: يعلى بن مرة.
 ٦١٦٩.
 ٤٢٢٣: يوسف بن عبد الله بن سلام.
- ٤٢٣٦، ٤٣٠٥، ٤٥٥٥، ٤٩١٥.
 ٥٥٩٧، ٥٤٩٢.
 ٣٤٤٩، ٧٨٣، ٤٢: المقداد بن الأسود.
 ٥٥٤٠، ٥٤٠٥، ٤٨٢٧.
 ٣٧٠٢، ٢٧٥٩: المقداد بن معد يكرب.
 ٢٧٨٤، ٥٠٥، ١٦٣: المقداد بن معد يكرب.
 ٤٢٤٧، ٤١٩٨، ٣٨٣٤، ٣٠٥٣.
 ٥١٩٢، ٥٠١٦.
 ٥٠٨٦، ٢١٧٢، ١١٨٤، ٢١٤: مكحول.
 ٥٣٣٨: المهاجر بن حبيب.
 ٤٦٧: المهاجر بن مقلد.
 ٣٩٤٨: المهلب.
 ٦١٩٥: موسى بن طلحة.
 ٢٦٤٢: ناجية الأسلمي.
 ٢٦٤١: ناجية الخزاعي.
 ٥٤١٩: نافع بن عتبة.
 ٣٧٤٤: نافع.
 ٤٢١٨، ٢٦٤٥، ٢٠٥٠: نيشة الهذلي.
 ٤٢٤٢.
 ١٠٨٥، ٨٤٠، ٦١٣: النعمان بن بشير.
 ٢١٤٥، ١٧٤٥، ١٤٩٣، ١٠٩٧.
 ٣٦٤٧، ٣٠١٩، ٢٧٦٢، ٢٢٣٠.
 ٤٩٥٤، ٤٩٥٣، ٤٨٩١، ٤١٩٥.
 ٥٦٨٧، ٥٦٦٨، ٥١٣٨.
 ٨٨٦: النعمان بن مرة.
 ٣٩٣٤، ٣٩٣٣، ٣٩٣٢: النعمان بن مقرن.
 ٣٩٨٢: نعيم بن مسمود.
 ١٣١٤: نعيم بن هملز الغطفاني.
 ٣٦٩٦، ٢١٢١، ١٩٢: النواس بن سميان.
 ٥٤٧٥، ٥٠٧٢.

كنى الرجال المبنيء باب

أبو البخري عن رجل: ٥١٤٦.	أبو الأحوص الجشمي عن أبيه: ٤٣٥٢، ٤٢٤٨.
أبو البخري: ١٩٨١.	أبو الأزهري الأنماري: ٢٤٠٩.
أبو بردة بن نيار: ٣٦٣٠.	أبو إسحاق: ٣٧١٧.
أبو برة: ١٧٣٨، ١٧٥٠، ١٩٠٦، ٣٥٥٣.	أبو أسيد: ٣٩٥٤، ٣٩٤٦، ٧٠٣.
أبو بشير الأنصاري: ٣٨٩٦.	أبو أسيد الأنصاري: ٦٢٢٤، ٤٧٢٧، ٤٢٢١.
أبو بصرة القماري: ١٠٤٩.	أبو أسيد الساعدي: ٤٩٣٦.
أبو بكر الصديق رضي الله عنه: ٨٦٣، ٩٤٢، ١٣٠٤، ١٨٧٣، ٢٣٤٠، ٢٧٨٧.	أبو أمامة رضي الله عنه: ٢١٣، ١٨٠، ٤٥، ٣٠، ٢٧٨، ٧٢٧، ٦٧٠، ٥٧١، ٤١٦، ٣٨٦.
٣٣٥٨، ٣٣٧٥، ٥٠٤٢، ٥١٤٢.	٧٢٨، ٧٤١، ٩٦٨، ١١٠١، ١١٢٢.
٥٣٥٤، ٥٤٨٧، ٥٨٦٨، ٥٨٦٩.	١٢٢٧، ١٢٣١، ١٢٥٠، ١٢٨٧.
٥٩٧٦.	١٣٣٢، ١٦٦٤، ١٦٤٢، ١٧٥٨.
أبو بكر بن سليمان بن أبي حنيفة: ١٠٨٠.	٣٨٦٣، ١٩٢٨، ١٩٥١، ٢٠٦٤.
أبو بكر بن عبد الرحمن: ٣٢٣٤.	٢١٢٠، ٢٥٣٥، ٢٧٨٠، ٢٨٩٨.
أبو بكرة: ٥١٩، ٦٥١، ١١١٠، ١٤٩٤.	٢٩٥٦، ٣٠٧٣، ٣٠٩٥، ٣١٢٤.
١٩٧٢، ٢٠٩٢، ٢٤١٣، ٢٤٤٧.	٣٣٦٥، ٣٥٥٤، ٣٦٥٤، ٣٧٠٨.
٢٤٨٠، ٢٦٥٩، ٣٣١٤، ٣٥٣٨.	٣٧١٤، ٣٧٥٧، ٣٧٦٠، ٣٨٢٠.
٣٦٩٢، ٣٦٩٥، ٣٧٣١، ٤٥٤٩.	٣٨٢٧، ٣٨٣٧، ٣٨٤٩، ٣٨٥٧.
٤٧٠١، ٤٨٢٨، ٤٩٣٢، ٤٩٤٥.	٤٠٠١، ٤٠١٦، ٤١٩٩، ٤٣١٦.
٥٢٨٥، ٥٣٨٥، ٥٤٣٢، ٥٤٨١.	٤٣١٧، ٤٣١٨، ٤٣١٩، ٤٦٤٦.
٥٥٠٣، ٥٩٨٦، ٦٠٦٦، ٦١٤٤.	٤٦٨١، ٤٧٠٠، ٤٧٩٦، ٤٨٦٠.
أبو ثعلبة الخشني: ١٩٧، ٣٩١٤، ٤٠٦٦.	٤٩٤١، ٤٩٧٤، ٥٠٢٢، ٥١٣٢.
٤٠٦٧، ٤٠٦٨، ٤٠٨٦، ٤١٠٦.	٥١٨٩، ٥١٩٠، ٥٢٠٢، ٥٥٥٦.
٤١٤٨، ٤٧٩٧، ٥١٤٤.	٥٦٨٠، ٥٧٦٠، ٦٢٩٠.
أبو حنيفة: ٧٧٣، ٢٧٦٥، ٣٤٦١، ٤١٦٨.	أبو أمامة إياس بن ثعلبة: ٤٣٤٥.
٤٨٧٩، ٥٣٥٣.	أبو أمامة بن سهل بن حنيف: ٤٥٦٢، ٤٥٦٣.
أبو جري (جابر بن سليم): ١٩١٨.	أبو أمية المخزومي: ٣٦١٢.
أبو الجعد الضمري: ١٣٧١.	أبو أيوب الأنصاري: ٣٣٤، ٣٦٩، ٣٨٢.
أبو جعفر: ١٤٩٥، ٢٩٨٠.	٦٠٩، ١١٥٤، ١١٦٨، ١٢٦٥، ٢٦٨٤.
أبو جهيم بن الحارث بن الصمة: ٥٢٩، ٥٣٥.	٣٣٦١، ٣٨٤٣، ٤١٩٦، ٤٢٠١.
٧٧٦.	٤٢٠٧، ٤٧٣٩، ٥٠٢٧، ٥٢٢٦.
أبو الجوزاء: ٥٩٥٠.	٥٨٩٩، ٥٦٤٣.

٤٦٨٣ ، ٤٤٥١ ، ٣٧٦٥ ، ٣٧١٣

٤٨٦٤ ، ٤٨١٧ ، ٤٨١٦ ، ٤٧٣١

٥٠٨٣ ، ٥٠٦٥ ، ٥٠٢١ ، ٤٨٦٦

٥٢٠٠ ، ٥١٩٩ ، ٥١٩٨ ، ٥١١٤

٥٣١٧ ، ٥٣٠٦ ، ٥٣٠١ ، ٥٢٥٩

٥٥٤٨ ، ٥٤٦٨ ، ٥٣٩٧ ، ٥٣٤٧

٥٧٧٤ ، ٥٧٣٧ ، ٥٦٥٩ ، ٥٥٨٧

٦٢٣٩ ، ٦١٨٣ ، ٦٠٤٣ ، ٥٩١٦

أبوزافع: ٤٧٠ ، ٤٢٩ ، ٣٢٧ ، ٣٢٦ ، ١٦٢ ، ١٣٢٩

٢٦٩٥ ، ١٨٢٩ ، ١٧١٩ ، ١٣٢٩

٤١٥٧ ، ٣٩٨١ ، ٢٩٦٣ ، ٢٩٠٥

أبورزين العقيلي: ٥٠٢٥ ، ٤٦٢٢ ، ٢٥٢٨ ، ٥٥٣١

٥٧٢٥ ، ٥٦٥٨ ، ٥٥٣١

أبورمة التيجي: ٤٣٥٩ ، ٣٦١٣ ، ٣٤٧١ ، ٤٣٥٥

أبوريحانة: ٤٣٥٥

أبو زهير النخري: ٨٤٦

أبو سعد بن أبي فضالة: ٥٣١٨

أبو سعيد الخدري رضي الله عنه: ١٩ ، ١٣٤ ، ١٧٨

٤٠٤ ، ٣٥٦ ، ٣١٣ ، ٢٢٢ ، ٢١٥ ، ١٧٨

٥٣٨ ، ٥٣٣ ، ٤٨٨ ، ٤٧٨ ، ٤٥٤ ، ٤٣١

٧٣٧ ، ٧٢٣ ، ٦٩٣ ، ٦٥٦ ، ٦١٨ ، ٥٩١

٨١٦ ، ٨٠٦ ، ٧٨٥ ، ٧٧٧ ، ٧٦٨ ، ٧٦٦

١٠٤١ ، ١٠١٥ ، ٩٨٥ ، ٨٧٦ ، ٨٢٩

١٢١٧ ، ١١٤٦ ، ١١١٨ ، ١٠٩٠

١٣٢٠ ، ١٢٧٩ ، ١٢٣٨ ، ١٢٢٨

١٤٦٦ ، ١٤٥٢ ، ١٤٢٦ ، ١٣٨٧

١٦١٦ ، ١٥٧٢ ، ١٥٣٧ ، ١٥٣٤

١٧٣٢ ، ١٦٤٨ ، ١٦٤٧ ، ١٦٤٠

١٨١٦ ، ١٨٠٢ ، ١٧٩٤ ، ١٧٥٣

١٨٧٢ ، ١٨٧٠ ، ١٨٤٤ ، ١٨٣٤

٢٠٢٠ ، ٢٠١٥ ، ١٩٢٧ ، ١٩١٣

٢٠٨٦ ، ٢٠٥٣ ، ٢٠٤٩ ، ٢٠٤٨

٢١٧٥ ، ٢١٣٦ ، ٢١٢٨ ، ٢١١٦

أبو الجويرية الجرمي: ٤٠٠٩

أبو حرة الرقاشي: ٢٩٤٦

أبو حميد الساعدي: ٧٩٢ ، ٨٠١ ، ٨١٠ ، ٩٢٠

١٧٧٩ ، ٥٩١٥

أبو الحويرث: ١٤٤٩

أبو حية: ٤١٠

أبو خراش السلمي: ٥٠٣٥

أبو خزامة: ٩٧

أبو خزيمة: ٤٦٢٤

أبو خلاد: ٥٢٣٠

أبو خللة الزرقى: ٢٩١٤

أبو الدرداء: ١١٩ ، ١٢٣ ، ٢٣١ ، ٢٤٥ ، ٢٥٨

٢٦٨ ، ٢٩٩ ، ٥٨٠ ، ١٠١٢ ، ١٠٦٧

١٠٧٩ ، ١٣١٣ ، ١٣٦٦ ، ١٥٥٥

١٧٦١ ، ١٨٧١ ، ٢٠٠٨ ، ٢١٢٦

٢١٢٧ ، ٢١٤٦ ، ٢٢٢٨ ، ٢٢٦٩

٢٣٧٦ ، ٢٤٩٦ ، ٢٣٣٧ ، ٢٤٦٧

٢٤٦٨ ، ٢٤٨٠ ، ٢٥٤٦ ، ٢٧٢١

٢٨٥٧ ، ٤٠٨٨ ، ٤٣٨٢ ، ٤٥٣٨

٤٧٠٢ ، ٤٧٦٨ ، ٤٨٢١ ، ٤٨٥٠

٤٩٠٨ ، ٤٩٢٨ ، ٤٩٨٢ ، ٥٠٣٧

٥٠٨١ ، ٥٢٠٤ ، ٥٢١٨ ، ٥٢٤٦

٥٣١٢ ، ٥٦٨٦ ، ٦٢٨١

أبو ذر الغفاري رضي الله عنه: ٣٢ ، ٢٦ ، ١٨٥

٥٣٠ ، ٥٧٦ ، ٦٠٠ ، ٧٠٩ ، ٧٥٣ ، ٩٧٦

٩٩٥ ، ١٠٠١ ، ١٠٥١ ، ١٢٠٥ ، ١٢٩٨

١٣١١ ، ١٧٧٥ ، ١٨٥٨ ، ١٨٦٨

١٨٨٢ ، ١٨٩٤ ، ١٨٩٨ ، ١٩١١

١٩٢٢ ، ١٩٢٤ ، ١٩٣٧ ، ٢٠٥٧

٢٢٦٥ ، ٢٣٠٠ ، ٢٣٢٦ ، ٢٣٣٧

٢٣٥٠ ، ٢٣٦١ ، ٢٣٦٢ ، ٢٧٩٥

٢٣٤٥ ، ٢٣٤٩ ، ٢٣٧٧ ، ٢٣٨٣

٢٥٢٦ ، ٢٦٠٩ ، ٢٦٨٢ ، ٢٧١٠

٢٠٠٩	٢٠٠٧	٥٩٦٨	٥٩٥٧	٢٢٨٠	٢٢٧٨	٢٢٥٩	٢١٩٨
٢٠٥٨	٢٠٥٣	٢٠٣٨	٢٠١٩	٢٣٤٤	٢٣٢٧	٢٣١٠	٢٣٠٩
٢٢٤٩	٢١٦٣	٢٠٩٨	٢٠٦٥	٢٤٥٥	٢٤٤٨	٢٤٠٤	٢٣٧٣
أبو سعيد بن المعلی: ٢١٦٨				٢٧٣٢	٢٧٠٢	٢٥٤٣	٢٤٨١
أبو سلمة: ٣٩٠، ٣٢٩٩				٢٨١٣	٢٨١٠	٢٨٠٩	٢٧٩٦
أبو السمع: ٥٠٢				٢٩٠٠	٢٨٩١	٢٨٥٣	٢٨١٤
أبو سهلة (مولى عثمان): ٢٠٨١				٣١٠٠	٣٠٨٦	٣٠٣٧	٢٩٢٠
أبو شريح الخزاعي: ٣٤٧٧				٣١٨٧	٣١٨٦	٣١٧٠	٣١٣٨
أبو شريح العدوي: ٢٧٢٦				٣٣٦٠	٣٣٣٨	٣٢٦٩	٣١٩٠
أبو شريح الكمي: ٤٢٤٤، ٣٤٥٧				٣٥٤٣	٣٥٣٦	٣٤٦٤	٣٤٢٢
أبو الشعثاء: ١٠٧٥				٣٧٠٤	٣٦٩١	٣٦٧٦	٣٦٤٨
أبو الشماخ الأزدي عن ابن عم له: ٣٧٢٩				٣٨٥١	٣٨٠٠	٣٧٢٧	٣٧٠٥
أبو صرمة: ٥٠٤١				٣٩٦٣	٣٩١١	٣٨٩٨	٣٨٥٤
أبو الطفيل التنوي: ٢٥٧١، ٣١٧٥، ٤٠٧٠				٤١١٨	٤٠٩٣	٤٠٩٢	٤٠١٥
٥٧٨٥، ٤٩٣٧				٤٢٦٥	٤٢٥٠	٤٢٠٤	٤١٤٤
أبو طلحة: ٩٢٨، ٣٦٤٩، ٣٩٦٧، ٤٤٨٩				٤٣٤٢	٤٣٣١	٤٢٨٠	٤٢٧٩
٦٢٥١، ٥٢٥٤				٤٦٢٧	٤٦٠٥	٤٥٦٤	٤٥٢١
أبو عامر الأشعري: ٥٣٤٣، ٥٩٩٠				٤٧١٣	٤٦٩٥	٤٦٦٧	٤٦٤٠
أبو عبس: ٣٧٩٤				٤٨٣٩	٤٨٠٩	٤٧٣٧	٤٧٢٣
أبو عبيد: ٣٢٨				٥١٣٧	٥٠٥٥	٥٠١٨	٤٨٧٤
أبو عبيدة الجراح: ٥٤٧٦، ٥٣٧٥، ٦٢٥٧				٥٢٤٥	٥١٦٢	٥١٥٣	٥١٤٥
أبو عثمان النهدي: ٣٠٣٠				٥٣٥٢	٥٣٣٥	٥٣٣٣	٥٢٧٨
أبو عيب: ٤٢٥٣				٥٤٥٥	٥٤٥٤	٥٣٨٦	٥٣٦١
أبو العشاء عن أبيه: ٤٠٨٢				٥٤٧٩	٥٤٧٦	٥٤٥٩	٥٤٥٧
أبو عقبة: ٤٩٠٣				٥٤٩٨	٥٤٩٦	٥٤٩٥	٥٤٩٠
أبو عمير بن أنس عن عمومة له: ١٤٥٠				٥٥٣٣	٥٥٣٠	٥٥٢٧	٥٥١١
أبو عياش: ٢٣٩٥				٥٥٦٣	٥٥٥٣	٥٥٤٢	٥٥٤١
أبو قتادة: ٣٤٠، ٦٠٤، ٦٨٥، ٧٠٤، ٨٢٨				٥٥٨٩	٥٥٨٣	٥٥٧٨	٥٥٦٤
٨٨٥، ٩٨٤، ١٠٤٧، ١١٣٠، ١٢٠٤				٥٦٢٦	٥٦٢٤	٥٦٢٢	٥٦٠٢
١٣٧٣، ١٦٠٣، ٢٠٤٤، ٢٠٤٥				٥٦٣٨	٥٦٣٥	٥٦٣٤	٥٦٣٣
٢٦٩٧، ٢٧٩٣، ٢٩٠٢، ٢٩٠٣				٥٦٧٨	٥٦٧٧	٥٦٥٢	٥٦٤٨
٢٩١١، ٣٦٤٠، ٣٨٠٥، ٣٨٧٧				٥٧٠٩	٥٦٨٤	٥٦٨٢	٥٦٨١
				٥٩٠١	٥٨٩٤	٥٨١٣	٥٧٦١

٤٦١٢ ، ٤٠١٠ ، ٣٨٥٢ ، ٣٨١٤
 ٤٣٤١ ، ٤٣٠١ ، ٤١٧٥ ، ٤١٧٤
 ٤٥١٢ ، ٤٥١١ ، ٤٥٠٥ ، ٤٤٤١
 ٤٩٥٥ ، ٤٧٤٠ ، ٤٧٣٥ ، ٤٦١٨
 ٥١٢٤ ، ٥٠١٠ ، ٤٩٧٢ ، ٤٩٥٦
 ٥٣٩٩ ، ٥٣٧٤ ، ٥١٧٩ ، ٥١٥٤
 ٥٦٨٩ ، ٥٦١٦ ، ٥٥٥٨ ، ٥٥٥٢
 ٥٩٧٧ ، ٥٩١٨ ، ٥٧٧٧ ، ٥٧٢٤
 ٦١٩٨ ، ٦١٩٤ ، ٦٠٨٤ ، ٦٠٠٨
 ٦٢٠٣

أبو نجيع السلمي: ٣٨٧٣.

أبو نضرة: ١٢٠.

أبو هاشم بن عتبة: ٥١٨٥.

أبو هريرة رضي الله عنه: ٣، ٥، ١٠، ١٤، ٢٠،
 ٢٢، ٣٣، ٣٩، ٤٤، ٥٢، ٥٣، ٥٥، ٦٠،
 ٦٣، ٦٤، ٦٥، ٦٦، ٦٩، ٧٠، ٧٥، ٨١،
 ٨٦، ٨٨، ٩٠، ٩٢، ٩٣، ٩٨، ١١٨،
 ١٣٠، ١٣٩، ١٤٣، ١٤٩، ١٥٤، ١٥٥،
 ١٥٦، ١٥٨، ١٥٩، ١٦٠، ١٧٦، ١٧٩،
 ١٨٢، ٢٠١، ٢٠٣، ٢٠٤، ٢٠٥، ٢١٦،
 ٢١٩، ٢٢٣، ٢٢٧، ٢٣٦، ٢٤٢، ٢٤٤،
 ٢٤٦، ٢٤٧، ٢٥٤، ٢٧١، ٢٧٥، ٢٨٠،
 ٢٨٢، ٢٨٥، ٢٩٠، ٢٩١، ٢٩٨، ٣٠٠،
 ٣٠٣، ٣٠٦، ٣١٠، ٣٢١، ٣٣٩، ٣٤١،
 ٣٤٧، ٣٥٢، ٣٦٠، ٣٦٧، ٣٧٦، ٣٩١،
 ٣٩٢، ٤٠٦، ٤٠٣، ٤٢٨، ٤٣٠، ٤٤٣،
 ٤٥١، ٤٧٤، ٤٧٩، ٤٩٠، ٤٩١، ٥٠٣،
 ٥٣٩، ٥٤١، ٥٥١، ٥٦٤، ٥٦٥، ٥٩٠،
 ٦٠١، ٦٠٢، ٦١١، ٦٢٦، ٦٢٨، ٦٢٩،
 ٦٣٥، ٦٥٥، ٦٦٣، ٦٦٧، ٦٧٦، ٦٨٤،
 ٦٨٦، ٦٩٢، ٦٩٤، ٦٩٦، ٦٩٨، ٧٠١،
 ٧٠٢، ٧٠٦، ٧١٠، ٧١١، ٧١٥، ٧٢٩،
 ٧٣٠، ٧٣٣، ٧٣٩، ٧٤٢، ٧٥٥، ٧٥٦.

٣٩٢٢ ، ٤٤٨٣ ، ٤٦١٠ ، ٤٦١٢
 ٤٧١٦ ، ٥٤٦٠ ، ٥٨٧٨ ، ٥٩١١.

أبو كبشة الأنصاري: ٤٣٣٣، ٤٥٤٢، ٤٥٧٢،
 ٥٢٨٧.

أبو لبابة بن عبد المنذر: ١٣٦٣، ٣٤٣٩.

أبو ليلى: ٤١٣٧.

أبو مالك الأشجعي: ١٢٩٢، ٢٤٨٦.

أبو مالك الأشعري: ٢٨١، ١١٦٥، ١٢٣٢،
 ١٧٢٧، ٢٤١٢، ٢٤٤٤، ٣٨٤٠،
 ٤٢٩٢، ٥٣٤٣، ٥٧٥٥.

أبو مالك: ٥٠١٣.

أبو محذورة: ٦٤٢، ٦٤٤، ٦٤٥.

أبو محيريز عن أبي جمعة رجل من الصحابة:
 ٦٢٩١.

أبو مرثد الفتوي: ١٦٩٨.

أبو مسعود الأنصاري رضي الله عنه: ٢٠٩.

٨٧٨، ١٠٨٨، ١١١٧، ١١٣٢، ١٦٩٢،

١٩٣٠، ٢١٢٥، ٢٧٦٤، ٢٧٩٢،

٣١٥٩، ٣٣٥٣، ٣٧٩٩، ٤٧٧٧،

٦٢٦٩.

أبو المليح بن أسامة عن أبيه: ٥٠٦، ٥٠٧.

٣٣٩٧.

أبو موسى الأشعري رضي الله عنه: ١١، ٢٣،

٩١، ١٠٠، ١٠٣، ١٤٨، ١٥٠، ٣٤٥،

٣٧٢، ٦٢٥، ٦٩٩، ٨٢٦، ١٠٦٥،

١٠٨١، ١٣٠٦، ١٣٥٨، ١٤٤٣،

١٤٨٤، ١٥٢٣، ١٥٤٤، ١٥٥٨،

١٦٨٥، ١٧٢٦، ١٧٣٦، ١٧٤٦،

١٨٩٥، ١٩٤٩، ٢١١٤، ٢١٨٧،

٢٢٦٣، ٢٣٠٣، ٢٣٢٩، ٢٤٤١،

٢٤٨٢، ٢٩٢٢، ٣١٣٠، ٣١٣٤،

٣٣٧٢، ٣٤١١، ٣٥١٧، ٣٦٥٦،

٣٦٦٠، ٣٦٨٣، ٣٧٢٢، ٣٧٧٢.

The Real Muslims Portal

٢٣٨١	٢٣٨٠	٢٣٧٩	٢٣٧٤	٢٣٨٤	٢٣٧١	٢٣٦٩	٢٣٦٧
٢٤٠٩	٢٣٩١	٢٣٨٩	٢٣٨٢	٢٤٠٨	٢٣٩٠	٢٣٨٩	٢٣٨٨
٢٤١٦	٢٤١٥	٢٤١٤	٢٤١٣	٢٤٢٩	٢٤٢٤	٢٤٢٣	٢٤١٩
٢٤٣٢	٢٤٣٦	٢٤٣٣	٢٤٣١	٢٤٥٧	٢٤٤٥	٢٤٣٨	٢٤٣٣
٢٤٦٤	٢٤٥٨	٢٤٥٤	٢٤٥٣	٢٤٦٩	٢٤٦٨	٢٤٦٧	٢٤٦٤
٢٥٠٣	٢٤٨٨	٢٤٨٧	٢٤٨٣	٢٥٠٥	٢٤٩٩	٢٤٩٣	٢٤٨٣
٢٥١٤	٢٥١٣	٢٥١٠	٢٥٠٩	٢٥١٥	٢٥٠٨	٢٥٠٧	٢٥٠٦
٢٥٢٣	٢٥٢٠	٢٥١٩	٢٥١٨	٢٥٧٣	٢٥٣٩	٢٥٣٧	٢٥٣٦
٢٥٥٥	٢٥٤٨	٢٥٤٥	٢٥٤٤	٢٦٣٣	٢٥٩١	٢٥٩٠	٢٥٧٥
٢٥٨٩	٢٥٦٥	٢٥٦٣	٢٥٦٠	٢٧٣٠	٢٧٢١	٢٧١٦	٢٧٠١
٢٦١٩	٢٦٠٦	٢٦٠٢	٢٥٩٢	٢٧٤١	٢٧٤٠	٢٧٣٧	٢٧٣١
٢٦٣١	٢٦٢٧	٢٦٢٦	٢٦٢١	٢٧٧٩	٢٧٦١	٢٧٦٠	٢٧٥١
٢٦٦٩	٢٦٦١	٢٦٥٨	٢٦٣٤	٢٨١٨	٢٨١٣	٢٨٠٥	٢٧٩٤
٢٦٩٧	٢٦٨٤	٢٦٨١	٢٦٧٥	٢٨٤٧	٢٨٣٨	٢٨٢٨	٢٨٢٦
٢٧٣٣	٢٧٣٢	٢٧١٦	٢٦٩٨	٢٨٥٩	٢٨٥٤	٢٨٥١	٢٨٤٨
٢٧٧٣	٢٧٦٨	٢٧٥٤	٢٧٤٥	٢٨٨٦	٢٨٨١	٢٨٦٨	٢٨٦٠
٢٧٨٩	٢٧٨٨	٢٧٨٧	٢٧٨٣	٢٩٠٦	٢٩٠١	٢٨٩٩	٢٨٨٨
٢٨٠٢	٢٧٩٦	٢٧٩٥	٢٧٩٠	٢٩١٥	٢٩١٣	٢٩١٠	٢٩٠٧
٢٨٢٢	٢٨١٣	٢٨١١	٢٨٠٧	٢٩٥٢	٢٩٣٤	٢٩٣٣	٢٩٣١
٢٨٣٥	٢٨٣٢	٢٨٣٠	٢٨٢٨	٢٩٩٤	٢٩٨٣	٢٩٦٥	٢٩٦٤
٢٨٦٨	٢٨٥٧	٢٨٥٥	٢٨٣٦	٣٠٢٢	٣٠١٦	٣٠٠٩	٢٩٩٥
٢٨٩٤	٢٨٧٥	٢٨٧٤	٢٨٦٩	٣٠٤١	٣٠٣٢	٣٠٢٨	٣٠٢٥
٢٩١٦	٢٨٩٩	٢٨٩٧	٢٨٩٥	٣٠٨٢	٣٠٧٩	٣٠٧٥	٣٠٤٨
٢٩٦٤	٢٩٦٠	٢٩٢٤	٢٩١٩	٣٠٩٨	٣٠٩٠	٣٠٨٩	٣٠٨٤
٢٩٩٦	٢٩٩٤	٢٩٨٥	٢٩٧٨	٣١٤٤	٣١٣٧	٣١٣٣	٣١٢٦
٤٠٩٠	٤٠٥٠	٤٠٣٣	٣٩٩٧	٣١٦٠	٣١٥١	٣١٥٠	٣١٤٥
٤١٢١	٤١١٥	٤١٠٤	٤٠٩٩	٣٢١٨	٣١٩٤	٣١٩٣	٣١٧١
٤١٤٣	٤١٣٩	٤١٣٣	٤١٢٢	٣٢٣٨	٣٢٣٦	٣٢٢٨	٣٢٢٦
٤١٧٧	٤١٧٦	٤١٧٣	٤١٧٢	٣٢٤٦	٣٢٤١	٣٢٤٠	٣٢٣٩
٤٢١٩	٤٢١٤	٤٢١٠	٤٢٠٥	٣٢٧٢	٣٢٦٤	٣٢٦٢	٣٢٥٥
٤٢٥٨	٤٢٤٦	٤٢٤٣	٤٢٣٥	٣٣٠٨	٣٢٩٠	٣٢٨٦	٣٢٨٤
٤٢٩٤	٤٢٩١	٤٢٦٧	٤٢٥٩	٣٣١٦	٣٣١٥	٣٣١١	٣٣١٠
٤٤١١	٤٤١٠	٤٤٠١	٤٣٣٠	٣٣٥١	٣٣٤٩	٣٣٤٧	٣٣٤٤

The Real Muslims Portal

٦٠٨٢	٦٠٧١	٦٠٥٦	٦٠٤٠	٥٧٢٣	٥٧٢٢	٥٧٢١	٥٧٢٠
٦١٦٢	٦١٦١	٦١٤٣	٦١١٧	٥٧٣٦	٥٧٣٥	٥٧٣٤	٥٧٣٣
٦٢١٨	٦٢١٣	٦٢١٢	٦١٨٥	٥٧٤٦	٥٧٤٥	٥٧٤١	٥٧٣٩
٦٢٥٤	٦٢٥٣	٦٢٣٣	٦٢١٩	٥٧٦٦	٥٧٥٨	٥٧٤٩	٥٧٤٨
٦٢٦٨	٦٢٦٧	٦٢٦٢	٦٢٦١	٥٨٠٠	٥٧٩٥	٥٧٧٨	٥٧٦٧
		٦٢٨٤	٦٢٧٩	٥٨٦٦	٥٨٥٦	٥٨٥٠	٥٨١٢
		أبو وائل: ٣٩٣٦		٥٩١٢	٥٨٩٦	٥٨٩٥	٥٨٩٢
٤٢٦٢	٤٠٩٥	٨٤١	أبو واقد الليثي:	٥٩٧٥	٥٩٣٥	٥٩٣٣	٥٩٢٧
		٥٤٠٨		٥٩٨٧	٥٩٨٥	٥٩٧٩	٥٩٧٨
٤٧٨٢	٣٨٨١	٣٨٧٨	أبو وهب الجهمي:	٦٠٠٥	٦٠٠١	٥٩٩٧	٥٩٩٦
		٢٩٠٤	أبو اليسر: ٢٤٧٣	٦٠٣٥	٦٠٣٣	٦٠٢٦	٦٠١١

كنى الرجال المبنيء بابن

ابن عائذ: ٣٨٦٠	ابن أبي برة: ٣٧٢٤
ابن موهب: ٣٧٤٣	ابن الحنظلية: ٤٤٦١
ابن بسر السلمياني: ٤٢٣٢	ابن حنيف (عثمان): ١٦٨٠، ٢٤٩٥
ذو مخير: ٥٤٢٨	ابن سيرين: ٢٧٣

مجاهيل الرجال

رجل من أصحاب الرسول ﷺ: ٣٢٢٣	رجل من بني سليم: ٢٩٦
رجل من بني حارثة: ٤٠٩٦	رجل: ١٩٦١
رجل من مزينة: ٥٠٧٧	بعض أصحاب النبي ﷺ: ٢٠١١
رجل من أصحاب النبي ﷺ: ٥٢٩٠	رجل: ١٣٣١
رجل: ٥٤٣٠	الأعرج: ١٣٠٣
رجل من الصحابة: ٦٢٧٨	مولى لعثمان: ١٨٨٠

أعلام النساء

أسماء بنت عميس: ٥٦٢، ٤٥٣٥، ٤٥٦٠	أسماء بنت أبي بكر: ١٣٧، ٤٩٣، ١٤٨٩
٥١١٥	١٨٦١، ٢٩٩٧، ٣٢٤٧، ٤١٥١
أسماء بنت يزيد: ٢٢٩١، ٢٣٤٨، ٣١٩٦	٤٢٤١، ٤٣٢٥، ٤٩١٣، ٥٩٩٤

٣٨٩، ٣٨٨، ٣٨٤، ٣٨٣، ٣٨١، ٣٧٩
 ٤٤٢، ٤٤١، ٤٣٧، ٤٣٥، ٤٢١، ٤٠٠
 ٤٦٢، ٤٥٩، ٤٥٦، ٤٥٣، ٤٤٦، ٤٤٥
 ٥٤٨، ٥٤٧، ٥٤٦، ٥٤٢، ٥٠٩، ٤٩٥
 ٦٠٨، ٥٩٩، ٥٩٧، ٥٥٧، ٥٥٦، ٥٤٩
 ٧٦٢، ٧٥٧، ٧١٧، ٧١٢، ٦٧٧، ٦٣٦
 ٨٧١، ٨٤٧، ٨١٥، ٧٩١، ٧٨٦، ٧٧٩
 ٩٨٢، ٩٦٠، ٩٥٧، ٩٣٩، ٨٩٣، ٨٧٢
 ١٠٥٧، ١٠٣٥، ١٠٠٧، ١٠٠٥
 ١١٤٠، ١١١٤، ١١٠٤، ١٠٩٦
 ١١٦٤، ١١٦٣، ١١٦٢، ١١٤٧
 ١١٨٨، ١١٧٨، ١١٧٥، ١١٧٤
 ١١٩٢، ١١٩١، ١١٩٠، ١١٨٩
 ١٢١٢، ١٢٠٧، ١١٩٨، ١١٩٣
 ١٢٤٢، ١٢٢٦، ١٢١٦، ١٢١٤
 ١٢٥٧، ١٢٥٦، ١٢٤٥، ١٢٤٣
 ١٢٦٩، ١٢٦٤، ١٢٦٣، ١٢٦١
 ١٢٨٥، ١٢٩٩، ١٢٨٣، ١٢٨٣
 ١٣٤٨، ١٣٤١، ١٣١٩، ١٣١٠
 ١٤٨٠، ١٤٧٠، ١٤٥٤، ١٤٣٢
 ١٥٠٨، ١٥٠٠، ١٤٨٣، ١٤٨١
 ١٥٣٠، ١٥٢٠، ١٥١٣، ١٥١٢
 ١٥٤٠، ١٥٣٩، ١٥٣٢، ١٥٣١
 ١٥٦٤، ١٥٦٣، ١٥٥٧، ١٥٤٧
 ١٦٦٤، ١٦٦٢، ١٦٥٦، ١٦٣٥
 ١٧٤٢، ١٧٤١، ١٧١٨، ١٧١٤
 ١٧٧١، ١٧٦٧، ١٧٦٦، ١٧٤٣
 ١٨٢٦، ١٨٢٥، ١٨٠٦، ١٧٩٣
 ١٨٩٧، ١٨٨٤، ١٨٧٥، ١٨١٩
 ١٩٨٠، ١٩٥٠، ١٩٤٧، ١٩٣٦
 ٢٠٠٥، ٢٠٠١، ٢٠٠٠، ١٩٩٦
 ٢٠٣٣، ٢٠٣٢، ٢٠٣٠، ٢٠١٩
 ٢٠٤٦، ٢٠٤٣، ٢٠٣٧، ٢٠٣٦

٤٢٥٦، ٤٣٢٩، ٤٤٠٢، ٤٤٦٣
 ٤٨٧٢، ٤٩٨١، ٥٠٢٣، ٥٠٣٢
 ٥٥٦٥، ٥٥٩١
 أسماء بنت يزيد بن السكن: ٥٤٨٩
 أم كلثوم: ٤٨٢٦، ٥٠٣١
 أميمة بنت رقيقة: ٣٦٢، ٤٠٤٨
 بهية عن أبيها: ١٩١٥
 جذامة بنت وهب: ٣١٨٩
 جويرية: ٢٣٠١
 حسناء بنت معاوية عن عمها: ٣٨٥٦
 حفصة بنت عمر (أم المؤمنين) رضي الله عنها:
 ١٩٨٧، ٢٤٠٢، ٤٥٩٥، ٦٢٢٧
 حمزة بنت جحش: ٥٦١
 خنساء بنت خزام: ٣١٢٨
 خولة الأنصارية: ٣٧٩٥، ٣٧٤٦
 خولة بنت حكيم: ٢٤٢٢
 خولة بنت قيس: ٤٠١٧
 الربيع بنت معوذ بن غفراء: ٤١٤، ٣١٤٠
 ٥٧٩٣
 زينب امرأة عبد الله بن مسعود: ١٠٦٠، ١٨٠٨
 ٤٥٥٢، ١٩٣٤
 زينب بنت أبي سلمة: ٤٧٥٦
 زينب بنت جحش (أم المؤمنين): ٥٣٤٢
 سلامة بنت الحر: ١١٢٤
 سلمة خادمة النبي ﷺ: ٤٥٤٠، ٤٥٤١
 سودة: ٥٠٠
 الشفاء بنت عبد الله: ٤٥٦١
 صفية بنت أبي عبيد: ٣٥٨٠
 صفية بنت شيبة: ٣٢١٥
 الصماء: ٢٠٦٣
 عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها: ٨٤، ١٠٩
 ١١١، ١٢٨، ١٤٠، ١٤٦، ١٥١، ٢٥٥
 ٣٦٨، ٣٦٥، ٣٥٩، ٣٤٩، ٣٤٨، ٣٢٣

۲۱۲

٤٤٣٤٤	٤٤٣٠٩	٤٤٣٠٨	٤٤٣٠٧	٢٠٧٩	٢٠٧٥	٢٠٥٩	٢٠٥٥
٤٤٣٧٦	٤٤٣٧٢	٤٤٣٦٤	٤٤٣٦١	٢٠٩٠	٢٠٨٩	٢٠٨٣	٢٠٨٠
٤٤٤٣٥	٤٤٤١٩	٤٤٤١٦	٤٤٣٩٩	٢١٠٤	٢١٠٠	٢٠٩٧	٢٠٩١
٤٤٤٦٦	٤٤٤٦٥	٤٤٤٦٠	٤٤٤٤٧	٢١٢٩	٢١١٢	٢١٠٦	٢١٠٥
٤٤٤٧٥	٤٤٤٧٤	٤٤٤٧٠	٤٤٤٦٧	٢١٣٠	٢١٢٦	٢١٢٦	٢١٢٢
٤٤٤٩٤	٤٤٤٩٣	٤٤٤٩٢	٤٤٤٩١	٢١٦٢	٢١٥٩	٢١٥٠	٢١٥٧
٤٥٠٢٧	٤٥٠٢٥	٤٥٠٠٨	٤٤٤٩٥	٢٥٣٤	٢٥٣١	٢٥١٤	٢٤٧٥
٤٦٢٣٣	٤٥٠٩٤	٤٥٠٩٣	٤٥٠٦٥	٢٥٦٠	٢٥٥٦	٢٥٤٥	٢٥٤٠
٤٦٢٩١	٤٦٢٨٩	٤٦٢٨٢	٤٦٢٣٨	٢٥٩٤	٢٥٧٢	٢٥٦٣	٢٥٦٢
٤٦٧٧٤	٤٦٧٧١	٤٦٧٦٥	٤٦٧٤٥	٢٦٢٥	٢٦٢٤	٢٦١٤	٢٦٠٢
٤٨٠٠٨	٤٨٠٠٥	٤٨٧٩١	٤٨٧٩٠	٢٦٥٣	٢٦٥١	٢٦٣٢	٢٦٢٨
٤٨٦٨٨	٤٨٥٥٧	٤٨٥٥٣	٤٨٣٠٠	٢٦٧٢	٢٦٦٩	٢٦٦٧	٢٦٦٦
٤٩٤٩٩	٤٩٤٩٨	٤٩٢٦٦	٤٩٢٦١	٢٨٨٤	٢٦٩٩	٢٦٩٠	٢٦٧٤
٥٠٠٣٣	٥٠٠٠٣	٤٩٨٨٩	٤٩٦٦٤	٣٠٢٧	٣٠٠٧	٢٩٩١	٢٨٨٥
٥٠٠٨٢	٥٠٠٧٥	٥٠٠٦٧	٥٠٠٤٨	٣١٢٩	٣١٢٣	٣٠٩٧	٣٠٥٥
٥٠١٣٣	٥٠١٣٠	٥٠١٠٣	٥٠٠٩٩	٣١٥٢	٣١٤٢	٣١٤١	٣١٣١
٥٠٢٦٠	٥٠٢٣٧	٥٠٢٢٥	٥٠٢١١	٣١٦٥	٣١٦٢	٣١٦١	٣١٥٤
٥٠٥١٢	٥٠٣٧٧	٥٠٣٥٦	٥٠٣٥٠	٣٢٠٠	٣١٩٨	٣١٦٨	٣١٦٧
٥٠٥٤٩	٥٠٥٣٦	٥٠٥٢٥	٥٠٥١٩	٣٢٣١	٣٢٣٠	٣٢٠٣	٣٢٠١
٥٠٦٦١	٥٠٥٦٢	٥٠٥٦١	٥٠٥٦٠	٣٢٤٤	٣٢٤٣	٣٢٣٥	٣٢٣٢
٥٠٨١٦	٥٠٨١٥	٥٠٨١٤	٥٠٧٠١	٣٢٥٢	٣٢٥١	٣٢٥٠	٣٢٤٥
٥٠٨٢٢	٥٠٨٢٠	٥٠٨١٨	٥٠٨١٧	٣٢٧٦	٣٢٧٠	٣٢٦٥	٣٢٦٣
٥٠٨٤٢	٥٠٨٤١	٥٠٨٣٥	٥٠٨٢٨	٣٢٨٧	٣٢٨٨	٣٢٨٥	٣٢٧٨
٥٠٨٩٣	٥٠٨٨٠	٥٠٨٤٨	٥٠٨٤٤	٣٣٧٠	٣٣٦٩	٣٣٤٤	٣٤٣٥
٥٠٩٦٠	٥٠٩٥٩	٥٠٩٤٨	٥٠٩٤٧	٣٦١٠	٣٦٠٧	٣٥٩٠	٣٥٧٩
٥٠٩٧٠	٥٠٩٦٥	٥٠٩٦٤	٥٠٩٦٣	٣٧٠٧	٣٦٨٩	٣٦٤٦	٣٦٣٧
٦٠٢٩	٦٠٢١	٥٠٩٧٣	٥٠٩٧١	٣٧٦٢	٣٧٤٧	٣٧٤٠	٣٧١١
٦٠٦٩	٦٠٦٨	٦٠٤٩	٦٠٣١	٤٠٤٥	٣٩٧١	٣٩٧٠	٣٧٨١
٦١٣٠	٦١١٦	٦١١٤	٦٠٧٧	٤١٧٩	٤١٥٠	٤٠٦٩	٤٠٥٩
٦١٧٦	٦١٥٥	٦١٣٨	٦١٣٦	٤١٩٢	٤١٩١	٤١٨٩	٤١٨٢
٦١٨٩	٦١٨٨	٦١٨٧	٦١٨٦	٤٢١٥	٤٢٠٢	٤١٩٤	٤١٩٣
٦٢٤٣، ٦٢٣٦، ٦١٩١				٤٢٣٨	٤٢٣٤	٤٢٣١	٤٢٢٥
فاطمة بنت أبي حبيش: ٥٥٨				٤٣٠٦	٤٢٨٧	٤٢٨٤	٤٢٨٢

لبابة بنت الحارث: ٥٠١.
معانة: ٤٤٠.
ميمونة بنت الحارث (أم المؤمنين): ٤٥٨،
٥١٠، ٥٥٠، ٨٩٠، ١٩٣٥، ٢٦٨٣،
٤٤٩٠، ٤١١٦.
يسيرة: ٢٣١٦.

فاطمة بنت الرسول ﷺ: ٧٣١.
فاطمة بنت قيس: ١٩١٤، ٣٣٢٤، ٥٤٧٢،
٥٤٨٤.
الفريرة بنت مالك بن سنان: ٣٣٣٢.
نسيلة عن أبيها: ٤٩٠٩.
قيلة بنت مخرمة: ٤٧١٤.
كيسة بنت كعب بن مالك: ٤٨٢.

كنى النساء

٥٤٥٣، ٥٤٥٦، ٦١٠٠، ٦١٠١،
٦١٣١، ٦١٦٦، ٦١٩٣.
أم سليم: ٤٣٤، ٥٧٨٨، ٦٢٠٨.
أم شريك: ٤١١٩، ٥٤٧٧.
أم عطية الأنصارية: ١٤٣١، ١٦٣٤، ٣٣٣١،
٣٩٤١، ٤٤٦٤، ٦٠٩٩.
أم العلاء الأنصارية: ٤٦٢٠، ٥٣٤٠.
أم عمارة بنت كعب: ٢٠٨١.
أم الفضل بنت الحارث: ٨٣٢، ٢٠٤٢،
٣١٦٤، ٣١٦٦، ٦١٨٠.
أم فروة: ٦٠٧.
أم قيس: ٤٩٧، ٤٥٢٤.
أم كرز: ٤١٥٢.
أم مالك البهزية: ٥٤٠٠.
أم معبد: ٢٥٠١.
أم المنذر: ٤٢١٦.
أم هانئ بنت أبي طالب: ٤٨٥، ١٣٠٩،
٢٠٧٨، ٣٩٧٧، ٤٢٢٢، ٤٤٤٦.
أم هشام بنت حارثة بن النعمان: ١٤٠٩.

أم بجيد: ١٨٧٩، ١٩٤٢.
أم حبيبة (رملة بنت أبي سفيان) رضي الله عنها:
١١٥٩، ١١٦٧، ٢٢٧٥، ٣٢٠٨،
٣٣٣٠.
أم حرام: ٣٨٣٩.
أم الحصين: ٢٦٨٧، ٣٦٦٢.
أم خالد بنت خالد بن سعيد: ٥٧٨١.
أم الدرداء: ١٠٧٩.
أم سلمة (أم المؤمنين): ١٢٤، ٣٢٥، ٤٣٣،
٤٣٨، ٤٦٨، ٥٠٤، ٥٥٩، ٦١٩، ٦٦٩،
٧٦٣، ٩٤٢، ١٠٠٢، ١٢١٠، ١٢٢٢،
١٢٨٤، ١٤٥٩، ١٦١٧، ١٦١٨،
١٦١٩، ١٧٤٤، ١٨١٠، ١٩٣٣،
١٩٧٦، ٢٠٦٠، ٢٠٦٧، ٢٢٠٤،
٢٢٠٥، ٢٤٤٢، ٢٤٩٨، ٢٥٣٢،
٢٥٨٨، ٣١١٦، ٣١٢١، ٣١٧٣،
٣٢٥٦، ٣٣٢٩، ٣٣٣٣، ٣٣٣٤،
٣٣٥٦، ٣٤٠٠، ٣٦٥٠، ٣٦٧١،
٣٧٦١، ٣٧٧٠، ٤٢٧١، ٤٣٢٨،
٤٣٣٤، ٤٣٦٧، ٤٤٨٠، ٤٥٢٨.

كنى النساء المبنتة بـ بنت

|

بنت أبي تجرة: ٢٥٨٢.

مجاهيل النساء

| بعض آل سلمة: ٤٧١٧.

| امرأة من بني عبد الأشهل: ٥١٢.

عن بعض بنات النبي ﷺ: ٢٣٩٣.

أخت لحذيفة: ٤٤٠٣.

فهرس الأحاديث القولية

حرف الألف

أبو بكر وعمر سيدا كهول أهل الجنة ٦٠٦٠، ٦٠٥٩	آتي باب الجنة يوم القيامة ٥٧٤٣
أبني! لا ترموا الجمرة حتى تطلع الشمس ٢٦١٣	آخر قرية من قرى الإسلام خراباً المدينة ٢٧٥١
أتاكم هل اليمن، هم أرق ٦٢٦٧	آخر من يدخل الجنة رجل يمشي مرة ٥٥٨٣، ٥٥٨٢
أتاكم رمضان شهر مبارك، فرض الله عليكم ١٩٦٢	آدم . (أي الأنبياء كان أول) ٥٧٣٧
أتاني آت من عند ربي ٥٦٠٠	آفة العلم النسيان ٢٦٥
أتاني الليلة آت من ربي ٢٧٥٨	أمركم بخمس: ٣٦٩٤
أتاني جبرئيل عليه السلام قال: أتيتك البارحة ٤٥٠١	آية الإيمان حب الأنصار ٦٢١٥
أتاني جبرئيل فأخذ بيدي فأراني ٦٠٣٣	آية الكرسي ﴿الله لا إله إلا هو الحي القيوم﴾ ٢١٦٩
أتاني جبرئيل فأمرني أن أمر أصحابي ٢٥٤٩	آية المنافق ثلاث ٥٥
اتبعوا السواد الأعظم ١٧٤	ابدأ بنفسك فتصدق عليها ٣٣٩٢
أتمه؟ ... أما تحب ألا تأتي باباً ١٧٥٦	ابسط رجلك (فمسحها فكانت لم أشتكها قط) ٥٨٧٦
أتخوف على أمي ٥٣٣٢	أبشروا وأبشروا ٦٢٨٧
أتدرون أي الأعمال أحب إلى الله تعالى؟ ٥٠٢١	أبعدهم منه مجلساً إمام جائر ٣٧٠٤
أتدرون ما أخبرها؟ فإن أخبرها أن ٥٥٤٤	أبغض الحلال إلى الله الطلاق ٣٢٨٠
أتدرون ما أكثر ما يدخل الناس الجنة؟ ٤٨٣٣	أبغض الناس إلى الله ثلاثة ١٤٢
أتدرون ما الغيبة؟ ٤٨٢٩	أبغوني في ضعفائكم ٥٢٤٦
أتدرون ما المفلس؟ ... إن المفلس ٥١٢٧	أبفعل الجاهلية تأخذون؟ أو بصنيع الجاهلية ١٧٥٠
أتدرون ما هذا؟ ٥٢٧٨	أبك جنون؟ أحصنت؟ ٣٥٦٠
أتدرون ما هذان الكتابان ٩٦	ابن أخت القوم منهم ٣٠٤٥
أتدرون من السابقون إلى ظل الله عز وجل يوم ٣٧١١	أبهذا أمرتم أم بهذا أرسلت إليكم ٩٩، ٩٨
القيامة؟ ٥٤٦٨	أبا هر! الحق بأهل الصفة فادعهم إلى ٤٦٧٠
أتدري أين تذهب هله؟ ٥٤٦٨	أبو بكر في الجنة وعمر في الجنة ٦١١٩، ٦١١٨

١٠٨١	اثنتان فما فوقهما جماعة	٣٧٥٠	أتدري لم بعثت إليك؟ لا تصيبين شيئاً بغير إذني
٥٢٥١	اثنتان يكرههما	٦١٧٧	أتدري ما جاء بهما؟ (قلت: لا)
١٧٥٣	اجتمعن في يوم كذا وكذا في مكان كذا وكذا	٣٢٧٤	أتريدن عليه حديثه؟
٥٢	اجتنبوا السبع الموبقات	٥٤٢٩	اتركوا الحبشة ما تركوكم
٥٩٧٢	أجذني يا جبرئيل! مغموماً وأجذني	٢٣٧٠	أترون هذه طارحة ولدها في النار؟
١٢٥٨	اجعلوا آخر صلاتكم بالليل وتراً	١٧٤٤	أتريدن أن تدخلن الشيطان بيتاً
٧١٤	اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم	٣٢٩٥	أتريدن أن ترجعي إلى رفاعه؟
٨٧٩	اجعلوها في ركوعكم	٣٦١٠	أتشفع في حد من حدود الله؟
٥٧٥٤	أجل، إنها صلاة رغبة ورهبة	١٩٧٨	أتشهد أن لا إله إلا الله
١٥٣٨	أجل، إني أوعك كم يوعك رجلان منكم	٥٤٩٥	أتشهد أني رسول الله؟ أمنت بالله
١٤١٨	اجلسوا... تعال يا عبد الله بن مسعود	٥٤٩٤	أتشهد أني رسول الله؟... ماذا ترى؟
٥٩٣٥	اجمعي من كان ههنا من اليهود	٣٩٨٤	أتشهد أني رسول الله؟
١٢٤٢	أحب الأعمال إلى الله أدومها وإن قل	٣٣٠٩	أتمجبون من غيرة سعد؟
٦٩٦	أحب البلاد إلى الله	٦٢٠٧	أتمجبون من لين هذه؟
١٢٢٥	أحب الصلاة إلى الله صلاة داود	٤٨٣٠	اتقاء فحشه
٦٠٠٦	أحبوا العرب لثلاث:	٥٠٨٣	اتق الله حيثما كنت
٦١٨٢	أحبوا الله لما يغذوكم من نعمه	٤٧٣٠	أتقعد قعدة المغضوب عليهم
٨١	احتج آدم وموسى	٢٣٢	اتقوا الحديث عني إلا ما علمتم
٣١١٦	احتجابه	٥٢١٠	اتقوا الحرام
٤٥٤٠	احتجم. احتضنهما	١٨٦٥	اتقوا الظلم، فإن الظلم ظلمات يوم القيامة
٢٧٢٣	احتكار الطعام في الإحرام	٣٥٥	اتقوا الملاعن الثلاث
٩١٣	أحد أحد	٣٣٩	اتقوا اللاعنين
٢٧٤٦	أحد جبل يميناً ونحبه	٣٣٧٠	اتقوا الله في هذه البيئات المعجمة
٤٥٩١	أحسنها القول، ولا ترد مسلماً	٤٨٥٨	أتقولون هو أضل أم بغيره؟
٩٥٦	أحسن الكلام كلام الله	١٧٢٨	اتقي الله واصبري
٣٥٦٤	أحسنت	١٠٩٤	أتموا الصف المقدم
.....	أحسنت.. (والله لقرأتها على عهد	٢٦٨٨	أتؤذيك هو أمك؟
٢٢١٩	رسول الله ﷺ فقال:)	٥٨٨٦	أتيت النبي ﷺ فنفت فيه ثلاث نفات
١٩٧٥	أحصوا هلال شعبان لرمضان	٥٨٦٣	أتيت بالبراق وهو دابة أبيض
١٣٩١	أحضروا الذكر وأذنوا من الإمام	٢٨٢٨	أتيت ليلة أسري بي على قوم
٣١١٧	أحفظ عورتك إلا من زوجتك	١٦١	أتى نبي الله ﷺ فقبل له: لئن عيناك
١٧٠٣	أحفرُوا وأوسعُوا وأعمقُوا وأحسنُوا	٦٠٨٣	أثبت أحد فلاناً عليك نبي
.....	٦١٤٣	أثم لك؟ اللهم إني أحبه فأحبه

- ٥٦٤٨ أفن أهل الجنة الذي له ثمانون
 ٣٦٧٢ أدوا إليهم حقهم، وسلوا الله حقكم
 أدوا الخياط والمخيط، وإياكم
 ٤٠٢٤، ٤٠٢٣ والغلول
 ٥٠٢٠ إذا أخى الرجل الرجل فليسأله
 ١٥٦٠ إذا ابتلي المسلم ببلاء في جسده
 ٣٥٤٩ إذا أبق العبد إلى الشرك فقد حل دمه
 ٣٣٥٠ إذا أبق العبد لم تقبل له صلاة
 ١١٤٢ إذا أتى أحدكم الصلاة
 ٤٥٤ إذا أتى أحدكم أهله
 ٢٩٥٣ إذا أتى أحدكم على ماشية
 إذا أتاكم المصدق، فليصدر عنكم وهو عنكم
 ١٧٧٦ راض
 ٥٤٥٠ إذا اتخذ الفتي دولا والأمانة
 ٣٣٤ إذا أتيت الغائط فلا تستقبلوا
 ٢٩٣٥ إذا أتيت وكيلي فخذ منه خمسة عشر وسقا
 ٣٢٢٣ إذا اجتمع الداعيان فأجب أقربهما
 ٥٠١٦ إذا أحب الرجل أخاه فليخبره أنه يحبه
 ٥٢٥٠ إذا أحب الله
 ١٠٠٧ إذا أحدث أحدكم في صلاته
 ١٠٠٨ إذا أحدث أحدكم وقد جلس
 ٤٤ إذا أحسن أحد إسلامه
 ٢٨٨٠ إذا اختلف البيعان، فالقول
 إذا اختلفتم في الطريق جعل عرضه سبعة
 ٢٩٦٥ أذرع
 ١٣٨ إذا أدخل الميت القبر
 ٦٠٢ إذا أدرك أحدكم سجدة
 ٦٤٧ إذا أذنت فترسل
 ٣٤٥ إذا أراد أحدكم أن يبول
 ٣٧٠٧ إذا أراد الله بالأمير خيرا جعل له وزير صدق
 ١٥٦٥ إذا أراد الله تعالى بعبد الخير
 ٤٠٦٤ إذا أرسلت كلبك فاذكر اسم الله
 ٣١٤٣ أحق الشرط أن توفوا به ما استحللتم
 ٣٥٦٦ أحق ما يلغني عنك؟
 أحل الذهب والخير للإناث من أمتي، وحرم
 على ذكورها
 ٤١٣٢ أحلت لنا ميتتان ودمان
 ٣٧٧٤ أحلف بالله الذي لا إله إلا هو ما له عندك شيء
 ٢٦٥٧ احلق أو قصر ولا حرج
 ٤٤٢٧ احلقوا كله أو اتركوا كله
 ٤٤٨٤ احلقوا هذين أو قصوهما، فإن هذا زي اليهود
 ٣٨١٧ أحبي والداك؟ ففيها فجاهد
 ٣٨١٧ أحبي والديك؟ فأرجع إلى والديك
 ٥٨٤٤ أحيانا يأتيني مثل صلصة الجرس
 ٥٨٧٠ أخبرني بن جبريل أنفا، أما أول أشرط
 ٥٧٠٣ اختن إبراهيم النبي وهو ابن ثمانين
 ٣١٧٨ اختر أيتها شئت
 ٥٨٨٧ أخذ الراية زيد فأصيب ثم أخذ
 ١٢١ أخذ الله الميثاق
 ٧١٦ اخرجوا فإذا أتيت أرضكم
 ٤٠٥٢ أخرجوا المشركين من جزيرة العرب
 ٤٤٢٨ أخرجوهم من بيوتكم (المخشين والمترجلات)
 ٥٩١٥ اخرصوها... أحصيا حتى ترجع إليك
 ٤٧٥٥ أخنى الأساء يوم القيامة
 ٣٣٤٥ إخوانكم جعلهم الله تحت أيديكم
 ٢٩٣٤ أدا الأمانة إلى من ائتمك، ولا تخن من خانك
 ١١٧٦ إديار النجوم
 ٥٩٠٨ أدخل علي عشرة (حتى عد أربعين)
 ٤٨٩٠ ادخل.. كلك
 ٣٩٠٧ ادخل المسجد فصل فيه ركعتين
 ٣٥٧٠ ادروا عن المسلمين ما استطعتم
 ٢٢٤١ ادعوا الله وأنتم موقنون بالإجابة، واعلموا
 ٦٠٢١ ادعي لي أبا بكر أباك وأخاك
 ١٨٧٩ ادفعني في يده ولو ظلفا محرقا

إذا استأذن أحدكم ثلاثاً فلم يؤذن له	٤٦٦٧	إذا أكل أحدكم طعاماً فليقل : اللهم بارك لنا	فيه	٤٢٨٣
إذا استأذنت امرأة أحدكم	١٠٥٩	إذا أكل أحدكم فلا يمسح يده حتى يلعقها ..	٤١٦٦	
إذا استهل الصبي صلي عليه ، وورث	٣٠٥٠	إذا أكل أحدكم فليأكل بيمينه	٤١٦٢	
إذا استيقظ أحدكم من منامه	٣٩٢	إذا أكل أحدك فسي أن يذكر	٤٢٠٢	
إذا استيقظ أحدكم من نومه	٣٩١	إذا التقى المسلمان بسيفيهما	٣٥٣٨	
إذا أسلم العبد فحسن إسلامه	٢٣٧٣	إذا التقى المسلمان حمل أحدهما على أخيه	السلام	٣٥٣٨
إذا اشتد الحر فأبردوا بالظهر	٥٩٠	إذا الرجل دعا زوجته لحاجته	٣٢٥٧	
إذا اشتد الحر فأبردوا بالظهر	٥٩١	إذا أمسك الرجل الرجل وقتله الآخر	٣٤٨٥	
إذا أصاب أحدكم الحمى ، فإن الحمى	١٥٨٢	إذا أم الرجل القوم فلا يقيم	١١١٢	
إذا أصاب المكاتب حداً	٣٤٠٢	إذا أمت قوماً فأخف بهم	١١٣٤	
إذا أصاب ثوبها الدم	٤٩٣	إذا أمن الإمام فأمّنوا	٨٢٥	
إذا أصبح أحدكم فليقل :	٢٤١٢	إذا أمن القاري فأمّنوا	٨٢٥	
إذا أصبح ابن آدم فإن الأعضاء كلها	٤٨٣٩	إذا انتصف شعبان فلا تصوموا	١٩٧٤	
إذا أعطى أحدكم خيراً فليدأ بنفسه وأهل بيته	٣٣٤٣	إذا انتعل أحدكم فليدأ باليمنى	٤٤١٠	
إذا أعطى أحدكم الریحان فلا يرده	٣٠٣٠	إذا انتهى أحدكم إلى مجلس فليسلم	٤٦٦٠	
إذا أعطيت شيئاً من غير أن تسأله فكل	١٨٥٤	إذا أنزل الله بقوم	٥٣٤٤	
إذا أفصى أحدكم بيده	٣٢٢، ٣٢١	إذا انصرفت من صلاة المغرب	٢٣٩٦	
إذا أفطر أحدكم فليفطر على تمر ، فإنه بركة ..	١٩٩٠	إذا أنفق المسلم نفقة على أهله ، وهو	١٩٣٠	
إذا أقبل الليل من ههنا وأدبر النهار	١٩٨٥	إذا أنفقت المرأة من طعام بيتها غير مفسدة ..	١٩٤٧	
إذا أقرب الزمان لم يكذبكذب	٤٦١٤	إذا أنفقت المرأة من كسب زوجها من	١٩٤٨	
إذا أقرض أحدكم قرضاً فأهدى إليه	٢٨٣١	إذا انقطع شئع أحدكم فليترجع	١٧٦٠	
إذا أقرض الرجل الرجل	٢٨٣٢	إذا انقطع شئع شئع نعله فلا يمش في نعل واحدة	٤٤١٢	
إذا أقيمت الصلاة	١٠٥٨	إذا أوى أحدكم إلى فراشه فلينفذ فراشه ..	٢٣٨٤	
إذا أقيمت الصلاة فلا تأتوها تسعون	٦٨٦	إذا أويت إلى فراشك فقل :	٢٤١١	
إذا أقيمت الصلاة فلا تقوموا حتى	٦٨٥	إذا أيقظ الرجل أهله من الليل	١٢٣٨	
إذا أقيمت الصلاة ووجد أحدكم	١٠٦٩	إذا بايعت فقل : لا خلافة	٢٨٠٣	
إذا أكتبوكم فارمومهم واستبقوا نبلكم	٣٩٤٦	إذا بويح لخليفين ، فاقتلوا الآخر منها	٣٦٧٦	
إذا أكتبوكم فارمومهم ، ولا تسلبوا السيوف ..	٣٩٥٤	إذا تناهب أحدكم فليكظم	٩٨٥	
إذا أكتبوكم فليكنم بالنبل	٣٩٤٦	إذا تناهب أحدكم فليمسك بيده على فمه ..	٤٧٣٧	
إذا أكل أحدكم طعاماً فلا يأكل من أعلى	الصفحة			

- إذا دخلتم بيتاً فسلموا على أهله ٤٦٥١
 إذا دخلتم على المريض فنفسوا له ١٥٧٢
 إذا دخل شهر رمضان فتحت أبواب السماء ١٩٥٦
 إذا دعا أحدكم فلا يقل : اللهم اغفر لي إن شئت ٢٢٢٥
 إذا دعا أحدكم فلا يقل : اللهم اغفر لي ٢٢٢٦
 إذا دعا الرجل امرأته إلى فراشه فأبت ٣٢٤٦
 إذا دعي أحدكم إلى الوليمة فليأتها ٣٢١٦
 إذا دعي أحدكم إلى طعام فليجب ٣٢١٧
 إذا دعي أحدكم إلى طعام وهو صائم فليقل : إنني صائم ٢٠٧٧
 إذا دعي أحدكم فجاء مع الرسول ٤٦٧٢
 إذا ذهب أحدكم إلى الغائط ٣٤٩
 إذا رأى أحدكم الرثيا يكرهها ٤٦١٣
 إذا رأوا الظالم فلم يأخذوا ٥١٤٢
 إذا رأيت الله عز وجل ٥٢٠١
 إذا رأيتم من يبيع أو يبتاع ٧٣٣
 إذا رأيتم آية فاسجدوا ١٤٩١
 إذا رأيتم الجنائزة فقوموا، فمن تبعها ١٦٤٨
 إذا رأيتم الرايات السود قد جاءت ٥٤٦١
 إذا رأيتم الرجل يتعاهد المسجد ٧٢٣
 إذا رأيتم الذين يسبون أصحابي فقولوا ٦٠١٧
 إذا رأيتم العبد ٥٢٣٠، ٥٢٢٩
 إذا رأيتم المداحين فاحثوا في وجوههم التراب ٤٨٢٧
 إذا رأيتم مسجداً أو سمعتم مؤذناً فلا تقتلوا أحداً ٣٩٣٥
 إذا ركب أحدكم ٨٨٠
 إذا رمى الجمرة فقد حل له كل شيء إلا النساء ٢٦٧٥
 إذا رميت بسهمك فغاب عنك ٤٠٦٧
 ﴿إذا زلزلت﴾ تعدل نصف القرآن، و﴿قل هو الله أحد﴾ ٢١٥٦
 إذا زنى العبد خرج منه الإيمان ٦٠
 إذا ثأب أحدكم في الصلاة ٩٨٦
 إذا تزوج أحدكم امرأة ٢٤٤٦
 إذا تزوج العبد فقد استكمل نصف الدين ٣٠٩٦
 إذا توضع أحدكم فأحسن ٩٩٤
 إذا توضع العبد المسلم ٢٨٥
 إذا توضع العبد المؤمن ٢٩٧
 إذا توضع فخلل بين ٤٠٦
 إذا جاء أحدكم الجمعة ٥٣٧
 إذا جاء أحدكم يوم الجمعة والإمام ١٤١١
 إذا جاء الرجل يعود مريضاً فليقل ١٥٥٦
 إذا جاوز الختان الختان ٤٤٢
 إذا جلس أحدكم بين شعبها ٤٣٠
 إذا جمع الله الناس يوم القيامة ٥٣١٨
 إذا جئتم إلى الصلاة ونحن سجد ١١٤٣
 إذا حدث الرجل ٥٠٦٠
 إذا حضر المؤمن أت ملائكة الرحمة ١٦٢٩
 إذا حضرتم المريض أو الميت فقولوا خيراً ١٦١٧
 إذا حكم الحاكم فاجتهد فأصاب، فله أجران ٣٧٣٢
 إذا أخرج الرجل من بيته ٢٤٤٣
 إذا أخرج روح المؤمن تلقاها ملكان ١٦٢٨
 إذا أصرصتم فخذوا، ودعوا الثلث ١٨٠٥
 إذا خطب أحدكم المرأة فإن استطاع ٣١٠٦
 إذا خطب إليكم من ترضون دينه ٣٠٩٠
 إذا دبغ الإهاب فقد طهر ٤٩٨
 إذا دخل أحدكم المسجد فليركع ٧٠٤
 إذا دخل أحدكم المسجد فليقل ٧٠٣
 إذا دخل الرجل بيته فذكر الله عند دخوله ٤١٦١
 إذا دخل العشر وأراد بعضكم أن يضحي ١٤٥٩
 إذا دخل أحدكم على أخيه المسلم ٣٢٢٨
 إذا دخل أهل الجنة الجنة ٥٦٥٦، ٥٥٨٠
 إذا دخلت على مريض فمره يدعوك ١٥٨٨
 إذا دخلت ليلاً فلا تدخل على أهلك ٣٩٠٤

- ١١٣١ إذا صلى أحدكم للناس فليخفف
 ١٦٧٤ إذا صليتم على الميت فأخلصوا له الدعاء
 ٨٢٦ إذا صليتم فاقبموا صفوفكم
 ٣٣٤٧ إذا صنع لأحدكم خادمه طعامه
 ٣٣٦٠ إذا ضرب أحدكم خادمه فذكر الله
 ٣٦٣١ إذا ضرب أحدكم فليترك الوجه
 ٥٤٣٩ إذا ضيقت الأمانة فانتظروا الساعة
 ٣٩٠٣ إذا طال أحدكم الغيبة فلا يطرق أهله ليلاً
 ١٩٣٧ إذا طبخت مرقة فأكثر ماءها، وتعاهد جيرانك
 ١٠٣٩ إذا طلع حاجب الشمس
 ٤١٣٧ إذا ظهرت الحية في المسكن فقولوا لها
 ٥٠١٥ إذا عاد المسلم أخاه أوزاره
 ٤٧٣٥ إذا عطس أحدكم فحمد الله فشمته
 ٤٧٣٣ إذا عطس أحدكم فليقل: الحمد لله
 إذا عطس أحدكم فليقل: الحمد لله على كل حال
 ٤٧٣٩ حال
 ٤٠٨٤ إذا علمت أن سهمك قتله ولم
 ٥١٤١ إذا عملت الخطيئة في الأرض
 ٥١١٤ إذا غضب أحدكم وهو قائم
 ١٠٠٦ إذا نسا أحدكم في الصلاة
 ٣١٤ إذا نسا أحدكم فليتوضأ
 ٦٢٩٢ إذا فسد أهل الشام
 ٩٤٠ إذا فرغ أحدكم من التشهد
 ٢٤٧٧ إذا فرغ أحدكم في النوم، فليقل:
 ٥٤٥١ إذا فعلت أمي خمسة عشرة خصلة
 ٣٥٢٥ إذا قاتل أحدكم فليجتنب الوجه
 ٨٧٤ إذا قال الإمام: سمع الله لمن حمده
 ٨٢٥ إذا قال الإمام: «غير المغضوب...»
 إذا قال الرجل للرجل: يا يهودي! فاضربوه
 ٣٦٣٢ عشرين
 ٤٨٢٢ إذا قال الرجل: هلك الناس
 ٦٥٨ إذا قال المؤذن: الله أكبر
 ٣٥٦٣ إذا زنت أمة أحدكم، فتبين زناها
 ٣١١١ إذا زوج أحدكم عبده أمته
 ٣٨٩٧ إذا سافرت في الخصب فأعطوا الإبل حقها
 ٣٨٩٧ إذا سافرت في السنة فبادروا بها نقيها
 ٦٨٢ إذا سافرت فاذننا
 ٢٢٤٢ إذا سألت الله فاسأله بيطون أكفكم
 ٢٧٨٥ إذا سب الله لأحدكم رزقاً من وجه فلا يدعه
 ٨٩٩ إذا سجد أحدكم فلا يبرك
 ٨٨٩ إذا سجدت فضع كفك
 ٤٥ إذا سرتك حستك
 ٣٦٠٦ إذا سرق المملوك فبعه ولو بنش
 ١٠١٣ إذا سلم على أحدكم وهو يصلي
 ٤٦٣٦ إذا سلم عليكم اليهود فأما يقول أحدكم
 ٤٦٣٧ إذا سلم عليكم أهل الكتاب فقولوا: وعليكم
 ١٩٨٨ إذا سمع النداء أحدكم والإناء في يده
 ٤٩٨٨ إذا سمعت جيرانك يقولون
 ٦٥٧ إذا سمعتم المؤذن فقولوا
 ١٢٣ إذا سمعتم بجبل زال
 ٢٤١٩ إذا سمعتم صياح الديكة
 ٤٣٠٢ إذا سمعتم نباح الكلاب ونقيق الحميم
 ٤٧٧٠ إذا سمعتم باسمي فلا تكتبوا بكنيتي
 ٣٤٠ إذا شرب أحدكم فلا يتنفس في الإناء
 ٤٩٠ إذا شرب الكلب في إناء
 ١٠١٥ إذا شك أحدكم في صلاته
 ١٠٦٠ إذا شهدت إحداكم المسجد
 ٥٥٩١ إذا صار أهل الجنة إلى الجنة
 ٧٨٢ إذا صلى أحدكم إلى ستره
 ٧٧٧ إذا صلى أحدكم إلى شيء
 ٧٨٩ إذا صلى أحدكم إلى غير السترة
 ٧٨١ إذا صلى أحدكم فليجمل
 ١٢٠٦ إذا صلى أحدكم ركعتي الفجر
 ٧٦٧ إذا صلى أحدكم فلا يضع

٥٥٦١	إذا كان يوم القيامة يحسب	١٠٢٠	إذا قام الإمام في الركعتين
	إذا كان يوم عرفة، إن الله ينزل إلى السماء	١٠٠١، ٧١١، ٧١٠	إذا قام أحدكم إلى الصلاة
٢٦٠١	الدنيا	١١٩٤	إذا قام أحدكم من الليل
٤٦٥٧	إذا كتب أحدكم كتاباً فليتره	١٣٠	إذا قبر الميت أتاه ملكان
١٥٨٠	إذا كثرت ذنوب العبد، ولم يكن	٨٩٥	إذا قرأ ابن آدم السجدة
٤٨٤٤	إذا كذب العبد تباعد عنه الملك	١٢٩٧	إذا قضى أحدكم الصلاة في مسجده
١٦٣٦	إذا كف أحدكم أخاه فليحسن كفه	١١٠	إذا قضى الله نعيمه أن يموت
٤٩٦٥	إذا كنتم ثلاثة فلا يتناجى اثنان دون الآخر	٤٦٠٠	إذا قضى الله الأمر في السماء
٤٢٤٠	إذا وضع الطعام فاخلعوا نعالكم	٤٨٢٩	إذا قلت لأخيكم ما فيه
٤١٤٤	إذا وقع الذباب في الطعام فامقلوه	١٣٨٥	إذا قلت لصاحبك يوم الجمعة
٤١٤٣	إذا وقع الذباب في إناء أحدكم فامقلوه	٥٢٢٦	إذا قممت في صلاتك
٤١١٥	إذا وقع الذباب في إناء أحدكم فليغمسه كله	٤٧٢٥	إذا كان أحدكم في النفي فقلص عنه الظل
٤١٢٤، ٤١٢٣	إذا وقعت القارة في السمن	٤٧٢٦	إذا كان أحدكم في النفي فقلص عنه فليقم
٤٠٦٩	اذكروا أنتم اسم الله وكلوا	٧٦٣	إذا كان الدرع سابغاً
٤٠١	إذا البستم وإذا توضأتم	٤٧٧	إذا كان الماء قلتين
٤٦١٦	إذا لعب الشيطان بأحدكم في منامه فلا	٥٣٦٨	إذا كان أمرؤكم
٤٦٥٠	إذا لقي أحدكم أخاه فليسلم عليه		إذا كان أول ليلة من شهر رمضان
٢٥٣٨	إذا لقيت الحاج فلم عليه، وصافحه		صفت
٥٢٠٩	إذا لم يبارك	١٩٦١، ١٩٦٠	
٢٦٧٩	إذا لم يجد المحرم نعلين لبس خفين	٣٩١١	إذا كان ثلاثة في سفر فليؤمر أحدهم
١٧١٧	إذا مات أحدكم فلا تحبسوه	٣٢٣٦	إذا كانت عند الرجل امرأتان
٢٠٣	إذا مات الإنسان انقطع	١٣٠٨	إذا كانت ليلة النصف من شعبان
٥٢١٩	إذا مات الميت	٤٢٩٤	إذا كان جنح الليل أو أمسيتم
١٧٣٦	إذا مات ولد العبد، قال الله تعالى	٥٥٤	إذا كان دماً أحمر
٤٨٥٩	إذا مدح الفاسق غضب الرب تعالى	٥٥٨	إذا كان دم الحيض
٣٥١٧	إذا مر أحدكم في مسجدنا وفي سوقنا	٣٤٠٠	إذا كان عند مكاتب إحدكم وفاء
١٦٨٥	إذا مرت بك جنازة يهودي أو نصراني	٦١٥٨	إذا كن غداة الاثنين فأنهي
٧٢٩	إذا مررتم برياض الجنة	٢٠٩٦	إذا كان ليلة القدر نزل جبرئيل عليه السلام
٢٢٧١	إذا مررتم برياض الجنة فارتعوا	١١١٨	إذا كانوا ثلاثة فليؤمهم أحدهم
١٥٤٤	إذا مرض العبد أو سافر	١٣٨٤	إذا كان يوم الجمعة، وقفت الملائكة
٣١٩	إذا مس أحدكم ذكره	٥٥٥٢	إذا كان يوم القيامة دفع الله
٥٣٦٣	إذا مشيت أمي	٥٥٧٣	إذا كان يوم القيامة ماج الناس
٥٢٤٢	إذا نظر أحدكم	٥٧٦٨	إذا كان يوم القيامة كنت إمام النبيين

- ٢٩٨ أرايت لو أن رجلاً له خيل
 ٣٢٦٧، ٣٢٦٦؟ أرايت لو مررت بقبري أكنت تسجد له؟
 ٥٨٤٦ أرايتم إن أخبرتكم أن خيلاً
 ٥٦٥ أرايتم لو أن نهراً
 ١٤٦٥ أربعاً : العرجاء البين ظلعها
 ٥٢٢٢ أربع إذا كن فيك
 ١١٧٧ أربع ركعات قبل الظهر بعد الزوال
 ١٧٢٧ أربع في أمي من أمر الجاهلية
 ١١٦٨ أربع قبل الظهر ليس فيهن تسليم
 ٣٢٧٣ أربع من أعطيهم، فقد أعطي
 ٣٣٢١ أربع من النساء لا ملاعة بينهما
 ٣٨٢ أربع من سنن المرسلين
 ٥٦ أربع من كن فيه كان منافقاً
 ٤٦٤٥ أربعون... هكذا تكون الفضائل
 ٣٨٨١ ارتبطوا الخيل، وامسحوا بنواصيها
 ٥٦٣٤ ارتفاعها لكما بين السماء والأرض
 ٤٦٧١ ارجع، فقل : السلام عليكم أدخل !
 ٦١٢٠ ارحم أمي بأمي أبي بكر
 أرسلك أبو طلحة؟ (قلت : نعم، قال :)
 ٥٩٠٨ بقطعهم؟
 ٢٢١١ أرسله، اقرأ
 ١٧٨٣ أرضوا مصدقيكم
 ٣٢٠٦ أرضيت من نفسك ومالك بنعلي؟
 ٥٩٣١ ارفعوا أيديكم (وأرسل إلى اليهودية فدعاها)
 ٣٤٣٢ اركب أيها الشيخ ! فإن الله غني عنك
 ٢٦٣٣ اركبها... اركبها وملك
 ٢٦٣٤ اركبها بالمعروف إذا ألجئت إليها
 ٦١٢٦ ارم فذاك أبي وأمي، ارم أيها الغلام
 ٣٨٦٤ ارموا بني إسماعيل ! فإن أباكم كان رامياً
 ٣٨٠٤ أرواحهم في أجواف طير خضر
 ٦٠٨٦ أري الليلة رجل صالح كان
 ٦٢٠١ أريت الجنة فرايت امرأة
 ١٢٤٥ إذا نعت أحدكم وهو يصلي فليرتد
 ١٣٩٤ إذا نعت أحدك يوم الجمعة
 ٤٣٠٣ إذا نمت فأتفتوا سرجكم
 ٦٥٥ إذا نودي للصلاة
 ١٣٢٣ إذا هم أحدكم بالأمر
 ٣٠٦ إذا وجد أحدكم في بطنه
 ٣٦٣٣ إذا وجدتم الرجل قد غل في سبيل الله
 ٧٧٥ إذا وضع أحدكم بين يديه
 ١٦٤٧ إذا وضعت الجنائز، فاحتملها الرجال
 ٥٤٠٦ إذا وضع السيف في أمي
 ٤٢٥٤ إذا وضعت المائدة فلا يقوم رجل
 ١٠٥٦ إذا وضع عشاء أحدكم
 ٥٠٣ إذا وطئ أحدكم بنته
 ٤٨٨١ إذا وعد الرجل أخاه ومن نيته أن يفي له
 ٥٥٣ إذا وقع الرجل بأهله
 ٢٤٤٤ إذا ولج الرجل بيته
 ٣٣٩٤ إذا ولدت أمة الرجل منه فهي معتقة
 ٩٢٩ إذا يكفى همك ويكفر لك ذنبك
 ٢٦٥٥ اذبح ولا حرج
 ١٦٧٨ اذكروا محاسن موتاكم، وكفوا عن
 ٤٦٦٨ إذكرك علي أن ترفع الحجاب
 ٥٧٢٨ أذن لي أن أحدث عن ملك
 ٥٨٨٤ اذهباً فابتغيا الماء (فانطلقا فتلقيا)
 ١٥٣٠ أذهب البأس رب الناس
 ٤٥٥٢ أذهب البأس، رب الناس واشف
 ٤٤٤٢ اذهب فاغسل هذا عنك
 ٥٩٠٦ اذهب فيلدر كل تمر على ناحية
 ٧٥٧ اذهبوا بخميصتي هذه
 ٣٥٦٠ اذهبوا به فارجموه
 ٣٥٦٢ اذهبي حتى تلدي
 ٣٥٧٢ اذهبي فقد غفر الله لك
 ٢٠٨٤ أرى رؤياكم، قد تواطأت في السبع الأواخر
 ٣٨٥ أراي في المنام أتسوك

٢٩٩٣ اسق يا زبير! ثم أرسل الماء إلى جارك	٦١٨٨ أريتك في المنام ثلاث ليال
٧٤١ أسكت حتى يجيء جبريل	٤٦٢٣ أريت في المنام وعليه ثياب بيض
١٥٧٤ أسلم... الحمد لله الذي أنقذه	٤٣٣١ إزرة المؤمن إلى أنصاف ساقيه
٦٢٤٥ أسلم الناس، وأمن	٥١٨٧ ازهد في الدنيا
٥٩٨٦ أسلم وغفار ومزينة وجهنة خير	٤٠٥ أسبغ الوضوء، وخلل بين الأصابع
اسم الله الأعظم في هاتين الآيتين: ﴿والحكم	٤٧٢٧ استأخرن فإنه ليس لكن أن تحققن الطريق
٢٢٩١ إله	١٧٦٣ استأذنت ربي في أن أستغفر لها
٤٠١٢ أسمعت بلالاً نادى ثلاثاً؟	١٦٠٨ استحيوا من الله حق الحياء
٣٣٠٨ اسمعوا إلى ما يقول سيدكم	٤٥٢٨ استرقوا لها، فإن بها النظرة
٣٦٧٣ اسمعوا وأطيعوا، فإنما عليهم ما حملوا	٢٤٧٤ استعذوا بالله من طمع يهدي إلى طمع
اسمعوا وأطيعوا وإن استعمل عليكم عبد	١٦٣٠ استعذوا بالله من عذاب القبر
حبشي ٣٦٦٣	١٣٣ استغفروا لأخيك ثم سلوا له بالتثبيت
أسوأ الناس سرقة ٨٨٥	استغفروا الماعز بن مالك، لقد تاب توبة ٣٥٦٢
اشتد غضب الله على قوم ٥٨٥٠	استقيموا ولن تحصوا ٢٩٢
اشترى رجل من كان قبلكم عقاراً ٢٨٨٢	استقرئوا القرآن من أربعة: ٦١٩٩
أشد بياضاً من اللبن وأحلى ٥٥٧٠	استكثروا من النعال، فإن الرجل لا يزال راكباً
أشد الناس عذاباً عند الله المصورون ٤٤٩٧	ما انتعل ٤٤٠٩
أشد الناس عذاباً يوم القيامة الذين ٤٤٩٥	استهملوا على اليمين ٣٧٧٣
أشراف أمتي حملة القرآن، وأصحاب الليل ١٢٣٩	استهملوا عليه ٣٣٨١
أشركنا يا أخي في دعائك ولا تسنا ٢٢٤٨	أستودع الله دينكم، وأمانتكم، وخواتيم
أشعرت يا عائشة! أن الله قد أفتاني ٥٨٩٣	أعمالكم ٢٤٣٦
اشفعوا فلتؤجروا ويقضي الله على لسان رسوله	أستودع الله دينك وأمانتك وآخر عملك ٢٤٣٥
ما شاء ٤٩٥٦	استوصوا بالنساء خيراً ٣٢٣٨
اشهدوا (إنشق القمر على عهد	استووا (ثلاثاً) فوالذي نفسي بيده ١١٠٠
رسول الله ﷺ) ٥٨٥٥	استووا ولا تختلفوا ١٠٨٨
أصاب الله بك يا ابن الخطاب ٩٧٢	أسرعكن لحوقاً ي أطركن بدأ ١٨٧٥
أصبحت السنة، وأجزأتك صلاتك ٥٣٤، ٥٣٣	أسرعوا بالجنابة، فإن تك صالحة فخير ١٦٤٦
أصنبت (قالت: نرجو ركنه لصيانتا) ٥٧٨٨	أسعد الناس بشفاعتي يوم القيامة ٥٥٧٤
أصبحنا على فطرة الإسلام ٢٤١٥	اسمعوا فإن الله كتب عليكم السعي ٢٥٨٢
أصبحنا وأصبح الملك لله ٢٤١٤	اسفروا بالفجر ٦١٤
أصبروا فإنه لا يأتي ٥٣٩٢	اسقني... لولا أن تغلبوا لنزلت ٢٦٦٣
أصحابي كالنجوم بأيهم اقتديتم ٦٠١٨	اسقه عسلاً. صدق الله، وكذب بطن أخيك ٤٥٢١

٤٥٣٠	اعرضوا علي رقاكم	٤٦٢٧	أصدق الرؤيا بالأسحار
١٩٠٦	اعزل الأذى عن طريق المسلمين	٤٧٨٦	أصدق كلمة قالها الشاعر كلمة لبيد
٣١٨٥	اعزل عنها إن شئت	٤٣٦٦	اصدعها صدعني، فاقطع أحدهما قميصاً
٢٩٠٥	أعطه إياه، فإن خير الناس أحسنهم قضاء	١٠٢١	أصدق هذا؟
٢٩٨٧	أعطوا الأجير أجره قبل أن يجف عرقه	٤٦٨٥	اصطبر
٣٠٥٥	أعطوا ميراثه رجلاً عن أهل قريته	١١٤٧	أصل الناس
٥٨٠٧	أعطوني ردائي، لو كان لي عدد	٥٤٥	اصنعوا كل شيء إلا النكاح
٢٩٩٩	أعطها إياه	١٧٣٩	اصنعوا لآل جعفر طعاماً، فقد
٢٩٩٨	أعطوه من حيث بلغ السوط	٣٦٢٠	أضربوه
٥٧٤٧	أعطيت خساً لم يعطهن أحد قبلي	٣٦٢٦	أضربوه (أي النبي ﷺ برجل قد شرب)
٥٠٤٨	أعطيتها بعيراً	٣٦٢١	أضربوه، بكتوه، لا تقولوا هكذا
٦٩٩	أعظم الناس أجراً	١٩٢٨	أضعاف مضاعفة، وعند الله المزيد
٣٣٦٨، ٣٣٦٧	أعفوا عنه كل يوم سبعين مرة	٤٨٧٠	أضمنوا لي ستاً من أنفسكم أضمن لكم الجنة
٢٧٧٨	أعلمه ناضحك، وأطعمه رقيقك	٢٠٠٤	أطعمه أهلك
٣٣٥٣	أعلم أبا مسعود! لله أقدر عليك منك عليه	١٥٢٣	أطعموا الجائع، وعودوا المريض
١٧١١	أعلم بها قبر أخي	٥٩١٠	أطلبوا فضلة من ماء (فجاؤوا بإثاء)
٥٠١٧	أعلمته؟	٣٩٦١	أطلبوه واقتلوه
٣١٥٢	أعلنوا هذا النكاح	٥٢٣٤	أطلعت في الجنة
٥٢٨٠	أعمار أمتي ما بين	١٩٠٨	اعبدوا الرحمن، وأطعموا الطعام، وأفشوا
٤٢٢٢	أعندك شيء؟	٣٢٧٠	اعبدوا ربكم، وأكرموا أحكم
٧٤٩	أعوذ بالله العظيم	١٠٩٨	اعتدلوا، سوا صفوكم
٨١٧	أعوذ بالله من الشيطان، من نفخه	٨٨٨	اعتدلوا في السجود
٢٤٨١	أعوذ بالله من الكفر والدين	٣٢٩٩	أعنتي رقية
٢٠٧٦	أعيدا سنمكم في سقائه، وتمركم في وعائه	٣٣٨٦	أعتقوا عنه يعتق الله بكل عضو منه
٤٨٧٣	أعيدوا وضوءكما وصلاتكما	٦١٢	أعتموا بهذه الصلاة
٣٧٠٠	أعيزك بالله من إمارة السفهاء	٣٨٤٨	أعجزتم إذا بعثت رجلاً فلم يرض
١٥٣٥	أعيزكما بكلمات الله التامة	٥٤٢٠	اعدد ستاً بين يدي الساعة
٥١٨٩	أغبط أوليائي عندي	٨٠٤	أعد صلاتك فإنك لم تصل
٥١٧٤	اغتنم خساً	٥٢٧٢	أعذر الله إلى امرئ
٣٩٥٣	أغر على أبنئ صباحاً وحرقت		أعربوا القرآن، واتبعوا غرائبه، وغرائبه
٣٩٢٩	اغزوا بسم الله، في سبيل الله	٢١٦٥	فرائضه
١٦٣٤	اغسلها ثلاثاً أو خمساً أو أكثر	٣٠٣٣	اعرف عفاصها ووكاءها، ثم عرفها سنة

٦٧٠ أقامها الله وأدامها
٥٦٩٨ اقبلوا البشرى يا بني تميم
٣١٩١ اقبل وادبر واتق الدبر
٦٢٣٠ اقتدوا باللذين من بعدي
٣٤٥٠ أقتله وقد شهد أن لا إله إلا الله ؟
٢٧١٨ أقتله . (لابن خطل)
١٠٠٤ اقتلوا الأسودين
٤١١٧ اقتلوا الحيات، واقتلوا ذا الطفتين
٤١٤٢ اقتلوا الحيات كلها إلا الجان الأبيض
اقتلوا الحيات كلهن، فمن خاف ثأرهن فليس
٤١٤٠ مني
٣٩٥٢ اقتلوا شيوخ المشركين، واستحيوا
٢١٨٣ اقرأ ثلاثاً من ذوات ﴿الر﴾
٢١٩٥ اقرأ علي
اقرأ ﴿قل يا أيها الكافرون﴾، فإنها براءة من
الشرك
٢١٦١ اقرأني جبريل على حرف، فراجعته
٢٢١٤ اقرأوا القرآن بلحون العرب وأصواتها،
وإياكم
٢٢٠٧ اقرأوا القرآن، فإنه يأتي يوم القيامة شفيعاً
اقرأوا القرآن ما اختلفت عليه قلوبكم، فإذا
٢١٧٤ اقرأوا سورة ﴿هود﴾ يوم الجمعة
اقرأوا سورة ﴿يس﴾ على موتاكم
١٦٢٢ اقرأوا فكل حسن، وسيجيء أقوام يقيمونه
كما
٢٢٠٦ اقرأ يا ابن حضير! اقرأ يا ابن حضير!
٢١١٦ أقرب ما يكون الرب من العبد
١٢٢٩ أقرب ما يكون العبد
٨٩٤ اقرأوا الطير على مكناها
٤١٥٢ أقرئ قومك السلام
٦٢٥١ اقسمة بين الناس
٢٦٥٠ أقصر من جشائك
٥١٩٣ اقضيا يوماً آخر مكانه
٢٠٨٠، ٢٠٧٩

١٦٣٧ اغسلوا بجماء وسدر، وكفنوه
٤٧٥٥ أغبط رجل على الله يوم القيامة وأخيه
٦٠٨٤ افتح له وبشره بالجنة
٣٨٢٢ افشوا السلام، وأطعموا الطعام
٣٢ أفضل الأعمال الحب في الله
أفضل الجهاد من قال كلمة حق عند سلطان جائر
٣٧٠٦، ٣٧٠٥ أفضل الذكر: لا إله إلا الله
٢٣٠٦ أفضل الصدقات ظل فسطاط في سبيل الله
٣٨٢٧ أفضل الصدقة الشفاعة، بها تفك الرقبة
٣٣٨٧ أفضل الصدقة أن تشيع كبداً جائعاً
١٩٤٦ أفضل الصلاة بعد المفروضة صلاة في جوف الليل
١٢٣٦ أفضل الصلاة طول القنوت
٨٠٠ أفضل الصيام بعد رمضان شهر الله المحرم
٢٠٣٩ أفضل العيادة سرعة القيام
١٥٩١ أفضل الكلام أربع: سبحان الله، والحمد لله
٢٢٩٤ أفضل دينار ينفعه الرجل دينار ينفعه
١٩٣٢ أفضل لسان ذاكر، وقلب شاكِر، وزوجة مؤمنة
٢٢٧٧ أفرط الحاجم والمحجوم
٢٠١٢ أفعليها؟
٣٦٢٢ أفلا أعلمك كلاماً إذا قلته
٢٤٤٨ أفلا أعلمكم شيئاً تدركون به
٩٦٥ أفلا أكون عبداً شكوراً
١٢٢٠ أفلا كسوته بعض أهلك؟ فإنه لا بأس به
للنساء
٤٣٦٢ أفلا كنتم آذنتموني؟
١٦٥٩ أفلحت يا قديم إن مت ولم تكن أميراً
٣٧٠٢ إقامة حد من حدود الله خير من مطر
٣٥٨٩، ٣٥٨٨

٥٣٣٣	ألا أخبركم بما هو	٣٦٠٣	أقطعوه
٥٠٨٤	ألا أخبركم بمن يحرم على النار	٣٦٠٤	أقطعوه ثم أحسموه
٢٣٢١	ألا أدلك على كلمة من	١٢٥٣	أقم الصلاة يا بلال! أرحنا بها
٤٩٩٣	ألا أخبركم بخيركم من شركم؟	١٨٣٧	أقم حتى تأتينا الصدقة، فنامر لك بها
١٨٨١	ألا أخبركم بشر الناس منزلاً	٣٥٦٩	أقبلوا ذوي الهيئات عثراتهم إلا الحدود
.....	ألا أدلك على ما هو خير من خادم؟ تسبحين	٨٦٨	أقيموا الركوع والسجود
٢٣٨٨	الله	١١٠٢	أقيموا الصفوف وحاذوا
.....	ألا أدلك على ملاك هذا الأمر الذي تصيب	٣٥٨٧	أقيموا حدود الله في القريب والبعيد
٥٠٢٥	به	١٠٨٦	أقيموا صفوفكم وتراصوا
٢٣٨٧	ألا أدلكم على خير مما سألتها؟ إذا أخذنا	٤٤٧٢	اكتلحوا بالإمد، فإنه يجلو البصر
٥٠٠٢	ألا أدلكم على أفضل الصدقة؟	٤١٣٤	أكثر جنود الله، لا أكله ولا أحرمه
٩٧٧	ألا أدلكم على قوم أفضل	٢٣١٩	أكثر من قول: لا حول ولا قوة إلا بالله
٢٨٣، ٢٨٢	ألا أدلكم على ما يمحو الله به	١٣٦٦	أكثروا الصلاة على يوم الجمعة
٦٠٦٩	ألا أستحي من رجل تستحي منه	١٦٠٧	أكثروا ذكر هادم اللذات الموت
١٩٣٦	إلى أقربها منك باباً	٤٨٩٣	أكرمهم عند الله أتقاهم
٥٢١٦	ألا إن الدنيا عرض حاضر	٦٠١٢	أكرموا أصحابي فإنهم خياركم، ثم
٥١٧٦	ألا إن الدنيا ملعونة	٤٢٤٩	أكل طعامكم الأبرار، وصلت عليكم الملائكة
.....	ألا أنبئكم بخياركم؟ (قالوا: بلى يا	٦٨٤	أكلنا ليل
٥٠٢٣	رسول الله ﷺ)	٢٨١٣	أكل تمر خير هكذا؟
٥١٠٠	ألا أنبئكم بخياركم؟	٣٠١٩	أكل ولدك نحل مثله؟
.....	ألا أنبئكم بخير أعمالكم وأزكاها عند	١٠١٧	أكلما يقول ذو الدين؟
٢٢٦٩	ملككم؟	٣٢٦٤	أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقاً
٣٣٧٤	ألا أنبئكم بشراركم؟	٥١٠١	أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم
٣٤٩١، ٣٤٩٠	ألا إن دية الخطأ شبه العمد	١٢٩٩	أكنت تخافين أن يحيف الله عليك
٥٣٧١	ألا إن ربي أمرني	٢٠٧٨	أكنت تقضين شيئاً؟
٢٦٧	إلا أن شر الشر شرار العلماء	٥٤٧٢	ألا أحدثكم حديثاً عن الدجال؟
١٨١٩	ألا إن صدقة الفطر واجبة	ألا أخبركم بأفضل من درجة الصيام
٦٢٤٩	ألا إن عيبتي التي أوي إليها	٥٠٣٧	والصدقة
٦١٨٣	ألا إن مثل أهل بيتي فيكم	٢٣١١	ألا أخبركم بما هو أيسر عليكم
٥٨٧٩	ألا أن تغزوهم ولا يغزونا	٥١٠٦	ألا أخبركم بأهل الجنة
٢١٣٨	ألا إنها ستكون فتنة	٣٧٦٦	ألا أخبركم بخير الشهداء؟
١٦٣	ألا إني أوتيت القرآن ومثله معه	ألا أخبركم بخير الناس؟ رجل أمسك بعنان
٨٧٣	ألا إني نهي أن	١٩٤١

- ١٧٨٩ ألا من ولي يتيماً له مال فليتجر فيه
 ٥٠٥٤ الأناة من الله
 ١٥٦٢ الأنبياء، ثم الأمل، يتلى
 ٦٢١٦ الأنصار لا يجهم إلا مؤمن
 ٧١٣ ألا وإن من كان قبلكم
 ٤٣٥٤ ألا وطيب الرجال ربح لا لون له
 ألا يستطيع أحدكم أن يقرأ ألف آية في كل
 ٢١٨٤ يوم
 ٣١٢٧ الأيم أحق بنفسها من وليها
 ٥ الإيمان بضع وسبعون شعبة
 ٣٥٤٨ الإيمان قيد الفتك، لا يفتك مؤمن
 ٤٢٧٣ الأيمن فالأيمن
 ٤٢٧٣ الأيمنون الأيمنون، ألا فيمنوا
 ٤٣٣٧ البسوا الثياب البيض
 ١٦٣٨ البسوا من ثيابكم البياض، فإنها من
 ١٣٦٠ التمسوا الساعة التي ترجى في يوم
 ٣٠٥٦ التمسوا له وارثاً أو ذا رحم
 التمسوها في العشر الأواخر من رمضان،
 ٢٠٨٥ ليلة القدر
 التمسوها- يعني ليلة القدر- في تسع يمين
 ٢٠٩٢ التي تسره إذا نظر، وتطيعه إذا أمر
 ٣٢٧٢ ألقوا الفرائض بأهلها، فما بقي
 ٣٠٤٢ الذي تفوته صلاة العصر
 ٥٩٤ الذي يخلق نفعه يخنقها في النار
 ٣٤٥٤ الذي يرفع رأسه يخفضه
 ١١٤٩ الذي يشرب في آنية الفضة إنما يجرجر
 ٤٢٧١ الستم تعلمون أي أولى بالمؤمنين
 ٦١٠٣ ألقوها وما حوّلها وكلوه
 ٤١١٦ ألك امرأة؟
 ٤٤٤٠ فاغسله، ثم اغسله ثم اغسله، ثم لا تعد
 ٣٧٧٥ ألك بينة؟ أحلف
 ٣٧٦٤ ألك بينة؟ فلك بينة
 ٤٣٥٢ ألك مال؟
- ٥٤٦٠ الآيات بعد المائتين
 الأيتان من آخر سورة البقرة، من قرأ بهما في
 ٢١٢٥ ليلة
 ٦٢٧٧ الأبدال يكونون بالشام
 ٥٨٩٧ ألا تريخي من ذي الخلصة
 ١٦٧٢ ألا تستحيون
 ألا تسمعون؟ ألا تسمعون أن اليذافة من
 ٤٣٤٥ الإيمان
 ١٧٢٤ ألا تسمعون، إن الله لا يعذب بدمع
 ٥٧٧٨ ألا تعجبون كيف يصرف الله عني
 ٤٥٦١ ألا تعلمين هذه رقية النملة كما علمتها
 ٤٧٦٧ الأجدع شيطان
 ١٠٠٣ الاختصار في الصلاة
 ٤٢٩٩ ألا خفرت ولو أن تعرض عليه عوداً
 ١١٤٦ ألا رجل يتصدق على هذا فيصلي معه
 ٧٣٧ الأرض كلها مسجد
 الأرواح جنود مجندة، فما تعارف منها
 ٥٥٠٤، ٥٥٠٣ انتلف
 ٥٩٩١ الأزدد أزد الله في الأرض
 ٤٣٣٢ الإسمال في الإزار والقميص والعمامة
 ٢٦٢٢ الاستجمار تو، ورمي الجمار تو
 ٢ الإسلام أن تشهد أن لا إله إلا الله
 ٣٤٩٥ الأصابع سواء، والأسنان سواء
 ١٠٥٥ ألا صلوا في الرحال
 ٥٠٦٦ الاقتصاد في النفقة
 ٣٦٨٥ ألا كللكم راع، وكللكم مسؤول عن رعيته
 ٢٩٤٦ ألا لا تظلموا، ألا لا يحمل مال امرئ
 ٣١٠١ ألا لا يبيت رجل عند امرأة ثيب إلا
 ٢٥٧٣ ألا لا يبيع بعد العام مشرك
 ٤١٣١ ألا لا يحمل أموال المعاهدين إلا بحقها
 ٦٦٣ الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن
 ١٨٣ الأمر ثلاثة
 ٤٠٤٧ ألا من ظلم معاهداً، أو انتقصه

الكم شاهدان يشهدان على قاتل

صاحبكم؟ ٣٥٣٢

اللحد لنا، والشق لغيرنا ١٧٠٢، ١٧٠١

الله أعلم بما كانوا عاملين ٩٣

الله أكبر ١٢٠٠

الله أكبر الله أكبر، خربت خير ٣٩٣١

الله أكبر كبيراً ٨١٧

الله أكبر، وجهت وجهي ٨٢١

الله في أصحابي ٦٠١٤

اللهم آتنا في الدنيا حسنة ٢٤٨٧

اللهم اجعل بالمدينة، ضعفي ما جعلت بمكة

من البركة ٢٧٥٤

اللهم اجعل رزق آل محمد ٥١٦٤

اللهم اجعل في قلبي نوراً ١١٩٥

اللهم اجعلني أعظم شكر ٢٤٩٩

اللهم اجعلني من الذين إذا أحسنوا استبشروا ٢٣٥٧

اللهم اجعلها رحمة، ولا تجعلها عذاباً ١٥١٩

اللهم اجعله لنا سلفاً و فرطاً ١٦٩٠

اللهم اجعله هادياً ٦٢٤٤

اللهم أحبهما فإني أحبهما ٦١٤٩

اللهم أحيني مسكيناً ٥٢٤٥، ٥٢٤٤

اللهم أذقت أول قريش نكالاً فأذق ٥٩٨٩

اللهم ارحم المحققين ٢٦٤٨

اللهم ارحمها فإني أرحمها ٦١٤٩

اللهم ارزقني حبك وحب من ينفعني ٢٤٩١

اللهم استجب لسعد إذا دعاك ٦١٢٥

اللهم اسق عبادك وبيمتك ١٥٠٦

اللهم سقنا غيثاً مغيثاً، مريثاً ١٥٠٧

اللهم أسلمت نفسي إليك، ووجهت وجهي ٢٣٨٥

اللهم أشد درمته وأجب دعوته ٦١٢٤

اللهم أصلح لي ديني الذي هو عصمة أمري ٢٤٨٣

اللهم أعذه من عذاب القبر ١٦٨٩

اللهم أعز الإسلام بأبي جهل بن هشام أوبعمر

بعمر ٦٠٤٥

اللهم أعني على منكرات الموت، أوسكرات ١٥٦٤

اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا ١٦٧٦، ١٦٧٥

اللهم اغفر لقومي ٥٣١٣

اللهم اغفر للانصار ٦٢٢٣

اللهم اغفر له وارحمه، وعافه، واعف عنه ١٦٥٥

اللهم اغفر لي خطيئتي، وجهلي ٢٤٨٢

اللهم اغفر لي وارحمي، واهدني ٢٤٨٦، ٩٠٠

اللهم أقبل بقلوبهم ٦٢٧٢

اللهم اقسم لنا ٢٤٩٢

اللهم اكتب لي بها عندك أجراً ١٠٣٦

اللهم أكثر ماله وولده ٦٢٠٨

اللهم اكفني بحلالك عن حرامك ٢٤٤٩

اللهم أمي أمي ٥٥٧٧

اللهم أنج الوليد بن الوليد ١٢٨٨

اللهم إنا نجعلك في نحورهم ٢٤٤١

اللهم أنت السلام ٩٦١، ٩٦٠

اللهم أنت ربها وأنت خلقتها ١٦٨٨

اللهم أنت عضدي ونصيري، بك أحول ٢٤٤٠

اللهم أنتم من أحب الناس إلي ٦٢٢٠

اللهم أنشدك عهدك ووعدك ٥٨٧٢

اللهم انفعني بما علمتني ٢٤٩٣

اللهم إن فلان بن فلان في ذمتك وحبل ١٦٧٧

اللهم إنهم حفاة فاحلهم ٥٩٢٩

اللهم إني أبرأ إليك مما صنع خالد ٣٩٧٦

اللهم إني اتخذت عندك عهداً لن تخلفنيه ٢٢٢٤

اللهم إني أحبه فأحبه ٦١٤٢

اللهم إني أسألك الثبات ٩٥٥

اللهم إني أسألك الصحة ٢٥٠٠

اللهم إني أسألك العافية ٢٣٩٧

اللهم إني أسألك الهدى، والتقى ٢٤٨٤

اللهم إني أسألك خيرها وخير ما فيها ١٥١٣

٢٤٢٧	اللهم بارك لهم في ارزقهم	٢٤٩٨	اللهم إني أسألك علماً نافعاً
٢٣٨٣، ٢٣٨٢	اللهم باسمك أموت وأحيا	٨٩٣	اللهم إني أعوذ برضاك
٨١٢	اللهم باعد بيني وبين خطاياي	١٢٧٦	اللهم إني أعوذ برضاك من سخطك
٢٤٩٧	اللهم بعلمك الغيب وقدرتك	٢٤٦٥، ٢٤٦٤	اللهم إني أعوذ بك من الأربع
	اللهم بك أصبحنا، وبك أمسينا، وبك نحيا،	٢٤٧٠	اللهم إني أعوذ بك من البرص
٢٣٨٩	وبك نموت	٩٦٤	اللهم إني أعوذ بك من الجبن
٥٥٦٢	اللهم حاسبني حساباً يسيراً	٢٤٦٩	اللهم إني أعوذ بك من الجوع
٢٧٣٤	اللهم حب إلينا المدينة كحبنا مكة	٣٣٧	اللهم إني أعوذ بك من الخبث
٦٢١٣	اللهم حب عبيدك هذا	٢٤٦٨	اللهم إني أعوذ بك من الشقاق
٥٠٩٩	اللهم حسنت خلقي فأحسن	٢٤٦٠	اللهم إني أعوذ بك من العجز والكسل
٥٩٠٢	اللهم حوالينا ولا علينا، اللهم على الآكام	٢٤٦٧	اللهم إني أعوذ بك من الفقر، والقلة
٢٤٠٨	اللهم رب السماوات، ورب الأرض	٢٤٥٩	اللهم إني أعوذ بك من الكسل والهرم
١٢١٢	اللهم رب جبرئيل وميكائيل وإسرافيل	٢٤٨٠	اللهم إني أعوذ بك من الكفر والفقر
٨٧٦	اللهم ربنا لك الحمد	٢٤٧٣	اللهم إني أعوذ بك من الهرم
٢٤٩٤	اللهم زدنا ولا تنقصنا، وأكرمنا	٢٤٥٨	اللهم إني أعوذ بك من الهم
١٧٧٧	اللهم صل على آل فلان	٢٤٦٢	اللهم إني أعوذ بك من شر ما عملت
١٥٠٠	اللهم صيياً نافعاً	١٥٢٠	اللهم إني أعوذ بك من شر ما فيه
٢٥٠١	اللهم طهر قلبي من النفاق	٢٤٦١	اللهم إني أعوذ بك من زوال نعمتك
٢٤١٣	اللهم عافني في بدني	٩٣٩	اللهم إني أعوذ بك من عذاب
٦١٤٧	اللهم علمه الحكمة	٢٤٧١	اللهم إني أعوذ بك من منكرات الأخلاق
٦١٤٧	اللهم علمه الكتاب	٢٤٢٠	اللهم إني أعوذ بك من وعاء السفر
٥٨٤٧	اللهم عليك يقريش (ثلاثاً)	٢٤٠٣	اللهم إني أعوذ بوجهك الكريم
٦١٤٨	اللهم فقهه في الدين	٥٨٩٥	اللهم اهد أم أبي هريرة
٢٤٠٢	اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك	٥٩٩٥	اللهم اهد ثقيفاً
٢٤٠١، ٢٤٠٠	اللهم قني عذابك يوم تجمع عبادك	٦٠٠٥	اللهم اهد دوساً وأت بهم
٣٠٣٢	اللهم كما أرينا أوله فارنا آخره	١٢٧٣	اللهم اهدني فيمن هديت
٧٥٠	اللهم لا تجعل قبري وثناً	٢٤٢٨	اللهم أهله علينا بالأمن والإيمان
١٥٢١	اللهم لا تقتلنا بغضبك، ولا تهلكنا	٦٠٩٤	اللهم انتني بأحب خلقك إليك
٥٤٤٩	اللهم لا تكلمهم إلى فاضع عنهم	٦٠٥٢	اللهم أيد الإسلام بعمر
٦٠٩٩	اللهم لا تمتني حتى تربني علياً	٣٩٠٨	اللهم بارك لامي في بكورها
	اللهم لا يحش إلا عيش الآخرة فاغفر الأنصار	٢٧٣١	اللهم بارك لنا في ثمرنا، وبارك لنا في مدينتنا
٤٧٩٣	والمهاجرة	١٣٦٩	اللهم بارك لنا في رجب وشعبان
		٦٢٧١	اللهم بارك لنا في شامنا

- ٣١٦٣ أما علمت أن حمزة أخي من الرضاعة ؟
 ٢٨ أما علمت يا عمرو أن الإسلام
 ١٨٥١ أما في بيتك شيء
 أما لو قلت حين أميت : أعوذ بكلمات الله
 ٢٤٢٣ التامات
 ٤٠٦٦ أما ما ذكرت من آنية أهل الكتاب
 ٥٥٣١ أما مرت بوادي
 ٣٩٨٢ أما والله لولا أن الرسل
 ١١٤١ أما يخشى الذي يرفع رأسه
 ١٧٧ أمتهوكون أنتم ؟
 ٥٣٧٤ أمتي هذه أمة
 ٨٨٧ أمرت أن أسجد
 ١٢ أمرت أن أقاتل الناس حتى
 ١٧٩٠ أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا
 ٢٧٣٧ أمرت بقرية تأكل القرى . يقولون : يثرب ..
 ١٤٧٩ أمرت بيوم الاضحى عيداً جعله الله لهذه الأمة
 ٤٠٨١ أمر الدم بما شئت ، واذكر اسم الله
 ٥٣٥٨ أمرني ربي بتسع
 ٥٠٠١ أسمع رأس اليتيم ، وأطعم المسكين
 ٣١٧٦ أمسك أربعاً ، وفارق سائرهن
 ٣٤٣٤ أمسك بعض مالك فهو خير لك
 ٣٠١٥ أمسكوا أموالكم عليكم ، لا تفسدوها
 ٢٣٩٢ أمسنا وأمسي الملك لله ، والحمد لله
 ٢٣٩٢ أمسنا وأمسي الملك لله ، والحمد لله
 ٤٩٢٩ أمك . أباك ، ثم الأقرب فالأقرب
 ٤٩١١ أمك ، أمك ، أمك ، أبوك
 ٣٣٣٢ أمكني في بيتك حتى يبلغ
 ٤٨٣٨ أملك عليك لسانك
 ٥٨٣ أمني جبريل عند البيت
 ٧٥٨ أميطي عنا قرامك
 ٥٧٤٢ أنا أكثر الأنبياء تبعاً يوم القيامة
 ٤٩١٤ إن آل أبي فلان ليسوا لي بأولياء
 ٢٤٦٣ اللهم لك أسلمت ، وبك آمنت
 ١٢١١ اللهم لك الحمد أنت قيم السموات والأرض
 ٤٣٤٢ اللهم لك الحمد ، كما كسوتني
 ١٩٩٤ اللهم لك صمت ، وعلى رزقك أفطرت
 ٢٤٢٦ اللهم منزل الكتاب ، سريع الحساب
 ٣٩٣٠ اللهم منزل الكتاب ، ومحجري السحاب
 ٣٦٨٩ اللهم من ولي من أمر أمي شيئاً
 ٦٦٩ اللهم هذا إقبال ليلك
 ٣٢٣٥ اللهم هذا قسمي فيما أملك
 ٦١٣٥ اللهم هؤلاء أهل بيتي
 ٣٤٥٦ اللهم وليديه فاغفر
 ٢١٣١ ألم تر آيات أنزلت الليلة لم ير مثلهن قط
 ١١٥٥ ألم تسلم يا يزيد
 ٥٨٦٩ ألم يأن للرحيل ؟ (قلت : بلى)
 ألم يقل الله ﴿ استجبوا لله وللرسول إذا
 ٢١١٨ دعاكم ﴾
 ٣٠٣١ أله إخوة ؟
 ٥٥٣٧ أليس الذي أمشاه على الرجلين
 ٥١٢ أليس بعدها طريق هي أطيب
 ١٦٨٠ أليست نفساً ؟
 ٥٦٧ أليس قد صليت معنا
 ٤٤٨٦ أليس هذا أخيراً من أن يأتي أحدكم وهو نائم
 ٢٦٨٠ أما الطيب الذي بك فاغسله ثلاث مرات
 ٣٢٨ ، ٣٢٧ أما إنك لو سكنت لنا ولتي
 ٥٣٥٢ أما إنكم لو أكثرتم
 ٥٣١١ أما إنه لو لم يرفعها
 ٤٦٩١ أما إنهم مبخلة بحبته ، وإنهم لمن ربحان الله
 ٧٤٨ أما إني سأحدثكم ما حبسني
 ٦١٤٠ أما بعد ألا أيها الناس ! إنما أنا بشر
 ٦٢٢٢ أما بعد ، فإن الناس
 ١٤١ أما بعد فإن خير الحديث
 ١٧٧٩ أما بعد ، فإني أستعمل رجالاً منكم
 ٣١١٢ أما علمت أن الفخذ عورة

- ٦١٥٤ أنا حرب لمن حاربهم وسلم لمن
 إن أحسن ما دخل الرجل أهله إذا قدم من سفر
 ٣٩٢١ أول الليل
 إن أحسن ما زرتم الله في قبوركم ومساجدكم
 ٤٣٨٢ البياض
 ٤٤٥١ إن أحسن ما غيروه الشيب الخناء والكتم
 ٢٩٨٥ إن أحق ما أخذتم عليه أجر آ كتاب الله
 ٦٤٨ إن أخا صداة قد أذن
 ٦١٩٦ إن أخاك رجل صالح (أو) إن عبد الله
 ٢٩٢٨ إن أخاك محبوس بدينه، فاقض عنه
 ٥٣٣٤ إن أخوف ما أخاف عليكم الشرك
 ٣٥٧٧ إن أخوف ما أخاف على أمي عمل قوم لوط
 ٥٢١٤ إن أخوف ما أتخوف
 ٦٠٩٦ أنا دار الحكمة وعلي بابها
 ٥٦٤٣ إن أدخلت الجنة أتيت بفرس
 ٥٦٥٧ إن أدنى أهل الجنة منزلة لمن
 ٥٦٢٧ إن أدنى مقعد أحدكم من الجنة
 ١٦٣١ إن أرواح المؤمنين في طير خضر تعلق
 ٦٢٤١ إن استخلفت عليكم
 ٢٢٤٧ إن أسرع الدعاء إجابة دعوة غائب لغائب
 ٤٠٤٩ أنا رسول الله، وأنا محمد بن عبد الله
 ٤٢٠١ أنا ذكرنا اسم الله عليه حين أكلنا
 ٥٥٧٥ أنا سيد الناس يوم القيامة
 ٥٧٤١ أنا سيد ولد آدم يوم القيامة
 ٥٧٦١ أنا سيد ولد آدم يوم القيامة ولا فخر
 ٣٩٥٨ أنا فئة المسلمين
 ٢٧٧٠ إن أطيب ما أكلتم من كسبكم
 ٣١٩٠ إن أعظم الأمانة عند الله يوم القيامة
 ٢٦٤٣ إن أعظم الأيام عند الله يوم النحر
 ٢٩٢٢ إن أعظم الذنوب عند الله
 ١٥٣ إن أعظم المسلمين في المسلمين جرماً
 ٣٠٩٧ إن أعظم النكاح بركة أسره مؤنة
 ٥٥٩٥ أنا فاعل (سألت النبي ﷺ أن يشفع لي)
- ١٩٧١ إن أمة أمة، لا نكتب ولا نحسب، الشهر
 ٤٨٩٥ أنا النبي لا كذب أنا ابن عبد المطلب
 ٥٨٨٩ أنا النبي لا كذب
 ٥٧٢٢ أنا أولى الناس بعيسى ابن مريم
 ٣٠٤١ أنا أولى بالمؤمنين من أنفسهم
 ٣٠٥٢ أنا أولى بكل مؤمن من نفسه
 ٥٧٦٥ أنا أول الناس خروجاً إذا بعثوا
 ٥٧٤٤ أنا أول شفع في الجنة
 ٦٠٣٢ أنا أول من تشق عنه الأرض
 ٢٩٩ أنا أول من يؤذن له بالسجود
 ٥٨٣١ إن إبراهيم ابني وإنه مات
 ٢٧٣٢ إن إبراهيم حرم مكة فجعلها حراماً
 أنا بريء من كل مسلم مقيم بين أظهر
 ٣٥٤٧ المشركين
 ١٧٢٦ أنا بريء ممن حلق وصلق وخرق
 ٣٧٦٢ إن أبغض الرجال إلى الله الألد الخصم
 ٧١ إن إبليس يضع عرشه على الماء
 ٦١٤٤ إن ابني هذا سيد، ولعل الله أن
 ٤٠٤٠ إن أبوا إلا أن تأخذوا كرهاً فخذوا
 ٣٨٥٢ إن أبواب الجنة تحت ظلال السيوف
 ٥٠٨١ إن أثقل شيء يوضع في ميزان
 ٣٧٥٦ أن أجمع عليك سلاحك وثيابك، ثم اثني
 ١٩٦ إن أحاديثنا ينسخ بعضها
 إن أحب أسمائكم إلى الله : عبد الله،
 وعبد الرحمن
 ٤٧٥٢ إن أحب الأعمال إلى الله تعالى
 ٥٠٢١ إن أحب الناس إلى الله يوم القيامة
 ٣٧٠٤ إن أحبكم إلي وأقربكم مني يوم القيامة ٤٧٩٨، ٤٧٩٧
 ٧٤٦ إن أحدكم إذا قام في الصلاة
 ١٠١٤ إن أحدكم إذا قام يصلي
 ١٢٧ إن أحدكم إذا مات
 ٤٩٨٥ إن أحدكم مرأة أخيه

٥٣١٢ إن الرزق ليطلب	٣٧١٩ إن أفضل عباد الله عند الله منزلة
٥٠٦٤ إن الرجل ليكون	٥٧٦٤ أنا قائد المسلمين ولا فخر
٤٥٥٢ إن الرقى والثائم والثولة شرك	٤٥٨١ إنا قد بايعناك فارجع
٣٥٧٩ إن الركن والمقام ياقوتتان	٢٦٤٥ إنا كنا نبيناكم عن لحمهما أن تأكلوها
١٦١٩ إن الروح إذا قبض تبعه البصر	٤٠٢٨ إنا وبنو المطلب لا نفترق في جاهلية ولا إسلام
٥٤٠٥ إن السعيد لمن جنب	٥٨٩٨ إن الأرض لا تقبله
١٧٥٧ إن السقط ليراعم ربه إذا أدخل أبويه	٥٣٨١ إن الأمانة نزلت
٣٧١٨ إن السلطان ظل الله في الأرض	٣٧٠٨ إن الأمير إذا ابتغى الريبة في الناس أفسدهم
١٠٤٨ إن الشمس تطلع ومعها	١٦٠ إن الإيمان ليأرز إلى المدينة
١٤٨٣ إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله	٤٤٩٢ إن البيت الذي فيه الصورة لا تدخله الملائكة
٣٢٤٨ إن الشهر يكون تسعاً وعشرين	١٤٦٧ إن الجذع يوفي عما يوفي منه الثني
٦٨٧ إن الشيطان أنى بلالاً	١٩٦٧ إن الجنة تزخر فرمضان من رأس الحول
٦٧٤ إن الشيطان إذا سمع	٦٢٣٤ إن الجنة تشاق إلى ثلاثة
١٨٤ إن الشيطان ذئب الإنسان	٦١٦٤ إن الحسن والحسين هما ريحاني
٢٣٤٤ إن الشيطان قال: وعزتك يا رب! لا أبرح	٥٨٦٠ إن الحمد لله نحمده ونستعينه
٧٢ إن الشيطان قد آيس من أن يعيده	٢٣١٨ إن الحمد لله، وسبحان الله
٤٨٦٣ إن الشيطان ليتمثل في صورة الرجل	٥٦٧٩ إن الحميم ليصب على رؤوسهم
٦٨ إن الشيطان يجري من الإنسان	٥٠٩٣ إن الحياء والإيمان قرناء
٤١٦٧ إن الشيطان يحضر أحدكم عند كل شيء	٥٤٧٣ إن الدجال يخرج وإن معه ماء
 إن الشيطان يستحل الطعام أن لا يذكر اسم	٢٢٣٥، ٢٢٣٤ إن الدعاء ينفع مما نزل وما لم ينزل
٤٢٣٧، ٤١٦٠ الله عليه	٥١٤٥، ٣٠٨٦ إن الدنيا حلوة خضرة
٤٨٢٥ إن الصدق بر، وإن البر يهدي	١٧٠ إن الدين ليأرز إلى الحجاز
١٨٢٩ إن الصدقة لا تحمل لنا، وإن موالى القوم	١٢٤٦ إن الدين يسر، ولن يشاد الدين أحد
١٩٠٩ إن الصدقة لتطفي غضب الرب، وتدفع	٢١٣٥ إن الذي ليس في جوفه شيء من القرآن
٥٣٠ إن الصعيد الطيب وضوء المسلم	٤٢٧١ إن الذي يأكل ويشرب في آنية الفضة والذهب
١٥٦٨ إن العبد إذا سبقت له من الله	٣١٩٤ إن الذي يأتي امرأته في
٥٣٢٩ إن العبد إذا صلى	٦١٣١ إن الذي يمشو عليكن بعدي هو الصادق
٢٣٣٠ إن العبد إذا اعترف ثم تاب، تاب الله عليه	٢٨٢٧ إن الربا وإن كثرفان عاقبته
١٥٥٩ إن العبد إذا كان على طريقة حسنة	١٢٩٨ إن الرجل إذا صلى مع الإمام
٤٨٥٠ إن العبد إذا لعن شيئاً	١٥٩٣ إن الرجل إذا مات بغير مولده
٢٣٧٩ إن العبد ليتمس مرضاة الله، فلا يزال بذلك	٥٦٥٢ إن الرجل في الجنة ليتكلم في
٨٣ إن العبد ليعمل عمل أهل النار	٤٨٣٤ إن الرجل ليتكلم بالكلمة من الخير
٣٣٤٨ إن العبد إذا نصح لسيدته	٣٠٧٥ إن الرجل ليعمل والمرأة بطاعة الله

٤٥٠٣	إن الله تعالى حرّم الخمر، والميسر	١٢٦	إن العبد إذا وضع في قبره
٥٠٦٧	إن الله تعالى رفيق	٥٧٦	إن العبد المسلم ليصلي
	إن الله تعالى عز وجل ليغفر لعبده ما لم يقع	٤٨١٣	إن العبد ليتكلم بالكلمة من رضوان الله
٢٣٦١	الحجاب	٤٨٣٦	إن العبد ليقول الكلمة لا يقوها إلا
١٩٨١	إن الله تعالى قد أمده لرؤيته	٤٩٤٢	إن العبد ليموت والداه أو أحدهما
٢١٤٨	إن الله تعالى قرأ (طه) و(يس) قبل أن يخلق	٣٦٩٩	إن العرافة حق ولا بد للناس من عرفاء
	إن الله تعالى قسم بينكم أخلاقكم كما قسم	٣٥٠٠	إن العقل ميراث بين ورثة القنيل
٤٩٩٤	بينكم أرزاقكم	٣٠١٠	إن العمرى ميراث لأهلها
٥٧٠٠	إن الله تعالى كتب كتاباً قبل	٤٥٦٣	إن اربعين حق
٥١٤٧	إن الله تعالى لا يعذب العامة	٣٧٢٥	إن الغادر ينصب له لواء
٤٢٠٠	إن الله تعالى ليرضى عن العبد أن يأكل الأكلة	٥١١٨	إن الغضب ليفسد الإيمان
١٣٠٧، ١٣٠٦	إن الله تعالى ليطلع في ليلة	٥١١٣	إن الغضب من الشيطان
٣٨٧٢	إن الله تعالى يدخل بالسهم الواحد	٥٧١١	إن الغلام الذي قتله الخضر طبع كافراً
٣٣١٠	إن الله تعالى يغار، وإن المؤمن يغار	١٣٢	إن القبر أول منزل
٥٦٢٦	إن الله تعالى يقول لأهل الجنة	٥٦٧٦	إن الكافر ليسحب لسانه الفرسخ
	إن الله تعالى يلوم على العجز ولكن عليك	٤٨٢١	إن اللعانين لا يكونون شهداء
٣٧٨٤	بالكيس	١٢٦٧	إن الله أمدكم بصلاة هي خير لكم
٦٠٤٢	إن الله جعل الحق على لسان عمر	٥٦٤٢	إن الله أدخلك الجنة فلا
٤٢٥١	إن الله جعلني عبداً كريماً	٥٠٠٥	إن الله إذا أحب عبداً دعا جبرئيل فقال: .
٤٩١٥	إن الله حرم عليكم عقوق الأمهات	٥٩٧٧	إن الله إذا أراد رحمة أمة
٤٤٧	إن الله حيي ستر	٥٧٤٠	إن الله اصطفى كنانة من ولد إسماعيل
٢١٧٢	إن الله ختم سورة البقرة بآيتين	٢١٩٦	إن الله أمرني أن أقرأ عليك القرآن
٢١٧٣	إن الله ختم سورة البقرة بآيتين، أعطيتها	٤٥٣٨	إن الله أنزل الداء والدواء
٥٥٥٩	إن الله سيخلص رجلاً من أمي	٤٨٩٨	إن الله أوحى إلي: أن تواضعوا
٩٥	إن الله خلق آدم ثم مسح ظهره	٢٧٥٢	إن الله أوحى إلي: أي هؤلاء الثلاثة نزلت
١٠٠	إن الله خلق آدم من قبضة	٥٧٧٠	إن الله بعثني لتمام مكارم الأخلاق
٥٧٣١	إن الله خلق إسرائيل منذ	٦٢٥٨	إن الله تبارك وتعالى أمرني بحب أربعة
١٠١	إن الله خلق خلقه	٤٠٧٣	إن الله تبارك وتعالى كتب الإحسان
٥٧٥٠	إن الله زوى لي الأرض فرأيت	٦٢٩٣	إن الله تجاوز عن أمي الخطأ والنسيان
٢٧٣٨	إن الله سمى المدينة طابة	٦٣	إن الله تجاوز عن أمي ما وسوست
٣٧٣٨	إن الله سيهدي قلبك، ويثبت لسانك	٥٢٨٨	إن الله تعالى إذا أراد بعبد
٢٧٦٠	إن الله طيب لا يقبل إلا طيباً	٣٦٥٤	إن الله تعالى بعثني رحمة للعالمين
٤٤٨٧	إن الله طيب يحب الطيب	٢٣٤٥	إن الله تعالى جعل بالمغرب باباً، عرضه مسيرة

- ٥٨٧٧ ... أنا نازل (ثم قام ويطنه معصوب بحجب)
 ٢٦٢ ... إن أناساً من أمي سيتفقون
 ٢٦١٢ ... إن أهل الجاهلية كانوا يدفعون من عرفة
 ٥٦٤٧ ... إن أهل الجنة إذا دخلوها نزلوا
 ٥٦٢٤ ... إن أهل الجنة يترامون أهل الغرف
 ٦٠٥٨ ... إن أهل الجنة ليرامون أهل عليين
 ٥٦٢٠ ... إن أهل الجنة يأكلون فيها
 ٥٦٦٧ ... إن أهون أهل النار عذاباً
 ٣٦٨٣ ... أنا والله لا نقول على هذا العمل أحداً سألني
 ٤٩٧٨ ... أنا وامرأة سفعاء الخدين كهاتين يوم القيامة
 ٤٩٥٢ ... أنا وكافل اليتيم له، ولغيره، في الجنة هكذا
 ٥٤٦٦ ... إن أول الآيات خروجاً طلوع الشمس
 ٤٦٤٦ ... إن أولى الناس بالله من بدأ بالسلام
 ٢٠٥ ... إن أول الناس يقضى عليه
 ٥٦٣٥، ٥٦١٩ ... إن أول زمرة يدخلون الجنة
 ٩٤ ... إن أول ما خلق الله القلم
 ١٤٣٥ ... إن أول ما نبتأ به في يومنا هذا
 ١٣٣١، ١٣٣٠ ... إن أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة
 ٥١٩٦ ... إن أول ما يسأل
 ٥٣٧٧ ... إن أول ما يكفأ
 ٤٦٦٥ ... أن يعني عذقك
 ١٨٩٨ ... إن بكل تسيحة صدقة، وكل تكبيرة صدقة
 ٦٨٠ ... إن بلالاً ينادي بليل
 ٣٨١٦، ٣٨١٥ ... إن بالمدينة أقواماً، ما سرتهم مسيراً
 ٤١١٨ ... إن بالمدينة جنّاً قد أسلموا
 ٥٣٩٩ ... إن بين يدي الساعة
 ٥٤٣٨ ... إن بين يدي الساعة كذابين
 ٥٤٩١ ... إن بين يدي ثلاث سنين
 ٣٩٤٨ ... إن بينكم العدو فليكن شعاركم: حم لا
 ٣٣٧٨ ... إن أحق به ما لم تتكبحي
 ٦٠٩٣ ... أنت أخي في الدنيا والآخرة
 ١٥٢٧ ... إن المسلم إذا عاد أخاه المسلم
 ٨٥٦ ... إن المصلي يتأجج ربه
 ٣٦٩٠ ... إن المقسطين عند الله على منابر من نور
 ٤٥٩٤ ... إن الملائكة تنزل في العنان - السحاب -
 ٦٢٣٧ ... إن الملائكة كانت تحمله
 ٢٦٩٦ ... إنالم نرده عليك إلا أنا حرم
 ١٦٤٩ ... إن الموت فزع، فإذا رأيتم الجنائزة فقوموا
 ٢٣٤٢ ... إن المؤمن إذا أذنب كانت نكته سوداء في قلبه
 ١٥٧١ ... إن المؤمن إذا أصابه السقم، ثم عافاه
 ٥٠٨٢ ... إن المؤمن ليدرك بحسن خلقه
 ٣١٧٥، ٣١٧٤، ٤١٧٣ ... إن المؤمن يأكل في معي
 ٤٧٩٥ ... واحد
 ١١٧ ... إن المؤمنين وأولادهم في الجنة
 ١٧٤٢ ... إن المؤمن وأولادهم في الجنة
 ١٣٩ ... إن الميت ليعذب ببكاء أهله عليه
 ٣٥٣٤ ... إن الميت يصير إلى القبر
 ٥١٤٢ ... إن النار لا يعذب بها إلا الله
 ٦١٨ ... إن الناس إذا رأوا منكراً
 ٢١٥ ... إن الناس قد صلوا
 ٥٥٤٨ ... إن الناس لكم تبع
 ٥٢٢٨ ... إن الناس يحشرون ثلاثة أفواج
 ٥٠٥٩ ... إن النور إذا دخل
 ٣١٨ ... إن الهدى الصالح
 ٤٦٩٢ ... إن الوضوء على من نام
 ٤٤٢٣ ... إن الولد مبخلة بمجنه
 ٥٦٠٧ ... إن اليهود والنصارى لا يصفون فخالفهم
 ٥٢٠٤ ... إن أمامكم حوضي ما بين جنبيه كما
 ٢٩٠ ... إن أمامكم عقبة
 ٤٥٢٢ ... إن أمي يدعون يوم القيامة
 ٥٧٧٧ ... إن أمثل ما تداوئتم به الحجامة
 ٣٦٦٢ ... أنا محمد، وأحمد والمقفي والحاشر
 ٦١٣٠ ... إن أمر عليكم عبد مجدد
 ٦١٣٠ ... إن أمركن مما يحسن من بعدي

- ٤٧٦٦ إن الله هو الحكم
 ٢٨٩٤ إن الله هو المسعر القابض
 ١٢٦٦ إن الله وتر يحب الوتر
 إن الله ورسوله حرم بيع الخمر، والميتة،
 ٢٧٦٦ والخنزير
 ٦٠٤٣ إن الله وضع الحق على لسان عمر
 إن الله وضع عن المسافر شطر الصلاة،
 ٢٠٢٥ والصوم
 ١٠٩٥ إن الله وملائكته يصلون على الذين
 ١١٠١ إن الله وملائكته يصلون على الصف
 ١٠٩٦ إن الله وملائكته يصلون على ميامن
 ٢٣٢٩ إن الله يسطر يده بالليل ليتوب مسيء
 ٤٨٠٠ إن الله يبغض البليغ من الرجال الذي
 ٢٣٥٩ إن الله يحب العبد المؤمن المفتن التراب
 ٥٢٨٤ إن الله يحب العبد
 ٤٧٣٢ إن الله يحب العطاس ويكره التثاؤب
 ٤٣٥٠ إن الله يحب أن يرى أثر نعمته
 ٥٢٦٥ إن الله يحب عبده
 ٩٨٩ إن الله يتحدث من أمره
 ٥٥٥١ إن الله يذني المؤمن فيضع
 إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواماً ويضع به
 ٢١١٥ آخرين
 ٣٥٢٢ إن الله يعذب الذين يعذبون الناس
 ٢٣٤٣ إن الله يقبل توبة العبد ما لم يفرغر
 ٣٤٠٧ إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم
 ٤٨٠٥ إن الله يؤيد حسان بروح القدس
 ٤٧٨ إن الماء طهور
 ٤٥٨، ٤٥٧ إن الماء لا يجنب
 ٣٢٣٩ إن المرأة خلقت من ضلع
 ٣١٠٥ إن المرأة تقبل في صورة شيطان
 ٣٩٧٨ إن المرأة لتأخذ للقوم
 ١٨٥٠ إن المسألة لا تحمل لغني، ولا لذي مرة سوي
 ٥٠٦١ إن المستشار مؤتمن
 ٥٧٥٥ إن الله عز وجل أجارك من ثلاث
 ٢٥٥ إن الله عز وجل أوحى إلي أنه
 ٥٤٦٣ إن الله عز وجل خلق ألف أمة
 ١١٣ إن الله عز وجل فرغ إلى كل عبد
 ١٢٠ إن الله عز وجل قبض بيمينه قبضة
 ٢٣٥٤ إن الله عز وجل ليرفع الدرجة
 ٥٦٠٣ إن الله عز وجل وعظني أن يدخل
 ٥١٥٣ إن الله عز وجل يسأل العبد
 ٢٤٧ إن الله عز وجل يبعث لهذه الأمة
 ٥٤٣٤ إن الله عز وجل يبعث من مسجد
 ١٩٧ إن الله فرض فرائض
 ٤٠٠١ إن الله فضلي على الأنبياء وأحل لنا الغنائم
 ٣٠٧٣ إن الله قد أعطى كل ذي حق حقه
 إن الله كتب الحسنات والسيئات: فمن هم
 ٢٣٧٤ بحسنة
 ٨٦ إن الله كتب على ابن آدم
 ٢١٤٥٠ إن الله كتب كتاباً قبل أن يخلق السموات
 ١٧٣ إن الله لا يجمع أمي، أو أمة بمحمد على ضلالة
 ٥٤٧٠ إن الله لا يخفى عليكم
 ٣١٩٢ إن الله لا يستحي من الحق
 ٣٤٤١ إن الله لا يصنع بشقاء أحدك شيئاً
 ٥١٥٩ إن الله لا يظلم مؤمناً حسنة
 ٢٠٦ إن الله لا يقبض العلم انتزاعاً
 ٥٣١٤ إن الله لا ينظر إلى صوركم
 ٣٤٤١ إن الله لغني عن مشي أحدك
 ٤٤٩٤ إن الله لم يأمرنا أن نكسوا الحجارة والطين
 إن الله لم يرض بجمعكم نبي ولا غيره في
 ١٨٣٥ الصدقات
 ١٧٨١ إن الله لم يفرض الزكاة إلا لطيب
 ٥١٢٤ إن الله ليعلي للظالم
 ٣٧٤١ إن الله مع القاضي ما لم يجر، فإذا جار نخل عنه
 إن الله مع القاضي ما لم يجر، فإذا جار وكله إلى
 ٣٧٤١ نفسه

- ٥٩٢٦ إن دعوت هذا العذق من هذه النخلة
 ٥٦٨٧ أنذرتكم النار (فما زال يقولها حتى)
 إن رأيتم أن تطلقوا لها أسيرها، وتردوا عليها
 ٣٩٧٠ الذي لها
 ٢٤٣٤ إن ربك ليعجب من عبده إذا
 ٢٢٤٤ إن ربكم حيي كريم، يستحي من عبده ..
 إن رجلاً يتخوضون في مال الله بغير
 ٣٩٩٥ ، ٣٧٤٦ حتى
 ٥٠٠٧ أن رجلاً زار أخاه في قرية أخرى
 ٢٣٣٤ إن رجلاً قال: والله لا يغفر الله لفلان
 ٢٧٩١ إن رجلاً كان فيمن قبلكم أتاه الملك
 ٥٦٥٣ إن رجلاً من أهل استاذن ربه
 ٦٢٦٦ إن رجلاً يأتيكم
 ٢٣٤٧ إن رجلين كانا في بني إسرائيل متحايين
 ٥٦٠٥ إن رجلين ممن دخل النار أتشد
 ٤٧٩١ إن روح القدس لا يزال يؤيدك
 ٤٨٨٩ إن زاهراً باديتهما ونحن حاضروه
 ٢٣٨ أنزل القرآن على سبعة أحرف
 ٥١٥٠ أنزلت المائدة من السماء خبزاً
 ٢٠٩٤ أنزل ليلة ثلاث وعشرين
 ٤٩٨٩ أنزلوا الناس منازلهم
 ٤٩١٠ أنسابكم هذه ليست بمسبة أحد
 إن سرق فاقطعوا يده، ثم إن سرق فاقطعوا
 ٣٦٠٢ رجله
 ٢١٥٣ إن سورة في القرآن، ثلاثون آية شفت لرجل
 ٥٩١ إن شدة الحر من فيح جهنم
 ٣٦٨٨ إن شر الرعاء الحطمة
 ٣٠٠٨ إن شئت حبست أصلها وتصدقت بها
 ٢٤٩٥ إن شئت دعوت وإن شئت صبرت
 ١٥٧٧ إن شئت صبرت ولك الجنة
 ٣٠٥ إن شئت فتوضأ
 ٢٠١٩ إن شئت فصم، وإن شئت فافطر
 ١٨٣٢ إن شئنا أعطيكما، ولا حظ فيها لغني
- ٦٦٨ أنت إمامهم واقتد بأضعفهم
 ٤٨ أن تحب الله وتبغض الله
 أن تصدق وأنت صحيح صحيح، تحشى
 ١٨٦٧ الفقر
 ٣٢٥٩ أن تطعمها إذا طعمت
 ٤٩٠٥ أن تعين قومك على الظلم
 ٢٣٤٩ إن تغفر اللهم تغفر جمياً وأبي عبد لك لا ألماً
 ٣٩١٤ إن تفرقكم في هذه الشعاب والأودية
 ٢٤٥٠ إن تكلم بخير كان طابعاً عليهن
 ٦٠٢٨ أنت صاحبي في الغار
 ٦٠٣١ أنت عتيق الله من النار
 ٢٩٨ أنتم أصحابي وإخواننا الذين لم يأتوا بعد
 ١٤٥ أنتم الذين قلتم كذا وكذا
 ٦٢٢٨ أنتم اليوم خير
 ٦٢٩٤ أنتم تتمون سبعين
 ٦٠٨٧ أنت مني بمنزلة هارون
 ٣٣٥٤ أنت ومالك لوالدك
 ٦١٣٣ إن تؤمروا أبا بكر محمدوه أميناً
 إن ثلاثة من بني إسرائيل: أبرص، وأقرع،
 وأعمى
 ١٨٧٨ إن جبرئيل أتاني فأخبرني
 ٧٦٦ إن جبرئيل عليه السلام قال لي
 ٩٣٧ إن جبرئيل كان وعدني أن يلقاني الليلة
 ٤٤٩٠ إن جبرئيل كان وعدني أن يلقاني الليلة
 ٢١٣٠ إن حبك إياها أدخلك الجنة
 إن حقاً على الله أن لا يرتفع شيء من الدنيا إلا
 ٣٨٧١ وضعه
 ٢٦٣٥ انحرها، ثم اصبح نعلها في دمه
 ٢٦٤٢، ٢٦٤١ انحرها، ثم اغمس نعلها في دمه
 ٥٥٦٨ إن حوضي أبعد من أبلة من عدن
 ٥٤٩ إن حبستك ليست في يدك
 ٨٢ إن خلق أحدكم يجمع في بدن أمه
 ٦٢٦٦ إن خير التابعين رجل
 ٤٤٧٣ إن خير ما نداويتم به: اللدود، والسعوط

أنفقي ولا تحصي فيحصى الله عليك، ولا	١٦٠٦	إن شتم أنبيائكم ما أول ما يقول الله
توحي	٤٨٧٥	إن صاحب الغيبة لا يغفر له
١٨٦١	٤٠١١	ابن صاحبكم غل في سبيل الله
٣٠٢٢	٤٩٥٧	انصر أخاك ظالماً أو مظلوماً
١٣٥٧	٨٢٠	إن صلاتي ونسكي ومحياي
٥٦٥١، ٥٦٥٠	١٢٤٩	إن صلي قائماً فهو أفضل، ومن صل قاعداً
٥٦١٥	٢٧٤٩	إن صيدوج وعصاهم حرم محرم لله
١٢٣٣، ١٢٣٢	٤٠٥٠	انطلقوا إلى يهود
١٩١٤	٣٩٥٦	انطلقوا باسم الله، وبالله وعلى ملة رسول الله
٥٦١٨	٦٢٢٥	انطلقوا حتى تأتوا روضة خاخ
٥٦٤٦	١٤٠٦	إن طول صلاة الرجل وقصر خطبته
٥٠٢٦	٥٢٥٢	انظر ما تقول
٥٦٤٩	٣١٦٨	انظرون من إخوانكن؟
٣٧٨٧	٣٩٥٥	انظروا علام اجتمع هؤلاء؟
٥٦٣٣	١٩٢٥	إن ظل المؤمن يوم القيامة صدقته
٥٦٣٢	٢٣٣٣	إن عبداً أذنب ذنباً
٩٧٩	٥٩٥٧	إن عبداً أخيره الله بين أن يؤتيه
١٢٢٤	٥٦١	أنعت لك الكرسف
٥٦٩١	٤٠٣١	إن عثمان انطلق في حاجة الله، وحاجة رسوله
٦٠٠٣، ٥٩٩٤	٦٠٦٩	إن عثمان رجل حيي
٥٦٨٩	٦٠٧٤	إن عثمان في حاجة الله وحاجة
٤١٩١	١٠١٢	إن عدو الله إبليس جاء
٥٠٥٣	١٥٦٦	إن عظم الجزاء، مع عظم البلاء
٢١٥٢، ٢١٥١	٩٨٧	إن عفريتاً من الجن تفلت
٥٨٨٥	٦٠٩٠	إن علياً مني وأنا منه
٣٢٠١	٢٥٠٩	إن عمرة في رمضان تعدل حجة
٥٣٠٩	٥٦٧٥	إن غلظ جلد الكافر
٨٩	٦٢٨١	إن فسطاط المسلمين
٤٢٣٨	٥٢٥٧، ٥٢٣٥	إن فقراء المهاجرين يسبقون الأغنياء
٥١٩٨	١٩٤٠	أنفقه على نفسك
١٧٧٢	١٩٣٣	أنفقي عليهم فلك أجر ما أنفقت عليهم
٤٢٢٤		

- ٤٠٧١ إن هذه الإبل أوبد كأوبد الوحش
 ٤١١٨ إن هذه البيوت عوامر
 ٤٦٥ أن لا يمس القرآن إلا طاهر
 ٦٠٨٠ إن لك أجراً رجل ممن شهد بدرأ
 ٥١٩٤ إن لكل أمة فتنة
 ٥٠٩٢، ٥٠٩١، ٥٠٩٠ إن لكل دين خلقاً
 ٢١٧٩ إن لكل شيء سماً
 ٥٣٢٥ إن لكل شيء شرة
 ٢١٤٧ إن لكل شيء قلباً، وقلب القرآن (يس)
 ٥١٤٥ إن لكل غادر لواء يوم القيامة
 ٦١١٠ إن لكل نبي حوارياً
 ٥٥٩٤ إن لكل نبي حوضاً
 ٦٢٥٥ إن لكل نبي سبعة نجباء ورفقاء
 ٥٧٦٩ إن لكل نبي ولاية من النبيين
 ٧٤ إن للشيطان لمة
 ٤٧٠٦ إن للمسلم حقاً إذا رآه
 ٥٦١٦ إن للمؤمن في الجنة لحفيمه من
 ٢٢٨٧ إن لله تعالى تسعة وتسعين اسماً مائة إلا واحداً
 ٢٢٨٨ إن لله تعالى تسعة وتسعين اسماً من أحصاها
 ١٧٢٣ إن لله ما أخذ، وله ما أعطى
 ٢٣٦٦، ٢٣٦٥ إن لله مائة رحمة
 ٩٢٤ إن لله ملائكة سياحين
 ٢٢٦٧ إن لله ملائكة يطوفون في الطرق يلتمسون
 ٤١٩ إن للوضوء شيطاناً يقال له الوهان
 ٤٦٦ إن لم يمنعني أن أرد
 ٣٠٧ إن له دسماً
 ٦١٣٧ إن له مرضعاً في الجنة
 ٥٧٧٦ إن لي أساة: أنا محمد وأنا أحد
 ٦٢٨٣ إنما أجلكم في أجل
 ٥٣٩٤ إنما أخاف على أمي
 ٥٣٣٧ إنما أخاف على هذه
 ١ إنما الأعمال بالنيات
 ٩٩٠ إنما الصلاة لقراءة القرآن
- ٥٥٣٥ إنكم محشورون حفاة عراة غرلاً
 ١٥٠٨ إنكم شكوتكم جذب دياركم واستخار المطر
 ٩٨٠ إن كنت فاعلاً فواحدة
 ٧٤٧ إنك قد أذيت الله ورسوله
 ٤١٦٥ إنكم لا تدرون في أية البركة؟
 ٦١٦ إنكم لتنتظرون صلاة ما ينتظرها
 ١٧٩ إنكم في زمان من ترك منكم
 ٦١٥٠ إن كنتم تطعمون في إمارته فقد
 ٦٠٨٢ إنكم ستلقون بعدي فتنة واختلافاً
 ٦٠٤٨ إن كنت نزلت فأصربي وإلا فلا
 ٥٩٣٠ إنكم منصورون ومصبيون ومفتوح لكم
 ٥٩١١ إنكم تسبرون عشيبتكم وليتكم
 ٥٩١٦ إنكم ستفتحون مصر وهي أرض يسمى
 ٥٦٥٥ إنكم سترون ربكم كما ترون
 ٥٦٥٥ إنكم سترون ربكم عياناً
 ٢٩٩٠ إن كنت تحب أن تطوق طوقاً من نار فاقبلها
 ٢٨٩٠ إنكم قد وليتم أمرين
 ٤٢٧٠ إن كان عندك ماء بات في شنة وإلا كرعنا
 ٣٦٨١ إنكم ستحرصون على الإمارة
 ٣٦٧٢ إنكم سترون بعدي أثره، وأموراً تنكرونها
 ٣٧٠٩ إنك إذا اتبعت عورات الناس أفسدتهم
 ٣٦٢٧ أنكتها؟
 ٣٥٨١ إنك قد قلتها أربع مرات، فبمن؟
 ٦٢٦٠ إن كنت إنما اشتريتي
 ٤٤٠٤ إن كنتم تحبون حلية الجنة وحريرها فلا
 ١٦٩٦ أن لا تدع مثالا إلا طمسته
 ١٨٥٨ أن لا تسأل الناس شيئاً
 ٥٨٠ أن لا تشرك بالله شيئاً
 ٥٠٨ أن لا تتسفعوا من الميتة بإهاب
 إن لأهلك عليك حقاً، صم رمضان والذي
 يليه
 ٣٧٨٩ انتدب الله لمن خرج في سبيله

- ٣٨٨٣ إنما يفعل الذين لا يعلمون
 ٥٢٨ إنما يكفيك أن تضرب
 ٥٢٠٣، ٥١٨٥ إنما يكفيك من جمع المال خادم
 ٤٣٢٠ إنما يلبس الحرير في الدنيا من لا خلاق له
 ٤٣٤ إن ماء الرجل غليظ
 إن مثل الذي يعمل البشات ثم يعمل
 ٢٣٧٥ الحسنات
 ٢٥٨٠ إن مسحها كفارة للخطايا
 ٢٧٢٦ إن مكة حرمها الله ولم يحرمها الناس
 ٤٩١٧ إن من أبر البرصلة الرجل أهل ود أبيه
 ٤٩٧٢ إن من إجلال الله إكرام ذي الشبهة المسلم
 ٥٠٧٣ إن من أحبكم إلي
 ٥٠٤٤ إن من أرب الربا الاستطالة في عرض المسلم
 ٦٢٨٤ إن من أشد أمتي لي
 ١١٢٤ إن من أشرط الساعة
 ٥٤٣٧ إن من أشرط الساعة أن يرفع العلم
 ٣٤٩٢ إن من اعتبط مؤمناً قتلاً
 ١٣٦١ إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة
 ٣٧٧٧ إن من أكبر الكبائر الشرك بالله
 ٣٢٦٣ إن من أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم
 ٤٨٠٤ إن من البيان سحراً وإن من العلم
 ٤٧٨٣ إن من البيان لسحراً
 ٣٦٤٧ إن من الحنطة خيراً، ومن الشعير خيراً
 ٤٧٨٤ إن من الشعر حكمة
 ٥٦٠٢ إن من أمتي من يشفع للنشام
 ٦٠١٩ إن من أمن الناس علي في صحبته
 ٥٠٧٤ إن من خياركم
 إن من ضيق منزلاً، أو قطع طريقاً، فلا جهاد
 ٣٩٢٠ له
 ٥٠١٣، ٥٠١٢ إن من عباد الله لأناساً
 ٤٨٧٧ إن من كفارة الغيبة أن تستغفر لمن اغتبه
 ١١٣٢ إن منكم منفرين
 ٥١٦٢ إن مما أخاف عليكم من بعدي
 ٤٠٣٩ إنما العشور: على اليهود والنصارى
 ٣١٥ إنما العينان وكاء السه
 ٣٧٧٠ إنما أقضي بينكما فيما لم ينزل علي فيه
 ٤٣١ إنما الماء من الماء
 ٢٧٣٩ إنما المدينة كالكبر تنفي خبثها وتنصع طيبها
 ٥٣٦٠ إنما الناس كالإبل
 إنما التفاق كان على عهد رسول الله فأما اليوم
 فإنما هو الكفر ٦٢
 إنما أمرت بالوضوء إذا قمت إلى
 الصلاة ٤٢٠٩، ٤٢١٠
 إنما أمره أن يأخذ الصدقة من الحنطة ١٨٠٣
 إنما أنا بشر إذا أمرتكم ١٤٧
 إنما أنا بشر مثلكم ١٠١٦
 إنما أنا بشر، وإنكم تختصمون إلي ٣٧٦١
 إنما أنا راحة مهداة ٥٨٠٠
 إنما أنا لكم مثل الوالد ٣٤٧
 إنما بنو هاشم وبنو المطلب شيء واحد ٤٠٢٧، ٣٩٩٣
 إنما جعل الإمام ليؤتم به ١١٣٩، ٨٥٧
 إنما جعل رمي الجمار والسعي ٢٦٢٤
 إنما سمي الخضر لأنه جلس على ٥٧١٢
 إنما صنعت هذا لتأقوا بي ١١١٣
 إنما قمت للملائكة ١٦٨٦
 إنما قولني لامرأة كقولني ٤٠٤٨
 إنما كان يكفيك هكذا ٥٢٨
 إنما مثل صاحب القرآن كمثل صاحب الإبل
 المعقلة ٢١٨٩
 إنما مثلي ومثلي من بعث الله ١٤٨
 إنما هذا من إخوان الكهان ٣٥٠٩، ٣٥٠٨
 إنما هلك من كان قبلكم ٢٣٧، ١٥٢
 إنما يخرج من غضبة يغضبها ٥٤٩٧
 إنما يغسل من بول الأنثى ٥٠١

٦٨٧	إن هذا وادبه شيطان	٥٠٧١	إن مما أدرك الناس
٣٥٧	إن هذه الحشوش محضرة	٢٥٤	إن مما يلحق المؤمن من عمله
١٨٢٣	إن هذه الصدقات إنما هي أوساخ الناس	٢٩٨٩	إن موسى عليه السلام أجر نفسه ثمان سنين
٩٧٨	إن هذه الصلاة لا يصلح	٥٧٠٦	إن موسى كان رجلاً حياً
٢١٦٨	إن هذه القلوب تصدأ كما يصدأ الحديد إذا	٤٢٤٥	إن نزلتم بقوم فأمروا لكم بما ينبغي للضيف
٤٠١٧	إن هذه المال خضرة حلوة	١٦٣٢	إن نسمة المؤمن طير تعلق في شجر
٤٩٢	إن هذه المساجد لا تصلح لشيء من هذا	٥٩٢٧	إنها أمارات بين يدي الساعة
٤٣٠١	إن هذه النار إنما هي عدو لكم	٤٦٢٥	إنه أتاني الليلة آتيان
١٠٤٩	إن هذه صلاة عرضت	٢١٧٦	إنها تجادل عن صاحبها في القبر، تقول: اللهم
٤٧١٨	إن هذه ضجعة لا يجيها الله	١٨٠٤	إنها تحرص كما تحرص النخل، ثم تؤدي
٤٧١٩	إن هذه ضجعة يبغيها الله	١٠٦٦	إن هاتين الصلاتين أنقل
٤٣٢٧	إن هذه من ثياب الكفار، فلا تلبسها	٦٥٣	إنه أرفع لصوتك
٤٣٩٤	إن هذين حرام على ذكور أمتي	٤٢٦٣	إنه أروى وأبرأ وأمرأ
٦٢٨٩	إنه سيكون في آخر	١١٦٩	إنها ساعة تفتح فيها أبواب السماء
٤١٨	إنه سيكون في هذه الأمة	٦٢١	إنها ستكون عليكم بعدي
٣٦٧٧	إنه سيكون هنات وهنات	٥٣٩٥	إنها ستكون فنن
١٢٣٧	إنه سينهاه ما تقول	٦٢٧٥	إنها ستكون هجرة
٦٢٤٠	إنه عاشر عشرة في الجنة	٦١٠٤	إنها صغيرة (ثم خطبها علي فزوجها منه)
١٥٤٧	إنه عذاب يبعثه الله على من يشاء	٦١٨٦	إنها كانت وكانت، وكان لي منها ولد
٣١٦٢	إنه عمك فأذني له	٤٨٢	إنها ليست بنجس
٧٦١	إنه كان يصلي وهو مسبل	٤٨٣	إنها ليست بنجس إنها
٤٤٢١	أنهكوا الشوارب وأعفوا اللحى	٦٥٠	إنها لرقيا حق
٤٨٨٨	إنه لا تدخل الجنة عجوز	٣٣٢٢	إنها موجبة
٣٥١٦	إنه لا يصاد به صيد، ولا يتكابه عدو	٥١٥١	إنه تصيب أمتي في آخر الزمان
٥٤٩٨	إنه لا يولد له (أي الدجال)	٩٢٨	إنه جاءني جبريل فقال
٥٤٨٦	إنه لم يكن نبي بعد نوح إلا	٥٣٠٤	إن هذا اخترط علي ميفي
٣٨٥٣	إنه لما أصيبت إخوانكم يوم أحد	٥٣٧٦، ٥٣٧٥	إن هذا الأمر بدأ نبوة ورحمة
٥٩٦٤	إنه لن يقبض نبي قط حتى يرى	٥٩٨٢	إن هذا الأمر في قريش
٣٠٧٧	إنه لو كان مسلماً فأعتقتم عنه	٥٢٠٨	إن هذا الخير خزان
٤٢٣٤	إنه ليرتو فؤاد الحزين	١٢٨٦	إن هذا السهر جهد وثقل
٣٦٤٢	إنه ليس بدواء ولكنه داء	١٩٦٤	إن هذا الشهر قد حضركم، وفيه ليلة خير
٣١٢٠	إنه ليس عليك بأس، إنما هو أبوك	٢٧٣	إن هذا العلم دين
٣٢٢١	إنه ليس لي أولئني أن يدخل بيتاً مزوفاً	٤٧٣٤	إن هذا حمد الله، ولمحمد الله

- ٦٢٢٧ إنني لأرجو أن لا يدخل النار
- ٥٤٢٢ إنني لأعرف أسماءهم وأسما آبائهم
- ٥٨٥٣ إنني لأعرف حجراً بمكة كان يسلم
- ٤٠٣٠ إنني لأعطي الرجل وغيره أحب إليّ منه
- ٥٥٨٧ إنني لأعلم آخر الجنة دخولاً
- ٥٥٨٦ إنني لأعلم آخر أهل
- ٣٢٤٥ إنني لأعلم إذا كنت عني راضية
- ٥٣٠٦ إنني لأعلم آية
- ٢٤١٨ إنني لأعلم كلمة لو قالها
- ٣٨٤٩ إنني لم أبعث باليهودية، ولا بالنصرانية
- ٤٣٢٢ إنني لم أبعث بها إليك لتلبسها
- ٥٨١٢ إنني لم أبعث لعناً
- ٤٦٥٩ إنني ما آمن يهود على كتاب
- ٣٤١١ إنني والله إن شاء الله لا أحلف على عين
- ١٤٦١ إنني وجهت وجهي للذي فطر السماوات
- إن يوم الاثنين والخميس يغفر الله فيهما لكل مسلم
- ٢٠٧٢ إن يوم الثلاثاء يوم الدم، وفيه ساعة لا يرقأ
- ٤٥٤٩ إن يوم الجمعة سيد الأيام
- ١٣٦٣ أجمع المشركين، فإن جبريل معك
- ٤٧٨٩ اهبطوا قريشاً، فإنه أشد عليهم من رشق النبل
- ٤٧٩٠ اهتز العرش لموت سعد بن معاذ
- ٦٢٠٦ اهدأ فما عليك إلا نبي أو
- ٦١١٧ أهديّة أم صدقة؟
- ١٨٢٤ أهديتم الفتاة؟
- ٣١٥٥ أهرق الخمر واكسر الدنان
- ٣٦٤٩ أهرقها. فأبى القدر عن فيك، ثم تنفس
- ٤٢٧٩ أهرقوه
- ٣٦٤٨ أهل الجنة ثلاثة: ذو سلطان مقسط متصدق
- موفق
- ٤٩٦٠ أهل الجنة جرد مرد كحل
- ٥٦٣٨ أهل الجنة عشرون ومائة صف
- ٥٦٤٤ أهون أهل النار عذاباً أبو طالب
- ٥٦٦٨ إنه ليغان على قلبي، وإنني لأستغفر الله
- ٢٣٢٤ إنها ليعذبان وما يعذبان في كبير
- ٣٣٨ إنها يوم عید للمشرّكين فأنّا أحب أن أخالفهم
- ٢٠٦٧ إنه مزكوم
- ٤٧٣٦ إنهم ليبكون عليها وإنها لتعذب
- ١٧٤١ إنهم ليسوا بشيء. تلك الكلمة يخطفها
- ٤٥٩٣ إنه من أهل الجنة
- ٦٢٠٩ انهمن (عن التذّب) فاحث في أفواههن
- ١٧٤٣ أن ورث امرأة أشيم الضبابي من دية زوجها
- ٣٠٦٣ إنه يؤذن للصلاة
- ٤١٣٥ إنني لأحرم ما بين لابتي المدينة
- ٢٧٢٩ إنني أرى ما لا ترون
- ٥٣٤٧ إنني أعتكف العشر الأول ألتمس هذه الليلة
- ٢٠٨٦ إنني بين أيديكم فرط وأنا عليكم
- ٥٩٥٨ إنني تارك فيكم ما إن تمسكنم به
- ٦١٥٣ إنني حاملك على ولد ناقه؟
- ٤٨٨٦ إنني حدثكم عن الدجال حتى
- ٥٤٨٥ إن يخرج وأنا فيكم فأنّا حجيجه
- ٥٤٧٥ إنني سألت ربي، وشفعت لأمتي
- ١٤٩٦ إن يسير الرياء شرك
- ٥٣٢٨ إن يعيش هذا لا يدركه الهرم
- ٥٥١٢ إنني عند الله مكتوب خاتم النبيين
- ٥٧٦٠، ٥٧٥٩ إنني فرطكم على الخوض
- ٥٥٧١ إنني قد غفرت لهم ما خلا المظالم
- ٢٦٠٣ إنني كرهت أن أذكر
- ٤٦٧ إنني كنت جنباً فنسيت
- ١٠١٠، ١٠٠٩ إنني لا أخيس بالعهد، ولا أحبس البرد
- ٣٩٨١ إنني لا أدري ما بقائي فيكم
- ٦٠٦١ إنني لا أرى طلحة إلا قد حدث به الموت
- ١٦٢٥ إنني لا أقول إلا حقاً
- ٤٨٨٥ إنني لأحبك يا معاذ
- ٩٤٩ إنني لأدخل في الصلاة
- ١١٣٠ إنني لأرجو أن لا تعجز أمتي
- ٥٥١٤

٣١١٥	إياكم والتعري	٤٩٤٨	أو أملك لك أن نزع الله من قلبك الرحمة؟
٤٦٤٠	إياكم والجلوس بالطرقات	٨٤٦	أوجب إن ختم
٥٠٣٩	إياكم والحسد، فإن الحسد يأكل الحسنات	٦١٢١	أوجب طلحة
٣١٠٢	إياكم والدخول على النساء	٥١٥٢	أوحى الله عز وجل إلى جبريل
٥٠٢٨	إياكم والظن، فإن الظن أكذب الحديث	٥٩٤٢	أوسع من قبل رجله
٥٠٤٠	إياكم وسوء ذات اليمين، فإنها الخالقة	٦١	أوصاني رسول الله ﷺ بعشر كلمات
٢٧٩٣	إياكم وكثرة الحلف في البيع	٣٠٧٢	أوصيت؟ فما تركت لولدي؟
٥٢٦٢	إياكم والتنعيم	٤٨٦٦	أوصيك بتقوى الله، فإنه أزين لأمرك كله
٥١٣٤	إياكم ودعوة المظلوم	٣٧١٣	أوصيك بتقوى الله في سر أمرك وعلايته
٦٢٨٨	أي الخلق أعجب إليكم إيماناً	٦٢٢١	أوصيكم بالانصار
٢٠٥٠	أيام التشريق أيام أكل وشرب وذكر الله	١٦٥	أوصيكم بتقوى الله
٣٣٠٣	اثني بها؟ ... اعتقها فإنها مؤمنة	٦١٥٠	أوصيكم به، فإنه من صالحكم
٥٧٨١	اثنوني بأمر خالد (فأتى بها تحمل)	٨٤	أوغر ذلك يا عائشة
٥٩٦٦	اثنوني بكتف أكتب لكم كتاباً لا تضلوا	٣٩٨٣	أوفوا بحلف الجاهلية
٢١١١	أحب أحدكم إذا رجع إلى أهله أن يجد فيه	٣٤٣٨	أوفي بنذر
١٦٤	أحسب أحدكم متكثراً	٥٢٤٠	أوفي هذا أنت
٣٥١١	أيدع يده في فيك تقضمها كالफल	٥٦٧٣	أوقد على النار ألف سنة حتى
٥٩٠٨	أئذن لعشرة (فأذن لهم فأكلوا)	٩٢٣	أولى الناس بي يوم القيامة
٤٨٣٠	أئذنوا له، فبش أخو العشرة	٤٨٤٢	أولا تدري، فلعنه تكلم فيما لا يعنيه
٦٢٣٥	أئذنوا له، مرحباً بالطيب	٥٤٤٧	أول أشرار الساعة نار تحشر الناس
٢٦٥٩	أي شهر هذا؟	٥٠٠٠	أولى خصمين يوم القيامة جاران
٢٤٣٢	أي شيء تمام النعمة؟ .. إن من تمام	٥٢٨١	أول صلاح هذه
٣٣١٣	أي عائشة! ألم تري أن مجزاً المدلجي دخل	٣٤٤٨	أول ما يقضى بين الناس يوم القيامة
٥٨٨٨	أي عباس! ناد أصحاب السمرة		
	أعجز أحدكم أن يقرأ في ليلة ثلاث		
٢١٢٨، ٢١٢٧	القرآن؟		
٢٢٩٩	أعجز أحدكم أن يكسب كل يوم ألف حسنة؟		
٥١٦٨	أيكم مال وارثه أحب إليه من		
٥١٥٧	أيكم يحب أن هذله		
	أيكم يحب أن يغدو كل يوم إلى بطحان أو		
٢١١٠	العقيق		
٣٢٩٢	أيلعب بكتاب الله عز وجل وأنا بين أظهركم؟!		
٣٣٣٧	أيلم بها؟		
		٢٣٠٨	يحمدون
			أولئك إذا مات فيهم الرجل الصالح بنوا على
		٤٥٠٨	قبره
		٢٠٢٧	أولئك العصاة، أولئك العصاة
		٢٥٦٠	أوما شعرت أني أمرت الناس بأمر
		٣٦٣٩	أومسكروا؟
		٢٨١٤	أوه... عين الربا
		٢٧٠٥	أولئك الضيع أحد؟

٣٩٩٤	أَيُّ قَرِيَّةٍ أَتَيْتُمُوهَا وَأَقِمْتُمْ فِيهَا	٣٣١٦	أَيُّ امْرَأَةٍ أَدْخَلْتَ عَلَى قَوْمٍ مِنْ لَيْسَ مِنْهُمْ
١٦٦٣	أَيُّ مَسْلَمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ	١٠٦١	أَيُّ امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بِخَوْرٍ
٤٢٤٧	أَيُّ مَسْلَمٍ ضَافَ قَوْمًا	٤٤٠٢	أَيُّ امْرَأَةٍ تَقْلَدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ
١٩١٣	أَيُّ مَسْلَمٍ كَسَا مَسْلَمًا ثَوْبًا عَلَى عَرِيٍّ	٣١٥٦	أَيُّ امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَانٌ
٢٥٠٦	إِيْمَانُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ (أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ)	٣٢٧٩	أَيُّ امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا
٣٣٨٣	إِيْمَانُ بِاللَّهِ ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ	٣٢٥٣	أَيُّ امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ
٣٨٢٣	إِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ	٣١٣١	أَيُّ امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلِيِّهَا
٣٣٠٣	أَيْنَ اللَّهِ ؟ مَنْ أَنَا ؟ .. أَعْتَقَهَا ..	٣٠١١	أَيُّ رَجُلٍ أَعْمَرَ عَمْرِي لَهُ وَلَعَقِبَهُ
٣٢٣١	أَيْنَ أَنَا غَدًا ؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا ؟ ..	٢٨٩٩	أَيُّ رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَدْرَكَ رَجُلٌ
٢٨٢٠	أَيْنَقُصُّ الرُّطْبِ إِذَا يَبِسَ ؟ ..	٣٥٥٢	أَيُّ رَجُلٍ خَرَجَ يَفْرُقُ بَيْنَ أُمْتِي
٥٩٢٢	أَيْنَ صَاحِبِ هَذَا الْبَعِيرِ ؟ ..	٣١٠٨	أَيُّ رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تَعْجِبُهُ
٥٤٤	أَيُّهَا النَّاسُ ، إِذَا كَانَ هَذَا الْيَوْمُ ..	٢٩٦٠	أَيُّ رَجُلٍ ظَلَمَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَفَهُ
٣٤٩٦	أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنَّهُ لَا حِلَّ فِي الْإِسْلَامِ ..	٤٨١٥	أَيُّ رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ ، فَقَدْ بَاءَ
١١٣٧	أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنِّي إِمَامُكُمْ ..	٢٩١٤	أَيُّ رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ ..
٥٣٠٠	أَيُّهَا النَّاسُ ! لَيْسَ ..	٣١٨٢	أَيُّ رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا ..
١٦٦٥	أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخَذًا لِلْقُرْآنِ ؟ ..	٣٣٥٠	أَيُّ عَبْدٍ أَبْقَى فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ ..
٥٧١٧	أَيُّ وَادٍ هَذَا ؟ (فَقَالُوا : وَادِي الْأَزْرَقِ) ..	٣٣٥٠	أَيُّ عَبْدٍ أَبْقَى مِنْ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ ..
٢٦٧٠	أَيُّ يَوْمٍ هَذَا ؟ ... فَإِنَّ مَعَاءَكُمْ ..	٣١٣٥	أَيُّ عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ ..

حرف الباء

١٨	بَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ ..	٥٦٤٥	بَابُ أُمْتِي الَّذِينَ يَدْخُلُونَ مِنْهُ ..
٣٩٦٩	بَجَرِيْرَةٌ حَلْفَانُكُمْ ثَقِيْفٌ ..	٤٦٦٦	الْبَادِيءُ بِالسَّلَامِ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبَرِ ..
٥٣٢٦	بِحَسَبِ أَمْرِي مِنَ الشَّرِّ ..	١٢٥٩	بَادَرُوا الصَّبِيْحَ بِالْوَتْرِ ..
١٩٤٥	بِخٍ بَخٍ ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ ، وَقَدْ سَمِعْتَ مَا قَالَتْ ..	٥٤٦٥	بَادَرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا ..
٩٣٣	الْبَخِيْلُ الَّذِي مِنْ ذَكَرْتِ ..	٥٣٨٣	بَادَرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتْنًا ..
١٥٩	بَدَأَ الْإِسْلَامَ غَرِيْبًا ..	١٨٨٧	بَادَرُوا بِالصَّدَقَةِ ، فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَخْطَاهَا ..
٥٠٧٢	الْبَرَحْسَنُ الْخَلْقِ ..	٢٩٢٦	بَارَكَ اللَّهُ تَعَالَى فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ ..
٣٨٦٦	الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ ..	٣٢١٠	بَارَكَ اللَّهُ لَكَ ، أَوْلَمْ وَلَوْ بَشَاةٌ ..
٧٠٨	الْبِرَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ ..	٢٤٤٥	بَارَكَ اللَّهُ لَكَ ، وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا ..

٣٥٦٦	بلغني أنك قد وقعت على جارية آل فلان . . .	بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله	٣٩٢٦	ورسوله إلى هرقل
٧٠٠	بلغني أنكم تريدون	بسم الله الكبير، أعوذ بالله العظيم	١٥٥٤	بسم الله، اللهم إني أسألك
١٩٨	بلغوا عني ولو آية	بسم الله، تربة أرضنا، بريقة بعضنا	٢٤٥٦	بسم الله، توكلت على الله
٥٧٥	بل للناس كافة	بسم الله والله أكبر	١٥٣١	بسم الله، وبالله، وعلى ملة رسول الله
٢٢٩٣	بل مؤمن منيب	بسم الله، وضعت جنبي لله	٢٤٤٢	بشر المشائين في الظلم
١٣٢٦	بم سبقتني إلى الجنة؟ ما دخلت الجنة	٧٢٢، ٧٢١	٣٧٢٢	بشروا ولا تنفروا، وسروا ولا تعسروا
٤	بني الإسلام على خمس	٥٥٠٩	٥٥٠٩	بعثت أنا والساعة كهاتين
٥٨٧٨	بؤس ابن سمية! تقتلك الفئة الباغية	٥٧٤٩	٥٧٤٩	بعثت بجوامع انكلم ونصرت بالرعب
٢٨٩٧	بشر العبد المحتكر	٥٠٩٦	٥٠٩٦	بعثت لأتمم حسن الأخلاق
٥١١٥	بشر العبد عبد تحمّل واختال	٥٥١٣	٥٥١٣	بعثت في نفس الساعة
٢٧٥٧	بشر ما قلت! . . . لا مثل القتل في سبيل الله	٥٧٣٩	٥٧٣٩	بعثت من خير قرون بني آدم
	بشر ما لأحدهم أن يقول: نسيت آية كيت	٥٩٠٠	٥٩٠٠	بعثت هذه الريح لموت منافق
٢١٨٨	وكيت	٢٨١٥	٢٨١٥	بعثني (جاء عبد فبايع النبي ﷺ)
٤٧٧٧	بشر مطية الرجل	٢٨٧٦	٢٨٧٦	بعثني بوقية
٢٨٠٢	البيعان بالخيار ما لم يتفرقا	٣١٣٢	٣١٣٢	البغايا اللاتي يكنحن أنفسهن
٢٨٠٤	البيعان بالخيار ما لم يتفرقا، إلا أن يكون صفقة	١٤٥٨	١٤٥٨	البقرة عن سبعة والجوز عن سبعة
٥٦٩	بين العبد وبين الكفر	٥٩٠٣	٥٩٠٣	بكت على ما كانت تسمع من الذكر
٥٤٢٦	بين الملحمة وفتح المدينة ست سنين	٥١٤٤	٥١٤٤	بل ائتمروا بالمعروف
٦٦٢	بين كل أذانين صلاة	٥٤٥٧	٥٤٥٧	بلاء يصيب هذه الأمة
٥٥٦٦	بيننا أنا أسير في الجنة	٤٣٢٧	٤٣٢٧	بل أحرقهما
٤٦١٩	بيننا أنا نائم أتيت بخرائن الأرض	٣٣٢٧	٣٣٢٧	بل، فجدي نخلك
٦٠٣٩	بيننا أنا نائم أتيت بقدح لبن	٤٢٤٨	٤٢٤٨	بل أقره
٦٠٣٨	بيننا أنا نائم رأيت الناس يعرضون علي	٥٩٧١	٥٩٧١	بل أنا يا عائشة! وارأساه
٦٠٤٠	بيننا أنا نائم رأيتني على قليب	٣٩٥٨	٣٩٥٨	بل أنتم العكاكروا وأنا فتتكم
٥٦٦٤	بيننا أهل الجنة في نعيمهم إذ	٥٢٤	٥٢٤	بل أنت نسيت: هذا أمرني
٥٧٠٧	بيننا أيوب يقتسل عرباناً فخر عليه	٤٣	٤٣	بل ولكن ليس مفتاح إلا
	بيننا رجل بفلاة من الأرض فسمع صوتاً في	٥٦٥٨	٥٦٥٨	بل . . . يا أبا رزين أليس كنكم
١٨٧٧	سحابة	٢٩٥٥	٢٩٥٥	بل عارية مضمونة
٣٣٠٧	البينة أو حداً في ظهرك			
٣٧٥٨	البينة على المدعي، واليمين على من أنكر			
٣٧٦٩	البينة على المدعي واليمين على			
٥٨٦٢	بيننا أنا في الحطيم، (وزيما قال) في الحجر			

٤٩٣٨	بينما ثلاثة نفر يتباشون أخذهم المطر
٤٧١١	بينما رجل يتبختر في بردين
٤٣١٣	بينما رجل يمر إزاره من الخيلاء خسف به
٦٠٥٦	بينما رجل يسوق بقرة إذ أعى

حرف الناء

٢٥٢٥، ٢٥٢٤	تابعوا بين الحج والعمرة
٢٧٩٧، ٢٧٩٦	التاجر الصدوق الأمين مع النبيين
٢٣٦٣	الثائب من الذنب كمن
١٠	تبسمك في وجه أخيك صدقة، وأمرك
٢٩١	تبلغ الحلية من المؤمن
٩٩٣	التناوب في الصلاة من الشيطان
٢٨٠٠، ٢٧٩٩	التجار يحشرون يوم القيامة فجاراً إلا
٤٨٢٣	تجدون شر الناس يوم القيامة ذا الوجهين
	تجدون من خير الناس أشدهم كراهية لهذا الأمر
٣٦٨٤	تحيي الأعمال
٥٢٢٤	تحاجت الجنة والنار، فقالت النار:
٥٦٩٤	تحت كل شعرة جنابة
٤٤٣	تحرروا ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر
٢٠٨٣	تحفة المؤمن الموت
١٦٠٩	تخلفون خمسين ميناً وتستحقون قاتلكم
٣٥٣١	تحوز المرأة ثلاث موارث
٣٠٥٣	التحيات لله والصلوات والطيبات
٣١٤٩	تدارس العلم ساعة من الليل
٢٥٦	تدع الصلاة أيام أقرانها
٥٦٠	تدعون يوم القيامة بأسمائكم
٤٧٦٨	تدنو الشمس يوم القيامة
٥٥٤٠	تدور رحى الإسلام لخمس وثلاثين أو
٥٤٠٧	تري المؤمنين في تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم
٤٩٥٣	تري فيها أباريق الذهب والفضة
٥٥٦٩	ترخي شبراً
٤٣٣٤	تركتم فيكم أمرين
١٨٦	تزوجت؟ أبكر أم ثيب؟
٣٠٨٨	تزوجوا الودود الولود
٣٠٩١	تسألوني عن الساعة؟ إنما علمها
٥٥١٠	التسبيح نصف الميزان
٢٩٦	التسبيح نصف الميزان، والحمد لله بملأه
٢٣١٣	تسحروا فإن في السحور بركة
١٩٨٢	تسموا أسماء الأنبياء
٤٧٨٢	تشدد عليها إزارها
٥٥٥	تشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له
٥٩٢٥	تشهده ملائكة الليل
٦٣٥	تشويه النار فنقلص شفته العليا
٥٦٨٤	تصافحوا، يذهب الغل
٤٦٩٣	تصدقن يا معشر النساء! ولو من حليكن
١٩٣٤	تصدقوا عليه
٢٩٠٠	تصدقوا فإنه يأتي عليكم زمان يمشي الرجل
١٨٦٦	تطعم الطعام، وتقرأ السلام
٤٦٢٩	تعافوا الحدود فيما بينكم
٣٥٦٨	تعاهدوا القرآن، فوالذي نفسي بيده
٢١٨٧	تعبد الله ولا تشرك به شيئاً
١٤	تعرض أعمال الناس في كل جمعة مرتين
٥٠٣٠	تعرض الأعمال يوم الاثنين والخميس
٢٠٥٦	تعرض الفتن على القلوب
٥٣٨٠	تعن عبد الدينار
٥١٦١	تعلموا العلم وعلموه الناس
٢٧٩	تعلموا الفرائض والقرآن
٢٤٤	

٤١٧٩	التلبية مجمة لفؤاد المريض	تعلموا القرآن فقرأوه، فإن مثل القرآن لمن
٦٢١٠	تلك الروضة، الإسلام	تعلم فقراً
٢١١٧	تلك السكينة تنزلت بالقرآن	تعلموا من أنسابكم ما تصلون به أرحامكم
٥٩٣	تلك صلاة المنافق	تعوذوا بالله من جب الحزن
٥٣١٧	تلك عاجل بشرى المؤمن	تعوذوا بالله من جهد البلاء
٥٩٣٢	تلك غنيمة المسلمين غداً	تعوذوا بالله من رأس السبعين
٤٦٨١	تمام عيادة المريض أن يضع أحدكم يده	تغزون جزيرة العرب فيفتحها الله
٤٨٠	ثمرة طيبة وماء طهور	تفتح أبواب الجنة يوم الاثنين ويوم الخميس
٣٠٨٢	تنكح المرأة لأربع	تفضل الصلاة التي يستاك
٣٠٢٧	تهادوا، فإن الهدية تذهب الضغائن	تقدموا وأنقوا بي
٣٠٢٨	تهادوا، فإن الهدية تذهب وحر الصدر	تقطع الصلاة المرأة
٥٠٥٧	التؤدة في كل شيء	تقيء الأرض أفلاذ كبدها
١٨٠٩	تؤديان زكاته؟	تكون إبل للشياطين ويوت للشياطين
١١٠٣	توسطوا الإمام وسدوا الخلل	تكون الأرض يوم القيامة خبزة
٤٥٢	توضأوا غسل ذكرك	تكون النبوة فيكم
٣٠٣	توضأوا مما مست النار	تكون فتنة

حرف الناء

١١٢٨	ثلاثة لا ترفع لهم صلاتهم	٢٧٨، ٢٧٧	ثلاثك أمك زياد
٣٢٧١	ثلاثة لا تقبل لهم صلاة	٥٤٦٧	ثلاث إذا خرجن لا ينفع نفساً
١١٢٣	ثلاثة لا تقبل منهم صلاتهم	٥٢٨٧	ثلاث أقسم عليهن
٣٦٥٦	ثلاثة لا يدخل الجنة	٣٧١٢	ثلاثة أخاف على أمي
٢٧٩٥	ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة		ثلاثة تحت العرش يوم القيامة: القرآن يحاج
٥١٠٩، ٢٩٩٥		٢١٣٣	العباد
١١	ثلاثة لهم أجران	٣٠٨٩	ثلاثة حق على الله عونهم
١٩٢١	ثلاثة يحبهم الله: رجل قام من الليل يتلو	٦٦٦	ثلاثة على كنان المسك
١٩٢٢	ثلاثة يحبهم الله، وثلاثة يبغضهم الله	٣٦٥٥	ثلاثة قد حرم الله عليهم الجنة
١٢٢٨	ثلاثة يضحك الله إليهم	٧٢٧	ثلاثة كلهم ضامن على الله
٢٢٨٤	ثلاث جدهن جد، وهزلن جد	١١٢٢	ثلاثة لا تجاوز صلاتهم أذانهم
	ثلاث دعوات مستجابات لا شك فيهن: دعوة		ثلاثة لا ترد دعوتهم: الصائم حين يفطر،
٢٥٠	والد	٢٢٤٩	والإمام العادل

٣٣٦٤	ثلاث من كن فيه يسر الله حنقه:	٢٩٣٦	ثلاث فيهن البركة:
٦٠٤١	ثم أخذها ابن الخطاب من يد أبي بكر	٣٠٢٩ ..	ثلاث لا ترد: الوسائد، والدهن، واللبن
٣٤٥٨، ٣٤٥٧	ثم أتم يا خزاعة إقد قتلتم هذا القليل	٤٦٤	ثلاث لا تقرهم الملائكة
٢٧٦٣ ..	ثمن الكلب خبيث، ومهر البغي خبيث،	١٠٧٠	ثلاث لا يحل لأحد
٦٠١١	ثم يخلف قوم يحبون السمنة	ثلاث لا يفطرن الصائم: الحجامه، والقيء،
٦٧٢	ثنتان لا تردان	٢٠١٥	والاحتلام
٣٨	ثنتان موجبتان	٥٩	ثلاث من أصل الإيمان
١٧٢	ثنتان وسبعون في النار	٥١٢٢	ثلاث منجيات، وثلاث مهلكات
		٨	ثلاث من كن فيه

حرف الجيم

١٣٧٧	الجمعة حق واجب على كل مسلم	٥٧١٣	جاء ملك الموت إلى موسى
١٣٧٦	الجمعة على من آواه الليل إلى أهله	٦٤	جاء ناس من أصحاب رسول الله ﷺ فسألوه
١٣٧٥	الجمعة على من سمع النداء	٣٦٧	جاء في جبريل فقال: يا محمد
١٢٢	جمعهم فجعلهم أزواجاً	٢٩٦٣	الجار أحق بسقيه
١٦٦٩	الجزارة متبوعة ولا تتبع، ليس معها	٢٩٦٧	الجار أحق بشفعته
٢٣٦٨	الجنة أقرب إلى أحدكم	٢٨٩٣	الجالب مرزوق، والمحتر ملعون
٤١٤٨	الجن ثلاثة أصناف: صنف لهم الجنة	جاهدوا المشركين بأموالكم، وأنفسكم،
٢٥١٤	جهاد كن الحج	٣٨٢١	والتكلم
١١٢٥	الجهاد واجب عليكم مع كل أمير	الجاهر بالقرآن كالأجهر بالصدقة، والمسر
١٩٣٨	جهد المقل، وابدأ بمن تعول	٢٢٠٢	بالقرآن
٩٦٨	جوف الليل الآخر	٥٨٥١	جاورت بحراء شهراً فلما قضيت
١٢٣١	جوف الليل الآخر، ودبر الصلوات المكتوبات	٢٧٠١	الجراد من صيد البحر
		٣٨٩٥	الجرس مزامير الشيطان

حرف الحاء

٥٢٦١	حب إلى الطيب	٢٥٣٦	الحاج والعمار وفد الله
٤٩٠٨	حبك الشيء يعني ويصم	٥٢١٣	حب الدنيا رأس

٥٣٩ حق على كل مسلم	٦٣٣ حبسونا عن صلاة الوسطى
..... حق كبير الإخوة على صغيرهم حق الوالد على	٢٨٤٠ حتى نحمّر
٤٩٤٦ ولله حتى يسأله الملح، وحتى يسأله شحمه إذا
٢٧٦٢ الحلال بين الحرام وبين	٢٢٥٢ انقطع
٤٢٢٨ الحلال ما أحل الله في كتابه	٤٥٧٣ الحجابة على الرقيق أمثل
٢٧٩٤ الحلف منفقة للسلعة، محقة للبركة الحجابة يوم الثلاثاء لسبع عشرة من الشهر
٢٥٥٩ حلوا وأصيروا النساء	٤٥٧٥، ٤٥٧٤ الشهر
٤٥٢٥ الحمى من فيح جهنم، فأبردوها بالماء	٥١٦٠ حجبت النار بالشهوات
٢٣٠٧ الحمد رأس الشكر	٢٧١٤ الحج عرفة
٣٧٤ الحمد لله الذي أذهب عني	٢٥٢٨ حج عن أبيك واعتمر
..... الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا وجعلنا	٣٣٠٦ حسابكم على الله، أحدكما كاذب
٤٢٠٤ مسلمين	٤٩٠١ الحسب المال، والكرم التقوى
..... الحمد لله الذي أطعمنا، وسقانا، وكفانا،	٦١٩٠ حسبك من نساء العالمين مريم
٢٣٨٦ وآوانا	٥٠٤٧ حسن الظن من حسن العبادة
٤٢٠٧ الحمد لله الذي أطعم وسقى، وسوغه	٣٣٥٩ حسن الملكة بين، وسوء الخلق شؤم
٥٠٩٨ الحمد لله الذي حسن خلقي حسنوا القرآن بأصواتكم، فإن الصوت
٧٣ الحمد لله الذي رد أمره الحسن
٤٣٧٣ الحمد لله الذي رزقني من الرياش ما أنجمل به الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة
٢٤١٠ الحمد لله الذي كفاني، وآواني الحسن والحسين (أي أهل بيتك أحب إليك)
٤١٩٩ الحمد لله حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه حسين مني وأنا من حسين
٥٥٦٧ حوضي مسيرة شهر وزواياه سواء حد الساحر ضربة بالسيف
٥٥٩٢ حوضي من عدن إلى عمان البلقاء الحرب خدعة
٥٠٧٠ الحياء خير كله حرمة نساء المجاهدين على القاعدين كحرمة
٥٠٧٠ الحياء لا يأتي إلا بخير حفظت من رسول الله ﷺ دعاءين
٥٠٧٦ الحياء من الإيمان حقاً على المسلمين أن يفتسلوا يوم
٤٧٩٦ الحياء والعي شعبتان من الإيمان حق المسلم على المسلم خمس: رد السلام
 حق المسلم على المسلم ست

حرف الخاء

٣٣٧٧ الخالة بمنزلة الأم
٦٢٥٧ خالد سيف من سيوف الله عز وجل

..... الخازن المسلم الأمين الذي يعطي ما أمر به
١٩٤٩ كاملاً

٤٦٢٨ خلق الله آدم على صورته
 ٥٧٣٤ خلق الله التربة يوم السبت
 ٤٩١٩ خلق الله الخلق، فلما فرغ منه قامت الرحم
 الخلق الحسن (ما خبر ما أعطي
 ٥٠٧٨، ٥٠٧٧ الإنسان)
 ٥٧٠١ خلقت الملائكة من نور
 الخلق عيال الله، فأحب الخلق إلى الله من
 ٤٩٩٩، ٤٩٩٨ أحسن إلى عياله
 ١٨٩٧ خلق كل إنسان من بني آدم على ستين
 ٥٠١٢ الخمر جماع الإثم
 ٣٦٣٤ الخمر من هاتين الشجرتين: النخلة والعنب
 ٤٢٩٥ خروا الآنية، وأوكوا الأسقية
 ٥٧٠ خمس صلوات افترضهن
 ١٦ خمس صلوات في اليوم والليلة
 ٢٢٦٠ خمس دعوات يستجاب لمن: دعوة المظلوم
 ٢٦٩٩ خمس فواسق يقتلن في الحل والحرم
 ٢٦٩٨ خمس لا جناح على من قتلن في الحرم
 ٣٦٧٠ خيار أئمتكم الذين تحبونهم
 خيار عباد الله الذين إذا رؤوا ذكر
 ٤٨٧٢، ٤٨٧١ الله
 ١٠٩٩ خياركم أئمتكم منكم في الصلاة
 ٤٨٩٣ خياركم في الجاهلية خياركم في
 ٤٢٦٠ الخير أسرع إلى البيت الذي يؤكل فيه
 ٤٩٨٧ خير الأصحاب عند الله خيرهم لصاحبه
 خير الخليل الأدهم الأقرح الأرثم، ثم
 ٣٨٧٧ الأقرح المحجل
 ٢٥٩٩، ٢٥٩٨ خير الدعاء دعاء يوم عرفة
 ٣٩١٢ خير الصحابة أربعة، وخير السرايا أربعمائة
 ١٩٢٩ خير الصدقة ما كان عن ظهر غنى
 ١٦٤٢، ١٦٤١ خير الكفن الحلة، وخير الأصحية
 ٤٧٢٣ خير المجالس أوسعها
 ٣٧٦٧ خير الناس قرني
 ٦٠١٠ خير أمي قرني ثم الذين يلونهم

خالفوا المشركين: أوفروا اللحى، وأحفوا
 ٤٤٢١ الشوارب
 ٧٦٥ خائفوا اليهود
 ١٦٨١ خائفوهم (أي اليهود)
 ٥٠٥٦ خذ الأمر بالتدبير
 ٣١٢٢ خذ عليك ثوبك، ولا تمشوا عراة
 خذ عليك سلاحك فإنني أخشى عليك
 ٤١١٨ قريظة
 ١٨٤٥ خذ، فتموله، وتصدق به، فما جاءك
 ٥٩٣٣ خذهن فاجعلن في مزودك
 ٤٨٠٩ خذوا الشيطان، أو أمسكوا الشيطان
 خذوا عني، خذوا عني، قد جعل الله من
 ٣٥٥٨ سبيلا
 ٣٥٧٤ خذوا له عثكالا فيه مائة شمراخ
 ٦١٨ خذوا مقاعدكم
 ١٢٤٣ خذوا من الأعمال ما تطيقون
 ٤٣٧ خذي فرصة من مسك
 ٣٣٤٢ خذي ما يكفيك وللدك بالمعروف
 ٣١٩٨ خذيها فأعتقها
 ٢٨٧٧ خذيها وأعتقها
 ٢٠٩٥ خرجت لأخبركم بليلة القدر، فتلاحي فلان
 ١٥١٠ خرج نبي من الأنبياء بالناس يستقي
 ٢١٩ خصلتان لا تجتمعان في منافق
 خصلتان لا تجتمعان في مؤمن: البخل،
 ١٨٧٢ وسوء الخلق
 ٦٨٨ خصلتان معلقتان
 ٥٢٥٦ خصلتان من كانتا فيه
 ٥٧١٨ خفف على داود القرآن فكان
 ٦٢٧٩ الخلافة بالمدينة، والملك بالشام
 ٥٣٩٥ خلافة ثلاثون سنة
 ٦٠٦٦ خلافة نبوة ثم يؤتي الله الملك
 ٢٤٠٦ خلتان لا يخصيهما رجل مسلم
 ١١٩ خلق الله آدم حين خلقه

خيركم من تعلم القرآن وعلمه ٢١٠٩
 خير نساء ركين الإبل صالح نساء قريش ٣٠٨٤
 خير نساها مريم بنت عمران وخير ٦١٨٤
 خير يوم طلعت عليه الشمس يوم
 الجمعة ١٣٥٩، ١٣٥٦
 الخيل معقود بنواصيها الخير إلى يوم القيامة:
 الأجر والغنيمة ٣٨٦٧

خير بيت في المسلمين بيت فيه يتيم يحسن
 إليه ٤٩٧٣
 خير دور الأنصار ٦٢٢٤
 خير صفوف الرجال أولها ١٠٩٢
 خير فرساننا اليوم أبو قتادة ٣٩٨٩
 خيركم المدافع عن عشيرته ما لم يأنثم ٤٩٠٦
 خيركم خيركم لأهله، وأنا خيركم
 لأهلي ٣٢٥٣، ٣٢٥٢

حرف الدال

دعهن فإن العين دامعة، والقلب مصاب ١٧٤٧
 دعوا الحيشة ما ودعركم واتركوا ٥٤٣٠
 دعوات المكروب: اللهم رحمتك أرجو ٢٤٤٧
 دعوة المسلم لأخيه بظهر الغيب مستجابة ٢٢٢٨
 دعوة ذي النون إذا دعا ربه وهو في بطن
 الحوت ٢٢٩٢
 دعوها ساعة ٥٨٨٣
 دعوه، فإن لصاحب الحق مقلاً ٢٩٠٦
 دعوه، فإنه لو قضي شيء كان ٥٨١٩
 دعوه وهريقوا على بوله ٤٩١
 دعني هذه، وقولي بالذي كنت تقولين ٣١٤٠
 الدنيا دار ٥٢١١
 الدنيا سجن المؤمن ٥٢٤٩، ٥١٥٨
 الدنيا كلها متاع، وخير متاع الدنيا ٣٠٨٣
 الدواوين ثلاثة: ديوان لا يقفره ٥١٣٣
 دونكم هذا (دعا فيه بالبركة فعاد كما كان) ٥٩٠٨
 دية المعاهد نصف دية الحر ٣٤٩٦
 دينار أنفقته في سبيل الله، ودينار أنفقته ١٩٣١
 الدين النصيحة ٤٩٦٦

دباغها طهورها ٥١١
 دب إليكم داء الأمم قبلكم الحسد ٥٠٣٨
 الدجال أعور العين اليسرى ٥٤٧٤
 الدجال يخرج من أرض بالشرق ٥٤٨٧
 دخلت الجنة فإذا أنا بالرمضاء ٦٠٣٧
 دخلت الجنة فسمعت فيها قراءة ٤٩٢٦
 درمكة بيضاء مسك خالص ٥٤٩٦
 درهم رباً يأكله الرجل، وهو يعلم ٢٨٢٥
 دعا الله باسمه الأعظم الذي إذا دعي به
 أجاب ٢٢٩٠
 دعا الله باسمه الأعظم الذي إذا سئل به
 أعطى ٢٢٨٩
 الدعاء مخ العبادة ٢٢٣١
 الدعاء هو العبادة ٢٢٣٠
 دع ما يريك إلى ما لا يريك ٢٧٧٣
 دعها حتى ينقطع دمها، ثم أقم عليها الحد ٣٥٦٤
 دعها عنك، فإن من القرف التلف ٤٥٩٠
 دعه فإن الحياء من الإيمان ٥٠٦٩
 دعها فإني أدخلتها طاهرتين ٥١٨
 دعها يا أبا بكر! فإنها أيام عيد ١٤٣٢

حرف الذا

ذكا الجنين ذكاة أمه ٤٠٩٢، ٤٠٩١	ذاق طعم الإيمان ٩
ذكرت شيئاً من تبر عندنا فكرهت أن	ذاك إبراهيم ٤٨٩٦
يحسني ١٨٨٣	ذاك الرجل أرفع أمي درجة ٦٠٥٣
ذلك رجل بال الشيطان في أذنه ١٢٢١	ذاكر الله في الغافلين كالمقاتل خلف الفارين،
ذلك عمله يجري له ٤٦٢٠	وذاكر ٢٢٨٢
ذلك يوم ينزل الله تعالى على كرسيه ٥٥٩٦	الذاكرون الله كثيراً والذاكرات ٢٢٨٠
ذهب الظلماء، وابتلت العروق، وثبت الأجر ١٩٩٣	ذاك شيطان يقال له خنزب ٧٧
ذهب المقطرون اليوم بالأجر ٢٠٢٢	ذاك عند أوان ذهاب العلم ٢٧٨، ٢٧٧
الذهب بالذهب، ربا إلا هاء وهاء ٢٨١٢	ذاك لو كان وأنا حي فاستغفر لك ٥٩٧٠
الذهب بالذهب، والفضة بالفضة ٢٨٠٩، ٢٨٠٨	ذاك نهر أعطانيه الله (يعني في الجنة) ٥٦٤١
	فروها فميمة ٤٥٨٩

حرف الراء

رايتي الليلة عند الكعبة ٥٤٨٣	راى عيسى ابن مريم رجلاً يسرق ٥٠٤٩
الربا سبعون جزءاً ٢٨٢٦	الراحون يرحمهم الرحمن ٤٩٦٩
رب أشعث مدفوع ٥٢٣١	رأس الكفر نحو المشرق ٦٢٦٨
رباط يوم في سبيل الله خير ٣٨٣١	الراكب شيطان، والراكبان شيطانان،
رباط يوم في سبيل الله، خير من الدنيا ٣٧٩١	والثلاثة ركب ٣٩١٠
رباط يوم وليلة في سبيل الله، خير ٣٧٩٣	رايت امرأة سوداء، ثائرة الرأس ٢٧٣٥
رب أعني ولا تمن علي، وانصرتي ٢٤٨٨	رايت جعفرأ يطير في الجنة ٦١٦٢
رب اغفر لي ٩٠١	رايت خيراً، تلد فاطمة إن شاء الله ٦١٨٠
رب اغفر لي ذنوبي ٧٣١	رايت ذات ليلة فيما يرى النائم ٤٦١٧
رب اغفر لي، وتب علي ٢٣٥٢	رايت ربي عز وجل في أحسن صورة ٧٢٦، ٧٢٥
الربا في النسبة ٢٨٢٤	رايت عموداً من نور ٦٢٨٠
رب قني عذابك يوم ٩٤٧	رايت في المنام أني أهاجر من مكة ٤٦١٨
ربنا آتانا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة ٢٥٨١	رايت ليلة أسري بي رجلاً ٥١٤٩
الرجل جبار، وقال النار جبار ٢٩٥٢	رايت ليلة أسري بي موسى: رجلاً آدم ٥٧١٥

٤٩٢٧	رضي الرب في رضي الوالد	٥٤٠٠	رجل في ماشيته
١٩٥٢	الربط تأكلته وتهديته	٦١٣٤	رحم الله أبا بكر زوجي ابنته وحلني
٩٢٧	رغم أنف رجل ذكرت	١١٧٠	رحم الله امرأة صل قبل العصر أربعاً
٤٩١٢	رغم أنفه، رغم أنفه، رغم أنفه	٥٩٩٦	رحم الله حميراً، أفواههم سلام
٣٢٨٨، ٣٢٨٧	رفع القلم عن ثلاثة:	٢٧٩٠	رحم الله رجلاً سمحاً إذا باع
١٦٦٧	الراكب يسرخلف الجنابة، والماشي	١٢٣٠	رحم الله رجلاً قام من الليل فصل
١١٦٤	ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها	٤٩٢٠	الرحم شجنة من الرحمن
٤٦٠٨	الرؤيا الصالحة جزء من ستة وأربعين	٤٩٢١	الرحم معلقة بالعرش
٤٦١٢	الرؤيا الصالحة من الله	١٧٠٦	رحمك الله، إن كنت لأواهاً
٤٥٢٢	رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين	٥٣٢٢	رحمك الله يا أبا هريرة
٤٦٢٢	الرؤيا على رجل طائر	١٩٤٢	ردوا السائل ولو بظنك محرق
٤٨٠٦	رويدك يا أنجشة لا تكسر القوارير	١٧٠٤	ردوا القتل إلى مضاجعهم
١٥١٦	الريح من روح الله تعالى تأتي بالرحمة	٤٦٧٢	رسول الرجل إلى الرجل إذنه
		١٠٩٣	رصوا صفوفكم

حرف الزين

٥٣٠١	الزهادة في الدنيا	١١١٠	زادك الله حرصاً، ولا تعد
٢٤٣٧	زودك الله التقوى	٢٥٢٦	الزاد والراحلة
٢١٩٩	زينوا القرآن بأصواتكم	٢٩٢٤	زن وأرجع

حرف السين

٢٩٢٩	سبحان الله! سبحان الله! ماذا نزل من	٥٧٥١	سألت ربي ثلاثاً فأعطاني ثنتين
١٢٢٢	التشديد؟	٦٠١٨	سألت ربي عن اختلاف أصحابي من بعدي
٥٤٠٨	سبحان الله! ماذا أنزل الليلة من الخزائن		الساعي على الأرملة والمسكين كالساعي في
٢٣٢٢	سبحان الله! هذا كما قال	٤٩٥١	سبيل الله
١٢١٦	سبحان الله هي صلاة الخلاق	٤٨١٤	سباب المسلم فسوق، وقتاله كفر
٥٧٢٧	سبحان الله ويحمده عشرأ	٤٥١	سبحان الله إن المؤمن
	سبحان الله... وعكك إنه لا يستشفع	٥٦٢	سبحان الله، إن هذا من

٢٩٨	السلام عليكم دار قوم	١٢٧٥، ١٢٧٤	سبحان الملك القدوس
١٧٦٦ ..	السلام عليكم دار قوم مؤمنين! وأناكم	٨٨٢	سبحان ذي الجبروت والملكوت
١٧٦٥ ..	السلام عليكم يا أهل القبور! يغفر الله	١٢١٨	سبحان رب العالمين
٤٦٥٣	السلام قبل الكلام	٨٥٩	سبحان رب الأعلى
٤٦٧٣	السلام عليكم ورحمة الله	٨٨١	سبحان رب العظيم
٩٣١	سل تعطه سل تعطه	٨٧١	سبحانك اللهم ربنا وبحمدك
٢٤٩٠	سل ربك العافية والمعافاة	١٢١٧، ٨١٦، ٨١٥ ..	سبحانك اللهم وبحمدك
٢٤٨٩	سلوا الله العفو والعافية	٧٠١	سبعة يظلهم الله
٢٢٤٣	سلوا الله بيطون أكفكم ولا تسألوه بظهورها	١١٩٢	سبع، وتسع، وأحدى عشرة ركعة
٥٧٦٧	سلوا الله في الوسيطة	٨٧٢	سبح قدوس
٢٢٣٧	سلوا الله من فضله، فإن الله يحب أن يسأل	٣٧١٣	سنة أيام اعقل يا أبا ذرا ما يقال لك بعد
٢١٢٩	سلوه لأي شيء يصنع ذلك	١٠٩	سنة لعنتهم ولعنهم الله
٥٠٥٨	السمت الحسن	٦٢٧٤	ستخرج نار من نحو حضرموت
١١٣٦، ٨٧٧، ٨٧٥	سمع الله لمن حمده	٣٥٨	ستر ما بين أعين الجن
٢٤٢٤	سمع سامع بحمد الله وحسن بلائه علينا	٥٤٢٨	ستصالحون الروم صلحاً آمناً
٣٦٦٤	السمع والطاعة على المرء المسلم	٦٢٧٨	ستفتح الشام، فإذا خيبرتم
٤١٥٩	سم الله وكل بيمينك، وكل بما يليك	٣٨٤٣	ستفتح عليكم الأمصار
٤٧٥١، ٤٧٥٠	سموا باسمي، ولا تكتنوا بكنيتي	٣٨٦٢	ستفتح عليكم الروم ويكفيكم الله
١٤٧٦	سنة أبيكم إبراهيم عليه السلام	ستفتح لكم أرض العجم، وستجدون فيها	بيوتاً
٣٨١	السواك مطهرة للضم	٤٤٧٦	ستكون فتن
١٠٨٧	سوا صفوكم	٥٣٨٤	ستكون فتن تستنظف العرب
١٧٨٢	سيأتيكم ركب مبغضون فإذا جاوزكم	٥٤٠١	ستكون فتن صماء بكها عمياء
٣٥٣٥	سيخرج قوم في آخر الزمان أحداث الأسنان	٥٤٠٢	سجدها داود توبة
٥٦٢٨	سبحان وجهان والفرات والنيل	١٠٣٨	سجد وجهي للذي خلقه
٤٢٣٩	سيد إدامكم الملح	١٠٣٥	السقاء شجرة في الجنة، فمن كان سخيّاً
٢٣٣٥	سيد الاستغفار أن تقول: اللهم أنت ربي	١٨٨٦	السخي قريب من الله، قريب من الجنة
٣٩٢٥	سيد القوم في السفر خادهم	١٨٦٩	السفر قطعة من العذاب، يمنع أحدكم نومه
٤٩٠٠	السيد الله، قولوا قولكم	٣٨٩٩	وطعامه وشرايه
٢٢٦٢	سيروا، هذا جدان، سبق المفردون	٤٦٧٣	السلام عليكم، السلام عليكم
٦٢٧٦	سيصير الأمر أن تكونوا	السلام عليكم أهل الديار من المؤمنين	والمسلمين
٣٥٤٣	سيكون في أمي اختلاف وفرقة	١٧٦٤	

حرف الشين

٤٧٤٢	شمت العاطس ثلاثاً	٥٨٩١	شاهت الوجوه
١٥٦١	الشهادة سبع، سوى القتل في سبيل الله	٣٩٩٧	شارك من نار أو شراكان من نار
٣٨٥٨	الشهداء أربعة:	٧٤١	شر البقاع أسواقها
١٥٤٦	الشهداء خمسة: المطعون، والمبطون	٣٢١٨	شر الطعام طعام الوليمة يدعى لها الأغنياء
٦١٦٦	شهدت قتل الحسين أنفأ	١٨٧٤	شر ما في الرجل شح هالع، وجبن خالع
١٩٧٢	شهرا عيد لا ينقصان: رمضان وذو الحجة	٢٩٦٩، ٢٩٦٨	الشريك شفيح، والكشفة في كل شيء
٣٨٣٦	الشهيد لا يجد ألم القتل	٥٥٩٧	شعار المؤمنين يوم القيامة على الصراط
٥٣٥٣	شيتني سورة هود	٢٥٢٧	الشعث الثفل
٥٣٥٤	شيتني هود	٤٤٠٥	شغلني هذا عنكم منذ اليوم
٢٢٨١	الشیطان جائم على قلب ابن آدم، فإذا ذكر	٤٥١٦	الشقاء في ثلاث: في شرطة معجم
٤٥٠٦	شیطان يتبع شیطانة	٥٥٩٩، ٥٥٩٨	شفاعتي لأهل الكبائر من أمي
٣٠٨٧	الشؤم في ثلاثة:	٥٦٩٢	الشمس والقمر ثوران مكوران
٣٠٨٧	الشؤم في المرأة، والدار، والفرس	٥٥٢٦	الشمس والقمر مكوران يوم القيامة
		٤٧٤٣	شمت أخاك ثلاثاً، فإن زاد فهو زكام

حرف الصاد

٥٦٧٧	الصعود جبل من نار	٢٩١٦	صاحب الدين مأسور يدينه
١٧٥٢	صغارهم دعاء ميص الجنة، يلقي أحدهم		صاحب الزنا يتوب، وصاحب الغيبة ليس له
١٣١٢	صلاة الأوابين حين ترمض الفصال	٤٨٧٦	توبة
١٠٥٢	صلاة الجماعة تفضل صلاة الفذ	١٨٢٠	صاع من بر أو قمع عن كل اثنين
٧٥٢	صلاة الرجل في بيته بصلاة	٢٠٢٨	صائم رمضان في السفر كما لم يطر في الحضر
٧٠٢	صلاة الرجل في الجماعة	٦١٦٨	صدق الله ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾
١٢٥٢	صلاة الرجل قاعداً نصف الصلاة	٥٨٧٤	صدقت، ذلك من مدد السماء
١٠٤٤	صلاة الصبح ركعتين ركعتين	١٣٣٥	صدقة تصدق الله بها عليكم
١٢٥٤	صلاة الليل مثنى مثنى، فإذا خشي		الصدقة على المسكين صدقة، وهي على ذي
١٠٦٣	صلاة المرأة في بيتها	١٩٣٩	الرحم
١٣٠٠	صلاة المرأة في بيته أنفضل من صلاته	٤٦٢٤	صدق رؤياك

٥٦٤	الصلوات الخمس والجمعة	٦٣٤	صلاة الوسطى صلاة العصر
٤٠١١	صلوا على صاحبكم	٦٩٢	صلاة في مسجدي هذا
١١٢٦	صلوا صلاة (كذا) في حين (كذا)	٦٠٧	الصلاة لأول وقتها
٧٣٩	صلوا في مريض الغنم	٥٦٨	الصلاة لوقتها
١١٦٥	صلوا قبل صلاة المغرب ركعتين	٨٠٥	الصلاة متى متى
٦٨٣	صلوا كما رأيتموني أصلي	٣٣٥٧، ٣٣٥٦	الصلاة، وما ملكت أيمانكم
١٠٥	صنفان من أمي ليس لهما	٢٩٢٣	الصلح جائز بين المسلمين إلا
٣٥٢٤	صنفان من أهل النار لم أرهما:	٦٠٠	صلي الصلاة لوقتها
٥٥٢٨	الصور قرن ينفع فيه	١٠٤٢	صلي صلاة الصبح ثم أقصر
١٩٧٠	صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته	١٢٤٨	صلي قائماً، فإن لم تستطع فقاعد
٧٠	صباح المولد حين يقع	٥٨٢	صلي معنا هذين
١٩٦٣	الصيام والقرآن يشفعان للعبد، يقول	٣٤٤٠	صل ههنا
		٥٧١	صلوا خمسكم وصوموا

حرف الضاد

٤٦٥٨	ضع القلم على أذنك، فإنه أذكر للمال	٣٠٣٨	ضالة المسلم حرق النار
٥٩١٣	ضعه (ثم قال:) اذهب فادع لي فلاناً	٤١١٠	الضرب لست أكله ولا أحرمه
٢٣٧٧	ضعهن... أتعجبون لرحم أم الأفراخ	١٤٥٦	ضح به أنت
٢٢٢٢	ضعوا هذه الآية في السورة التي يذكر فيها	١٩٢، ١٩١	ضرب الله مثلاً صراطاً
١٥٣٣	ضع يدك على الذي يألم من جسدك	٥٦٧٤	ضرس الكافر يوم القيامة مثل

حرف الطاء و الظاء

٢٨١١	الطعام بالطعام مثلاً بمثل	٤٢٠٦، ٤٢٠٥	الطاعم الشاكر كالصائم الصابر
١٦٩١	الطفل لا يصل عليه ولا يرث، ولا يورث	١٥٤٨	الطاعون رجز أرسل على طائفة
٣٢٨٩	طلاق الأمة تطليقتان، وعدتها حيضتان	١٥٤٥	الطاعون شهادة لكل مسلم
٢١٨	طلب العلم فريضة على كل مسلم	٣٢٢٤	طعام أول يوم حق
٢٧٨١	طلب كسب الحلال فريضة بعد الفريضة	٤١٧٧	طعام الاثنين كافي الثلاثة
٦١٢٣	طلحة والزبير جاراي في الجنة	٤١٧٨	طعام الواحد يكفي الاثنين

٢٢٧٠	طوبى لمن طال عمره، وحسن عمله	٣٣١٧، ٣٢٦٠	طلقها
٢٣٥٦ ..	طوبى لمن وجد في صحيفته استغفاراً كثيراً	٤٩٤٠	طلقها. (أي أجب أمر والدك بذلك)
٢٥٨٨	طوبى من وراء الناس وأنت راكبة	٤٩٠	ظهور إناء أحدكم
٣٨٣٣	طوبى القيام	٢٨١	الظهور شطر الإيمان
٤٤٤٣	طيب الرجال ما ظهر ريحه وخفي لونه	٢٥٧٦	الطواف حول البيت مثل الصلاة
٤٥٨٤	الطيرة شرك، وما منا إلا، ولكن	٦٢٧٤	طوبى للشام
٥١٢٣	أنظلم ظلمات يوم القيامة	٦٢٩٠	طوبى لمن رأى
٢٨٨٦	الظهر يركب بنفخته		

حرف العين

٧٠٩	عرضت علي أعمال أمي	١٠٨٥	عباد الله لتسون صفوفكم
٥٢٩٦	عرضت علي الأمم	٥٣٩١	العبادة في أخرج
٥٧١٤	عرض علي الأنبياء فإذا موسى	٦١٥٧	العباس مني وأنا منه
٥٣٤١	عرضت علي النار	٢٩٥٦	العارية مؤداة، والمنحة مردودة
٣٨٣٢	عرض علي أول ثلاثة يدخلون الجنة	١٧٨٥	العامل على الصدقة بالحق كالغازي
٥١٩٠	عرض علي ربي ليجعل لي	٣٠١٨	العائد في هبة كالكلب يعود في قيئه
٣١٦٧	عشر رضعات معلومات يجر من	٦٠٢٣	عائشة (أبي الناس أحب إليك؟)
٤٦٤٤ ..	عشر... عشرون... (ثواب الإسلام)	٥٢٩٧	عجباً لأمر المؤمن
٣٨٠، ٣٧٩	عشر من الفطرة:	٣٩٦٠	عجب الله من قوم يدخلون الجنة في السلاسل
٩٩٩	العطاس والنعاس والتثاوب	٣٩٦٠	عجب الله من قوم يقادون إلى الجنة بالسلاسل
٥٩٠٧	عصرتيها؟... لو تركتها ما زال قائماً	٦٠٣٦	عجبت من هؤلاء اللاتي كن عندي
٢٦٦٩	عقري حلقى، أطافت يوم النحر	١٢٥١	عجب ربنا من رجلين: رجل ثار
٣٥٠١	عقل شبه العد مغلف	١٧٣٣	عجب للمؤمن: إن أصابه خير حمد الله
٥٥٢٥	على الصراط (أين يكون الناس يومئذ)	٩٣٠	عجلت أيها المصلي
٦٦٠	على الفطرة... خرجت من النار	١٧٩٨	العجاء جرحها جبار، والبشر جبار
٢٩٥٠	على اليد ما أخذت حتى تؤدي	٣٥١٠	العجاء جرحها جبار والمعدن جبار
٢٧٤١	على أنقاب المدينة ملائكة لا يدخلها الطاعون	٤٢٣٥	العجوة من الجنة، وفيها شفاء من السم
١٨٩٥	على كل مسلم صدقة	٣٧٨٠، ٣٧٧٩	عدلت شهادة الزور بالإشراك بالله
٤٥٢٤	علام تدخرن أولادك بهذا العلاق؟	١٩٠٣	عذبت امرأة في هرة أمسكتها حتى ماتت
٤٥٦٢	علام يقتل أحدكم أخاه؟ ألا بركت؟	٧٢٠	عرضت علي أجور أمي

١١٥٢	عليّ بها	٢٣٩	العلم ثلاثة
٦٠٩٢	عليّ مني وأنا من علي	٥٠٦٧	عليك بالرفق ولهاك والعنف
٣٠٨	حمد الله صنعته يا حمير	٢٤٣٨	عليك بتقوى الله، والتكبير على كل شرف
٥٢٧٩	عمر أمي من ستين	٨٩٧	عليك بكثرة السجود
٣٠٠٩	العمرى جائزة	٣٠٩٢	عليكم بالأبكار، فإنهن أعذب أفواها
٣٠١٤	العمرى جائزة لأهلها	٤١٠٠	عليكم بالأسود البهيم ذي النقطتين
٥٤٢٤	عمران بيت المقدس خراب يثر	٤١٨٦	عليكم بالأسود منه، فإنه أطيب
٢٥٠٨	العمره إلى العمره كفارة	٣٩٠٩	عليكم بالدلجة، فإن الأرض تطوى بالليل
٢٧٨٣	عمل الرجل بيده، وكل بيع مبرور	٢٦١٠	عليكم بالسكينة
٤١٥٢	عن الغلام شاتان	٤٥٧١	عليكم بالشفاهين: العسل والقرآن
٥٥٣٠	عن يمينه جبرئيل وعن يساره ميكائيل	٤٨٢٥	عليكم بالصدق فإن الصدق يهدي إلى البر
٥٧٤	العهد الذي بيننا وبينهم	٤٣٧١	عليكم بالمعائم، فإنها سيئات الملائكة
١٥٩٠	العيادة فواق ناقة	١٢٢٧	عليكم بقيام الليل، فإنه دأب الصالحين
٤٥٨٣	العيافة والطرق والطيرة من الجبت	٣٨٧٨	عليكم بكل كسبت أفر من عمل
٣٨٢٩	عينان لا تمسهما النار	٢٣١٦	عليكن بالنسيج، والتهليل، والتقديس
٤٤٣٢	العين حق	٤٦٥٥	عليك وعلى أهلك السلام
٤٥٣١	العين حق، فلو كان شيء سابق	٤٧٤١	عليك وعلى أمك

حرف الغين

٣٥٩	غفرانك	٢٩٤٠	غارت أمكم
١٩٠٢	غفر لامرأة مومسة مرت بكلب على رأس	٢٠٨٢	الغداة يا بلال!
٤١٥٣	الغلام رهينة بعقيقته تذبح عنه يوم السابع	٥٦١٤	غدوة في سبيل الله أروحة خير
٤١٥٣	الغلام مرتين بعقيقته تذبح عنه يوم السابع	٣١٧٤	غرة: جدد أوامة
٦٢٧٠	غلظ القلوب والجفاء	٤٠٣٣	غزائي من الأنبياء فقال لقومه: لا يتبعني
٤٨١٠	الغناء ينبت التفاف في القلب	٣٨٤٦	الغزو غزوان
٢٠٦٥	الغنيمة الباردة الصرم في الشتاء	٥٣٨	غسل يوم الجمعة واجب
٤٨٧٤	الغنية أشد من الزنا	٤٢٩٦	غطوا الإناء، وأوكوا السقاء
٤٤٥٦، ٤٤٥٥	غيروا الشيب، ولا تشبهوا باليهود	٤٢٩٨	غطوا الإناء، وأوكوا السقاء، فإن في السنة
٤٤٥٧		٦٢٠٥	غطوا بهارأسه
٤٤٢٤	غيروا هذا بشيء، واجتنبوا السواد	٥٩٨٤	غفار غفر الله لنا وأسلم سالها

حرف الفاء

٢١٤، ٢١٣	فضل العالم على العابد	٣٩٦٨	فاختاروا إحدى الطائفتين: إما السي، وإما
٥٧٤٨	فضلت على الأنبياء بست	٥٤٨٤	فإذا أنا بامرأة تجر شعرها
٥٢٦	فضلنا على الناس بثلاث	١٥١	فإذا رأيت الذين يتبعون ما تشابه
٢٥٠	فضل هذا العالم الذي يصلي	٥٠٩٤	فإذا سلب أحدهما تبعه الآخر
	الفطرة خمس: الختان، والاستحدا، وقص	٢٣٦٦	فإذا كان يوم القيامة
٤٤٢٠	الشارب	٣١٧٧	فارق واحدة، وأمسك أربعاً
٢٧٩٢	فقال الله أنا أحق بذا منك، تجاوزوا عن عبدي	١٥٩٧	الفار من الطاعون كالفار من الزحف
٦٢٢٥	فقد غفرت لكم	٣٣٠٠	فاطعم وسقاً من تمرين ستين مسكيناً
٢١٧	فقيه واحد أشد على الشيطان	٦١٣٩	فاطمة بضعة مني فمن أغضبها أغضبني
٤٠٦٨	فكله ما لم يتن	٨٩٦	فأعني على نفسك بكثرة السجود
٤٥٩٢	فلا تأتوا الكهان	٩٧٣	فافعلوا
٣٥١٣	فلا تعطه مالك	٥٧٦٦	فأكسى حلة من حلل الجنة
٤٢٥٢	فلعلكم تفرقون؟ فاجتمعوا على طعامكم	٤٧٣٢	فإن أحدكم إذا قال: ها، ضحك الشيطان منه
٣٠٠٤	فلم ابتغني الله إذا؟	٥٣١٥	فأنا منه بريء
٤٠٣٣	فلم تحمل الغنائم لأحد قبلنا	٣٠٩٨	فانظر إليها، فإن في أعين الأنصار شيئاً
	فلم تحمل الغنائم لأحد من قبلنا، ذلك بأن الله	٤٠٨٦	فإن لم تجدوا غيرها، فاغسلوها بالماء
٣٩٨٥	رأى	٦٠٢٢	فإن لم تجلبني فَأَتِ أَبَا بَكْرٍ
٤٠٢٩	فلو غير أكار قلتي	٢١٠١	فأوف بنذرِك
	﴿فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم	٥٨٤٣	فينا أنا أمشي سمعت صوتاً
٢٣٨٠	سابق﴾ كلهم في الجنة	٥٤٣٥	فتنة الرجل في أهله وماله
٥٨٩٤	فمن يطع الله إذا عصيته؟	٦٢٧٥	فخيار أهل الأرض
٣٠٠٦	فهبه له ولك كذا	١١٥٤	فذلك له سهم جمع
٣٦٠٠، ٣٥٩٩، ٣٥٩٨	فهلاً قبل أن تأتي بي به	٤٣١٠	فراش للرجل وفراش لامرأته
٥١٦٣	فوالله لا الفقر أخشى عليكم	٥٨٦٤	فُرج عني سقف بيتي وأنا بمكة
٥٩١٧	في أصحابي (وفي رواية) في أمي اثنا عشر منافقاً	٩٦	فرغ ربكم من العباد
١٣١٥	في الإنسان ثلاثمائة وستون مفصلاً		فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على
٣١٣٩	في التوراة مكتوب: من بلغت ابنته	٤٣٤٠	القلانس
٣٩٣٧	في الجنة	٣١٥٣	فصل ما بين الحلال والحرام
١٩٥٧	في الجنة ثمانية أبواب، منها: باب	١٩٨٣	فصل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب

٦١٠٢	فيك مثل من عيسى	٥٦١٧	في الجنة مائة درجة ما بين كل
١٨٠٧	في كل عشرة أزرق زق	٤٥٢٠	في الحبة السوداء شفاء من كل داء، إلا السام
٣٦٦٧	فيها استطعتم	٥٩٩٣	في ثقيف كذاب ومبير
٤٠٤٨	فيها استطعتم وأطقتم	٥٤٥٥	فيجيء إليه الرجل فيقول
١٧٩٧	فيها سقت السماء والعيون أو كان	٤٣٣٥	فبرخين ذراعاً لا يزدن عليه
١٣٦٤	فيه خمس خلال	٢١٧٠	في فاتحة الكتاب شفاء من كل داء
٢٠٤٥	فيه ولدت، وفيه أنزل علي	٥٥٧٩	فيقولون هذا مكاننا حتى

حرف القاف

٥٧٦٢	قد سمعت كلامكم وعجبكم	قاتل الله اليهود، حرمت عليهم الشحوم،	
١٧٩٩	قد عفوت عن الخيل والرقيق، فهاتوا	٢٧٦٧	فجعلوها
٦١٩٨	قدمت أنا وأخي من اليمن	٣٠٤٨	القاتل لا يرث
٥٨٨٠	قد وضعت السلاح؟ (أتاه جبرئيل فقال:)	قال رجل: لا تصدق بصدقة، فخرج بصدقته	
	قراءة الرجل القرآن في غير المصحف ألف	١٨٧٦	
٢١٦٧	درجة	٢٣٦٩	قال رجل لم يعمل خيراً قط
٢١٦٦	قراءة القرآن في الصلاة أفضل من قراءة القرآن	٥٧٢٠	قال سليمان: لأطوفن الليلة على
٤١٢٢	قرصت غلة نبياً من الأنبياء	٥١٢٠	قال موسى بن عمران عليه السلام: يارب
٥٩٨٥	قريش والأنصار وجهية ومزينة	٢٣٠٩	قال موسى عليه السلام: يارب
٣٧٣٥	القضاة ثلاثة: واحد في الجنة، واثنان في النار	٣٨٥٩	القتل ثلاثة
٣٨٤١	قفلة كغزوة	٣٨٠٦	القتل في سبيل الله يكفر كل شيء إلا الدين
٢٥٩٥	قفوا على مشاعركم، فإنكم على إرث	٥٣٢ / ٥٣١	قتلوه، قتلهم الله ألا سألوا
١٥	قل آمنت بالله ثم استقم	٣٩٧٧	قد أجرنا من أجرنا يا أم هانئ
٢٥٠٤	قل: اللهم اجعل سريري خيراً	٥٦٩٧	قد أريت الآن مذ صليت لكم
٢٤٧٢	قل: اللهم إني أعوذ بك من شر سمعي	٥٢٠٠	قد أفلح من أخلص
٩٤٢	قل: اللهم إني ظلمت نفسي	٥١٦٥	قد أفلح من أسلم
٢٤٨٥	قل: اللهم اهْدِنِي وسدني	٣٩٧٧	قد أمتنا من أمت
	قل: اللهم عالم الغيب والشهادة، فاطر	٣٣٠٤	قد أنزل فيك وفي صاحبك
٢٣٩٠	السموات	١٣٧	قد أوحى إلي أنكم تكفرون
١١١	قلت يا رسول الله: ذراري المؤمنين	٤٠٤٥	قد بايعتك
٨٥٨	قل سبحان الله	١٠٧	القدرة مجوس هذه الأمة

١٥٨٩	قروا عني (لما كثر لغظهم واختلافهم)	٢١٦٣	قل (قلت: وما أقول؟ قال: قل هو الله أحد
٩٤١	قولوا: اللهم إني أعوذ بك	٦٧٣	قل كما يقولون فإذا انتهيت
٩٢٠، ٩١٩	قولوا: اللهم صل على محمد	٢٣١٧	قل لا إله إلا الله
١٧٦٧	قولي: السلام على أهل الديار	٥٢٣٣	قمت على باب الجنة
٢٠٩١	قولي: اللهم إنك عفون تحب العفو فاعف عني	٣٩٥٧	قم يا حمزة! قم يا علي! قم يا عبدة بن الحارث
٢٣٩٣	قولي حين تصبحين: سبحان الله وبحمده	٣٨١٠	قوموا إلى جنة عرضها السماوات والأرض
		٤٦٩٥، ٣٩٦٣	قوموا إلى سيدكم

حرف الكاف

٧٩	كتب الله مقادير الخلائق	٥٠٥٠	كاد انفق أن يكون كفراً، وكاد الحسد
٨٦	كتب على ابن آدم نصيبه	٥٦٧٨	كالمهل أي كمكر الزيت فإذا
٥٧٧٥	كتب علي النحر ولم يكتب	٥٨٥٨	كان الرجل فيمن كان قبلكم يخفر
١٨٢٢	كخ كخ . . أما شعرت أنا لا نأكل الصدقة	٥٧١٩	كانت امرأتان معها ابناهما
٦٢٥٢	كذبت، لا يدخلها	٣٦٧٥	كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء
٤٢٦١	كذب، قد علم أني من أتقاهم وآداهم للأمانة	٢٩٠١	كان رجل يدين الناس، فكان
٤٨٩٤	الكريم ابن الكريم ابن الكريم	٥٧٢١	كان زكرياء نجاراً
١٧١٤	كسر عظم الميت ككسره حياً	٥٧٣٦	كان طول آدم ستين ذراعاً
٣٣٤٦	كفى بالرجل إثماً أن يجبس	٢٣٢٧	كان في بني إسرائيل رجل قتل تسعة وتسعين
٣٣٤٦	كفى بالمرء إثماً أن يضيع من يقوت	٥٧٢٥	كان في عماء، ما تحته هواء
١٥٦	كفى بالمرء كذباً أن يحدث	٣٤٥٥	كان فيمن كان قبلكم رجل به جرح
٣٣٠١	كفارة واحدة	١٢٣٥	كان لداود عليه السلام من الليل ساعة
٣٤٢٩	كفارة النذر كفارة اليمين	١١٥٠	كان معاذ بن جبل يصلي
٣٤٢٥	كفر عن يمينك	٥١٠٢	كان معك ملك يرد عليه
٤٠٣٤	كلا إني رأيته في النار في بردة غلها - أو عباءة	٢٤٩٦	كان من دعاء داود يقول: اللهم
٣٥٥٤	كلاب النار، شر قتل تحت أديم السماء	٩٧٨	كان نبي من الأنبياء بخط
	كلاهما محسن، فلا تختلفوا، فإن من كان	٢٧٢٢	كأن به أسود أفحج يقلعها حجراً حجراً
٢٢١٢	قبلكم	٤١١٩	كان ينفخ على إبراهيم
	كل الذنوب يغفر الله منها ما شاء إلا عقوق	٥١، ٥٠	الكبائر: الإشرak بالله وعقوق الوالدين
٤٩٤٥	الوالدين	٣٥٣١	كبر الكبر
٤٨٣١	كل أمي معاق إلا المجاهرون	٤٨٤٥	كبرت خيانة أن تحدث
١٤٣	كل أمي يدخلون الجنة إلا	٦١٤٠	كتاب الله هو جبل الله من أتبعه

كلوا الزيت وادهنوا به ، فإنه من شجرة مباركة ٤٢٢١	كل أمر ذي بال لا يبدأ فيه بالحمد ٣١٥١
كلوا جميعاً ولا تفرقوا ، فإن البركة مع الجماعة ٤٢٥٧	كلامي لا ينسخ كلام الله ١٩٥
كلوا رزقاً أخرجه الله إليكم ، وأطعمونا إن كان معكم ٤١١٤	كلهما على خير وأحدهما أفضل ٢٥٧
كلوا من جواربها ، ولا تأكلوا من وسطها ٤٢١١	كلا ، والذي نفسي بيده إن الشملة ٣٩٩٧
كلوا ، واشربوا ، وتصدقوا ، والبسوا ٤٣٨١	كلا والله لتأمرن بالمعروف ٥١٤٨
كلوا وتزودوا ٢٦٣٩	كل بني آدم خطاء ، وخير الخطائين التوابون ٢٣٤١
كلوه إن شئتم ، فإن ذكاته ذكاة أمه ٤٠٩٣	كل بني آدم يطعن الشيطان في ٥٧٢٣
كلي ، إن الصائم إذا أكل عنده ٢٠٨١	كل بيمينك (قال : لا أستطيع قال : لا ٥٩٠٤
كما تكونون ، كذلك يؤمر عليكم ٣٧١٧	استطعت ٥٩٠٤
الكفاءة من المن ، وماؤها شفاء للعين ٤١٨٤	كل ثقة بالله ، وتوكلاً عليه ٤٥٨٥
الكفاءة من المن ، وماؤها شفاء للعين ٤٥٦٩	كل خطبة ليس فيها تشهد ٣١٥٠
كم من أشعث أغبر ٦٢٤٨	كل ذنب عسى الله أن يفره إلا ٣٤٦٩ ، ٣٤٦٨
كم من صائم ليس له من صيامه إلا الظمأ ٢٠١٤	كل ذي ناب من السباع فأكله حرام ٤١٠٤
كمل من الرجال كثير ولم ٥٧٢٤	كل سلامي من الناس عليه صدقة ١٨٩٦
كنا نذبح الشاة يوم السابع ٤١٥٨	كل شراب أسكر فهو حرام ٣٦٣٧
كنت نهيتكم عن زيارة القبور ، فزوروها ١٧٦٩	كل شيء بقدر ٨٠
كنت وأبو بكر وعمر وفعلت ٦٠٥٧	كل طلاق جائز إلا طلاق المعتوه ٣٢٨٦
كن في الدنيا كأنك ٥٢٧٤	كل عرفة موقف وكل منى منحر ٢٥٩٦
كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل ١٦٠٤	كل حمل ابن آدم يضاعف الحسنة بعشر ١٩٥٩
كبة (لمن ترك ديناراً) ٥٢٠٢	كل عين زانية ١٠٦٥
الكيس من دان ٥٢٨٩	كل كلام ابن آدم عليه لاله ، إلا أمر بمعروف ٢٢٧٥
كيف أنت إذا كانت عليك ٦٠٠	كل ما أسكن عليك ٤٠٦٥
كيف أنتم وأئمة من بعدي يستأثرون بهذا ٣٧١٠	الكلمة الحكمة صالة الحكيم ٢١٦
كيف أنعم وصاحب الصور قد التقمه ٥٥٢٧	كلمتان خفيفتان على اللسان ، ثقيلتان في الميزان ٢٢٩٨
كيف بك إذا أبقيت ٥٣٩٨	كل مغموم القلب ٥٢٢١
كيف بكم إذا أهدا ٥٣٦٦	كل مسكر حرام ٣٦٥٢
كيف بك يا أبا ذر ٥٣٩٧	كل مسكر خمر ٣٦٣٨
كيف تجهدك ؟ ١٦١٢	كل مصور في النار ٤٤٩٨
كيف تصنع بلا إله إلا الله ٣٤٥١	كل معروف صدقة ١٨٩٣
كيف تقرأ في الصلاة ؟ ٢١٤٢	كل معروف صدقة ، وإن من المعروف أن تلقى ٣٣٥٥
كيف تقضي إذا عرض لك قضاء ؟ ٣٧٣٧	كل من مال يتيملك غير مسرف ٣٨٢٤ ، ٣٨٢٣

٥٨٤٩	كيف يفلح قوم شجوار أسنبيهم	٤٨٩١	كيف راييني أنقذتك من الرجل
٤١٩٨	كيلوا طعامكم يبارك لكم فيه	٦١٠٧	كيف قلت؟ ... اللهم عافيه
		٣١٦٩	كيف وقد قيل؟

حرف اللام

٥٢٩٠	لا بأس بالغنى لمن اتقى	١٤٢٢	لا ... الله يمنعني منك
٥١٥	لا بأس ببول ما يؤكل لحمه	١٧٨٤	لا (إن أهل الصدقة يعتدون أفنكتم)
٢٩٨١	لا بأس بها	٤٨٦٢	لا (أليكون المؤمن كذاباً؟)
٣٢٧٨	لا بأس، شربت عسلًا	٤٦٨٠	لا، (أينحنى المرء لصديقه؟)
١٥٢٩	لا بأس، طهور إن شاء الله	٤١٦٨	لا أكل متكثراً
٦١٣٢	لا بعثن إليكم رجلاً أميناً حق أمين	٤٤٦٦	لا أبابعك حتى تغيري كفيك
٣٩٥٨	لا، بل أنتم العكارون	٣٨٤٥	لا أجر له
٨٧	لا بل شيء قضى عليهم	٤٣٥٤	لا أركب الأرجوان، ولا ألبس المعصفر
٣٨٧٦	لا جلب، ولا جنب	٣٤٧٩	لا أعفي من قتل بعد أخذ الدية
٢٩٤٧	لا جلب، ولا جنب، ولا شغار	٣٠٧١	لا ... الثلث والثلث كثير
٣٨٧٦	لا جلب، ولا جنب في الرهان	١٦٢	لا ألفين أحدكم متكثراً
١٧٨٦	لا جلب ولا جنب، ولا تؤخذ		لا ألفين أحدكم يحيى يوم القيامة على رقبته
٢٦٥٨	لا حرج إلا على رجل اقترض عرض مسلم	٣٩٩٦	بعير
٢٦٥٦	لا حرج (رमित بعدما أمسيت)	١٢١٤	لا إله إلا أنت، سبحانه اللهم
٢١١٣	لا حسد إلا على اثنين: رجل آتاه الله القرآن	٥٣٤٢	لا إله إلا الله
٢٠٢	لا حسد إلا في اثنين	٢٤١٧	لا إله إلا الله العظيم الحليم
٥٠٥٥	لا حليم إلا ذو عثرة	٥٩٥٩	لا إله إلا الله، إن للموت سكرات
٢٩٩٢	لا حمى إلا لله ورسوله	٢٨١	لا إله إلا الله والله أكبر
٢٣٢٠	لا حول ولا قوة إلا بالله دواء	٩٦٣، ٩٦٢	لا إله إلا الله وحده
٤٠٥٣	لا يخرجن اليهود والنصارى من جزيرة العرب	٢٤٢٥	لا إله إلا الله، وحده لا شريك له
٤٦٦١	لا خير في جلوس في الطرقات	٣٩١٨	لا، أنت أحق بصدد ابتك
٣٣٢٠	لا دعوة في الإسلام، ذهب أمر الجاهلية	٥٥٧	لا، إنما ذلك عرق
٤٥٥٨، ٤٥٥٧	لا رقية إلا من عين أوحمة	٣٣٢٩	لا، إنما هي أربعة أشهر وعشراً
٤٥٥٩	لا رقية إلا من عين أوحمة أودم	٤٣٨	لا، إنما يكفيك أن تحمي
٣٨٧٤	لا سبق إلا في نصل أو خف أو حافر	٣٥	لا إيمان لمن لا أمانة له
٢٠٤٤	لا صام ولا أفطر	٢٨٧١	لا بأس أن تأخذها بسمر يومها

٤٠٠٩	لا نفل إلا بعد الخمس	٢٥٢٢	لا ضرورة في الإسلام
٣١٣٠	لا نكاح إلا بولي	١٠٥٧	لا صلاة بحضرة الطعام
٣٣٨٤	لئن كنت أقصرت الخطبة لقد أعرضت	١٠٥١	لا صلاة بعد الصبح .. إلا بمكة
٤٩٢٤	لئن كنت كما قلت فكأنما تسفهم المل	١٠٤١	لا صلاة بعد الصبح حتى
٦٢٧٣	لأن ملائكة الرحمن	٤٠٤	لا صلاة لمن لا وضوء له
٤٥١٣	لأن في داركم كلباً	٨٢٢	لا صلاة لمن لم يقرأ
١٣٦٥	لأن فيه طبعت طينة أيبك آدم	٢٠٤٩	لا صوم في يومين : الفطر والضحى
١٥٠١	لأنه حديث عهد بربه	٣٦٦٥	لا طاعة في معصية ، إنما الطاعة في المعروف
٥٩٧٦	لا نورث ما تركناه صدقة	٣٦٩٦	لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق
١٨٤١	لأن يأخذ أحدكم حبله فيأتي بحزمة حطب	٣٢٨١	لا طلاق قبل نكاح ، ولا عتاق إلا
١٨٧٠	لأن يتصلق المرء في حياته بدرهم خير له	٣٢٨٥	لا طلاق ولا عتاق في إغلاق
١٦٩٩	لأن يجلس أحدكم على جمرة فتحرق	٤٥٧٦	لا طيرة ، وخيرها الفأل
	لأن يمتلئ جوف رجل قيحاً يريه خير من أن	٤٥٨٠	لا عدوى ولا صفر ولا غول
٤٧٩٤	يتمتلئ شعراً	٤٥٧٧	لا عدوى ولا طيرة ولا هامة
٤٩٧٦	لأن يؤدب الرجل ولده خير له	٤٥٧٨	لا عدوى ولا هامة ولا صفر
٤٥٨٦	لا هامة ولا عدوى ولا طيرة	٤٥٧٩	لا عدوى ولا هامة ولا نوء ولا صفر
٣٨١٨	لا هجرة بعد الفتح	٦٠٨٩	لا عطين هذه الراية غداً رجلاً
٢٧١٥	لا هجرة ، ولكن جهاد ونية	١٤٧٧	لا فرع ولا عتيرة
٣٤٢٣	لا ، وأستغفر الله	٣٥٩٥	لا قطع في ثمر معلق ، ولا
٣٤٢٢	لا ، والذي نفس أبي القاسم بيده	٣٥٩٣	لا قطع في ثمر ولا كثر
١٨٥٣	لا ، وإن كنت لا بد فسل صالحين	٣٠٢٦	لا ما دعوتكم الله هم وأنيتهم عليهم
٣٠٧٤	لا وصية لوارث ، إلا أن يشاء الوارث	٢٦٢٥	لا ، متى مناخ من سبق
٣١٠	لا وضوء إلا من صوت أوريح	٦٢٥٤	لأنهم - أو بعضهم
٤٠٣ ، ٤٠٢	لا وضوء لمن لم يذكر	٣٨٥٥	لأن أقتل في سبيل الله ، أحب إلي
٣٤٢٨	لا وفاء لنفر في معصية	٩٧٠	لأن أنعدم قوم يذكرون الله
٤١٩٦	لا ، ولكن أكرهه من أجل ريحه	٢٢٩٥	لأن أقول : سبحان الله ، والحمد لله
٤١١١	لا ، ولكن لم يكن بأرض قومي	٢٠٤١	لئن بقيت إلى قابل ، لأصومن التاسع
	لا ، ولكن من العصية أن ينصر الرجل قومه	٣٧٦٤	لئن حلف على ماله ليأكله ظلماً ، ليلقين الله
٤٩٠٩	على الظلم	٣٤٣٥	لا نذر في معصية ، وكفارته كفارة اليمين
٣٤٠٦	لا ، ومقلب القلوب	٣٢٨٢	لا نذر لابن آدم فيها لا يملك
٤٦٧٦	لا تأذنوا لمن لم يبدأ بالسلام	٦١٧٣	لأن زيدا كان أحب إلى رسول الله ﷺ
١١٣٨	لا تباذروا الإمام	٣٦٨٣	لا نستعمل على عملنا من أراده
		٤٠٥٣	لئن عشت إن شاء الله لأخرجن اليهود

لا تلح الصدقة لغني ولا لذي مرة سوي . . . ١٨٣٠	لا تباشر المرأة المرأة فتنتعها لزوجها . . . ٣٠٩٩
لا تلحفوا بأبائكم، ولا بأمهاتكم . . . ٣٤١٨	لا تباع حق تفصل . . . ٢٨١٧
لا تلحفوا بالطواغي ولا بأبائكم . . . ٣٤٠٨	لا تبدأ أول اليهود ولا النصراني بالسلام . . . ٤٦٣٥
لا تختصروا الليلة الجمعة بقيام من بين الليالي . . . ٢٠٥٢	لا تبع ما ليس عندك . . . ٢٨٦٧
لا تلحف امرأة ثيابها في غير بيتها، إلا هتكت . . . ٤٤٧٥	لا تبعوا الذهب بالذهب إلا مثلاً بمثل . . . ٢٨١٠
لا تلحف امرأة ثيابها في غير بيت زوجها . . . ٤٤٧٥	لا تبعوا الذهب بالذهب . . . ٢٨١٩
لا تخبروا بين الأنبياء . . . ٥٧٠٩	لا تبعوا القينات، ولا تشتروهن . . . ٢٧٨٠
لا تخبروني على موسى . . . ٥٧٠٨	لا تبغضني فتفارق دينك . . . ٥٩٩٨
لا تدخل الملائكة بيتاً فيه . . . ٤٦٣	لا تبقي في رقة بغير قلادة . . . ٣٨٩٦
لا تدخل الملائكة بيتاً فيه جرس . . . ٤٣٩٩	لا تبكوا على أخي بعد اليوم . . . ٤٤٦٣
لا تدخل الملائكة بيتاً فيه كلب، ولا تصاوير . . . ٤٤٨٩	لا تتخذوا الضيعة . . . ٥١٧٨
لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا . . . ٥١٢٥	لا تتخذوا شيئاً فيه الروح غرضاً . . . ٤٠٧٦
لا تدخلون الجنة حتى تؤمنوا . . . ٤٦٣١	لا تتخذوا ظهور دوابكم منابر . . . ٣٩١٦
لا تدعوا على أنفسكم، ولا تدعوا على أولادكم . . . ٢٢٢٩	لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون . . . ٤٣٠٠
لا تذبحوا إلا مسنة . . . ١٤٥٥	لا تترين في شيء . . . ٦٤٦
لا تذهب الأيام والليالي حتى يملك رجل . . . ٥٤١٦	لا تجالسوا أهل القدر . . . ١٠٨
لا تذهب الدنيا حتى يملك العرب . . . ٥٤٥٢	لا تجتمعن جوعاً وكذباً . . . ٤٢٥٦
لا ترجعن بعدي كفاراً . . . ٣٥٣٧	لا تجزئ صلاة الرجل حتى . . . ٨٧٨
لا ترسلوا فواشيكم وصبيانكم إذا غابت الشمس . . . ٤٢٩٧	لا تجعلوا بيوتكم قبوراً . . . ٩٢٦
لا ترغبوا عن آبائكم . . . ٣٣١٥	لا تجعلوا بيوتكم مقابر . . . ٢١١٩
لا ترقبوا، ولا تعمروا . . . ٣٠١٣	لا تجلس بين رجلين إلا بإذنها . . . ٤٧٠٤
لا تركب البحر إلا حاجاً . . . ٣٨٣٨	لا تجلسوا على القبور، ولا تصلوا إليها . . . ١٦٩٨
لا تركبوا الخبز ولا النار . . . ٤٣٥٧	لا تجوز شهادة بدوي على صاحب قرية . . . ٣٧٨٣
لا تزال أمي بخير (على الفطرة) . . . ٦١٠، ٦٠٩	لا تجوز شهادة خائن، ولا خائنة . . . ٣٧٨١
لا تزال جهنم يلقى فيها وتقول: . . . ٥٦٩٥	لا تجوز شهادة خائن، ولا خائنة، ولا زان، ولا زانية . . . ٣٧٨٢
لا تزال طائفة من أمتي يقاتلون . . . ٥٥٠٧، ٣٨١٩	لا تحمد امرأة على ميت فوق ثلاث إلا . . . ٣٣٣١
لا تزال هذه الأمة بخير ما عظموا هذه الحرمه . . . ٢٧٢٧	لا تحرم الإملاحة والإملاجان . . . ٣١٦٦
لا تترموه، دعوه . . . ٤٩٢	لا تحرم الرضعة أو الرضعتان . . . ٣١٦٤
لا تتركوا أنفسكم . . . ٤٧٥٦	لا تحرم المصه والمصتان . . . ٣١٦٥
لا تزوج المرأة المرأة . . . ٣١٣٧	لا تحقرن من المعروف شيئاً، ولو أن تلقى . . . ١٨٩٤
لا تزول قدما . . . ٥١٩٧	لا تلح الصدقة لغني إلا لخمسة: لغار ١٨٣٣، ١٨٣٤

- ٤٥٢٣ لا تعذبوا صبيانكم بالغمز من العذرة
 ١٦٣٩ لا تغالوا في الكفن فإنه يسلب
 ٥٢٤٨ لا تغبطن فاجراً
 ٤٨٩ لا تغسلوا بالماء الشمس
 ٥١٠٤ لا تغضب (قال للنبي ﷺ : أوصني، قال :)
 ٣٨٣٠ لا تفعل، فإن مقام أحدكم في سبيل الله
 ٣٤٧٠ لا تقام الحدود في المساجد
 ١٠٦٤ لا تقبل صلاة امرأة تطيب
 ٣٠١ لا تقبل صلاة بغير طهور
 ٧٦٢ لا تقبل صلاة حائض إلا
 ٣٠٠ لا تقبل صلاة من أحدث
 ٣١٩٦ لا تقتلوا أولادكم سراً
 ٢١١ لا تقتل نفس ظلماً
 ٣٤٤٩ لا تقتله
 ٤٦١ لا تقرأ الحائض ولا الجنب
 لا تقصوا نواصي الخيل، ولا معارفها، ولا
 ٣٨٨٠ أذنانها
 ٣٦٠١ لا تقطع الأيدي في السفر
 ٣٦٠١ لا تقطع الأيدي في الغزو
 ٤٢١٥ لا تقطعوا اللحم بالسكين
 ٣٥٩٠ لا تقطع يد السارق إلا بربع دينار فصاعداً
 ١٩١٨ لا تقل عليك السلام . عليك السلام
 ٩٠٩ لا تقولوا السلام على الله
 ٤٧٦١ لا تقولوا: الكرم، فإن الكرم قلب المؤمن
 لا تقولوا: الكرم، ولكن قولوا: العنب
 والحيلة
 ٤٧٦٢ لا تقولوا للمنافق سيد
 ٤٧٨٠ لا تقولوا: ما شاء الله وشاء فلان
 ٤٧٧٨ لا تقولوا: ما شاء الله وشاء محمد
 ٤٧٧٩ لا تقوم الساعة إلا على شرار الخلق
 ٥٥١٧ لا تقوم الساعة حتى تقتلوا خوزاً
 ٥٤١٣، ٥٤١٢ لا تقوم الساعة حتى تقتلوا قوماً
 ٥٤١١ لا تقوم الساعة حتى تقتل
 ٥٤١٠ لا تسافر امرأة مسيرة
 ٢٥١٥ لا تسافروا بالقرآن، فإن لا آمن أن يناله العدو
 ٢١٩٧ لا تسأل الإمارة، فإنك إن أعطيتها
 ٣٦٨٠ لا تسأل المرأة طلاق أختها
 ٣١٤٥ لا تسألوني عن الشر وسألوني عن الخير
 ٢٦٧ لا تسبوا أصحابي، فلو أن أحدكم
 ٦٠٠٧ لا تسبوا الأموات فإنهم قد أفضوا
 ١٦٦٤ لا تسوا الديك فإنه يوقظ للصلاة
 ٤١٣٦ لا تسبوا الريح، فإذا رأيتم ما تكرهون
 ١٥١٨ لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام
 ٣٥٠ لا تسبوا العنب الكرم
 ٤٧٦٣ لا تسمين غلامك يساراً
 ٤٧٥٣ لا تشتره ولا تعد في صدقتك
 ١٩٥٤ لا تشد الرحال إلا إلى
 ٦٩٣ لا تشددوا على أنفسكم
 ١٨١ لا تشربوا واحداً كشرب البعير
 ٤٢٧٨ لا تشركوا بالله ولا تسرقوا
 ٥٨ لا تصاحب إلا مؤمناً
 ٥٠١٨ لا تصحب الملائكة رفقة فيها جلد نمر
 ٣٩٢٤ لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا جرس
 ٣٨٩٤ لا تصدقوا أهل الكتاب ولا تكذبوهم
 ١٥٥ لا تصلح قبلتان في أرض واحدة، وليس على
 المسلم جزية
 ٤٠٣٧ لا تصلوا صلاة في يوم مرتين
 ١١٥٧ لا تصوموا حتى تروا الهلال، ولا تفطروا
 ١٩٦٩ لا تصوموا يوم السبت إلا فيما افترض عليكم
 ٢٠٦٣ لا تضربه فإنني نهيته عن ضرب أهل الصلاة
 ٣٣٦٥ لا تضربوا إمام الله
 ٣٢٦١ لا تضرك الفتنة
 ٦٢٤٢ لا نظروني كما أطرت النصارى ابن مريم
 ٤٨٩٧ لا تظهر الشهامة لأخيك فبرحمه الله وببئليك
 ٤٨٥٦ لا تعدل بالرعة
 ٥١٧٣ لا تعذبوا بعذاب الله
 ٣٥٣٣ لا تعذبوا صبيانكم بالغمز من العذرة

٢٨٤٩	لا تلقوا السلع حتى يبط بها إلى السوق . . .	٥٣٦٤	لا تقوم الساعة حتى تقتلوا
٤٨٩٢	لا تمار أخاك، ولا تمازحه	٥٤٤٦	لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من
٦٠١٣	لا تمس النار مسلماً رأي أورأى	٥٥١٨	لا تقوم الساعة حتى تضطرب أليات
١٠٨٣، ١٠٨٢	لا تمنعوا النساء حظوظهن من المساجد		لا تقوم الساعة حتى تنفي المدينة شرارها كما
٢٩٩٤	لا تمنعوا فضل الماء، لتمنعوا به فضل الكلا	٢٧٤٠	ينفي
١٠٦٢	لا تمنعوا نساءكم المساجد	٥٥١٦	لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الأرض
١٦١٣	لا تمسوا الموت فإن هول المطلع شديد	٥٤٤٨	لا تقوم الساعة حتى يتقارب الزمان
٤٤٥٨	لا تنتفوا الشيب، فإنه نور المسلم	٥٤٤٣	لا تقوم الساعة حتى يحسر الغرات
٣٤٢٦	لا تنذروا، فإن النذر لا ينفي	٥٤١٥	لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل
٤٩٦٨	لا تنزع الرحمة إلا من شقي	٤٧٩٩	لا تقوم الساعة حتى يخرج قوم يأكلون
٤٩٣١	لا تنزل الرحمة على قوم فيهم قاطع الرحم	٥٤١٤	لا تقوم الساعة حتى يقاتل المسلمون اليهود
١٩٥١	لا تنفق امرأة شيئاً من بيت زوجها إلا بإذن	٥٤٤٠	لا تقوم الساعة حتى يكثر المال ويفيض
٢٣٤٦	لا تنقطع الهجرة حتى تنقطع التوبة، ولا تنقطع	٥٣٦٥	لا تقوم الساعة حتى يكون
٣١٢٦	لا تنكح الأيم حتى تستأمر	٥٤٢١	لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالأعياق
٤٤٦٤	لا تنهكي، فإن ذلك أحظى للمرأة		لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالأعياق
١٠٧١	لا تؤخروا الصلاة لطعام	٤٧٠٠	لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالأعياق
١٧٢١	لا تؤذ صاحب هذا القبر ألا تؤذه		لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله، فإن كثرة
٣٢٥٨	لا تؤذي امرأة زوجها في الدنيا	٢٢٧٦	الكلام
٦١٨٩	لا تؤذي في عائشة فإن الوحي	٤٥٣٣	لا تكرر هوامضكم على الطعام
٣٣٣٨	لا توطأ حامل حتى تضع	٢٩٣١	لا، تكفوننا الشؤنة، ونشركم في الشمة
٥٣٥٠	لا، يا بنت الصديق	٥١٢٩	لا تكونوا إمعة، تقولون: إن أحسن
٥٥١١	لا يأتي مائة سنة وعلى الأرض	٤٦٣٨	لا تكونين فاحشة، فإن الله لا يحب
٢٩٤٨	لا يأخذ أحدكم عصا أخيه		لا تلعنوا بنعمة الله، ولا بغضب الله، ولا
٤١٦٣	لا يأكل أحدكم بشاله	٤٨٤٩	بجهنم
٢٨٥٩	لا يباع فضل الماء ليبيع به الكلا	٤٢٧٢	لا تلبسوا الحرير ولا الديباج
٢٨٥٠	لا يبيع الرجل على بيع أخيه		لا تلبسوا القمص، ولا العمام، ولا
٢٨٥٢	لا يبيع حاضر لباد	٢٦٧٨	الراويلات
٦٢٥٠	لا يفيض الأنصار أحد	٣١١٩	لا تلجوا على الغييات
٤١	لا يبقى على ظهر الأرض	١٨٤٠	لا تلحقوا في المسألة، فوالله لا يسألني أحد
٢٧٧٥	لا يبلغ العبد أن يكون من المتقين حتى يدع	٤٨٥١	لا تلعبها فإنها مأمورة
٤٨٥٢	لا يبلغني أحد من أصحابي عن أحد شيئاً	١٥١٧	لا تلعبوا الريح، فإنها مأمورة
٤٧٤	لا يبولن أحدكم في الماء الدائم	٣٦٢٥	لا تلعبوه، فوالله ما علمت أنه يجب الله ورسوله
٣٥٤	لا يبولن أحدكم في جحر	٢٨٤٨	لا تلقوا الحلب فمن تلقاه
		٢٨٤٧	لا تلقوا الركبان لبيع

لا يحل لرجل أن يفرق بين اثنين إلا بإذنها .. ٤٧٠٣	لا يبولن أحدكم في مستحمه ٣٥٣
لا يحل للرجل أن يعطي عطية ٣٠٢١	لا يتحرى أحدكم فيصلي عند ١٠٣٩
لا يحل للمرأة أن تصوم وزوجها شاهد إلا بإذنه ٢٠٣١	لا يتخلجن في صدرك شيء ضارعت فيه
لا يحل لمسلم أن يروغ مسلماً ٣٥٤٥	النصرانية ٤٠٨٧
لا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث ٥٠٣٤	لا يتفرقن اثنان عن تراض ٢٨٠٥
لا يحل للمؤمن أن يهجر مؤمناً فوق ثلاث ٥٠٣٦	لا يتقدمن أحدكم رمضان بصوم يوم أو يومين ١٩٧٣
لا يحل له أن يبيع حتى يؤذن شريكه ٢٩٦٢	لا يتمن أحدكم الموت ١٦١٥
لا يحل لي من غنائمكم مثل هذا إلا الخمس ٤٠٢٦	لا يتمنى أحدكم الموت، إماماً محسناً ١٥٩٨
لا يخرج الرجلان يضربان الغائط ٣٥٦	لا يتمنى أحدكم الموت ولا يدع به ١٥٩٩
لا ينحطب الرجل على خطبة أخيه ٣١٤٤	لا يتمنين أحدكم الموت من ضر أصابه ١٦٠٠
لا يخلون رجل بامرأة إلا كان ٣١١٨	لا يتوارث أهل ملتين شقى ٣٠٤٧، ٣٠٤٦
لا يخلون رجل بامرأة، ولا تسافرن امرأة ٢٥١٣	لا يجتمع كافر وقاتله في النار أبداً ٣٧٩٥
لا يدخل أحد الجنة إلا أرى ٥٥٩٠	لا يجزي ولد والده إلا ٣٣٩١
لا يدخل أحدكم منكم عمله الجنة ولا يجيره ٢٣٧٢	لا يجلد أحدكم امرأته جلد العبد ٣٢٤٢
لا يدخل الجنة الجواظ ٥٠٨٠، ٥٠٧٩	لا يجلد فوق عشر جلادات إلا في حد من حدود
لا يدخل الجنة جسد غذي بحرام ٢٧٨٧	الله ٣٦٣٠
لا يدخل الجنة خب ولا يخيل ولا منان ١٨٧٣	لا يجمع بين المرأة وعمتها ٣١٦٠
لا يدخل الجنة سيء الملكة ٣٣٧٥، ٣٣٥٨	لا يجوع أهل بيت عندهم النمر ٤١٨٩
لا يدخل الجنة صاحب مكس ٣٧٠٣	لا يحب الله العقوق ٤١٥٦
لا يدخل الجنة عاق، ولا قهار ولا منان ٣٦٥٣	لا يحب علياً منافق ولا يبيغضه مؤمن ٦١٠٠
لا يدخل الجنة قاطع ٤٩٢٢	لا يحرم من الرضاع إلا ما فلق الأمعاء ٣١٧٣
لا يدخل الجنة قتات ٤٨٢٤	لا يحل الكذب إلا في ثلاث: ٥٠٣٢
لا يدخل الجنة لحم نبت من السحت ٢٧٧٢	لا يحلبن أحد ما شية امرىء بغير إذنه ٢٩٣٩
لا يدخل الجنة منان، ولا عاق، ولا مدمن خمر ٤٩٣٣	لا يحل دم امرىء مسلم ٣٥٤٤
لا يدخل الجنة من كان في قلبه ٥١٠٨	لا يحل دم امرىء مسلم إلا بإحدى ثلاث: ٣٤٦٦
لا يدخل الجنة من لا يأمن جاره بوائقه ٤٩٦٣	لا يحل دم امرىء مسلم يشهد ٣٤٤٦
لا يدخل المدينة رعب المسيح الدجال ٥٤٨١، ٢٧٥٣	لا يحل سلف وبيع ٢٨٧٠
لا يدخل النار ٦٢٢٧	لا يحل للرجل أن يهجر أخاه ٥٠٢٧
لا يدخل النار أحد في قلبه ٥١٠٧	لا يحلف أحد عند منبري هذا على يمين آثمة ٣٧٧٨
لا يدخل النار إلا شقي ٥٦٩٣	لا يحل لأحدكم أن يحمل بمكة السلاح ٢٧١٧
لا يدخلن هؤلاء عليكم ٣١٢١	لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد ٣٣٣٠
لا يذهب الليل والنهار حتى يعبد ٥٥١٩	لا يحل لامرء يؤمن بالله واليوم الآخر أن
لا يرث المسلم الكافر، ولا الكافر المسلم ٣٠٤٣	يسقي ٣٣٣٩

- لا يرجع أحد في هبته، إلا ٣٠٢٠
لا يرحم الله من لا يرحم الناس ٤٩٤٧
لا يرد الدعاء بين الأذان ٦٧١
لا يرد القدر إلا الدعاء ٤٩٢٥
لا يرد القضاء إلا الدعاء، ولا يزيد ٢٢٣٣
لا يرمى بها لوت أحد ولا لحياته ٤٦٠١
لا يرمي رجل رجلاً بالفسوق ٤٨١٦
لا يريد الله بأهل بيت رفقاً ٥١٠٣
لا يزال الإسلام عزيزاً إلى ٥٩٨٣
لا يزال البلاء بالمؤمن أو المؤمنة ١٥٦٧
لا يزال الدين ظاهراً ما عجل الناس الفطر ١٩٩٥
لا يزال الدين قائماً حتى تقوم الساعة ٥٩٨٣
لا يزال الرجل يذهب بنفسه ٥١١١
لا يزال الله عز وجل مقبلاً ٩٩٥
لا يزال المؤمن معتقاً صالحاً ٣٤٦٧
لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر ١٩٨٤
لا يزال الناس يتساءلون ٧٥، ٦٦
لا يزال أمر الناس ما ضياً ٥٩٨٣
لا يزال قلب الكبير ٥٢٧١
لا يزال قوم يتأخرون ١١٠٤
لا يزال لسانك رطباً من ذكر الله ٢٢٧٩
لا يزال من أمي أمة ٦٢٨٥
لا يزال هذا في قریش ما بقي ٥٩٨١
لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ٥٣
لا يسأل الرجل فيها ضرب امرأته عليه ٣٢٦٨
لا يسأل بوجه الله إلا الجنة ١٩٤٤
لا يسب أحدكم الدهر، فإن الله هو الدهر ٤٧٦٤
لا يستلقين أحدكم ثم يضع إحدى رجله على الأخرى ٤٧١٠
لا يسلم الرجل على سوم أخيه المسلم ٢٨٥١
لا يسمع مدى صوت المؤذن ٦٥٦
لا يشرن أحد منكم قائلاً، فمن نسي منكم فليستغفر ٤٢٦٧
لا يشر أحدكم على أخيه بالسلاح ٣٥١٨
لا يصبر على لأواء المدينة وشذتها ٢٧٣٠
لا يصل الإمام في الموضع ٩٥٣
لا يصل لكم ٧٤٧
لا يصلين أحدكم في الثوب الواحد ٧٥٥
لا يصوم أحدكم يوم الجمعة، إلا أن يصوم قبله ٢٠٥١
لا يصيب عبد أنكة فها فوقها أو دونها ١٥٥٨
لا يعضد شجرها، ولا يلتقط ساقطتها إلا منشد ٢٧١٦
لا يغتسل أحدكم في الماء الدائم ٤٧٤
لا يغتسل رجل يوم الجمعة ١٣٨١
لا يغلبنكم الأعراب (العشاء) ٦٣٢
لا يغلبنك الأعراب (المغرب) ٦٣١
لا يغلث الرهن الرهن من صاحبه ٢٨٨٨، ٢٨٨٧
لا يفرك مؤمن مؤمنة ٣٢٤٠
لا يقبل الله صلاة رجل في جسده ٤٤٤١
لا يقتسم ورثتي ديناراً، ما تركت بعد ٥٩٧٥
لا يقتل قرشي صبراً بعد هذا اليوم ٦٠٠٢
لا يقص إلا أميراً وأموراً ٢٤١، ٢٤٠
لا يقضين حكم بين اثنين وهو غضبان ٣٧٣١
لا يقطع أحد مالاً يمين، إلا لقي الله أجداً ٣٧٧٦
لا يقطع الصلاة شيء ٧٨٥
لا يقعد قوم يذكرون الله إلا حفتهم الملائكة ٢٢٦١
لا يقل عبد لسيدته: مولاي، فإن مولاكم الله ٤٧٦٠
لا يقولن أحدكم: خبثت نفسي ٤٧٦٥
لا يقولن أحدكم عبدي وأمتي، كلكم عبيد الله ٤٧٦٠
لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه ٤٦٩٦
لا يقيم أحدكم أخاه يوم الجمعة ١٣٨٦
لا يكسب عبد مال حرام فيتصدق منه ٢٧٧١
لا يكلم أحد في سبيل الله ٣٨٠٢

٥٣٦١	لتبتعن سنن من قبلكم	٤٨٤٨	لا يكون المؤمن لعاناً
٤٢٥٣	لتسألن عن هذا النعيم يوم القيامة	٥٠٣٣	لا يكون لمسلم أن يهجر مسلماً فوق ثلاثة
٥٤١٧	لتفتحن عصابة من المسلمين كثر	٢٧٤٣	لا يكبد أهل المدينة أحد إلا انماح
١٤٣١	لتلبسها صاحبتهما من جلبابها	٣٨٢٨	لا يبلغ النار من بكى من خشية الله
٥٥٩	لتنظر عدد الليالي	٥٠٥٢	لا يلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين
٥١٢٨	لتؤذن الحقوق إلى أهلها	٤٤١١	لا يمشي أحدكم في نعل واحدة
٥٦٦	لجميع أمي كلهم	٢٩٦٤	لا يمنع جار جاره أن يفرز خشبة في جداره
٣٥٣٠	لجهنم سبعة أبواب : باب منها لمن سل السيف	١٠٨٤	لا يمنع رجل أهله أن يأتوا المساجد
لحم الصيد لكم في الإحرام حلال، ما لم		٦٨١	لا يمنعكم من سحوركم
تصيدوه		١٧٣٠	لا يموت لإحداكن ثلاثة من الولد
٥٦٨١	لسراقد النار أربعة جدر	١٧٢٩	لا يموت لمسلم ثلاث من الولد فيلج
٣٤٦٣، ٣٤٦٢	لزوال الدنيا أهون على الله من قتل	١٦٠٥	لا يموتن أحدكم إلا وهو يحسن
٤٨٦٨	لعانين وصديقين؟ كلا ورب الكعبة	٣٤٤٣	لا يمين عليك ولا نذر في معصية الرب
٢٧١١	لعلك أردت الحج؟	٤٨٢٠	لا ينبغي لصديق أن يكون لعاناً
٥٣٠٨	لعلك ترزق به	٦٠٢٩	لا ينبغي لقوم فيهم أبو بكر
٨٥٤	لعلكم تقرأون خلف إمامكم	٢٥٠٣	لا ينبغي للمؤمن أن يذل نفسه
٣٥٦١	لعلك قبلت أو غمرت أو نظرت؟	٤٨٤٨	لا ينبغي للمؤمن أن يكون لعاناً
٢٥٧٢	لعلك نفست؟ فإن ذلك شيء	٧٥٩	لا ينبغي هذا للمؤمنين
٣٣٨	لعله أن يخفف عنها	٣١٠٠	لا ينظر الرجل إلى عورة الرجل
٢٦١١	لعلي لا أراكم بعد عامي هذا	٣١٩٥	لا ينظر الله إلى رجل أت رجلاً
٢٧٧٧	لعن الله الخمر، وشاربها، وساقها، وبائعها	٣٥٨٥	لا ينظر الله عز وجل إلى رجل أت رجلاً
٤٠٧٨	لعن الله الذي وسمه	٤٣١١	لا ينظر الله يوم القيامة إلى من جر أزاره بطراً
٣٥٩٢	لعن الله السارق يسرق البيضة	لا ينفرن أحدكم، حتى يكون آخر عهده	
٤٥٦٧	لعين الله العقرب، مائدع مصلياً ولا غيره	٢٦٦٨	باليث
٤٤٢٩	لعن الله المشبهين من الرجال بالنساء	٤٣٨٣	لا ينقشن أحد على نقش خاتمي هذا
٣١٢٥	لعن الله الناظر والمنظور إليه	٢٦٨١	لا ينكح المحرم ولا ينكح، ولا ينكح
٤٤٣٠	لعن الله الواصلة، والمستوصلة، والواشمة	٧	لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه
٧١٢	لعن الله اليهود والنصارى	١٦٧	لا يؤمن أحدكم حتى يكون
٥١٨٠	لعن عبد الدينار	١٠٤	لا يؤمن العبد حتى يؤمن بأربع
٤٠٧٠	لعن الله من ذبح لغير الله	٢٥٤١	لييك اللهم لييك، لييك لا شريك لك لييك
لغدوة في سبيل الله أوروحة خير من الدنيا وما		٢٥٥١	لييك اللهم لييك، لييك وسعديك
فيها		٢٦١٨	لتأخذوا مناسككم فإني لا أدري لعلني لا أحج

٣٧٢٦	لكل غادر لواء يوم القيامة يعرف به	٥٢٥٣	لقد أخضت في الله
٣٧٢٧	لكل غادر لواء يوم القيامة يرفع له بقدر غدره	٣٨٧	لقد أكثرت عليكم في السواك
٢٢٢٣	لكل نبي دعوة مستجابة، فتعجل	١٣٥	لقد تضايقت على هذا العبد الصالح
٦٠٧١، ٦٠٧٠	لكل نبي رفيق ورفيقي	٣٩٦٣	لقد حكمت فيهم بحكم الله
٣٢٣٤	للبكر سبع وللثيب ثلاث	٨١٤	لقد رأيت اثني عشر ملكاً
٢٩٨٨	للسائل حق وإن جاء على فرس	٤٨٠٣	لقد رأيت أن أتجوز في القول
٣٨٣٤	لشهاد عند الله ست خصال	١٩٠٥	لقد رأيت رجلاً يتقلب في الجنة في شجرة
٣٨٤٢	لغازي أجره، وللجاعل أجره وأجر الغازي	٥٨٦٦	لقد رأيتني في الحجر وقرش تسألني
٢٣٣٢	لله أشد فرحاً بتوبة عبده حين يتوب		لقد سأل الله باسمه الذي إذا سئل به أعطى،
٢٣٥٨	لله أفرح بتوبة عبده المؤمن من رجل	٢٢٩٣	وإذا
٤٦٤٣	للمسلم على المسلم ست بالمعروف	٢٩	لقد سألت عن أمر عظيم،
٣٣٤٤	للمملوك طعامه وكسوته	٤٨٨٠	لقد شققت علي، أنا ههنا منذ ثلاث أنتظر
٤٦٣٠	للمؤمن على المؤمن ست خصال	٨٦١	لقد قرأتها على الجن
٥٩٢١	لما انتهينا إلى بيت المقدس قال جبرئيل	٢٣٠١	لقد قلت بعدك أربع كلمات
١١٨	كما خلق الله آدم مسح ظهره	٤٨٥٣	لقد قلت كلمة لو مزج بها البحر والمزجة
٥٧٣٢	لما خلق الله آدم وذريته قالت	٦٠٣٥	لقد كان فيا قبلكم من الأمم محدثون
٤٦٦٢	لما خلق الله آدم ونفخ فيه الروح عطس	٥٨٤٨	لقد لقيت من قومك فكان أشد ما
١٩٢٣	لما خلق الله الأرض جعلت تميد، فخلق	١٣٧٨	لقد هممت أن أمر رجلاً يصلي بالناس
٥٦٩٦	لما خلق الله الجنة قال الجبريل	٣٣٩٠	لقد هممت أن لا أصلي عليه
٥٠٦٣	لما خلق الله العقل قال له:	٣١٨٩	لقد هممت أن أنهي عن الغيلة
٥٧٠٢	لما صور الله آدم في الجنة	٥٨٠٤	لقد وجدته يحرأ (لفرس أبي طلحة)
٥٠٤٥	لما عرج بي ربي مررت بقوم لهم أظفار	١٦١٦	لقنوا موتاكم لا إله إلا الله
٢٣٦٤	لما قضى الله الخلق	١٦٢٦	لقنوا موتاكم لا إله إلا الله الحليم الكريم
٥٨٦٧	لما كذبني قرش قميت في الحجر	٢٣١٥	لقيت إبراهيم ليلة أسري بي
٥١٤٨	لما وقعت بنو إسرائيل حتى تأطروهم	٣٠٦٠	لك السدس
٣٠٩٣	لم تر للمتحابين مثل النكاح	٣٧٩٩	لك بها يوم القيامة مبعائة ناقة
٣١٨٨	لم تفعل ذلك؟	٦١١٥	لكل أمة أمين، وأمين هذه الأمة
١٩٥٣	لم ضربته	٤٥١٥	لكل داء دواء، فإذا أصيب دواء الداء
١١٢٧	لما قدم المهاجرون الأولون	٢٠٧١	لكل شيء زكاة وزكاة الجسد الصوم
٥٦٦	لمن عمل بها من أمي	٢٢٨٦	لكل شيء صقالة، وصقالة القلوب ذكر الله
٤٦٠٦	لم يبق من النبوة إلا المبشرات	٢١٨٠	لكل شيء عروس، وعروس القرآن (الرحمن)
٢٢٠١	لم يفقه من قرأ القرآن في أقل من ثلاث	٣٧٢٧	لكل غادر لواء عند استه يوم القيامة
٥٧٠٤	لم يكذب إبراهيم إلا ثلاث		

لو جعل القرآن في إهاب ثم ألقي في النار .. ٢١٤٠	لو نقرأ شيئاً أبلغ عند الله من ﴿قل أعوذ برب
لودعيت إلى كراع لأجبت، ولو أهدي .. ١٨٢٧	الفلق﴾ .. ٢١٦٤
لودناني لا تحتطفه الملائكة .. ٥٨٥٦	لو يجمع الله على هذه الأمة سيفين .. ٥٧٥٦
لو سترته بثوبك كان خيراً لك .. ٣٥٦٧	لو يبرح الناس يتساءلون .. ٧٦
لو شهدته قبل أن يدفن .. ٣٣٩٠	لو يبرح هذا الدين قائماً .. ٣٨٠١
لو طعنت في فخذها لأجزأ عنك .. ٤٠٨٢	لو يزال المؤمن في فسحة من دينه .. ٣٤٤٧
لو كان الإيمان عند الثريا .. ٦٢١٢	لو ييسط أحد منكم ثوبه حتى .. ٥٨٩٦
لو كانت الدنيا .. ٥١٧٧	لو يشيع المؤمن من خير .. ٢٢٢
لو كان المطعم بن عدي حياً ثم كلمني في هؤلاء .. ٣٩٦٥	لو يفلح قوم ولوا أمرهم امرأة .. ٣٦٩٣
لو كان بعدي نبي لكان عمر .. ٦٠٤٧	لو يبلغ النار أحد صل .. ٦٢٤
لو كانت سورة واحدة لكفت الناس .. ٣٢٦٩	لو ينجي أحداً منكم عمله .. ٢٣٧١
لو كانت فاطمة لقطعتها .. ٣٦٠٧	لو يهلك الناس حتى يعذروا .. ٥١٤٦
لو كان عليها دين أكنت قاضيه؟ .. ٢٥١٢	لها ما أخذت في بطونها .. ٤٨٨، ٤٨٧
لو كان لابن آدم .. ٥٢٧٣	لهي أشد على الشيطان .. ٩١٧
لو كان لي مثل أحد ذهباً، لسرتي أن لا .. ١٨٥٩	لو أخذتم إهابها، يطهرها .. ٥١٠
لو كنت امرأة أحد أن يسجد .. ٣٢٥٥	لو اطلع في بيتك أحد .. ٣٥١٤
لو كنت متخذاً خليلاً لا تتخذت أبا بكر .. ٦٠٢٠	لو أعطيتها أخوالك كان أعظم لأجرك .. ١٩٣٥
لو كنت مسحت عليه .. ٤٤٩	لو أعلم أنك تنظري لطعنت به في عينيك .. ٣٥١٥
لو كنت مؤمراً من غير مشورة .. ٦٢٣١	لو أمسك الله القطر عن عباده .. ٤٦٠٥
لولا أن أشق على أمتي .. ٦١١، ٣٩٠، ٣٧٦	لو أن أحدكم إذا أراد أن يأتي أهله .. ٢٤١٦
لولا أن الكلاب أمة من الأمم .. ٤١٠٢	لو أن الله عز وجل عذب أهل .. ١١٥
لولا الهجرة لكنت امراً من الأنصار .. ٦٢١٨	لو أن أهل السماء والأرض اشتركوا .. ٣٤٦٤
لولا أني أخاف أن تكون من الصدقة .. ١٨٢١	لو أن دلواً من غشاق يهراق .. ٥٦٨٢
لولا بنو إسرائيل لم يمتز اللحم، ولولا حواء .. ٣٢٤١	لو أن رجلاً عمل .. ٥٣٣٥
لو لم تكله لأكلتم منه ولقام لكم .. ٥٩٤١	لو أن رصاصة مثل هذه .. ٥٦٨٨
لو يعطى الناس بدعواهم، لادعى ناس .. ٣٧٥٨	لو أن شيئاً كان فيه الشفاء من الموت، لكان في .. ٤٥٣٧
لو يعلم أحدكم ماله في .. ٧٨٧	السنة .. ٤٥٣٧
لو يعلم الماربين يدي المصلي .. ٧٧٦	لو أن عبيدين تحابا في الله عز وجل .. ٥٠٢٤
لو يعلم المؤمن ما عند الله من عقوبة .. ٢٣٦٧	لو أنفقت ما في الأرض .. ٣٩٢٣
لو يعلم الناس ما في النداء .. ٦٢٨	لو أن قطرة من الزقوم قطرت .. ٥٦٨٣
لو يعلم الناس ما في الوحدة ما أعلم .. ٣٨٩٣	لو أنكم تتوكلون .. ٥٢٩٩
ليأتين على أمتي كما أتى .. ١٧١	لو أن ما يقل ظفر مما في الجنة .. ٥٦٣٧

ليأتى الرجل العظيم السمين	٥٥٤٣
ليأتين على القاضي العدل يوم القيامة يتمنى	٣٧٤٠
لي الواجد محل عرضه وعقوبته	٢٩١٩
ليأتين على الناس زمان لا يبقى أحد إلا أكل	
الربا	٢٨١٨
ليأتين على الناس زمان لا ينفع فيه	٢٧٨٤
ليشرف فقراء المهاجرين	٥٢٥٨
ليت رجلاً صالحاً يجرسني	٦١١٤
لية لا ليتين	٤٣٦٧
ليراجعها ثم يسكها حتى تطهر	٣٢٧٥
ليس أحد يحاسب يوم القيامة إلا	٥٥٤٩
ليسأل أحدكم ربه حاجته كلها، حتى يسأله	٢٢٥١
ليس الخبر كالمعاينة	٥٧٣٨
ليس الشديد بالصرعة	٥١٠٥
ليس الغنى عن كثرة العرض	٥١٧٠
ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس	٥٠٣١، ٤٨٢٦
ليس المسكين الذي يطوف على الناس	١٨٢٨
ليس المؤمن بالذي يشبع وجاره جائع إلى جنبه	٤٩٩١
ليس المؤمن بالطعان، ولا باللعان	٤٨٤٧
ليس الواصل بالمكافئ	٤٩٢٣
ليس بك على أهلك هوان	٣٢٣٤
ليست السنة بأن لا تقطروا	١٥١٥
ليس ذاك، إنما هو الشرك	٥١٣١
ليس شيء أحب إلى الله من قطرتين	٣٨٣٧
ليس شيء أكرم على الله من الدعاء	٢٢٣٢
ليس صلاة أفضل على المنافقين	٦٢٩
ليس على أبيك كرب بعد اليوم	٥٩٦١
ليس على المسلم صدقة في عبده	١٧٩٥
ليس على المنتهب قطع	٣٥٩٦
ليس على النساء الحلق، إنما على النساء	
التقصير	٣٦٥٤
ليس على خائن، ولا منتهب، ولا غثلس قطع	
ليس عليك من مرضك بأس	٥٩٣٩
ليس في الخضراوات صدقة، ولا في العرايا	١٨١٣
ليس في النوم تفریط	٦٠٤
ليس فيها دون خمسة أوسق من التمر	١٧٩٤
ليس في حب ولا تمر صدقة حتى	١٨٠٢
ليس لابن آدم حق	٥١٨٦
ليسلط على الكافر في قبره	١٣٤
ليس لك نفقة	٣٣٢٤
ليس لله شريك	٣٣٩٧
ليس من آمن تشبه بغيرنا	٤٦٤٩
ليس من آمن خب امرأة على زوجها	٣٢٦٢
ليس من آمن خصي ولا اختصى	٧٢٤
ليس من آمن دعا إلى عصية	٤٩٠٧
ليس من آمن ضرب الحدود، وشق الجيوب	١٧٢٥
ليس من آمن لم يتغن بالقرآن	٢١٩٤
ليس من آمن لم يزحم صغيرنا	٤٩٧٠
ليس من بلد إلا سيطاه الدجال إلا مكة والمدينة	٢٧٤٢
ليشربن ناس من أمتي الخمر	٤٢٩٢
ليصل أحدكم نشاطه، وإذا فتر ليقعد	١٢٤٤
ليصين أقواماً سفع من النار	٥٥٨٤
ليفرن الناس من الدجال حتى	٥٤٧٧
ليكونن من أمتي	٥٣٤٣
ليلة أسري بي لقيت موسى	٥٧١٦
ليلزم كل إنسان مصلاه	٥٤٨٢
ليلني منكم أولوا الأحلام	١٠٨٩
لينبث من كل رجلين أحدهما، والأجريينها	٣٨٠٠
لينتهين أقوام عن رفعهم	٩٨٣
لينتهين أقوام عن ودعهم الجمعات	١٣٧٠
لينتهين أقوام يفتخرون بأبائهم الذين ماتوا	٤٨٩٩
ليؤذن لكم خياركم	١١١٩

حرف الميم

- ما أسكر كثيره فقليله حرام ٣٦٤٥
 ما أسكر منه الفرق فملء الكف منه حرام ٣٦٤٦
 ما أسمك؟، بل أنت زرعة ٤٧٧٥
 ما أسمك؟، بل أنت سهل ٤٧٨١
 ما اسمه؟، لا، لكن اسمه المنذر ٤٧٥٩
 ما أصابني شيء منها إلا وهو مكتوب ١٢٤
 ما أصغر من الصغرى وإن عاد في اليوم ٢٣٤٠
 ما اصطفى الله للملائكة: سبحان الله ويحمده ٢٣٠٠
 ما أطيبك من بلد وأحبك إلي ٢٧٢٤
 ما أظلت الخضراء ولا أقلت ٦٢٣٨
 ما أظلت الخضراء ولا أقلت الغبراء ٦٢٣٩
 ما أغطيكم ولا أمنعكم، أنا قاسم أضع ٣٧٤٥
 ما أغبرت قدما عبد في سبيل الله ٣٧٩٤
 ما أكرم شاب شيخاً من أجل سنة ٤٩٧١
 ما أكل أحد طعاماً قط خيراً من أن يأكل ٢٧٥٩
 ما الذي أحل اسمي وحرم كنيتي؟ ٤٧٧١
 ما ألغاه البحر أو جزر عنه الماء فكلوه ٤١٣٣
 ما الميت في القبر إلا ٢٣٥٥
 ما أمرت بتشييد ٧١٨
 ما أمرت كلما قلت أن أتوضأ ٣٦٨
 ما أمسى عند آل محمد ٥٢٣٩
 ما أنا بقارىء (جاءه، الملك فقال):
 اقرأ ٥٨٤٢، ٥٨٤١
 ما انتحيته ولكن الله انتجاه ٦٠٩٧
 ما أنتها بالقوى مني، وما أنا بأعنى عن الأجر
 منكما ٣٩١٥
 ما أنتم بأسمع منهم، ولكن لا يبصرون ٣٩٦٧
 ما أنتم جزء من مائة ألف جزء ٥٥٩٣
 ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء ٤٥١٤
 ما آمن بالقرآن من استحل محارمه ٢٢٠٣
 ما أبالي ما أتيت إن أنا شربت ترياقاً أو تعلقت
 نغمة ٤٥٥٤
 ما ابتدع قوم بدعة ١٨٨
 ما أتيت لأهلك؟ (قلت: مثله) ٦٠٣٠
 ما أجد له في غزوته هذه في ٣٨٤٤
 ما أجلسكم ها هنا؟ ... أما إنني لم أستحلفكم ٢٢٧٨
 ما أحب أن لي الدنيا بهذه الآية يا عبادي ٢٣٦٠
 ما أحب أني حكيت أحداً وأن لي كذا وكذا ٤٨٥٧
 ما أحب عبد عبد الله إلا أكرم ربه عز وجل ٥٠٢٢
 ما أحب لو أن لي هذا الجبل ذهباً أنفقته ويتقبل ١٨٨٢
 ما أحد أصبر على أذى ٢٣
 ما أحدث قوم بدعة ١٨٧
 ما أحسن هذا. (عن الخضب بالحناء والكنم
 والصفرة) ٤٤٥٤
 ما إخالك سرت ٣٦١٣، ٣٦١٢
 ما أخرجكما من بيوتكما هذه الساعة؟ ٤٢٤٦
 ما أدري: أنا بفتح خير أفرح، أم ٤٦٨٧
 ما أدري أيدرجل أم يد امرأة ٤٤٦٧
 ما أذن الله لشيء ما أذن لنبي حسن الصوت
 بالقرآن ٢١٩٣
 ما أذن الله لشيء ما أذن لنبي يتغنى بالقرآن ٢١٩٢
 ما أذن الله لعبدي شيء أفضل ١٣٣٢
 ما أرى بها بأساً، من استطاع منكم أن ينفع
 أخاه فلينفعه ٤٥٢٩
 ما أراكم تنتهون يامعشر قريش ٣٩٧٥
 ما أردت أن تعطيه؟ ٤٨٨٢
 ما استفاد المؤمن بعد تقوى الله ٣٠٩٥
 ما أسفل من الكعبيين من الإزار في النار ٤٣١٤

- ٣٣٠٢ ما حملك على ذلك؟
 ٧٦٦ ما حملك على إلقاء نعالكم
 ١٧٩٣ ما خالطت الزكاة مالا قط إلا أهلكته
 ٤٠٤٢ ما خلأت القصواء، وما ذاك لها بخلق
 ٦٢٣٦ ما خير عمار بين أمرين
 ٣٩٦٤ ماذا عندك يا ثامه؟
 ٥١٨١ ما ذئبان جائعان
 ما رأيت أحدا السوجع عليه أشد من
 رسول الله ﷺ ١٥٣٩
 ما رأيت مثل النار ٥٣٤٦
 ما رأيك في هذا؟ ٥٢٣٦
 ما رثي الشيطان يوماً هو فيه أصغر ٢٦٠٠
 ما رأيانا من شيء. وإن وجدناه لبحراً ٢٩٤٣
 ما زال بكم الذي رأيت من صنعكم ١٢٩٥
 ما زال جبرئيل يوصيني بالجار، حتى ظننت أنه
 سيورثه ٤٩٦٤
 ما زال الشيطان يأكل معه ٤٢٠٣
 ما زلت على الحال التي فارقتك عليها؟ ٢٣٠١
 ما زهد عبد ٥١٩٩
 ما سالناهم منذ حاربناهم ٤١٣٩
 من سره أن ينظر إلى يوم القيامة ٥٥٤٧
 ما شأن ثابت؟ أيشكي ٦٢١١
 ما شيع آل محمد يومين من خبز بر إلا ٤١٩٣
 ما صليت وراء إمام قط ١١٢٩
 ما ضر عثمان ما عمل بعد اليوم ٦٠٧٣
 ما ضل قوم بعد هدى ١٨٠
 ما طعامكم؟ ذاك وأبي الجوع ٤٢٦١
 ما طلعت الشمس إلا وبجنتها ملكان ٥٢١٨
 ما طلعت الشمس على رجل ٦٠٤٦
 ما ظهر الغلول في قوم إلا ألقى ٥٣٧٠
 ما على أحدكم إن وجد ١٣٩٠، ١٣٨٩
 ما على عثمان ما عمل بعد هذه ٦٠٧٢
 ما عليكم ألا تفعلوا، ما من نسمة ٣١٨٦
 ما أنزل الله من السماء من بركة إلا ٤٥٩٧
 ما أنفق مؤمن ٥١٨٢
 ما أنهر الدم وذكر اسم الله ٤٠٧١
 ما أوحى إلي ٥٢٠٦
 الماء (أي الصدقة أفضل) ١٩١٢
 الماء والملح والنار ٣٩٦٤
 ما بال أقوام يتزهدون عن الشيء ١٤٦
 ما بال أقوام يصلون معنا ٢٩٥
 ما بال هذا؟، إنني نبيت عن قتل المصلين ٤٤٨١
 ما بال هذا؟ ٣٤٣١
 ما بعث الله نبياً إلا رعى الغنم ٢٩٨٣
 ما بعث الله من نبي، ولا استخلف من
 خليفه، إلا ٣٦٩١
 ما بقي منها؟ ١٩١٩
 ما بلغ أن تؤدي زكاته فزكي، فليس بكثرة ١٨١٠
 ما بين الشرق والمغرب قبلة ٧١٥
 ما بين النخيتين أربعون ٥٥٢١
 ما بين بيتي ومنبري ٦٩٤
 ما بين خلق آدم إلى قيام الساعة ٥٤٦٩
 ما بين منكبي الكافر في النار ٥٦٧٢
 ما تجددون في التوراة في شأن الرجم؟ ٣٥٥٩
 ما تجرع عبد أفضل عند الله ٥١١٦
 ما تذكرون؟ ... إنها لن تقدم حتى ٥٤٦٤
 ما تركت بعدي فتنة أضر على الرجال ٣٠٨٥
 ما ترون في الشارب والزاني ٨٨٦
 ما تسمون هذه؟ (قالوا: السحاب) ٥٧٢٦
 ما تشتهي (قال: اشتهي خبز بن) ١٥٩٢
 ما تعدون الشهيد فيكم؟ ٣٨١١
 ما تعدون أهل بدر فيكم ٦٢٢٦
 ما جاءني جبريل عليه السلام قط إلا ٣٨٦
 ما جلس قوم مجلساً لم يذكروا الله فيه ٢٢٧٤
 ما حديث بلغني عنكم؟ ٦٢١٧
 ما حق امرئ مسلم له شيء يوصي فيه ٣٠٧٠

٥٧٤٦	ما من الأنبياء من نبي إلا قد	٤٠٨٣	ما علمت من كلب، أوباز، ثم أرسلته
٢٨٦	ما من امرئ مسلم تحضره	١٤٧٠	ما عمل ابن آدم من عمل يوم النحر أحب
٤٩٨٣	ما من امرئ مسلم يخذل امرأ مسلماً	٢٢٨٤	ما عمل العبد عملاً أنجي له
٢٢٠٠	ما من امرئ يقرأ القرآن ثم ينساه إلا لقي الله	١٨٨٤	ما فعلت الستة أو السبعة
	ما من أمير عشرة، إلا يؤق به يوم القيامة	٥٥٢	ما فوق الإزار
٣٦٩٧	مغلولاً	٥٦٣١	ما في الجنة شجرة إلا وساقها
١٤٧١	ما من أيام أحب إلى الله أن يتعبد له	٢٣١٤	ما قال عبد لا إله إلا الله مخلصاً قط إلا
١٤٦٠	ما من أيام العمل الصالح فيهن أحب	٥٩٦٣	ما قبض الله نبياً إلا في الموضع الذي
٦٠١٦	ما من أحد من أصحابي يموت بأرض	٥٢٨٦	ما قلت؟
٣٨٠٣	ما من أحد يدخل الجنة، يحب أن يرجع	٤٨٥٤	ما كان الفحش في شيء إلا شأنه
٢٢٣٦	ما من أحد يدعو بدعاء إلا آتاه الله ما سأل	٣١٤١	ما كان معكم لهو؟ فإن الأنصار يعجبهم
٩٢٥	ما من أحد يسلم علي	٣٠٦٧	ما كان من ميراث قسم في الجاهلية
٢٥	ما من أحد يشهد	٤٣٥١	ما كان يجد هذا ما يمكن به رأسه؟
٥٥٤٥	ما من أحد يموت إلا ندم	٥٩٩٧	ما كنت أرى أن في دوس أحداً
٦٩	ما من بني آدم مولود إلا	٢١٩٨	ما كنتم تصنعون؟
١٠٦٧	ما من ثلاثة في قرية	٤٦٠١	ما كنتم تقولون في الجاهلية إذا رمي بمثل هذا؟
٣٧٣٩	ما من حاكم يحكم بين الناس	٦٠٢٦	ما لأحد عندنا يد إلا وقد كافيناه
	ما من ذابة [في البحر] إلا وقد ذكاها الله لبني	٥٩١٤	ما ليعبرك؟ (قلت قد عبي)
٤٠٩٧	آدم	١٥٤٣	ما لك ترفرفين
	ما من ذنب أحرى أن يجعل الله لصاحبه	٦٠٣٤	ما لك يا أبا بكر؟ (قال: لدغت)
٤٩٣٢	العقوبة في الدنيا	٣٣٢٣	ما لك يا عائشة! أغرت
٢٤٣٠، ٢٤٢٩	ما من رجل رأى مبتلى، فقال	٢٠٠٤	مالك؟ (قال: وقعت على امرأتي وأنا صائم)
١٧٩٢	ما من رجل لا يؤدي زكاة ماله إلا	٤٢٦٢	ما لم تصطبحووا وتغتبقوا وأنحشوا بها بقلأ
١٦٦٠	ما من رجل مسلم يموت فيقوم على	٣٠٠٠	ما لم تنله أخفاف الإبل
١٣٢٤	ما من رجل يذنب ذنباً، ثم يقوم فيطهر	٥٥٠٤	ما لها قاتلها الله؟ لو تركته لين
٣٤٨٠	ما من رجل يصاب بشيء في جسده	٥٨١١	ما له ترب جبينه
٥١٤٣	ما من رجل يكون في قوم	٤٢٣٦	ما له تربت يده؟
١٧٧٥	ما من رجل يكون له إبل أو بقرة أو غنم	٤٤٩٢	ما هذه النمرقة؟
٣٧١٤	ما من رجل يلي أمر عشرة فما فوق ذلك	٤٣٩٦	ما لي أجد منك ريح الأصنام؟
٢٩٤٢	ما من شيء توعدونه إلا قدرأيته	٤٧٢٤، ١٠٩١	ما لي أراكم عزيزين؟
١٧٧٣	ما من صاحب ذهب ولا فضة لا يؤدي منها	٥١٨٨	ما لي وللدنيا؟
٢٣٠٥	ما من صباح يصبح العباد فيه إلا	٥١٩٢	ما ملأ آدمي

- ما من عبد قال لا إله إلا الله ٢٦
 ما من عبد مؤمن ٥٣٥٩
 ما من عبد مسلم يقول ٢٣٩٩
 ما من عبد مسلم يتفق من كل مال له ١٩٢٤
 ما من عبد يستريحه الله رعية ٣٦٨٧
 ما من عبد يقول في صباح كل يوم مساء كل ليلة ٢٣٩١
 ما منعك أن تصلي مع الناس؟ ١١٥٣
 ما منعك أن تغدو مع أصحابك؟ ٣٩٢٣
 ما منعك يا فلان أن تصلي ٥٢٧
 ما من غازية، أو سرية، تغزو ٣٨١٢
 ما من قوم يظهر فيهم الزنا إلا أخذوا بالسنة ٣٥٨٢
 ما من قوم يعمل فيهم بالمعاصي ٥١٤٢
 ما من قوم يقومون من مجلس لا يذكرون الله فيه ٢٢٧٣
 ما من كل الماء يكون الولد ٣١٨٧
 ما منكم أحد إلا سيكلمه ربه ٥٥٥٠
 ما منكم من أحد إلا قد وكل به ٦٧
 ما منكم من أحد إلا وقد كتب مقعده ٨٥
 ما منكم من أحد يتوضأ ٢٨٩
 ما من مسلم تصيبه مصيبة فيقول ١٦١٨
 ما من مسلم كاسملاً ثوباً، إلا كان ١٩٢٠
 ما من مسلم ولا مسلمة يصاب بمصيبة ١٧٥٩
 ما من مسلم يأخذ مضجعه بقراءة سورة ٢٤٠٥
 ما من مسلم يبيت على ذكر طاهراً ١٢١٥
 ما من مسلم يتوضأ فيحسن ٢٨٨
 ما من مسلمين يتوفى لهما ثلاثة ١٧٥٤
 ما من مسلم يدعو بدعوة ليس فيها إثم ولا قطيعة ٢٢٥٩
 ما من مسلم يرد عن عرض أخيه ٤٩٨٢
 ما من مسلم يعود مسلماً غدوة ١٥٥٠
 ما من مسلم يعود مسلماً فيقول ١٥٥٣
 ما من مسلم يغرس غرساً، أو يزرع زرعاً ١٩٠٠
 ما من مسلم يلي إلى أبي من عن يمينه ٢٥٥٠
 ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان ٤٦٧٩
 ما من مسلم يموت فيصلي عليه ثلاثة صفوف ١٦٨٧
 ما من مسلم يموت يوم الجمعة ١٣٦٧
 ما من مسلم ينظر إلى محاسن امرأة ٣١٢٤
 ما من مولود إلا يولد على الفطرة ٩٠
 ما من مؤمن إلا وله بابان : باب يصعد ١٧٣٤
 ما من ميت تصلي عليه أمة من المسلمين ١٦٦١
 ما من ميت يموت فيقوم بأكبهم فيقول ١٧٤٦
 ما من نبي إلا أنذر أمته الأعور ٥٤٧١
 ما من نبي إلا وله وزيران ٦٠٦٥
 ما من نبي بعثه الله في أمته قبل إلا ١٥٧
 ما من نبي يمرض إلا خيرين ٥٩٦٠
 ما من نفس مسلمة يقبضها ربه ٣٨٥٥
 ما من وال يلي رعية من المسلمين فيموت وهو غاش لهم ٣٦٨٦
 ما من ولد بار ينظر إلى والديه نظرة رحمة ٤٩٤٤
 ما من يوم أكثر من أن يعتق الله فيه عبداً ٢٥٩٤
 ما من يوم يصبح العباد فيه، إلا ملكان ١٨٦٠
 ما نحل والد ولده من نحل أفضل من أدب حسن ٤٩٧٧
 ما نقصت صدقة من مال شيئاً، وما زاد ١٨٨٩
 ما هذا السرف يا شعث؟ ٤٢٧
 ما هذا اليوم الذي تصومونه؟ ٢٠٦٦
 ما هذا؟ (قالوا صائم فقال:) ليس من البر ٢٠٢١
 ما هذا ان اليومان؟ قد أبدلكما الله ١٤٣٩
 ما هذا يا أبا رافع؟ ٣٢٧
 ما هذا يا أم سلمة؟! إنه يشب الوجه ٣٣٣٣
 ما هذا يا بلال ١٨٨٥
 ما هذا يا صاحب الطعام؟ ٢٨٦٠
 ما هذا يا عائشة؟ ٣٢٦٥
 ما هذا يا عبد الله! ٥٢٧٥

١٠٣	مثل القلب كريشة	٥٩٤٣	ما هذه الشاة يا أم معبد
٣٧٨٨	مثل المجاهد في سبيل الله كمثل الصائم القائم	٣٨٩١	ما هذه؟ ألقها، وعليكم بهذه وأشباهها
٥١٣٨	مثل المدخن في حدود الله	٥١٨٤	ما هذه؟ ... أما إن كل بناء وبنا
٥٧	مثل المنافق كالشاة العائرة	٢١١٢	الماهر بالقرآن مع السفارة الكرام البررة
٢١١٤	مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الأترجة		ما يبيكيك؟ (دخل النبي ﷺ على صفية وهي تبكي)
١٥٤١	مثل المؤمن كمثل الخامة من الزرع	٦١٩٢	ما يبيكيك؟ (ذكرت النار)
١٥٤٢	مثل المؤمن كمثل الزرع لا تزال الريح	٥٥٦٠	ما يحملك على هذا؟
٤٢٥٠	مثل المؤمن ومثل الإيمان كمثل الفرس في آخيه	٤٩٩٠	ما يدريني لعل
٦٢٨٦	مثل أمي مثل المطر	٥٢٧٦	المائد في البحر الذي يصيبه
٢٢٨٣	مثل شجرة الخضراء في وسط الشجر	٣٨٣٩	ما يزال للرجل يسأل الناس حتى يأتي
٢٨٠	مثل غنم لا ينتفع به	١٨٣٩	ما يصيب المسلم من نصب، ولا وصب
١٤٩	مثل كمثل رجل استوقد ناراً	١٥٣٧	ما يضرك؟ ... هو أهون على الله
١٥٠	مثل ما يعشي الله به من أهدي	٥٤٩٢	ما يقطع من البهيمة وهي حية فهي ميتة
٥٥١٥	مثل هذه الدنيا مثل ثوب شق	٤٠٩٥	ما يكون عندي من خير فلن أدخره عنكم
٥٧٤٥	مثل ومثل الأنبياء كمثل قصر	١٨٤٤	ما ينبغي لعبد أن يقول: إني خير
٥٠٦٢	المجالس بالأمانة	٥٧١٠	ما ينتظر أحدكم
	مدمن الخمر إن مات لقي الله تعالى كعابد	٥١٧٥	ما ينقم ابن جميل إلا أنه كان فقيراً
٣٦٥٩، ٣٦٥٨، ٣٦٥٧	وشن	١٧٧٨	متى دفن هذا؟
٢٧٢٨	المدينة حرام ما بين عير إلى ثور	١٦٥٨	التياريان لا يجابان، ولا يؤكل طعامهما
٢٣٦	المراء في القرآن كفر	٣٢٢٦	التياريان كل واحد منهما بالخيار
٣٢٥٤	المراة إذا صلت خمسها	٢٨٠١	المتحابون في الله، والمتجالسون في الله
٣١٠٩	المراة عورة، فإذا خرجت	٥٠٢٦	المتشعب بما لم يعط
٤٥٤٤	مرأيتك بالحجامة	٣٢٤٧	المتكبرون. (في شرحه لعنى التفهيمون)
٦١٣٨	مرحباً بابنتي (ثم أجلسها ثم سارها)	٤٧٩٨	المتوفى عنها زوجها لا تلبس المعصر
٤٦٨٤	مرحباً بالراكب المهاجر	٣٣٣٤	مثل ابن آدم وإلى جنبه تسع وتسعون
١٧	مرحباً بالقوم، أو بالوفد	١٥٦٩	مثل أصحابي في أمي كالنخ
٤٨٠١	مرت ليلة أسري بي يقوم	٦٠١٥	مثل البخيل والمنصدق، كمثل رجلين عليها
١٩٠٤	مر رجل بغصن شجرة على ظهر طريق	١٨٦٤	مثل الجليس الصالح والسوء، كحامل المسك
٣٢٧٥	مره فليراجعها، ثم ليطنها	٥٠١٠	مثل الذي يتصدق عند موته أو يعتق، كالذي
١١٤٠	مروا بأبا بكر أن يصلي بالناس	١٨٧١	مثل الذي يذكر ربه، والذي لا يذكر، مثل
٥٧٣، ٥٧٢	مروا أولادكم بالصلاة		أخي والميت
٣٤٣٠	مروه فليتكلم وليستظل	٢٢٦٣	

١٩١٥	الملح	٣٤٤٢	مروها فلتختم ولتركب
٥٤٢٥	الملحمة العظمى وفتح القسطنطينية	٥٠١٩	المرء على دين خليله
٣١٩٣	ملعون من أتى أمراته في دبرها	٥٠٠٨	المرء مع من أحب
٥٠٤٢	ملعون من ضار مؤمناً أو مكر به	١٨٤٦	المسائل كدوح يكدح بها الرجل وجهه
٣٥٨٣	ملعون من عمل عمل قوم لوط	٤٨١٩، ٤٨١٨	المستبان ما قالاً، فعلى البادىء مالم
٦٠٠١	الملك في قريش والقضاء في الأنصار	٧٥٣	المسجد الحرام ثم المسجد الأقصى
١٧٧٤	من آتاه الله مالاً فلم يؤد زكاته	١٦٠٣	مستريح، أو مستراح منه
٣٧٨٧	من آمن بالله ورسوله	المسلم أخو المسلم لا يظلمه، ولا يخذله، ولا يحقره
٣٠٣٤	من أوى ضالة فهو ضال مالم يعرفها	٤٩٥٩	المسلم أخو المسلم، لا يظلمه، ولا يسلمه
٤٩٧٥	من أوى يتيماً إلى طعامه وشرابه	٤٩٥٨	المسلم إذا سئل في القبر
٢٨٤٤	من ابتاع طعاماً فلا يبعه حتى يستوفيه	١٢٥	المسلم الذي يحاط الناس ويصبر
٢٨٤٥	من ابتاع طعامه فلا يبعه حتى يكتاله	٥٠٨٧	المسلم من سلم المسلمون من لسانه والؤمن
٢٨٧٥	من ابتاع نخلاً بعد أن تؤبر	٣٣	المسلم من سلم المسلمون
٣٧٣٤	من ابتغى القضاء وسأل، وكل إلى نفسه	٦	المسلمون تنكأ فداؤهم
٤٩٤٩	من ابتلي من هذه البنات بشيء فأحسن إليهن	٣٤٧٦، ٣٤٧٥	المسلمون شركاء في ثلاث
٧٣٠	من أتى المسجد لشيء	٣٠٠١	مضمضة تحت ذنوبه وخطاياها
٣٥٧٦	من أتى بهيمة فاقتلوه واقتلوا معه	٣٨٥٩	مطل الغني ظلم
٣٥٨٦	من أتى بهيمة فلا حد عليه	٢٩٠٧	المعتدي في الصدقة كما نعهها
٥٥١	من أتى حائضاً	١٨٠١	المعدة حوض البدن، والعروق إليها واردة
٤٥٩٥	من أتى عرافاً فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة	٤٥٦٦	مع الغلام عقيقة، فأهريقوا عنه دمًا
٤٥٩٩	من أتى كاهناً فصدقه بما يقول	٩٦٦	معقبات لا يجيب قائلهن
٣٦٧٨	من أتاكم وأمركم جميع على رجل واحد	٤٣٩٨	مع كل جرس شيطان
١٦٥١	من اتبع جنازة مسلم إيماناً واحتساباً	٤٠	مفاتيح الجنة شهادة
٤٠٩٩	من اتخذ كلباً إلا كلب ماشية	١٥١٤	مفاتيح الغيب خمس
٢٩٩٦	من أحاط حائطاً على الأرض فهو له	٢٩٤	مفتاح الجنة الصلاة
٥١٧٩	من أحب دنياه أضر بآخرته	٣١٣، ٣١٢	مفتاح الصلاة الطهور
٤٤٠١	من أحب أن يخلق حبيبه حلقة من نار	مقام الرجل بالصمت أفضل من عبادة ستين سنة
٤٩١٨	من أحب أن يبسط له في رزقه وينسأله في أثره	٤٨٦٥	المكاتب عبد ما بقي عليه من مكاتبته درهم
٦١٢٢	من أحب أن ينظر إلى رجل	٣٣٩٩	المكيال مكيال أهل المدينة
١٦٠١	من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه	٢٨٨٩	ملا الله قلبه أمناً وإيماناً
٣٠	من أحب الله وأبغض الله	٥٠٨٩	
٣٨٦٨	من احتبس فرساً في سبيل الله إيماناً بالله		
٤٥٥١	من احتجم أو أطل يوم السبت أو الأربعاء		

- ٢٧٥٠ من استطاع أن يموت بالمدينة فليمت بها
 ١٩٤٣ من استعاذ بالله فاعيدوه، ومن سأل الله
 ٣٧٤٨ من استعملناه على عمل، فرزقناه رزقاً
 ١٧٨٠ من استعملناه منكم على عمل فكنتمنا نحيطاً
 ١٧٨٧ من استفاد مالاً فلا زكاة فيه حتى يحول
 ٢٨٩١ من أسلف في شيء فلا يصرفه
 ٢٨٨٣ من أسلف في شيء فليسلف
 ٣٥١٩ من أشار إلى أخيه بحديدة
 ٢٧٨٩ من اشترى ثوباً بعشرة دراهم
 ٣٤٠٥ من اشترى عبداً فلم يشترط ماله
 ١٥٥٥ من اشتكى منكم شيئاً أو اشتكاه أخ له
 ٧١٩ من أشرط الساعة أن يتباهى
 ١٨٥٢ من أصابته فاقة فأنزها بالناس، لم تسد
 ٣٦٢٩ من أصاب حداً فعجل عقوبته في الدنيا
 ٣٦٢٨ من أصاب ديباً أقيم عليه حد ذلك
 ٣٠٣٦ من أصاب منه من ذي حاجة غير متخذ
 ٤٩٤٣ من أصبح مطيعاً لله في والديه
 ٥١٩١ من أصبح منكم آمناً في سربه
 ١٨٩١ من أصبح منكم اليوم صائماً؟
 ٣٤٧٧ من أصيب بدم أو خيل
 ٣٦٦١ من أطاعني فقد أطاع الله ومن عصاني
 ٣٦١١ من أعان على خصومة لا يدري أحق
 ٣٤٨٤ من أعان على قتل مؤمن شطر كلمة
 ٥٠٥١ من اعتذر إلى أخيه فلم يعذره
 ٣٣٨٢ من اعتق رقبة مسلمة أعتق الله
 ٣٣٨٨ من اعتق شركاً له في عبد
 ٣٣٨٩ من اعتق شقصاً في عبد أعتق
 ٣٣٩٦ من اعتق عبداً وله مال
 ٣٢٠٥ من عطى في صداق امرأته ملء كفيه
 ٥٠٧٥ من عطى حظه من الرفق
 ٣٠٢٣ من عطى عطاء فوجد فليجز به
 ٤٩٩٧ من غاث منهوفاً كتب الله له
 ١٣٨٢ من اغتسل، ثم أتى الجمعة فصل
- ٤٥٤٨ من احتجم لسبع عشرة
 ٤٥٥٠ من احتجم يوم الأربعاء، أو يوم السبت
 ٢٨٩٨ من احتكر طعاماً أربعين يوماً لم تصدق
 ٢٨٩٦ من احتكر طعاماً أربعين يوماً يريد به
 ٢٨٩٥ من احتكر على المسلمين طعامهم
 ٢٨٩٢ من احتكر، فهو خاطيء
 ١٤٠ من أحدث في أمرنا هذا
 ١٩١٦ من أحيا أرضاً ميتة فله فيها أجر
 ٢٩٤٥، ٢٩٤٤ من أحيا أرضاً ميتة فهي له
 ١٦٩، ١٦٨ من أحيا سنة من سنتي
 ٣٠٠٣ من أحيا مواتاً من الأرض فهو له
 ٢٧٤٧ من أخذ أحدًا يصيد فيه فليس له
 ٣٥٤٦ من أخذ أرضاً بجزيته
 ٢٩٥٩ من أخذ أرضاً بغير حقها كلف
 ٢٩١٠ من أخذ أموال الناس يريد أداءها
 ٥٩٥٣، ٢٩٣٨ من أخذ شبراً من الأرض ظلماً
 ٢٩٥٨ من أخذ من الأرض شيئاً بغير حقه
 ٣٨٧٥ من أدخل فرساً بين فرسين فإن كان
 ٣٨٧٥ من أدخل فرساً بين فرسين، يعني وهو لا يأمن
 ١١٤٨ من أدرك الركعة فقد أدرك السجدة
 ٦٠١ من أدرك ركعة من الصبح
 ١٤١٢ من أدرك ركعة من الصلاة مع الإمام
 ١٤١٩ من أدرك من الجمعة ركعة فليصل
 ٣٣١٤ من ادعى إلى غير أبيه وهو يعلم
 ٣٧٦٥ من ادعى ما ليس له، فليس منا
 ٢٢٠٩ من إذا سمعته يقرأ أريت أنه يخشى الله
 ٦٧٨ من أذن ثنتي عشرة سنة
 ٦٦٤ من أذن سبع سنين
 ٢٥٢٣ من أراد الحج فليعجل
 ٣٠٩٤ من أراد أن يلقي الله طاهراً مطهراً
 ٢١٥٩ من أراد أن ينام على فراشه، فنام على يمينه
 ٣٨٥٧ من أرسل نفقة في سبيل الله وأقام في بيته

- ٣٩٧٩ من آمن رجلاً على نفسه فقتله
 ٥٧٥٧ من أنا؟ (فقالوا: أنت رسول الله)
 ٢٩٠٤ من أنظر معسراً أو وضع عنه أظله
 ٢٩٠٣ من أنظر معسراً أو وضع عنه أنجاه
 ٤٣٧٩ من أنعم الله عليه نعمة فإن الله يحب أن يرى
 ١٨٩٠ من أنفق زوجين من شيء من الأشياء
 ٣٨٢٦ من أنفق نفقة في سبيل الله
 ٣٦٩٥ من أهان سلطان الله في الأرض أهانه الله
 ٤٥٤٢ من أهرق من هذه الدماء، فلا يضره
 ٣٨٣٣ من أهرق دمه وعقر جواده
 ٢٥٣٢ من أهل بحجة أو عمرة من المسجد الأقصى
 ٢٥٥٦ من أهل بعمرة ولم يهد فليحلل
 ١٢٥٠ من أوى إلى فراشه طاهراً وذكر الله
 ٤٧٢٠ من بات على ظهر بيت
 ٤٢١٩ من بات وفي يده غمر لم يغسله
 ٢٨٧٤ من باع عيياً لم يبنه
 ٢٩٦٦ من باع منكم داراً أو عقاراً
 ٣٦٧٩ من بايع إماماً، فأعطاه صفقة يده
 ٣٥٣٣ من بدل دينه فاقتلوه
 من بلغ يسهم في سبيل الله، فهو له درجة في الجنة
 ٣٨٧٣ من بنى لله مسجداً
 ٦٩٧ من بنى مسجداً ليذكر الله فيه
 ٣٣٨٥ من تاب قبل أن تطلع الشمس من مغربها
 ٢٣٣١ من تبع جنازة وحملها ثلاث مرات
 ١٦٧٠ من تحلم بحلم لم يره، كلف أن يعقد
 ٤٤٩٩ من تحطى رقاب الناس يوم الجمعة
 ١٣٩٢ من تردى من جبل فقتل نفسه
 ٣٤٥٣ من ترك الجمعة من غير ضرورة
 ١٣٧٩ من ترك الجمعة من غير عذر
 ١٣٧٤ من ترك الكذب وهو باطل
 ٤٨٣٢ من ترك ثلاث جمع تهاوناً بها
 ١٣٧٣، ١٣٧٢، ١٣٧١ من اغتسل يوم الجمعة، وليس
 ١٣٨٧ من اغتيب عنده أخوه المسلم
 ٤٩٨٠ من أفتى بغير علم
 ٢٤٢ من أفرى الفرى أن يري الرجل عينيه
 ٤٦٢٦ من أفطر يوماً من رمضان من غير رخصة ولا
 مرض
 ٢٠١٣ من أقال مسلماً أقاله الله عشرته
 ٢٨٨١ من اقتبس بآية من علم النجوم
 ٤٦٠٤ من اقتبس علماً من النجوم
 ٤٥٩٨ من اقتدى بكتاب الله
 ١٩٠ من اقترب الساعة هلاك العرب
 ٦٠٠٠ من اقتطع حق امرئ مسلم بيمينه
 ٣٧٦٠ من اقتنى كلباً إلا كلب ماشية أو ضار
 ٤٠٩٨ من اكتحل فليوتر
 ٣٥٢ من اكتوى أو استرقى، فقد برىء من التوكل
 ٤٥٥٥ من أكل برجل مسلم أكله
 ٥٠٤٦ من أكل ثوماً أو بصلاً
 ٤١٩٧ من أكل طعاماً، ثم قال: الحمد لله
 ٤٣٤٣ من أكل طيباً وعمل في سنة
 ١٧٨ من أكل في قصعة فله حسبها استغفرت له
 القصعة
 ٤٢١٨ من أكل قصعة ثم لحسها
 ٤٢٤٢ من أكل من هذه الشجرة
 ٧٠٧ من التمس رضى الله بسخط الناس
 ٥١٣٠ من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب
 الدار
 ٤٢٥٩، ٤٢٥٨ من الغيرة ما يجب الله، ومنها
 ٣٣١٩ من القوم؟ إن الله لا يعذب من عباده إلا
 ٢٣٧٨ من الكبار ثم الرجل والديه
 ٤٩١٦ من الماء (مم خلق الخلق؟)
 ٥٦٣٠ من المذي الوضوء
 ٣١١ من المني الذي أنزل الله تعالى (أي الكمأة)
 ٤١٨٤

٧٤٢	من جاء مسجدي هذا	٥٩٥	من ترك صلاة العصر
٥٢٦٤	من جاع أو احتاج	٤٣٤٩، ٤٣٤٨	من ترك لبس ثوب جمال تواضعاً
٣٨٣٣	من جاهد المشركين بماله ونفسه	٤٣٤٩، ٤٣٤٨	من ترك لبس ثوب جمال وهو يقدر عليه
	من جرتوبه خيلاء لم ينظر الله إليه	٤٤٤	من ترك موضع شعرة
٤٣٦٩، ٤٣١٢	يوم القيامة	٤١٣٨	من تركهن خشيّة فائز فليس منا
٢٦٤، ٢٦٣	من جعل الهموم هما واحداً	٣٢٩٠	المتزعات والمختلعات من المناققات
	من جعل قاضياً بين الناس، فقد ذبح بغير	٤٧٧٠	من تسمى باسمي، فلا يكتن بكنتي
٣٧٣٣	سكين	٤٣٤٧	من تشبه بقوه فهو منهم
٢٤٣٣	من جلس مجلساً فكثر فيه لغطه	٤١٩٠	من تصبّح بسبع تمرات عجوة
٣٧٩٧	من جهز غازياً في سبيل الله، فقد غزا		من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب، ولا
١١٦٧	من حافظ على أربع ركعات قبل الظهر	١٨٨٨	يقبل
١٣١٨	من حافظ على شفعة الضحى، غفرت له	٣٥٠٤	من تطيب ولم يعلم منه طب فهو ضامن
٥٧٨	من حافظ عليها كانت له	١٢١٣	من تعار من الليل فقال: لا إله إلا الله
٣٦١١	من حالت شفاعة دون حد من حدود الله	٤٩٠٢	من تعزى بعزاء الجاهلية
٢٧٥٦	من حج، فزار قبري بعد موتي	٤٥٥٦	من تعلق شيئا وكل إليه
٢٥٠٧	من حج لله فلبس يرفث	٤٨٠٢	من تعلم صرف الكلام ليسبي به
١٩٩	من حدث عني بحديث	٢٢٧	من تعلم علماً مما يبتغى به
٤٨٤١، ٤٨٤٠	من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه	١٩٠	من تعلم كتاب الله
٢٥٨	من حفظ على أمي أربعين	٥٩٤٠	من تقول علي ما لم أقل فليتبوأ مقعده
٣٤٢٠	من حلف بالأمانة فليس منا	١١٤	من تكلم في شيء من القدر
٣٤١٩	من حلف بغير الله فقد أشرك	١٣٩٧	من تكلم يوم الجمعة والإمام يخطب
٣٤١٠	من حلف على ملة غير الإسلام كاذباً	١٧٦	من تمسك بسنتي
٣٧٥٩	من حلف على يمين صبر وهو فيها فاجر	٥١١٩	من تواضع لله رفعه الله
٣٤١٣	من حلف على يمين فرأى خيراً منها	٢٩٣	من تواضع على طهر
٣٤٢٤	من حلف على يمين فقال: إن شاء الله	١٣٨٣	من تواضع فأحسن الوضوء ثم أتى
٣٤٠٩	من حلف فقال في حلفه: باللات	٢٨٤	من تواضع فأحسن الوضوء خرجت
٤٩٨٦	من حمى مؤمناً من منافق	١٥٥٢	من تواضع فأحسن الوضوء، وعاد أخاه
٣٥٢٠	من حمل علينا السلاح فليس منا	١١٤٥	من تواضع فأحسن وضوءه
٥٣٤٨	من خاف أدلج	٣٤١	من تواضع فليستنثر
١٢٦٠	من خاف أن لا يقوم من آخر الليل	٤٢٨	من تواضع وذكر اسم الله
٢٥٣٩	من خرج حاجباً أو معتمراً أو غازياً	٢٨٧	من تواضع وضوئي هذا
٢٢٠	من خرج في طلب العلم	٥٤٠	من تواضع يوم الجمعة
		٢٤٩	من جاء الموت وهو يطلب العلم

- ١٨٤٩ من سأل منكم وله أوقية أو عدلها
 ١٨٤٨ من سأل وعنده ما يغنيه فإنما يستكثر
 ٦١٠١ من صب علياً فقد سبني
 ٩٦٧ من سبى الله في دبر كل صلاة
 ٢٣١٢ من سبى الله مائة بالغدادة ومائة بالعشي
 ٣٠٠٢ من سبق إلى ماء لم يسبقه إليه مسلم
 ٣٥٩٤ من سرق منه شيئاً بعد أن يؤويه الجرين
 ٤٦٩٩ من سره أن يتمثل له الرجال قياماً
 ٢٢٤٠ من سره أن يستجيب الله له عند الشدائد
 ٩٣٢ من سره أن يكتال
 ١٠٧٢ من سره أن يلقي الله تعالى غداً
 ٢٩٠٢ من سره أن ينجي الله من كرب
 ٦١٢٢ من سره أن ينظر إلى شهيد يمشي
 ٥٣٠٣ من سعادة ابن آدم
 ٣٧٠١ من سكن البادية جفاً، ومن اتبع الصيد غفل
 ٢١٢ من سلك طريقاً يطلب فيه علماً
 ٣٥٢١ من سل علينا السيف فليس مثلاً
 ١٠٦٨ من سمع المنادي فلم يمنعه
 ٥٤٨٨ من سمع بالدجال فليأمن منه
 ٧٠٦ من سمع رجلاً ينشد
 ٥٣١٩ من سمع الناس بعمله سمع
 ٥٣٢٧ من سمع سمع الله به ومن شاق
 ٥٣١٦ من سمع سمع الله به ومن يراني
 ٢٢٤، ٢٢٣ من سئل عن علم علمه
 ٤٤٥٩ من شاب شية في الإسلام، كانت له نوراً
 ٢٥٢٩ من شبرمة؟ أحججت عن نفسك؟
 ٥١٣٢ من شر الناس منزلة
 من شرب الخمر فاجلدوه، فإن عاد في الرابعة
 ٣٦١٩، ٣٦١٨، ٣٦١٧ فاقتلوه
 ٣٦٤٤، ٣٦٤٣ من شرب الخمر لم يقبل الله له صلاة
 ٤٢٨٥ من شرب في إناء ذهب أو فضة
 ٣٧٥٧ من شفع لأحد شفاعاً
 ٣٦٦٩ من خرج من الطاعة، وفارق الجماعة
 ٧٢٨ من خرج من بيته متطهراً
 ٥١٢١ من خزن لسانه ستر الله
 ٣٦٧٤ من خلج يداً من طاعة، لقي الله يوم القيامة
 ٣٧٩٦ من خير معاش الناس لهم، رجل ممسك
 ٢٤٣١ من دخل السوق فقال: لا إله إلا الله
 ٢٩٥٤ من دخل حائطاً قليلاً ولا يتخذ خبئة
 ٦٢١٩ من دخل دار أبي سفيان فهو آمن
 ١٥٨ من دعا إلى هدى كان له من الأجر
 ٤٨١٧ من دعا رجلاً بالكفر، أو قال:
 ٣٢٢٢ من دعي فلم يجب فقد عصى الله ورسوله
 ٤٦٦٩ من ذا؟ أنا! أنا؟ (كانه كرهاها)
 ٤٩٨١ من ذب عن لحم أخيه بالمغيبة
 ١٤٣٧ من ذبح قبل الصلاة، فإنما يذبح لنفسه
 ١٤٣٦ من ذبح قبل الصلاة فليذبح مكانها
 ٢٠٠٧ من ذرعه التقيء وهو صائم، فليس عليه قضاء
 ٤٩٨٤ من رأى عورة فسترها كان كمن أحيا مائة
 ٤٦٢١ من رأى منكم الليلة رؤياً؟
 ٤٦١٠ من رأى فقد رأى الحق
 ٤٦١١ من رأى في المنام فسيراني في اليقظة
 ٤٦٠٩ من رأى في المنام فقد رأي
 ٣٦٦٨ من رأى من أمره شيئاً يكرهه
 ٥١٣٧ من رأى منكم منكراً فليغيره بيده
 ٣٨٥١ من رضي الله رباً، وبالإسلام ديناً
 ٥٢٦٣ من رضي من الله باليسير
 ١٧٦٨ من زار قبر أبويه أو أحدهما في كل جمعة
 ١١٢٠ من زار قوماً فلا يؤمهم
 ٢٧٥٥ من زارني متعمداً كان في جوارى يوم القيامة
 ٢٤٧٨ من سأل الله الجنة ثلاث مرات، قالت الجنة:
 ٣٨٠٨ من سأل الله الشهادة بصدق
 ١٨٣٨ من سأل الناس أموالهم تكثراً، فإنما
 ١٨٤٧ من سأل الناس وله ما يغنيه، جاء يوم

The Real Muslims Portal

- ٣٩٦٢ من قتل الرجل؟ ... له سلبه أجمع
 ٣٥٢٩ من قتل دون دينه فهو شهيد
 ٣٥١٢ من قتل دون ماله فهو شهيد
 ٣٤٧٣ من قتل عبده قتلناه
 ٤٠٩٤ من قتل عصفوراً فما فوقها بغير حقها
 ٣٤٧٨ من قتل في عمية في رمي
 ٣٩٨٦ من قتل قتيلاً له عليه بينة
 ٤٠٠٢ من قتل كافراً فله سلبه
 ٣٤٧٤ من قتل متعمداً دفع إلى أولياء المقتول
 ٣٤٥٢ من قتل معاهداً لم يرح رائحة الجنة
 ١٥٧٣ من قتله بطنه لم يعذب في قبره
 ٤١٢١ من قتل وزعاً في أول ضربة
 ١٧٥٥ من قدم ثلاثة من الولد لم يبلغوا الحنث
 ٣٣٥١ من قذف مملوكه وهو بريء
 ٩٧٤ من قرأ آية الكرسي
 ٢١٤١ من قرأ القرآن فاستظهره، فأحل حلاله
 من قرأ القرآن فليسال الله به، فإنه سيحيي
 ٢٢١٦ أقوام
 ٢١٣٩ من قرأ القرآن وعمل بما فيه، ألبس والداه
 من قرأ القرآن يتأكل به الناس، جاء يوم
 ٢٢١٧ القيامة
 من قرأ ثلاث آيات من أول الكهف عصم من
 ٢١٤٦ فتنة
 ٢١٣٧ من قرأ حرفاً من كتاب الله فله به حسنة
 ٢١٤٩ م قرأ (حم) الدخان في ليلة، أصبح يستغفر
 ٢١٥٠ من قرأ (حم) الدخان في ليلة الجمعة غفر له
 من قرأ ﴿حم﴾ المؤمن إلى ﴿إليه المصير﴾،
 ٢١٤٤ وآية الكرسي
 من قرأ سورة ﴿الكهف﴾ في يوم الجمعة أضاء
 ٢١٧٥ له النور
 من قرأ سورة ﴿الواقعة﴾ في كل ليلة لم تصبه
 ٢١٨١ فاقة أبداً
- ٣٨٤٠ من فصل في سبيل الله فبات
 من فطر صائماً، أوجزه غازياً، فله مثل أجره ١٩٩٢
 ٣٨٢٥ من قاتل في سبيل الله فواق ناقة
 ٣٨١٤ من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا
 ٢٣٥٣ من قال: استغفر الله الذي لا إله إلا هو
 ٢٣٩٥ من قال إذا أصبح: لا إله إلا الله
 ٥٧١٠ من قال: أنا خير من يونس
 ٣٤٢١ من قال: إني بريء من الإسلام
 ٢٤٠٤ من قال حين يأوي إلى فراشه
 ٦٦١ من قال حين يسمع المؤذن
 ٦٥٩ من قال حين يسمع النداء
 ٢٣٩٨ من قال حين يصبح: انلهم أصبحنا نشهدك
 ٢٤٠٧ من قال حين يصبح: انلهم ما أصبح بي
 من قال حين يصبح ثلاث مرات: أعوذ بالله
 ٢١٥٧ السميع
 ٢٣٩٤ من قال حين يصبح: ﴿فسبحان الله﴾
 ٢٢٩٧ من قال حين يصبح وحين يمسي: سبحان الله
 من قال سبحان الله العظيم ويحمده غرست له
 ٢٣٠٤
 ٢٢٩٦ من قال: سبحان الله ويحمده في يوم مائة مرة
 ٢٣٥ من قال في القرآن برأيه فأصاب
 ٢٣٤ من قال في القرآن برأيه فليتبوأ
 ٩٧٥ من قال قبل أن ينصرف ويثني رجله
 من قال قبل أن ينصرف (ولم يذكر صلاة
 ٩٧٦ المغرب)
 ٢٣١٠ من قال: لا إله إلا الله والله أكبر
 ٢٣٠٢ من قال: لا إله إلا الله وحده لا شريك له
 ٦٧٦ من قال مثل هذا بقيناً
 ١٢٠١ من قام بعشر آيات لم يكتب من الغافلين
 ١٢٩٦ من قام رمضان إيماناً واحتساباً
 ٤٦٩٧ من قام من مجلسه ثم رجع إليه فهو أحق به
 ٤١ من قبل مني الكلمة

من قرأ في ليلة مائة آية لم يحاجه القرآن تلك الليلة

٢١٨٦

من قرأ ﴿قل هو الله أحد﴾ عشر مرات بني له

٢١٨٥

من قرأ كل يوم مائتي مرة ﴿قل هو الله أحد﴾

٢١٥٨

من قرأ منكم بسورة التين والزيتون ﴿٨٦٠﴾

٨٦٠

من قرأ ﴿يس﴾ ابتغاء وجه الله تعالى غفر له ما

٢١٧٨

من قرأ ﴿يس﴾ في صدر النهار قضيت حوائجه

٢١٧٧

نم قضى لأحد من أمي حاجة يريد أن يسره بها

٤٩٩٦

من قضيت له شيء من حق أخيه

٣٧٧٠

من قطع سدره صوب الله رأسه في النار

٢٩٧٠

من قطع منه شيئاً فلمن أخذه سلبه

٢٧٤٨

من قطع ميراث وارثه، قطع الله ميراثه ٣٠٧٨، ٣٠٧٩

٣٠٧٩

من قعد في مصلاه حين ينصرف من صلاة

١٣١٧

من قعد مقعداً لم يذكر الله فيه كانت عليه من

٢٢٧٢

الله

٢٢٧٢

من كاتب عبده على مائة أوقية

٣٤٠١

من كان آخر كلامه لا إله إلا الله، دخل الجنة

١٦٢١

من كان بينه وبين قوم عهد

٣٩٨٠

من كانت له أنثى فلم يشدها ولم يهنها

٤٩٧٩

من كانت له حاجة إلى الله أو إلى أحد

١٣٢٧

من كانت له سريرة

٥٣٣٦

من كانت له مظلمة لأخيه

٥١٢٦

من كانت نيته طلب

٥٣٢١، ٥٣٢٠

من كان ذا وجهين في الدنيا

٤٨٤٦

من كان ذبح قبل أن يصلي

١٤٧٢

من كان عنده خبز بر فليبعث

١٥٩٢

من كان عنده طعام اثنين فليذهب بثالث

٥٩٤٦

من كان قاضياً ففضى بالعدل

٣٧٤٣

من كان له حولة تأوي إلى شيع فليصم رمضان ٢٠٢٦

٢٠٢٦

من كان له شعر فليكرمه

٤٤٥٠

من كان لنا عاملاً فليكتسب زوجة

٣٧٥١

من كان له على رجل حق

٢٩٢٧

من كان له فرطان من أمي أدخله الله

١٧٣٥

من كان معه فضل ظهر فليعد به

٣٨٩٨

من كان منكم أهدى فإنه لا يحل

٢٥٥٧

من كان منكم مصلياً بعد الجمعة فليصل

١١٦٦

أربعاً

١١٦٦

من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فعليه

١٣٨٠

من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فلا يدخل

١٣٨٠

الحمام بغير إزار

٤٤٧٧

من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يركب

٤٠١٩

من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه،

٤٢٤٤

جائزته

٤٢٤٤

من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه

٤٢٤٣

ومن كان

٤٢٤٣

من كثر همه فليقل: اللهم إني عبدك

٢٤٥٢

من كذب على متعمداً

٢٣٣

من كسر، أو عرج فقد حل

٢٧١٣

من كشف سترأ فادخل بصره في البيت

٣٥٢٦

من كظم غيظاً وهو يقدر

٥٠٨٨

من كنت مولاه فعلي مولاه

٦٠٩١

من لا همكم من مملوكيكم، فاطعموه مما تأكلون

٣٣٦٩

من لا يرحمه لا يرحم

٤٦٧٨

من لبس الحرير في الدنيا، لم يلبسه في

٤٦٧٨

الأخرة

٤٣١٩، ٤٣١٨، ٤٣١٧، ٤٣١٦

من لبس ثوباً جديداً فقال: الحمد لله الذي

٤٣٧٤

كساني

٤٣٧٤

من لبس ثوب شهرة في الدنيا

٤٣٤٦

من لزم الاستغفار جعل الله له من كل ضيق

٢٣٣٩

مخرجاً

٢٣٣٩

٦٠٣	من نسي صلاة أو نام	٣٧٠١	من لزم السلطان افتتن
٦٨٤	من نسي صلاة فليصلها	٤٥٠٠	من لعب بالتردشير فكأنما صبح يده
٢٠٠٣	من نسي وهو صائم فأكَل أو شرب، فليتم	٤٥٠٥	من لعب بالترد فقد عصي الله ورسوله
	من نصر قومه على غير الحق فهو كالبعير الذي	٤٥٧٠	من لعق العسل ثلاث غدوات
٤٩٠٤	ردي	٣٨٣٥	من لقي الله بغير أثر من جهاد
٣٧٢٠	من نظر إلى أخيه نظرة يخيفه	٤٧	من لقي الله لا يشرك به شيئاً
٢٠٤	من نفس عن مؤمن كربة	٢٣٦٢	من لقي الله لا يعدل به شيئاً في الدنيا
١٧٤٠	من نبح عليه، فإنه يعذب بمنايح عليه	٤٤٣٨	من لم يأخذ من شارب فليس منا
٦٢٦٩	من هاجم جاءات الفتن	١٩٨٧	من لم يجمع الصيام قبل الفجر فلا صيام له
٥٠٣٥	من هجر أخاه سنة فهو كسفك دمه	١٩٩٩	من لم يدع قول الزور والعمل به
٣٤٧١	من هذا الذي معك؟	٢٢٣٨	من لم يسأل الله يغضب عليه
٦١٧٠	من هذا؟ حذيفة؟ ما حاجتك غفر الله لك	٣٠٢٥	من لم يشكر الناس لم يشكر الله
٦٢٦٢	من هذا يا أبا هريرة؟	٣٨٢٠	من لم يفرز ولم يجهز غازياً
٥٦٧١	منهم من تأخذ النار إلى كعبه	٢٥٣٥	من لم يمتعه من الحج حاجة ظاهرة
٢٦١	منهومان لا يشبعان: صاحب العلم	١٥٩٥	من مات مريضاً مات شهيداً
٢٦٠	منهومان لا يشبعان، فهو	٣٠٧٦	من مات على وصية مات على سبيل وصية
٣٥٧٥	من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط	٢٠٣١	من مات وعليه صوم صام عنه وليه
٢٩٤٩	من وجد عين ماله عند رجل فهو أحق به	٢٠٣٤	من مات وعليه صيام شهر رمضان فليطعم عنه
٣٠٣٩	من وجد لقطه فليشهد ذا عدل	٣٨١٣	من مات ولم يغز ولم يحدث به نفسه
	من وسع على عياله في النفقة يوم	٢٩٢١	من مات وهو بريء من الكبر والغلول
١٩٢٧، ١٩٢٦	عاشوراء	٣٧	من مات وهو يعلم أنه
	من وعد رجلاً فلم يأت أحدهما إلى وقت	٤٩٧٤	من مسح رأس يتيم لم يمسحه إلا الله
٤٨٨٣	الصلاة	٥١٣٥	من مشى مع ظالم ليقويه
١٨٩	من وقر صاحب بدعة	٣٣٩٣	من ملك ذا رحم محرم فهو حر
٣١٣٨	من ولد له ولد فليحسن اسمه وأدبه	٢٥٢١	من ملك زاداً وراحلة تبلغه
٣٧٢٨	من ولأه الله شيئاً من أمر المسلمين	١٩١٧	من منح منحة لبن أو ورق، أو هدى
٣٧٢٩	من ولي من أمر الناس شيئاً، ثم أغلق بابَه	٩٨٨	من نابه شيء في صلاته
٦١١١	من يأتي بني قريظة فيأتيهم بخبرهم	١٢٧٩	من نام عن الوتر أو نسيه فليصل
٦١١٠	من يأتيهم بخبر القوم	١٢٤٧	من نام عن حزبه أو عن شيء منه
٥١٧١	من يأخذ عني؟ اتق المحارم	١٢٦٨	من نام عن وتره فليصل إذا أصبح
٥٠٦٨	من يحرم الرفق يحرم الخير	٣٤٢٧	من نذر أن يطيع الله فليطعمه
٥٦٢١	من يدخل الجنة ينعم ولا يبأس	٣٤٣٦	من نذر نذراً لم يسمه، فكفارته
		٢٤٢٢	من نزل منزلاً فقال: أعوذ بكلمات الله

١٥٩٤	موت غربة شهادة	١٥٣٦	من يرد الله به خيراً يصيب منه
٦٥٤	المؤذنون أطول الناس أعناقاً	٢٠٠	من يرد الله به خيراً يفقهه
٦٦٧	المؤذن يغفر له مدى	٥٩٨٨	من يرد هوان قریش أماته الله
٥٦١٣	موضع حوط في الجنة خير	٦٠٧٥	من يشتري بثرومة يجعل
٣٠٤٤	مولى القوم من أنفسهم	٢٨٧٣	من يشتري هذا المجلس والقدح؟
٣٠٥١	مولى القوم منهم، وحليف القوم منهم	٣٣٩٢	من يشتريه مني؟
٥٧٣٣	المؤمن أكرم على الله من بعض	٦٢٢٩	من يصعد الشية
٥٢٩٨	المؤمن القوي خير	٤٨١٢	من يضمن لي ما بين لحيه وما بين رجله
٥٠٨٥	الدائم غر كريم	٦٢٦١	من يضيفه؟ ويرحمه الله
٤٩٥٥	المؤمن للمؤمن كالبنیان يشد بعضه بعضاً	١٢٩	من يعرف أصحاب هذه الأقبر
٤٩٨٥	المؤمن مرآة المؤمن، والمؤمن أخو المؤمن	٤٠١٤	من يكتسب غلاً فإنه مثله
٤٩٩٥	المؤمن مآلف ولا خير فيمن لا يألف ولا يؤلف	٥٣٠٥	من يمنحك مني؟
	المؤمنون كرجل واحد، إن اشتكى عينه	٤٠٢٩	من ينظر لنا ما صنع أبو جهل؟
٤٩٥٤	اشتكى كله	٥٤٥٣	المهدي من عترتي من أولاد فاطمة
٣٨٥٤	المؤمنون في الدنيا على ثلاثة أجزاء	٥٤٥٤	المهدي مني أجل الجبهة
٥٠٨٦	المؤمنون هينون لينون	٢٥١٧	مهمل أهل المدينة من ذي الحليفة
٤١٧٦	المؤمن يشرب في معي واحدة	٣٥٦٢	مهلاً يا خالد! فوالذي نفسي بيده
١٦١٠	المؤمن يموت بعرق الجبين	٤٦٣٨	مهلاً يا عائشة! عليك بالرفق
١٦٢٧	الميت تحضره الملائكة فإذا كان الرجل	١٧٤٨	مهلاً يا عمر!
١٦٤٠	الميت يبعث في ثيابه التي يموت فيها	٤٢١٦	مه يا علي! فإنك ناقة
		١٦١١	موت الفجاءة أخذه الأسف

حرف النون

٢٦٣٨	نحن نعطي من عندنا	٥٨٣٦	نبياً عبداً (أشار جبريل بيده أن تواضع
٦٠٠٨	التجزم أمانة للسماء فإذا ذهبت		فقلت:)
٣٤٤٤	التذلل لربان: فمن كان نذري طاعة	٣٨٥٦	النبي في الجنة، والشهيد في الجنة
٢٥٧٧	نزل الحجر الأسود من الجنة	٢٥٩٣	نحرت ههنا ومنى كلها منحرة
١٨٢	نزل القرآن على خمسة أوجه	٥٧٠٥	نحن أحق بالشك من إبراهيم
٥٨٤	نزل جبريل فأمني	١٣٥٤	نحن الآخرون السابقون يوم القيامة
١٥١١	نصرت بالصبا، وأهلكك عاد بالدبور	١٣٥٥	نحن الآخرون من أهل الدنيا
٢٢٩، ٢٢٨	نضر الله عبداً سمع مقالتي	٥٧٦٣	نحن الآخرون ونحن السابقون

٥١٥٥	نعمتان مغبون فيهما كثير	٢٣١، ٢٣٠	نضر الله عبداً سمع منا
٤٣٣	نعم تربت بميتك فيم	٤٤٨٧	نظفوا أنفسكم
١٩٩٨	نعم سحور المؤمن التمر	١٩٥٠	نعم (في جواز الصدقة عن الأم)
٤٩١٣	نعم صليها	٢٥١١	نعم (في الحج عن الأب)
٦٢٦٢	نعم عبد الله خالد بن الوليد	٢٠١٠	نعم (اشتكت عيني أفأكتحل وأنا صائم)
٦٢٦٣	نعم عبد الله هذا	٣٤٠٣	نعم (العق عن الأم)
١٢٨	نعم عذاب القبر حق	٤٦٨٠	نعم (أفأخذ بيده ويصافحه)
٢٥٣٤	نعم، عليهن جهاد لا قتال فيه	٤٧٧٢	نعم. (أي - نسي الولد باسي وكنيه بكنتي)
٦٠٦٨	نعم، عمر (هل لأحد من الحسنات)	٤٨٦٢	نعم (أ يكون المؤمن جباناً)
٤٥٦٠	نعم، فإنه لو كان شيء سابق القدر	٤٨٦٢	نعم (أ يكون المؤمن بخيلاً)
٦٢٩١	نعم، قوم يكونون		نعم (فدعاً بنضع فسط ثم دعا بفضل
٣٧٥٦	نعماً بالمال الصالح للرجل الصالح	٥٩١٢	أزوادهم)
٣٣٤٩	نعماً للمملوك أن يتوفاه الله بحسن عبادة	٥٩٢٤	نعم (فنظر إلى شجرة من ورائه فقال :)
٥٣٨٢	نعم، نعم وفيه دخن	٤٦٧٤	نعم استأذن عليها
٥٥٧٨	نعم، هل تضارون في رؤية الشمس	٤٣٣	نعم إذارات الماء
٧٦٠	نعم وأزرره ولوبشوكه	٢٩١١	نعم... إلا الدين كذلك قال
٤٤٨٣	نعم، وأكرمها. (عن الجملة)	٤١٨٣	نعم الإدام اخل، نعم الإدام اخل
٤٨٤	نعم وبما أفضلت السباع	٤٢٥٣	نعم، إلا من ثلاث :
٢٥١٠	نعم ولك أجر	٥٩٩٠	نعم الحى الأسد والأشعرون لا يفرون
١٠٣٠	نعم ومن لم يسجد لها فلا يقرأها	٦٢٣٣	نعم الرجل أبو بكر
٤١٨٦	نعم، وهل نبي إلا رعاها	٤٤٦١	نعم الرجل خريم الأسدي، لولا طول جته
٤٥٣٢	نعم، يا عباد الله! تداووا	٢٥١	نعم الرجل الفقيه
	نعمت إلى نفسي (فبكيت، قال : لا تبكي		
٥٩٦٩	فإنك	٥٣٩٦	نعم السيف
٢٩١٥	نفس المؤمن معلقة بدينه	١٨٩٩	نعم الصدقة للفقحة العفي منحة، والشاة
٥١٨٣	النفقة كلها في سبيل	٤٩٣٦	نعم، الصلاة عليها، والاستغفار لها
٤٠٥٤	نفركم على ذلك ما شئنا	٣٧٥٦	نعم المال الصالح للرجل الصالح
٤٠٥١	نفركم ما أقركم الله	٢٤٥٥	نعم، اللهم استر عوراتنا
		٤٤١	نعم، إن النساء شقائق الرجال
٤٩٢٦	نمت فرأيتني في الجنة، فسمعت فيها قراءة	٣٨٠٥	نعم، إن قتلت في سبيل الله وأنت صابر
٤٣٧٧	نهان عنه جبرئيل... إني لم أعطكه تلبسه	٤٠٤٤	نعم، إنه من ذهب منا إليهم فأبعده الله
٤٢٩١	نهيكم عن الأشربة إلا في ظروف الأدم	١٥٣٤	نعم، (قال جبريل :) باسم الله أريقك
٤٢٩١	نهيكم عن الظروف، فإن ظرفاً لا يحل شيئاً	١٤٦٨	نعمت الأضحية الجذع من الضأن

٣٩٧٢	النار. (من للصبيّة؟ صبيّة عقبة بن أبي معيط)	١٧٦٢	نهيتمكم عن زيارة القبور فزوروها
٥٩٨٠	الناس تبع لقريش في الخير والشر	٥٦٥٩	نور أنى أراه
٥٩٧٩	الناس تبع لقريش في هذا الشأن	٥٦٥٤	النوم أخو الموت
٢٠١	الناس معادن كمعادن الذهب والفضة	٥٦٦٥	ناركم التي يوقد ابن آدم
٥٨٥٩	ناس من أمي عرضوا علي غزاة	٥٦٦٥	ناركم جزء من سبعين جزءاً

حرف الهاء

٦٠٦٤	هذان السمع والبصر (أبو بكر وعمر)	٤٧٩١	هجاهم حسان فشفي واشتفى
٤٢٤	هذافوضوي ووضوء الأنبياء	٥٣٩٦	هذنة على دخن
٦٢٥٣	هذافوقومه، ولو كان الدين	٤٨٤٣	هذا (وأشار إلى اللسان)
٦٠٧٦	هذايومئذ على الهدى	٥٢٧٧	هذا ابن آدم
٤٢٢٣	هذه إدام هذه	٣٣٨٠	هذا أبوك، وهذه أمك
١٤٨٤	هذه الآيات التي يرسل الله	٤٧٠	هذا أزكى وأطيب وأطهر
٦٩٠، ٦٨٩	هذه القبيلة	٥٢٦٩	هذا الأمل، وهذا أجله
٣٢٥١	هذه بتلك السبقة	٥٢٦٨	هذا الإنسان، وهذا أجله
٦١٩١	هذه زوجتك في الدنيا والآخرة	١٣٦	هذا الذي تحرك له العرش
١٦٦	هذه سبل على كل سبل منها	٢٤٥	هذا أوان يجتلس العلم
١١٨٢	هذه صلاة السيوت		هذا باب من السماء فتح اليوم، لم يفتح قط إلا
٢٥٥٨	هذه عمرة استمتعنا بها	٢١٢٤	اليوم
١٥٥٧	هذه معاتبه الله العبد بما يصيبه	٥٨٧٣	هذا جبرئيل أخذ برأس فرسه
٣٤٨٦	هذه وهذه سواء	٢٧٤٥	هذا جبل يحبنا ونحبه
٤١٧	هكذا الرضوء، فمن زاد	٦١٢٧	هذا خالي فليربي امرؤ خاله
٤٠٨	هكذا أمرني ربي	٦١٨١	هذا دم الحسين وأصحابه ولم أزل التقطه
١١١٥	هكذا صلاة (لا أحسبه إلا قال) أمي	٣٠٣٧	هذا رزق الله
٦٠٦٣	هكذا نبعث يوم القيامة	٢٨٧٢	هذا ما اشترى العناء بن خالد
٢٤٥١	هلال خير ورشد	٤٠٤٩	هذا ما قاضى عليه محمد بن عبد الله
	هل أنت إلا أصعب دمي وفي سبيل الله ما	٥٨٧١	هذا مصرع فلان (يرضع يده على الأرض)
٤٧٨٨	لقيت	٥٩٣٨	هذا مصرع فلان غداً إن شاء الله
٤٥٩٦	هل تدرون ما قال ربكم؟	٥٨٩٢	هذا من أهل النار
٥٧٣٥	هل تدرون ما هذا؟ (قالوا: الله ورسوله أعلم)	٦١٦٥	هذان ابناي وابنا ابنتي

هل تدرّون بما أضحك؟ ٣٠٦٥	هل تدرّون بما أضحك؟ ٥٥٥٤
هل تدرّون من أجود جوداً ١٩٩٧	هل تدرّون من أجود جوداً ٢٥٩
هل تدرّين ما هذه الليلة ٤٧٨٧	هل تدرّين ما هذه الليلة ١٣٠٥
هل ترك لدينه قضاء؟ ٢٦٩٧	هل ترك لدينه قضاء؟ ٢٩١٣
هل ترون ما أرى؟ ٤١٠٨	هل ترون ما أرى؟ ٥٣٨٧
هل تسمع النداء بالصلاة؟ فأجب ٥٢٠٥	هل تسمع النداء بالصلاة؟ فأجب ١٠٥٤
هل تملأون في رؤية الشمس في ٥٩٦٦	هل تملأون في رؤية الشمس في ٥٥٥٥
هل تعرف ما يهدم الإسلام؟ ٣١٠٧	هل تعرف ما يهدم الإسلام؟ ٢٦٩
هل تصرون وترزقون ٣٦٥١	هل تصرون وترزقون ٥٢٣٢
هل رأي أحد منكم من رؤيا؟ ٤٩٤١	هل رأي أحد منكم من رؤيا؟ ٤٦٢٥
هل رأي أحد منكم على عمل الإسلام ٦١٤٥	هل رأي أحد منكم على عمل الإسلام ٣٨٦٠
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٥٩٨٧	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٥٧٣٠، ٥٧٢٩ (قال الجبرئيل :)
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ١٨٦٨	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٤٥٦٥
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٢٩٩	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٥٤٢٣
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٣٩٤٣	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٢٩٢٠
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٣٩٤٣	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٢٩٠٩
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٣٢٤٩	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٢٠٧٥
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٩٨٢	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٣٢٠٢
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٤٢٤١	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ١٧١٥
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٤٧٩	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٨٥٥
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٣٠٦٤	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٤٧٨٥
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٦١٧٤	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٣٤٣٧
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٢٧٠٤	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٥٣٨٨
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٣٩٩٨	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٥٤١٨
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٤٨٠٨، ٤٨٠٧	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٢٥٠٢
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٣٣١٢	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٤٩٩
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٤٥٥٣	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٣٥٦٥
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٢١٠٨	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٣٥٦٥
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٢١٥٤	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٤٩٠٣
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٢٠٢٩	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٥٠٦١
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٤٩٩٢	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٣٣١١
هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٤٩٣٩، ٤٩٣٥	هل رأيتم فيكم الغريبيون؟ ٤٩٣٩، ٤٩٣٥

٩٧	هي من قدر الله	٢٠٩٣	هي في كل رمضان
٥٤٠٣	هي هرب وحرب (فتنة الأحلاس)	١٣٥٨	هي ما بين أن يجلس الإمام

حرف الواو

٢٣٢٨	والذي نفسي بيده لولم تذبوا؛	٥٧٥٨	وآدم بين الروح والجسد
٥٩٧٨ ..	والذي نفس محمد بيده لياتين على أحدكم	١١٢	الوائدة والموودة في النار
٥٥٠٥	والذي نفسي بيده ليوشكن أن ينزل	٣	وإذا رأيت الحفاة العراة
	والذي نفس محمد بيده ما أنتم بأسمع لما أقول	٨٢٧	وإذا قرأ فاتنصتوا
٣٩٦٧	منهم	٤٦٤١	وإرشاد السبيل
٥٩٠١	والذي نفسي بيده ما في المدينة شغب ولا		﴿وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة﴾ ألا إن
٣٢٤٦ ..	والذي نفسي بيده، ما من رجل يدعو امرأته	٣٨٦١	القوة الرمي
٢٧٢٥	والله إنك لحير أرض الله	٤٩٢٨	الوالد أوسط أبواب الجنة
٢٣٢٣	والله إني لاستغفر الله وأتوب إليه	٥١٥٤	والذي نفس محمد بيده: إن المعروف
٥٣٤٠	والله لا أدري	٥٥٦٤ ..	والذي نفسي بيده إنه ليخفف على المؤمن
٣٥٥٣ ..	والله لا تجدون بعدي رجلاً هو أعدل مني	٥٩٦٨ ..	والذي نفسي بيده إني لأنظر إلى الخوض
٣٤١٤	والله لأن يلج أحدكم يمينه في أهله	٥٣٩٠	والذي نفسي بيده لا تذهب
٤٩٦٢	والله لا يؤمن، والله لا يؤمن	٥٤٤٥	والذي نفسي بيده لا تذهب الدنيا حتى
٤٧٩٢ ..	والله لولا الله ما اهتدينا ولا تصدقنا ولا صلينا	٥٤٥٩	والذي نفسي بيده لا تقوم الساعة حتى
٢٥٧٨	والله ليعبثه الله يوم القيامة	٣٥٥٥ ..	والذي نفسي بيده، لأقضين بينكما بكتاب الله
٥٥٠٦	والله لينزلن ابن مريم حكماً عادلاً	٦١٥٦ ..	والذي نفسي بيده، لا يدخل قلب رجل
٣٢٨٣	والله ما أردت إلا واحدة؟	٤٠٤٢	والذي نفسي بيده لا يسألوني خطة
٥١٥٦	والله ما الدنيا في الآخرة إلا	١٠	والذي نفس محمد بيده لا يسمع بي
٣٨٤٨، ٣٤	والمجاهد من جاهد نفسه	٤٩٦١ ..	والذي نفسي بيده لا يؤمن عبد حتى يحب لأخيه
١٦٠٢	والموت قبل لقاء الله	٥١٤٠	والذي نفسي بيده لتأمرن بالمعروف
٢١	وأما شتمه إياي فقله لي ولد	٩٩٢	والذي نفسي بيده لمقد ابتدرها
٦٧٧	وأنا وأنا	١٠٥٣	والذي نفسي بيده لقد فهمت
١٩٨٦ ..	وأياكم مثلي، إني آيت يطعمني ربي ويسقيني	١٩٤	والذي نفس محمد بيده لو بدا لكم
٤٢٤٧	وأما رجل ضاف قوماً فلم يقروه	٢٢٦٨	والذي نفسي بيده لو تدومون
١٩٥٥	وجب أجرك، وردها عليك الميراث	٥٣٣٩	والذي نفسي بيده لو تعلمون
١٦٦٢	وجبت	٣٧٩٠	والذي نفسي بيده لولا أن رجلاً

١٩٠١	وما سرق منه له صدقة	٢١٦٠	وجبت (قلت: وما وجبت؟ قال:): الجنة
٥٥٢٤	﴿وما قدروا الله حق قدره﴾	٨١٣	وجهت وجهي للذي
٤١٠٢	وما من أهل بيت يرتبطون كلباً إلا نقص	٥٩٠٥	وجدنا فرسكم هذا بحراً
	ومن ليس ثوباً فقال: الحمد لله الذي كسانى	٤٦٢	وجها هذه البيوت عن المسجد
٤٣٤٣	هذا	٤٨٦٤	الوحدة خير من جليس السوء
١٤٠٨	﴿ونادوا يا مالك ليقتض علينا ربك﴾	١٢٦٥	الوتر حق على كل مسلم
٦١٧٢	ونعم الراكب هو	١٢٧٨	الوتر حق، فمن لم يوتر فليس منا
٣٢٠	وهل هو إلا بضعة منه	١٢٥٥	الوتر ركعة من آخر الليل
١٨٢٥	الولاء لمن أعنت	٥٥٧٦	وترسل الأمانة والرحم مقومان
٥٤	ولا يقتل حين يقتل وهو مؤمن	٤٦٤٢	وتغيثوا الملهوف، وتهذوا الضال
٢٣٧٦	﴿ولن خاف مقام ربه جنتان﴾: قلت: وإن	٤٢٢٩	وددت أن عندي خبزة بيضاء من برة سمراء
٣٥٦٢	ويحك ارجع فاستغفر الله وتب إليه	٣٣٣	الوضوء من كل دم سائل
٣٧٢، ٣٧١	ويحك أما علمت ما أصاب	٥٥٥٦	وعندي ربي أن يدخل الجنة
١٥٧٨	ويحك! وما يدريك لو أن الله ابتلاه	٧٩٠	وعليك السلام، ارجع فصل
٥٨٩٤	ويلك فمن يعدل إذا لم أعدل	٢٥٣٧	وفد الله ثلاثة: الغازي، والحاج، والمعتزم
٤٨٢٨	ويلك قطعت عنق أخيك	٦٠٦	الوقت الأول من الصلاة
٢٥٥٤	ويلكم قيد	٥٨٢	وقت صلاتكم بين ما رأيتم
٥٠٠٩	ويلك! وما أعددت لها؟	٥٨١	وقت الظهر إذا زالت
٣٩٨	ويل للأعقاب من النار	٣١٦	وكاء الله العيان فمن نام
٣٦٩٨	ويل للأمراء، ويل للعرفاء	٢٥٩٠	وكل به سبعون ملكاً
٥٤٠٤	ويل للعرب من شر	٥٢٩٣	وما أنكرت من ذلك؟ ليس أحد
٤٨٣٥	ويل لمن يحدث فيكذب		

حرف الباء

٤٨٦٧	يا أبا بكر! ألا أدلك على خصلتين هما أخف على	٢١٢٢	يا أبا المنذر! أتدري أي آية من كتاب الله تعالى
٣٦٨٢	يا أبا بكر! إنك ضعيف وإنها أمانة	٦٢١٤	يا أبا بكر لملك أغضبهم
٣٦٨٢	يا أبا بكر، إنني أراك ضعيفاً	٥٨٦٨	يا أبا بكر! ما ظنك باثنين
٥٠١٤	يا أبا بكر! أي عرى الإيمان أوثق؟	١٢٠٤	يا أبا بكر! مررت بك
٣٦٠٩	يا أبا بكر! كيف أنت إذا أصاب الناس موت	٥٧٧٤	يا أبا بكر! أتاني ملكان وأنا بيطحاء مكة
		٢٠٥٧	يا أبا بكر! إذا صمت من الشهر ثلاثة أيام

- يا أبا ذر! لا عقل كالتيدير ٥٠٦٥
- يا أبا شعيب! إلى رجلًا تبعنا ٣٢١٩
- يا أبا عمير! ما فعل النغير؟ ٤٨٨٤
- يا أبا فلان! أما صمت من سرر شعبان ٢٠٣٨
- يا أبا موسى! لقد أعطيت ٦٢٠٣
- يا أبا هريرة جف القلم ٨٨
- يا أبا هريرة، ما فعل أسيرك البارحة؟ ٢١٢٣
- يا ابن آدم! إن تبذل الفضل خير لك ١٨٦٣
- يا ابن الخطاب! اذهب فناد في الناس ٤٠٣٤
- يا ابنة أبي أمية، سألت عن الركعتين ١٠٤٣
- يا ابن عوف! إنها رحمة ١٧٢٢
- يا أبي! أرسل لي: أن أقرأ القرآن على حرف ٢٢١٣
- يا أرض! ربي وربك الله ٢٤٣٩
- يا أسماء! إن المرأة إذا بلغت المحيض ٤٣٧٢
- يا أفلح ترب وجهك ١٠٠٢
- يا أم حارثة! إنها جنان في الجنة ٣٨٠٩
- يا أم سلمة! هل عندكم شيء أطعمه؟ ١٨٨٠
- يا أم سليم! ما هذا؟ (قالت: عرقك) ٥٧٨٨
- يا أم فلان! انظري أبي السكك ٥٨١٠
- يا أنس! اجعل بصرك ٩٩٦
- يا أنس! إن الناس يمضون أمصاراً ٥٤٣٣
- يا أنس! كتاب الله القصاص ٣٤٦٠
- يا أنيس! ذهبت حيث أمرتك؟ ٥٨٠٢
- يا أهل البلد! صلوا أربعاً، فإنا سفر ١٣٤٢
- يا أهل الخندق: إن جابراً صنع سوراً ٥٨٧٧
- يا أهل القرآن! لا تنسوا القرآن، واتلوه ٢٢١٠
- يا أيها الناس! ابكوا فإن لم تستطيعوا ٥٦٨٥
- يا أيها الناس: اذكروا الله، اذكروا الله ٥٣٥١
- يا أيها الناس! اربعوا على أنفسكم ٢٣٠٣
- يا أيها الناس! أفشوا السلام، وأطعموا ١٩٠٧
- يا أيها الناس! إن الدنيا عرض حابر ٥٢١٧
- يا أيها الناس إن الله قبض أرواحنا ٦٨٧
- يا أيها الناس! إن الله كتب عليكم الحج ٢٥٢٠
- يا أيها الناس! إن على كل أهل بيت ١٤٧٨
- يا أيها الناس! إنه ليس لي من هذا شيء ٤٠٢٥
- يا أيها الناس! إنني تركت فيكم ٦١٥٢
- يا أيها الناس! توبوا إلى الله ٢٣٢٥
- يا أيها الناس! عليكم بالسكينة ٢٦٠٥
- يا أيها الناس! قد أظلمكم شهر عظيم ١٩٦٥
- يا أيها الناس! قد فرض عليكم الحج ٢٥٠٥
- يا أيها الناس! لا تتموا لقاء العدو ٣٩٣٠
- يا أيها الناس! من عمل منكم لنا عمل ٣٧٥٢
- يا بلال! حدثني بأرجى عمل عملته في ١٣٢٢
- يا بلال! قم فناد بالصلاة ٦٤٩
- يا بني! إذا دخلت على أهلك فسلم ٤٦٥٢
- يا بني! إن الناس ٥٢٢٠
- يا بني، إن قدرت أن تصبح ١٧٥
- يا بني إياك والألتفات في ٩٩٧
- يا بني سلمة دياركم تكتب ٧٠٠
- يا بني عبد مناف ٥٣٧٢
- يا بني عبد مناف لا تمنعوا أحداً ١٠٤٥
- يا بني فهر! ٥٣٧٢
- يا بني فهر! يا بني عدي لبطن قریش ٥٨٤٦
- يا بني كعب بن لؤي! ٥٣٧٣
- يأتي الدجال وهو محرم عليه أن ٥٤٧٩
- يأتي الشيطان أحدكم فيقول ٦٥
- يأتي المسيح من قبل المشرق ٥٤٨٠
- يأتي على الناس زمان الصابر فيهم ٥٣٦٧
- يأتي على الناس زمان فيغزو فثام ٦٠٠٩
- يأتي على الناس زمان لا يبالي المرء ٢٧٦١
- يأتي على الناس زمان يكون حديثهم ٧٤٣
- يأتيه ملكان فيجلسانه ١٣١
- يا ثوبان! اذهب بهذا إلى فلان ٤٤٧١

- يا جابر! مالي أراك ٦٢٤٦
يا جبرئيل! إني بعثت إلى أمة أميين، منهم
العجوز ٢٢١٥
يا جندب! إن غامى ضجعة أهل النار ٤٧٣١
يا حصين! كم تعبد اليوم إلها؟ ٢٤٧٦
يا حكيم! إن هذا المال خضر حلو، فمن ١٨٤٢
يا حي يا قيوم! برحمتك أستغيث ٢٤٥٤
يا ذا الأدين! ٤٨٨٧
يا رسول الله هذه خديجة قد أتت ٦١٨٥
يا رويغ لعل الحياة ستطول بك ٣٥١
يا سعد! ارم فداك أبي وأمي ٦١١٢
يا سعد! أعندي تمنى الموت؟! ١٦١٤
يا عائشة! أحبيه فإني أحبه ٦١٧٦
يا عائشة! إذا أردت اللحق بي فليكفك ٤٣٤٤
يا عائشة! استعيني بالله من شر هذا ٢٤٧٥
يا عائشة! ألا تغنين؟ ٣١٥٤
يا عائشة! إن الله رفيق يحب الرفق ٤٦٣٨
يا عائشة! إياك ٥٣٥٦
يا عائشة! بيت لا تحرفيه، جياع أهله ٤١٨٩
يا عائشة! تعالي فانظري ٦٠٤٩
يا عائشة! حويله ٥٢٢٥
يا عائشة! لو شئت لسارت معي جبال ٥٨٣٥
يا عائشة! ما أرى أسماء ٦٢٤٣
يا عائشة! ما أزال أجد ألم الطعام ٥٩٦٥
يا عائشة! هللي المدينة ١٤٥٤
يا عائش! هذا جبرئيل يقرئك السلام ٦١٨٧
يا عباس! ألا تعجب من حب مغيث ٣١٩٩
يا عباس يا عم! ألا أعطيك؟ ١٣٢٩، ١٣٢٨
﴿يا عبادي الذين أسرفوا على أنفسهم لا
تقنطوا﴾ ٢٣٤٨
يا عبد الرحمن بن سمرة! لا تسأل الإمارة .. ٣٤١٢
يا عبد الله! ارفع إزارك ٤٣٦٨
يا عبد الله! ألم أخبر أنك تصوم النهار ٢٠٥٤
يا عبد الله بن عمرو! إن قاتلت صابراً محتسباً ٣٨٤٧
يا عبد الله! لا تكن مثل فلان ١٢٣٤
يا عثمان! إنه لعل الله يقتصك ٦٠٧٧
يا عدي! هل رأيت الحيرة ٥٨٥٧
يا عقية ألا أعلمك ٨٤٨
يا عقية تعوذ بهما، فما تعوذ متعوذ بمثلها ٢١٦٢
يا عكراش! كل من موضع واحد، فإنه طعام
واحد ٤٢٣٣
يا علي، إني أحب لك ٩٠٣
يا علي! ثلاث لا تخرها ٦٠٥
يا علي! لا تبرز فخذك ٣١١٣
يا علي! لا تتبع النظرة النظرة ٣١١٠
يا علي! لا يحمل لأحد ينجب ٦٠٩٨
يا علي! ما فعل غلامك؟ ٣٣٦٢
يا علي من هذا فأصب ٤٢١٦
يا عمر لا تيل قائماً ٣٦٣
يا عمرو! إني أرسلت إليك لأبعثك في وجه ٣٧٥٦
يا غلام! أناذن أن أعطيه الأشياخ؟ ٤٢٧٤
يا غلام! احفظ الله ٥٣٠٢
يا غلام! ألم ترمي النخل؟ ٢٩٥٧
يا فاطمة! احلقي رأسه، وتصدقي بزنة شعره
فضة ٤١٥٤
يا فلان، ألا تنقي الله ٨١١
يا فلان بن فلان! ويا فلان بن فلان! أيسركم
أنكم ٣٩٦٧
يا كعب (فاشاريبه أن ضع الشط) ٢٩٠٨
يا معاذ! أحسن خلقك للناس ٥٠٩٥
يا معاذ، أفتان أنت ٨٣٣
يا معاذ! إنك عسى أن لا تلقاني ٥٢٢٧
يا معاذ! ما خلق الله شيئاً على ٣٢٩٤
يا معاذ هل تدري ما حق الله ٢٤

٥١١٢	يخسر المتكبرون أمثال الذر	٣٧١٥ ..	يا معاوية! إن وليت أمراً فاتق الله واعدل
٥٥٣٤	يخسر الناس على ثلاث طرائف	٣٦٩	يا معشر الأنصار إن الله
٥٥٦٥	يخسر الناس في صعيد واحد	٢٧٩٨	يا معشر التجار! إن البيع يحضره اللغو
٥٥٤٦	يخسر الناس يوم القيامة ثلاث	٣٠٨٠ ..	يا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة
٥٥٣٦	يخسر الناس يوم القيامة حفاة	٢٧٤	يا معشر القرأ استقيموا
٥٥٣٢	يخسر الناس يوم القيامة على أرض	١٣٩٩، ١٣٩٨	يا معشر المسلمين! إن هذا يوم جعله
١٣٩٦	يخسر الجمعة ثلاثة نفر: فرجل حضرها	٤٤٠٣	يا معشر النساء! أما لكن في الفضة ما تحلين به؟
٢٤٨	يخسر هذا العلم من كل خلف	١٩	يا معشر النساء تصدقن فإني أريتكن
١٥٩٦	يختصم الشهداء والمتوفون على فرشهم	١٨٠٨	يا معشر النساء! تصدقن ولو من حليكن
٢٧٢١	يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبة	٥٠٤٣	يا معشر من أسلم بلسانه
٥٥٨٥	يخرج أقوام من النار بشفاعه محمد ﷺ	١٠٢	يا مقلب القلوب
٥٤٩٣	يخرج الدجال على حمار أقر	٣١١٤	يا معمر! غط فخذيك، فإن الفخذين عورة
٥٤٧٦	يخرج الدجال فتوجه قبله رجل	١٨٩٢	يا نساء المسلمين! لا تحقرن جارة لجارتها
٥٥٢٠	يخرج الدجال فيمكث أربعين	٢٧٧٤	يا وابصة! جئت تسأل عن البر والإثم؟
٥٤٥٨	يخرج رجل من وراء النهر	٥٧٩٩	يا يهودي! أنشدك بالله الذي
٤٥٠٢	يخرج عنق من النار يوم القيامة لها عينان	٥٨٣٢	يا يهودي ما عندي ما أعطيك
٥٣٢٣	يخرج في آخر الزمان رجال يخلون	٥٣٤٥	يبعث كل عبد على ما مات عليه
٥٥٨٨	يخرج من النار أربعة	٥٤٩٠	يتبع الدجال من أمتي سبعون
٥٦١٠	يخرج من النار قوم بالشفاعة	٥٤٧٨	يتبع الدجال من يهود أصفهان
٥٥٦٣	يخفف على المؤمن حتى يكون عليه	٥٦٦٧	يتبع الميت ثلاثة
٥٥٨٩	يخلص المؤمنون من النار فيحسون	٦٢٦	يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل
١٨٤٣	اليد العليا خير من اليد السفلى، واليد	٥٣٨٩	يتقارب الزمان
٩٢	يد الله ملأى	٣١٣٤، ٣١٣٣	اليتيمة تستأمر في نفسها
٥٦٢٥	يدخل الجنة أقوام أفندتهم مثل	٥١٩٥	يجاء بابن آدم يوم القيامة كأنه
٥٦٠١	يدخل الجنة بشفاعه رجل من أمتي	٥١٣٩	يجاء بالرجل يوم القيامة فيلقى
٥٢٩٥	يدخل الجنة من أمتي سبعون ألفاً بغير	٥٥٥٣	يجاء بنوح يوم القيامة فيقال
٥٢٤٣	يدخل الفقراء الجنة قبل الأغنياء	٣٤٣٩	يجزى عنك الثلث
٥٦٣٩	يدخل أهل الجنة الجنة جرداً	٥٦٠٩، ٥٦٠٨	يجمع الله تبارك وتعالى الناس فيقوم
٥٣٦٢	يذهب الصالحون الأول فالأول وتبقى	٣٤٦٥	يحيى المقتول بالقاتل يوم القيامة
٤٦٠٧	يراها الرجل المسلم أو ترى له	٣٤٨٣	يحيى المقتول بقاتله يوم القيامة
٤٧٣٦	يرحمك الله	٥٥٧٢	يحبس المؤمنون يوم القيامة
٣٠٦٦	يرث الولاء من يرث المال	٣١٦١	يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة

يرد الناس النار لم يصعدوا منها بأعيانهم ... ٥٦٠٦	يفتح اليمن فيأتي قوم يسون فيتحملون
يريني ما أراها ويؤذي ما آذاها ... ٦١٣٩	بأهليهم ٢٧٣٦
يستجاب للعبد ما لم يدع بإثم أو قطيعة ... ٢٢٢٧	يقاتلكم قوم صغار الأعين ٥٤٣١
يسرا ولا تعسرا، ويسرا ولا تنفرا ٣٧٢٤	يقال لصاحب القرآن: اقرأ وارتق، ورتل كما
يسرا ولا تعسروا ٣٧٢٣	كنت ٢١٣٤
يسلم الراكب على الماشي ٤٦٣٢	يقبض الله الأرض يوم القيامة ٥٥٢٢
يسلم الصغير على الكبير، والمار على القاعد ٤٦٣٣	يقتل المحرم السبع العادي ٢٧٠٢
يسير الراكب في ظل الفتن منها ٥٦٤٠	يقتل هذا فيها مظلوماً ٦٠٧٨
يشفع يوم القيامة ثلاثة: ٥٦١١	يقرب إلى فيه فيكرهه ٥٦٨٠
يصبح على كل سلامى من أحدكم صدقة ... ١٣١١	يقضي الله في ذلك ... اعط لابنتي سعد ... ٣٠٥٨
يصف أهل النار فيمر بهم الرجل ٥٦٠٤	يقول ابن آدم: مالي مالي ٥١٦٩
يصلون لكم فإن أصابوا فلكم ١١٣٣	يقول الرب تبارك وتعالى: من شغله القرآن ٢١٣٦
يضحك الله تعالى إلى رجلين ٣٨٠٧	يقول العبد: مالي مالي ٥١٦٦
يضرب الصراط بين ظهري جهنم ٥٥٨١	يقول الله تعالى: يا آدم! فيقول: لبيك ... ٥٥٤١
يطعم المؤمن على الخلال كلها إلا ٤٨٦١، ٤٨٦٠	يكسر حر هذا يبرد هذا، ويرد هذا بحر هذا ٤٢٢٥
يطلع عليكم رجل من أهل الجنة ٦٠٦٧	يكشف ربنا عن ساقه ٥٥٤٢
يطهره ما بعده ٥٠٤	يكون اختلاف عند موت خليفة ٥٤٥٦
يطوي الله السماوات يوم القيامة ٥٥٢٣	يكون أمي فرقتين، فيخرج من بينها مارقة ٣٥٣٦
يعجب ربك من راعي ٦٦٥	يكون عليكم أمراء، تعرفون وتتكرون ... ٣٦٧١
يعرض الناس يوم القيامة ثلاث ... ٥٥٥٨، ٥٥٥٧	يكون عليكم أمراء من بعدي ٦٢٢
يعرق الناس يوم القيامة حتى ٥٥٣٩	يكون في آخر الزمان أقوام، إخوان العلانية ٥٣٣٠
يعطى المؤمن في الجنة قوة كذا ٥٦٣٦	يكون في آخر الزمان خليفة يقسم ٥٤٤١
يعظم أهل النار في النار حتى ٥٦٩٠	يكون في آخر الزمان دجالون ١٥٤
يعقد الشيطان على قافية رأس أحدكم ١٢١٩	يكون في أمي أوفي هذه الأمة ١١٦
يعمد أحدكم إلى جرة من نار فيجعلها في يده ٤٣٨٥	يكون في أمي خسف ومسح ١٠٦
يعمد أحدكم فيجلد امرأته جلد العبد ٣٢٤٢	يكون قوم في آخر الزمان يخضبون ٤٤٥٢
يغزو جيش الكعبة، فإذا كانا ببيداء ٢٧٢٠	يكون كنز أحدكم يوم القيامة شجاعاً ١٧٩١
يغسل ذكره ويتوضأ ٣٠٢	يلقي إبراهيم أباه أزر يوم القيامة ٥٥٣٨
يغسل من بول الجارية ٥٠٢	يلقى على أهل النار الجوع ٥٦٨٦
يفغر لأمته في آخر ليلة في رمضان ١٩٦٨	يمكث أبو الدجال ثلاثين عاماً ٥٥٠٣
يفغر للشهيد كل ذنب إلا الدين ٢٩١٢	يمكث الدجال في الأرض أربعين ٥٤٨٩
	يمن الخيل في الشقر ٣٨٧٩

يؤق بأنعم أهل الدنيا من أهل النار ٥٦٦٩	يمين الله ملأى ٩٢
يؤق بجهنم يومئذ لها سبعون ألف ٥٦٦٦	اليمين على نية المستحلف ٣٤١٦
يودى المكاتب بحصة ما أدى ٣٤٠٢	يمينك على ما يصدقك عليه صاحبك ٣٤١٥
يود أهل العافية يوم القيامة ، حين يعطى ... ١٥٧٠	ينادي مناد : إن لكم أن تصحوا .. ٥٦٢٣، ٥٦٢٢
يوشك الأمم أن تداعى عليكم ٥٣٦٩	ينادي مناد يوم القيامة : أين أبناء ٥٢٩٢
يوشك الفرات أن يحسر عن كنز ٥٤٤٢	ينزل أناس من أمي بغائط ٥٤٣٢
يوشك إن طالت بك مدة أن ترى قوماً ٣٥٢٣	ينزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة ١٢٢٣
يوشك أن يأتي على الناس زمان ٢٧٦	ينزل عيسى ابن مريم إلى الأرض ٥٥٠٨
يوشك أن يضرب الناس أكباد ٢٤٦	يهدىكم الله ويصلح بالكم ٤٧٤٠
يوشك أن يكون خير مال المسلم ٥٣٨٦	يهرم ابن آدم ويشب منه اثنان ٥٢٧٠
يؤم القوم أقرؤهم لكتاب الله ١١١٧	يهود تعذب في قبورها ٥٨٩٩
اليوم الموعود يوم القيامة ١٣٦٢	يؤق بالقرآن يوم القيامة وأهله الذين كانوا يعملون ٢١٢١



£ - BOOKS RELEASER

THE REAL MUSLIMS PORTAL

فهرس الأحاديث الفعلية

٦١٩٣ أخبرني رسول الله ﷺ أنه يموت	٨٠٢ أبصر النبي ﷺ حين قام
٤٥٦٨ أخرجت من شعر رسول الله ﷺ	٣٥٥٠ أبطل النبي ﷺ دم اليهودية
٤٤٤٧ إذا فرقت لرسول الله ﷺ رأسه	٦٠٢٧ أبوبكر... وأحبنا إلى رسول الله ﷺ
٣٣٤١ إذا وهبت الوليدة التي تورطاً	٣٦٤ أتى النبي ﷺ سبابة قوم
٣٩٠١ أرف النبي ﷺ صفيه على راحته	١٦٤٥ أتى رسول الله ﷺ عبد الله بن أبي
٢٦١٤ أرسل النبي ﷺ بأم سلمة	٧٨٤ أتاناً رسول الله ﷺ ونحن في بادية
استأذن العباس بن عبد المطلب	٣١٢٨ أتت رسول الله ﷺ فرد نكاحه
٢٦٦٢ رسول الله ﷺ	٥٩٠٩ أتى النبي ﷺ بياناً وهو بالزوراء
٣١٠٣ استأذنت رسول الله ﷺ في الحجامة	٤٢٢٦ أتى النبي ﷺ بتمر عتيق، فجعل يفتشه
١١٢١ استخلف رسول الله ﷺ	٤٢٢٧ أتى النبي ﷺ بجينة في تبوك، فدعا بالسكين
١٥٠٣ استسقى رسول الله ﷺ وحول رداءه	١٦٦٦ أتى النبي ﷺ بفرس معرور
٦٢٤٧ استغفر لي رسول الله ﷺ	٤٣٣٦ أتيت النبي ﷺ في رهط
٢٨٨٤ اشتري رسول الله ﷺ طعاماً	٤٣٥٩ أتيت النبي ﷺ وعليه ثوبان أخضران
١٢٠٩ اضطجع هوياً من الليل ثم	٤٣٦٥ أتيت النبي ﷺ وهو محتب بشملة
٢٥١٨ اعتمر رسول الله ﷺ أربع عمر	١٠٠٠ أتيت النبي ﷺ وهو يصلي
٢٥١٩ اعتمر رسول الله ﷺ في ذي القعدة	٣٦٠٥ أتى رسول الله ﷺ بسارق، فقطعت يده
٥٢٥٥ أعطاهم رسول الله ﷺ ثمرة تمر	٤٢١٣ أتى رسول الله ﷺ بخبز ولحم
٣٥٠٥ أعفى رسول الله ﷺ عن قوم	٤٢١٤ أتى رسول الله ﷺ بلحم
٤٨٥ اغتسل رسول الله ﷺ هو وميمونة	٤٩٧ أجلسه رسول الله ﷺ في حجره
٥٩٤٨ اغسلوا النبي ﷺ وعليه ثيابه	أحييت أن أريكم كيف كان ظهور رسول الله ﷺ
٤١٢٥ أكلت مع رسول الله ﷺ لحم حبارى	٤١٠ ﷺ
٣٠٩ أكل رسول الله ﷺ السوق	٢٦٨٥ احتجم النبي ﷺ وهو محرم
٣٢٤ أكل رسول الله ﷺ كنفاً ثم مسح	٢٦٩٣ احتجم رسول الله ﷺ وهو محرم بلحي جل
٢٧٠٦ أكلناه مع رسول الله ﷺ (لحم الطير)	احتجم رسول الله ﷺ وهو محرم على ظهر
١٦٨٣ أليس قد قام رسول الله ﷺ لجنازة	القدم
٤٢٣١ إن آخر طعام أكله رسول الله ﷺ	٢٦٩٤ أحصر رسول الله ﷺ فحلق رأسه

- ١٠١٩ إن النبي ﷺ صلى بهم فسها
 ١١٠٩ إن النبي ﷺ صلى ... فأقامني عن يمينه
 ١٤٣٠ أن النبي ﷺ صلى يوم الفطر
 ٤٢٦٩ إن النبي ﷺ صنع
 ٣٦١٤ أن النبي ﷺ ضرب في الخمر بالجريد والنعال
 ٦٤٤ إن النبي ﷺ علمه الأذان
 ٢٩٣٠ إن النبي ﷺ قد دعا لك بالبركة
 ١٦٧٣ أن النبي ﷺ قرأ على الجنابة بغائبة الكتاب
 ١٠٣٧ إن النبي ﷺ قرأ (والنجم)
 ٣٣١٨ إن النبي ﷺ قضى أن كل مستلحق
 ١٢٩١ أن النبي ﷺ قنت شهر أثم تركه
 ١٤٤٥ أن النبي ﷺ كان إذا خطب يعتمد
 ٢٢٥٥ أن النبي ﷺ كان إذا دعا
 ٤٧٣٨ أن النبي ﷺ كان إذا عطس غطى وجهه بيده
 ٢٧٤٤ إن النبي ﷺ كان إذا قدم
 ٤٣٨٧ أن النبي ﷺ كان خائمه من فضة
 ٤٣٦٠ إن النبي ﷺ كان شاكياً فخرج
 أن النبي ﷺ كان عليه يوم أحد درعان قد ظاهر
 بينهما ٣٨٨٦
 ٤٥٨٨ إن النبي ﷺ كان لا يتطير من شيء
 ٣٠١٧ أن النبي ﷺ كان لا يرد الطيب
 أن النبي ﷺ كان لا ينام حتى يقرأ: ﴿الم﴾
 تنزيل ٢١٥٥
 ٤٤٣٩ إن النبي ﷺ كان يأخذ من لحية
 ٤٠٩ إن النبي ﷺ كان يخلل لحية
 ٢٦٩١ أن النبي ﷺ كان يدهن بالزيت وهو محرم
 أن النبي ﷺ كان يستحب الحمامة لسبع
 عشرة، وتسع عشرة، وإحدى وعشرين ٤٥٤٧
 ١٤٠١ أن النبي ﷺ كان يصلي الجمعة
 ١٤٢٤ أن النبي ﷺ كان يصلي بالناس صلاة
 ١٢٨٧ أن النبي ﷺ كان يصليهما بعد الوتر
 أن النبي ﷺ كان يضرب في الخمر بالنعال
 والجريد أربعين ٣٦١٥
 ١١٨١ إنا كنا نفعله على عهد رسول الله ﷺ
 ١٤٨٠ إن الشمس خسفت على عهد رسول الله ﷺ
 ١٧٨٨ إن العباس سأل رسول الله ﷺ في تعجيل
 ٤٠٥٥ إن الله قد خص رسوله ﷺ
 ٤٠٥٩ إن النبي ﷺ أتى بظبية فيها خرز
 ٢٩٨٢ أن النبي ﷺ احتجم، فأعطى الحجام
 ٤٥٤٣ أن النبي ﷺ احتجم على وركه من وثن كان به
 ٢٠٠٢ إن النبي ﷺ احتجم وهو محرم، واحتجم
 ٧٩٦ إن النبي ﷺ إذا كان في وتر
 ١٤٩٩ أن النبي ﷺ استسقى فأشار
 ٣٩٤٥ إن النبي ﷺ أغار على بني المصطلق
 ٢٦٤٠ إن النبي ﷺ أهدى عام الحديبية
 ٣٢٢٠ أن النبي ﷺ أولم على صفية
 ٢٦٨٢ أن النبي ﷺ تزوج ميمونة وهو محرم
 ٤٦٨٦ أن النبي ﷺ تلقى جمفرين أبي طالب
 إن النبي ﷺ تغفل سيفه ذا الفقار يوم
 بدر ٤٠٢٠، ٤٠١٨
 ٤٢٢ إن النبي ﷺ توضأ مرة
 ٣٠٤٩ أن النبي ﷺ جعل للجنة السدس
 ١٧٠٨ إن النبي ﷺ حثا على الميت ثلاث
 ٩٥٤ إن النبي ﷺ حضهم على الصلاة
 ١٦٧١ أن النبي ﷺ حل جنازة سعد
 ٣٨٩٢ أن النبي ﷺ خرج يوم الخميس في غزوة تبوك
 ١٤١٠ إن النبي ﷺ خطب وعليه عمامة
 ١٣٠٩ إن النبي ﷺ دخل بيته يوم الفتح
 ٣٨٨٩ أن النبي ﷺ دخل مكة ولواؤه أبيض
 ١٤٩٥ إن النبي ﷺ رأى رجلاً منه النفاشين
 ١٠٣١ إن النبي ﷺ سجد في صلاة الظهر
 أن النبي ﷺ سئل عن الخمر يتخذ خلأ؟
 فقال: لا ٣٦٤١
 ٣٠٨ إن النبي ﷺ صل الصلوات
 ٢٦٦٤ أن النبي ﷺ صل الظهر، والعصر، والمغرب
 ١٠١٨ إن النبي ﷺ صل بهم الظهر فقام

- ٥٤٧ أناوله النبي ﷺ فيضع فاه
 ٣١٧٩ انتزعها رسول الله ﷺ من
 ٣١٣٦ إن جارية بكراً أتت رسول الله ﷺ
 ١٤٢٥ إن جبريل ابن النبي ﷺ فأمره
 ٣١٨٠ إن جماعة من النساء ردهن النبي ﷺ
 إن جيشاً غنموا في زمن رسول الله ﷺ طعاماً
 ٤٠٢١ وعسلأ
 ١٤٨٢ انخسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ
 ٥٨٠٦ أن رجلاً سأل النبي ﷺ غنماً
 ٣٤٤٥ إن رجلاً نذر أن ينحر نفسه
 ٥٨٥٢ أن رسول الله ﷺ أنه جبريل وهو
 ٤٥٧٢ إن رسول الله ﷺ احتجم على هامته
 ٢٦٧٢ إن رسول الله ﷺ أخر طواف
 ٤٠٥٧ إن رسول الله ﷺ إذا كان قد أتاه الفيء
 ٢٨٣٨ أن رسول الله ﷺ أرخص في بيع العرايا
 ٣٩٨٧ إن رسول الله ﷺ أسهم للرجل
 ٣٢١٣ إن رسول الله ﷺ أعتق صفية
 ٢٦٥٢ أن رسول الله ﷺ أفاض يوم النحر
 ١٨١٢ أن رسول الله ﷺ أقطع لبلال بن الحارث
 ٢٩٩٧ أن رسول الله ﷺ أقطع للزبير نخيلاً
 ٣٠٤ إن رسول الله ﷺ أكل كنف شاة
 ٢٧١٢ إن رسول الله ﷺ أمر أصحابه أن يبدلوا
 ٢٦٨٣ أن رسول الله ﷺ تزوجها وهو حلال
 ٤٢٤ إن رسول الله ﷺ توضع ثلاثاً
 ٤٢٣ إن رسول الله ﷺ توضع امرتين
 ٢٦٤٦ إن رسول الله ﷺ خلق رأسه
 ١٦٢٠ إن رسول الله ﷺ حين توفي سجي برد خبرة
 ٢٨٠٦ أن رسول الله ﷺ خير أعرابياً بعد البيع
 ٣٣٧٩ إن رسول الله ﷺ خير غلاماً
 ٢٧١٩ أن رسول الله ﷺ دخل يوم فتح مكة وعليه
 ٦١٩٣ إن رسول الله ﷺ دعا فاطمة عام الفتح
 ٢٩٣٧ إن رسول الله ﷺ دعاه أن
 ٢٩٧٢ إن رسول الله ﷺ دفع إلى يهود
- ٢٠٩٧ أن النبي ﷺ كان يعتكف العشر الأواخر
 ٤٥٨٧ أن النبي ﷺ كان يعجبه إذا أخرج لحاجة
 ٧٧٤ إن النبي ﷺ كان يعرض راحلته
 ٢٦٨٤ أن النبي ﷺ كان يغسل رأسه وهو محرم
 ٤٧٧٤ إن النبي ﷺ كان يغير الاسم القبيح
 أن النبي ﷺ كان يقبلها وهو صائم، ويمص
 لسانها
 ٢٠٠٥ إن النبي ﷺ كان يقول في ركوعه
 ٨٧٢ أن النبي ﷺ كبر في العيدين
 ١٤٤١ أن النبي ﷺ كوى أسعد بن زرارة من الشوكة
 ٤٥٣٤ إن النبي ﷺ لا عن بين رجل وامراته
 ٣٣٠٥ إن النبي ﷺ لبدرأسه
 ٢٥٤٨ أن النبي ﷺ ليس جبة رومية ضيقة الكمين
 ٤٣٠٥ أن النبي ﷺ ليس خاتم فضة في يمينه
 ٤٣٨٨ إن النبي ﷺ لما جاء مكة
 ٢٥٦٢ أن النبي ﷺ لما قدم المدينة نحر جزوراً أوبقرة
 ٣٩٠٥ أن النبي ﷺ لم يرحل في السبع
 ٢٦٧٣ إن النبي ﷺ لم يسجد في شيء
 ١٠٣٤ أن النبي ﷺ لم يسلك طريقاً فيتبعه
 ٥٧٩٢ أن النبي ﷺ لم يكن يترك في بيته شيئاً فيه
 تصاليب
 ٤٤٩١ أن النبي ﷺ مر على نسوة فسلم عليهن
 ٤٦٤٧ إن النبي ﷺ مسح برأسه
 ٤١٣ أن النبي ﷺ نصب المنجنيق على أهل الطائف
 ٣٩٥٩ أن النبي ﷺ نعى للناس النجاشي
 ١٦٥٢ أن النبي ﷺ نول يوم العيد قوساً
 ١٤٤٤ أن النبي ﷺ وأباً بكر وعمر
 ٨٢٤ أن النبي ﷺ وأباً بكر وعمر كبروا
 ١٤٤٢ إن النساء في عهد رسول الله ﷺ كن
 ٩٤٨ إن امرأة جاءت بابن لها إلى رسول الله ﷺ
 ٥٩٢٣ أن من قدم النبي ﷺ ليلة المزدلفة
 ٢٦٠٩ إن أهل مكة سألوا رسول الله ﷺ
 ٥٨٥٤ إن أول شيء بدأ به النبي ﷺ حين

٢٥٦٦ إن رسول الله ﷺ لما قدم مكة
 ٥٨١٥ إن رسول الله ﷺ لم يكن يسرد الحديث
 ١٩٨١ إن رسول الله ﷺ منه للرؤيا
 ٤٦٣٤ إن رسول الله ﷺ مر على غلمان، فلم عليهم
 ٢٥٥٥ إن رسول الله ﷺ مكث بالمدينة
 ٢٧٠٩ إن رسول الله ﷺ نحر قبل أن يخلق
 ٢٥٨٥ إن رسول الله ﷺ وأصحابه اعتمروا
 ٢٥٣١ إن رسول الله ﷺ وقت لأهل العراق
 ٣١٧٠ إن رسول الله ﷺ يوم حنين
 ٢٢٥٧ إن رفع أيديكم بدعة
 ١٤٥٠ إن ركبا جاءوا إلى النبي ﷺ
 ٦١٥١ إن زبدين حارثة مولى رسول الله ﷺ
 ٣٣٢٨ إن سبيعة الأسلمية نذرت
 ١٤٢١ إن طائفة صفت معه وطائفة
 ٢٦٧٦ أفاض رسول الله ﷺ من آخر
 ٣٤٣٣ أفتاه النبي ﷺ أن يقضي (النذر عن الأم)
 ٢٦١٦ أفضت مع رسول الله ﷺ فهاست قدماء
 ٣٢١٤ أقام النبي ﷺ بين خيبر والمدينة
 ١٤٧٥ أقام رسول الله ﷺ بالمدينة عشر سنين يضحى
 ٢٥٧٥ أقبل رسول الله ﷺ فدخل مكة
 ١٠٢٩ أقرأني رسول الله ﷺ خمس عشرة
 ١٤٩٢ انكسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ
 ١٤٨٥ انكسفت الشمس في عهد رسول الله ﷺ
 ٣٠١٢ إنما العمري التي أجاز رسول الله ﷺ
 ١٢٨٩ إنما قنت رسول الله ﷺ بعد الركوع
 ١٦٨٤ إنما مر بجنازة يهودي
 ٣٣٣٥ إنها إذا دخلت في الدم
 ٣٠٦٢ إنها أول جلد أطعمها رسول الله ﷺ
 ٤١٤ أنهارت النبي ﷺ يتوضأ
 ١٦٩٥ أنه رأى قبر النبي ﷺ مستمأ
 ٢١٠٧ أنه كان إذا اعتكف طرح له فراشه، أو يوضع
 ٦٠٨٨ إنه لعهد النبي الأمي ﷺ إلى: أن لا
 ٤٤٧٩ إن رأيت رسول الله ﷺ يأخذ بها

٣٠٧ إن رسول الله ﷺ شرب لبناً
 ١٣٣٣ أن رسول الله ﷺ صلى الظهر بالمدينة
 ٨٤٧ أن رسول الله ﷺ صلى المغرب بسورة
 ١٧٢٠ أن رسول الله ﷺ صلى على جنازة
 ٢٥٨٤، ٢٥٧٠ أن رسول الله ﷺ طاف بالبيت
 ٤١٥٥ أن رسول الله ﷺ عني عن الحسن والحسين
 ٢٠٠٨ أن رسول الله ﷺ قام فأنظر
 ٣٢٢٩ أن رسول الله ﷺ قبض عن تسع نسوة
 ١٦٢٣ أن رسول الله ﷺ قبل عثمان
 ٦٠٧٩ أن رسول الله ﷺ قد عهد إلي
 ١٠٣٣ أن رسول الله ﷺ قرأ عام الفتح
 ٨٤٢ أن رسول الله ﷺ قرأ في ركعتي الفجر
 ٣٠٥٧ أن رسول الله ﷺ قضى بالدين قبل
 ٣٧٦٣ أن رسول الله ﷺ قضى يمين وشاهد
 أن رسول الله ﷺ قضى في السلب للقاتل، ولم
 يخمس السلب ٤٠:٣
 أن رسول الله ﷺ قضى في السبل المهزور ٣٠:٥
 أن رسول الله ﷺ قضى في مثل هذا ٢٨٧٩
 أن رسول الله ﷺ قطع نخل بني النضير ٣٩٤٤
 أن رسول الله ﷺ كان إذا صاح ٥٨٢٤
 أن رسول الله ﷺ كانت له فذلك ٤٠:٦٣
 أن رسول الله ﷺ كان لا يدخر ٥٨٢٥
 أن رسول الله ﷺ كان يخرج يوم الأضحى ١٤٥٢
 أن رسول الله ﷺ كان يرفع ٧٩٣
 أن رسول الله ﷺ كان يسلم ٩٥١، ٩٥٠
 أن رسول الله ﷺ كان يصلي ركعتين ١١٦٠
 أن رسول الله ﷺ كان ينفل ٣٣٩٠
 أن رسول الله ﷺ كان يؤق بالصبيان فيبرك
 عليهم ٤١:٥٠
 أن رسول الله ﷺ كتب إلى عمرو بن حزم ١٤٤٩
 أن رسول الله ﷺ كفن في ثلاثة أثواب ١٦٣٥
 أن رسول الله ﷺ لما أراد الحج ٢٥٥٣
 أن رسول الله ﷺ لما أسر أهل بدر ٣٩٧١

٢٩٥	توضأ رسول الله ﷺ مرة مرة	٢٦٤٧	إني قصرت من رأس النبي ﷺ عند المروة
٣٩٦	توضأ رسول الله ﷺ مرتين	٢٩٧٦	أن يمنح أحدكم أخاه خيره
٥٢٣	توضأ النبي ﷺ ومسح	٢٦٢٨	أهدى النبي ﷺ مرة إلى البيت
٢٨٨٥	توفي رسول الله ﷺ ودرعه مرهونة	١٢٦٢	أوصاني خليلي بثلاث
٣٤٩٩	جعل النبي ﷺ الدية اثني عشر ألفاً	٣٢١٥	أولم النبي ﷺ على بعض نسائه
٦٠٨١	جعل النبي ﷺ يسر إلى عثمان	٣٢١١	أولم الرسول ﷺ بشاة
٣٤٩٤	جعل رسول الله ﷺ أصابع اليدين	٣٢١٢	أولم رسول الله ﷺ حتى بنى
٦٩١	جعل عموداً عن يساره	١٢٨٠	أوتر رسول الله ﷺ وأوتر المسلمون
١٦٩٤	جعل في قبر رسول الله ﷺ قطيفة حمراء	٣٣٣٦	أيما امرأة طلقت فحاصت
٣٥٧٨	جلد رسول الله ﷺ حد الزنا الغرية ل بكر	٢٩١٧	باع النبي ﷺ ماله
٦٢٠٤	جمع القرآن على عهد رسول الله ﷺ	٢٩١٨	باع رسول الله ﷺ فم ماله
٢٦٠٧	جمع النبي ﷺ المغرب والعشاء	٢٠٨٨	بالعلامة (أو) بالآية التي أخبرنا رسول الله ﷺ
١٤٨١	جهر النبي ﷺ في صلاة الخسوف بقراءته	٤٩٦٧	بايعت رسول الله ﷺ على إقام الصلاة
٣٧٨٥	حبس النبي ﷺ رجلاً ثم خلى	٣٦٦٦	بايعنا رسول الله ﷺ على السمع والطاعة
٣٧٨٥	حبس النبي ﷺ رجلاً في تهمة	بسط رسول الله ﷺ رداءه لتجلس عليه أمه	
٢٧٦٩	حجم أبو طيبة رسول الله ﷺ فأمر له	التي أرضعته	
٣٠٦١	حضرت رسول الله ﷺ أعطاهما السدس	٤٩٣٧	بعث إلى رسول الله ﷺ بوركها
٣٤٧٢	حضرت رسول الله ﷺ يقيد الأب	٤١٠٩	بعث رسول الله ﷺ إلى أبي بن كعب طبيباً
٨١٨	حفظ عن رسول الله ﷺ مكنتين	٤٥١٩	بعث رسول الله ﷺ بكتابه إلى كسرى
٤٧٥٧	حول رسول الله ﷺ اسم برة إلى اسم جويرية	٣٩٢٧	بعث رسول الله ﷺ خالد بن الوليد
٥٩٥٢	خدمه عشر سنين ودعاه النبي ﷺ	٤٠٣٨	بعث رسول الله ﷺ في آثارهم
٦١٣٦	خرج النبي ﷺ غداة وعليه مرط مرحّل	٣١٧٢	بعثني رسول الله ﷺ إلى رجل
٦٥١	خرجت مع النبي ﷺ لصلاة الصبح	١٣٤٦	بعثني رسول الله ﷺ في حاجة
١٥٠٢	خرج رسول الله ﷺ إلى المصل فاستقى	٣٣٩٥	بعنا أمهات الأولاد على عهد الرسول ﷺ
١٤٩٧	خرج رسول الله ﷺ بالناس إلى المصل	٤٠٠٠	تبسم إلي رسول الله ﷺ
١٤٢٩	خرج رسول الله ﷺ فصل	٢٥٤٧	تجرد النبي ﷺ لإهلاله واغتسل
٢٠٢٣	خرج رسول الله ﷺ من المدينة إلى مكة	٢٦٩٥	تزوج رسول الله ﷺ ميمونة وهو حلال
١٥٠٥	خرج رسول الله ﷺ - يعني في الاستسقاء -	٤١٥١	نقل رسول الله ﷺ في فيه ثم حنكه
٢٥٤٥	خرجنا مع رسول الله ﷺ عام حجة الوداع	٢٥٤٦	تمتع رسول الله ﷺ في حجة الوداع
١٧١٣	خرجنا مع رسول الله ﷺ في جنازة	٥٣٦	تمسحوا بهم مع رسول الله ﷺ
١٣٣٦	خرجنا مع رسول الله ﷺ من المدينة	٣٩٧	توضأ رسول الله ﷺ ثلاثاً
٢٥٤٣	خرجنا مع رسول الله ﷺ نصرخ بالحج	٤١٤	توضأ رسول الله ﷺ فأدخل أصبعيه
٣٢٧٦	خيرنا رسول الله ﷺ فاخترنا	٣٩٩	توضأ النبي ﷺ فمسح

٧٧٣	رأيت رسول الله ﷺ بمكة	٤٠٨٠	دخلت على النبي ﷺ وهو في مريد
٢٦١٩	رأيت رسول الله ﷺ رمى الجمرة		دخل رسول الله ﷺ يوم الفتح وعلى سيفه
٤١٢	رأيت رسول الله ﷺ مضمض	٣٨٨٥	ذهب وفضة
٤٤٣٣	رأيت رسول الله ﷺ ملبداً	٤٢٨١	دخل علي رسول الله ﷺ فشرب
١٦٦٨	رأيت رسول الله ﷺ وأبا بكر وعمر	٤٢٣٢	دخل علينا رسول الله ﷺ فقدمنا
٤٣٧٠	رأيت رسول الله ﷺ ياتزرها	٣٥٧١	درا رسول الله ﷺ الحد عن المستكرهه
٤١٨٥	رأيت رسول الله ﷺ يأكل الرطب بالقثاء	٦١٩٣	دعا رسول الله ﷺ فاطمة يوم الفتح
٢٦٧١	رأيت رسول الله ﷺ يخطب	٢٩٣٢	دعاه رسول الله ﷺ في بيعة
٢٥٦٧	رأيت رسول الله ﷺ يستلمه	٦١٦٠	دعا لي رسول الله ﷺ أن يؤتني
٢٥٨٦	رأيت رسول الله ﷺ يستلمها	٣٥٠٦	دية شبه العمد اثلاثاً
٢٥٨٣	رأيت رسول الله ﷺ يسمى	٢٦٢٩	ذبح رسول الله ﷺ عن عائشة
٤٢٧٦	رأيت رسول الله ﷺ يشرب قائماً وقاعداً	٤١٥	رأى النبي ﷺ توضأ وأنه مسح
٧٦٩	رأيت رسول الله ﷺ يصلي حافياً	٧٩٧	رأى النبي ﷺ رفع يديه
٧٦٨	رأيت رسول الله ﷺ يصلي على حصير	٤١٨١	رأى النبي ﷺ يحتر من كف شاة
٧٥٤	رأيت رسول الله ﷺ يصلي في ثوب	١٥٠٤	رأى النبي ﷺ يستقي عند أحجار الزيت
٣٣٥	رأيت رسول الله ﷺ يقضي حاجته		رأى جبرئيل مرتين ودعاه رسول الله ﷺ
٢٥٧١	رأيت رسول الله ﷺ يطوف	٦١٥٩	مرتين
٤٤٠٧	رأيت رسول الله ﷺ يلبس النعال التي	١١٠٥	رأى رسول الله ﷺ رجلاً يصلي
٥٢٥	رأيت رسول الله ﷺ يمسح	٤٣٦٣	رأيت النبي ﷺ عني يخطب
٥٨٧٥	رأيت عن يمين رسول الله ﷺ وعن شماله	٢٠٠٩	رأيت النبي ﷺ ما لا أحصي يتسوك
٦١٢٨	رأيتنا نغزو مع رسول الله ﷺ	٤٧١٢	رأيت النبي ﷺ متكئاً على وسادة على يساره
١٦٥٠	رأينا رسول الله ﷺ قام فقمنا	٤١٨٧	رأيت النبي ﷺ مقعياً يأكل ثمرأ
١٢٦٣	ربما اغتسل في أول الليل	٤١٨٠	رأيت النبي ﷺ يتبع الدباء
٤٤١٦	ربما مشى النبي ﷺ في نعل واحدة	٢٥٩٧	رأيت النبي ﷺ يخطب الناس
٣٥٥٧	رجم رسول الله ﷺ ورجنا بعده	١٠٢٧	رأيت النبي ﷺ يسجد فيها
٢٨٦٦	رخص النبي ﷺ في الكرامة	٢٦٢٣	رأيت النبي ﷺ يرمي الجمرة
٥١٩	رخص النبي ﷺ للمسافر ثلاثة	٥٢٢٠	رأيت النبي ﷺ يمسح
٤٣٢٦	رخص النبي ﷺ لها في قمص الحرير	٩٨٤	رأيت النبي ﷺ يؤم الناس
٣١٤٨	رخص رسول الله ﷺ عام أوطاس	٤٢٠٤، ٤٠٧	رأيت رسول الله ﷺ إذا توضأ
٤٥٢٦	رخص رسول الله ﷺ في الرقية من العين	٨٩٨	رأيت رسول الله ﷺ إذا سجد
٢٦٧٧	رخص رسول الله ﷺ لرعاه الإبل	٤١٥٧	رأيت رسول الله ﷺ أذن في أذن الحسن
٤٣٢٦	رخص رسول الله ﷺ للزبير		رأيت رسول الله ﷺ أول ما جاءه شيء بدأ
٣١٥٧	رخص لارسول الله ﷺ أن تستمتع	٤٠٥٨	بالمحربين

١٤٤٦ شهدت الصلاة مع النبي ﷺ في يوم
 ٣٩٣٢ شهدت القتال مع رسول الله ﷺ
 ٣٩٣٣ شهدت مع رسول الله ﷺ
 ٤٣٨٦ صاغ رسول الله ﷺ خاتماً
 ٤٠٤٣ صالح النبي ﷺ المشركين يوم الحديبية
 ١٣٥٢ صحبت رسول الله ﷺ ثمانية عشر سفراً
 ١٣٣٨ صحبت رسول الله ﷺ فكان لا يزيد
 ١٤٩٠ صلى بنا رسول الله ﷺ في كسوف لا نسمع
 ١٣٣٤ صلى بنا رسول الله ﷺ ونحن أكثر
 ٥٩٣٦ صلى بنا رسول الله ﷺ يوماً الفجر
 ٨٣٧ صلى لنا رسول الله ﷺ الصبح
 ٢٦٢٧ صلى رسول الله ﷺ الظهر بذي حليفة
 ٢٦٦٥ صلى رسول الله ﷺ الظهر يوم التروية
 ١٣٤٧ صلى رسول الله ﷺ بمنى ركعتين
 صلى رسول الله ﷺ حين كسفت
 ١٤٨٧، ١٤٨٦ الشمس
 ١٤٢٣ صلى رسول الله ﷺ صلاة الخوف
 ١١١٤ صلى رسول الله ﷺ في حجرته
 ١١٠٨ صليت أنا وبيتي ... خلف النبي ﷺ
 ١٣٤٣ صليت مع النبي ﷺ الظهر في السفر
 ٥٧٨٩ صليت مع رسول الله ﷺ صلاة الأولى
 ١٤٢٧ صليت مع رسول الله ﷺ العيدين
 ١٦٥٧ صليت وراء رسول الله ﷺ على امرأة
 ٢٥٦٩ طاف النبي ﷺ في حجة الوداع
 ١٥٥١ عادني النبي ﷺ من وجع
 ٣٩٤٧ عبانا النبي ﷺ بيدريلا
 ٣٣٧٦ عرضت على رسول الله ﷺ عام أحد
 ٣٦٦ علم جبريل عليه السلام الرسول ﷺ
 ٤٧٤٤ علمنا رسول الله ﷺ أن نقول
 ٣٧٤٩ عملت على عهد رسول الله ﷺ فعملني
 غممني رسول الله ﷺ فسد لها بين يدي ومن
 ٤٣٣٩ خلفني

٣٠٤٠ رخص لنا رسول الله ﷺ في العصا
 ٣١٥٩ رخص لنا في اللهو عند
 ٣٣٢٥ رخص لها النبي ﷺ (في النقلة)
 ٣٠٨١ ردد رسول الله ﷺ على عثمان بن مظعون التبتل
 ١١٩٦ رقد عند رسول الله ﷺ فاستبقت
 ٢٦٢٠ رمى رسول الله ﷺ الجمرة يوم
 ٢٥٦٥ رمل رسول الله ﷺ من الحجر
 رمي سعد بن معاذ في أكحل، فحسمه النبي
 ٤٥١٨ ﷺ بيده بمشقص
 ٣٢٠٨ زوجها النجاشي النبي ﷺ وأمهرها عنه
 ٣١٠٤ سألت رسول الله ﷺ عن نظر الفجاءة، فأمرني
 ٣٨٧٠ سابق رسول الله ﷺ بين أخيل
 ١٣٣٧ سافر النبي ﷺ سفراً فاقام
 ١٠٢٣ سجد النبي ﷺ (بالنجم)
 ١٠٢٤ سجدنا مع النبي ﷺ في «إذا السماء انشقت»
 ١٧١٩ سل رسول الله ﷺ سعداً
 ١٧٠٥ سل رسول الله ﷺ من قبل رأسه
 ٨٣٦ سمع النبي ﷺ يقرأ في الفجر
 ٢٦٤٩ سمعت النبي ﷺ في حجة الوداع
 ٨٣٤ سمعت النبي ﷺ يقرأ في العشاء
 ٦٧٥ سمعت رسول الله ﷺ قال ذلك
 ٨٤٥ سمعت رسول الله ﷺ قرأ «غير المغضوب»
 ٨٣٢ سمعت رسول الله ﷺ يقرأ بـ «المرسلات»
 ٨٣٩ سمعت رسول الله ﷺ يقرأ بها
 ٨٣١ سمعت رسول الله ﷺ يقرأ في المغرب
 ٨٦٦ سمعت رسول الله ﷺ يؤم بها
 ٢٧٠٣ سمعته من رسول الله ﷺ (صيد الضبع)
 ٨٦٢ سمع رسول الله ﷺ قرأ في الصبح
 ٤٧٥٨ سعى رسول الله ﷺ عاصية جميلة
 ١٣٥٠ سن رسول الله ﷺ صلاة السفر ركعتين
 ٤٢٦٨ شرب النبي ﷺ وهو قائم
 ٢٠٢٤ شرب بعد العصر

- ٤٠٠٦ قسمها رسول الله ﷺ ثمانية عشر سهماً
 ١٣٤١ قصر رسول الله ﷺ الصلاة وأتم
 ٢٩٦١ قضى النبي ﷺ بالشفعة
 ٣٧٧١ قضى به رسول الله ﷺ للذي في يده
 قضى رسول الله ﷺ : أن الخصمين يقعدان بين
 ٣٧٨٦ يدي الحاكم
 ٣٤٨٨ قضى رسول الله ﷺ أن دية
 ٢٩٥١ قضى رسول الله ﷺ أن على أهل
 ٣٤٨٩ قضى رسول الله ﷺ في الجنين
 ٣٥٠٣ قضى رسول الله ﷺ في الجنين بغرة
 ٣٥٠٢ قضى رسول الله ﷺ في العين
 ٣٤٩٣ قضى رسول الله ﷺ في المواضع
 ٣٢٠٧ قضى رسول الله ﷺ في بروع
 ٣٤٨٧ قضى رسول الله ﷺ في جنين
 ٣٤٩٧ قضى رسول الله ﷺ في دية الخطأ
 ٣٥٩١ قطع النبي ﷺ يد سارق في مجن
 ١٢٩٤ قنت رسول الله ﷺ بعد الركوع
 ١٢٩٠ قنت رسول الله ﷺ شهراً
 ٤٣٢٨ كان أحب الثياب إلى رسول الله ﷺ القميص
 كان أحب الثياب إلى النبي ﷺ أن يلبسها
 ٤٣٠٤ الحبرة
 كان أحب الشراب إلى رسول الله ﷺ الخلو
 ٤٢٨٢ البارد
 ٤٢٢٠ كان أحب الطعام إلى رسول الله ﷺ الثريد
 ١٢٠٧ كان أحب العمل إلى رسول الله ﷺ الدائم
 ٧٩٤ كان إذا دخل في الصلاة كبر
 ٣٨٦٥ كان إذا رمى تشرف النبي ﷺ له
 ٩٥٢ كان أكثر انصراف النبي ﷺ
 ٦٤٣ كان الأذان على عهد رسول الله ﷺ
 ٤٤٨٠ كان الرسول ﷺ يخضب شعره
 ٥٢٤٧ كان الرسول ﷺ يستفتح بصعاليك المهاجرين
 ٤٤٦٥ كان الرسول ﷺ يكره ريح
 ٣٩٣٤ غزوت مع النبي ﷺ فكان
 غزوت مع رسول الله ﷺ سبع غزوات
 ٣٩٤١ أخلفهم في رحالهم
 ١٤٢٠ غزوت مع رسول الله ﷺ قبل نجد
 غزوتنا مع رسول الله ﷺ سبع غزوات كنا نأكل
 ٤١١٣ معه الجراد
 ٢٠٢٠ غزوتنا مع رسول الله ﷺ لست عشرة
 غير النبي ﷺ اسم العاص، وعزيز، وعتلة،
 ٤٧٧٦ وشيطان
 ١٢٥٧ فإن خلق نبي الله ﷺ كان القرآن
 ٢٦٣١ فتلت قلنا يدن النبي ﷺ
 ١٨١٧ فرض رسول الله ﷺ هذه الصدقة صاعاً
 ٣٥٠٧ في شبه العمد ثلاثين حقة
 ١٢٠٥ قام رسول الله ﷺ حتى أصبح بأية
 ٤٦٨٢ قام رسول الله ﷺ لزيد بن حارثة
 ٤٦٨٩ قام رسول الله ﷺ لفاطمة رضي الله عنها
 ١١٠٧ قام رسول الله ﷺ ليصلي
 ٥٣٧٩ قام رسول الله ﷺ مقاماً
 ١١٠٦ قام رسول الله ﷺ يصلي فقامت
 ٩١ قام فينا رسول الله ﷺ بخمس كلمات
 ٥٦٩٩ قام فينا رسول الله ﷺ مقاماً
 ٤٣٠٦ قبض روح رسول الله ﷺ في هذين
 ٤٦٨٨ قبل وفد عبد القيس يد رسول الله ﷺ
 ٢٥٧٤ قد حججنا مع النبي ﷺ فلم
 ٥٩٩ قدر ما يقرأ الرجل خمسين
 قدم رسول الله ﷺ علينا بمكة قدمه، وله أربع
 ٤٤٤٦ غداثر
 ٢٢٠٤ قراءة مفسرة حرفاً حرفاً (قراءة النبي ﷺ)
 ١٠٢٦ قرأت على رسول الله ﷺ (والنجم)
 ٨٦٧ قرأ رسول الله ﷺ في صلاة المغرب
 ٣٢٥ قربت إلى النبي ﷺ جنباً مشوياً
 ٣٧٧٢ قسم النبي ﷺ البعير بينهما

٧٠٥ كان النبي ﷺ لا يقدم من سفر	كان الركبان يمرون بنا ونحن مع
٣٩٠٦ كان النبي ﷺ لا يقدم من سفر إلا نهاراً	رسول الله ﷺ ٢٦٩٠
٦٩٥ كان النبي ﷺ يأتي مسجد	كان النبي ﷺ إذا أتى الخلاء ٣٦٠
١٨٠٦ كان النبي ﷺ يبعث عبد الله بن رواحة	كان النبي ﷺ إذا أتى بالسبي ٣٣٧٣
٤٣٩٣ كان النبي ﷺ يتختم في يساره	كان النبي ﷺ إذا أراد البراز ٣٤٤
٤٣٩٢، ٤٣٩١ كان النبي ﷺ يتختم في يمينه	كان النبي ﷺ إذا أراد الحاجة ٣٤٦
٣٨٣ كان النبي ﷺ يتسوك قبل	كان النبي ﷺ إذا استوى على المنبر ١٤١٤
٥٤٨ كان النبي ﷺ يتكلم في حجري	كان النبي ﷺ إذا اشتد البرد ١٤٠٣
٤٣٩ كان النبي ﷺ يتوضأ بالمد	كان النبي ﷺ إذا اشتكى ١٥٣٢
٤٠٠ كان النبي ﷺ يحب التيمن	كان النبي ﷺ إذا أوى إلى فراشه ٢١٣٢
٤٤٢٥ كان النبي ﷺ يحب موافقة	كان النبي ﷺ إذا بال ٣٦١
٤٦٠ كان النبي ﷺ يخرج من الخلاء	كان النبي ﷺ إذا تكلم بكلمة ٢٠٨
١٤٢٦ كان النبي ﷺ يخرج يوم الفطر	كان النبي ﷺ إذا حزبه أمر صلى ١٣٢٥
١٤١٣ كان النبي ﷺ يخطف خطبتين	كان النبي ﷺ إذا خرج من الخلاء قال ٣٥٩
١٤١٥ كان النبي ﷺ يخطف قائماً، ثم يجلس	كان النبي ﷺ إذا خرج يوم العيد ١٤٤٧
١٤٥٧ كان النبي ﷺ يذبح وينحر بالمصل	كان النبي ﷺ إذا دخل الخلاء ٣٤٣
٤٥٦ كان النبي ﷺ يذكر الله	كان النبي ﷺ إذا سجد جافى ٨٩٠
٣٨٤ كان النبي ﷺ يستاك	كان النبي ﷺ إذا سجد ٨٩١
٤٢٨٤ كان النبي ﷺ يستعذب له الماء من السقيا	كان النبي ﷺ إذا صلى الفجر تربع في مجلسه ٤٧١٥
٩١٢ كان النبي ﷺ يشير بإصبعه	كان النبي ﷺ إذا صلى ركعتي الفجر ١١٩٠، ١١٨٩
١٢٨٤ كان النبي ﷺ يصلي بعد الوتر ركعتين	كان النبي ﷺ إذا فرغ من تليته ٢٥٥٢
١٢١٠ كان النبي ﷺ يصلي ثم ينام قدر ما صلى	كان النبي ﷺ إذا قال ٨٧٠
١١٨٨ كان النبي ﷺ يصلي فيما بين	كان النبي ﷺ إذا قام للتهجد ٣٧٨
١١٩١، ٧٧٩ كان النبي ﷺ يصلي من الليل	كان النبي ﷺ إذا قام من الليل ١١٩٣
٢١٠٣، ٢١٠٢ كان النبي ﷺ يعتكف في العشر الأواخر	كان النبي ﷺ إذا كان جنباً ٤٥٣
٢١٠٥ كان النبي ﷺ يعود المريض وهو معتكف	كان النبي ﷺ إذا كان يوم عيد ١٤٣٤
..... كان النبي ﷺ يغتسل من أربع	كان النبي ﷺ في الركعتين ٩١٥
٧٧٢ كان النبي ﷺ يغدو إلى المصل	كان النبي ﷺ في غزوة تبوك إذا ١٣٤٤
٤٤٦ كان النبي ﷺ يغسل رأسه	كان النبي ﷺ كره الصلاة نصف النهار ١٠٤٧
١٩٩١ كان النبي ﷺ يفطر قبل أن يصلي على رطبات	كان النبي ﷺ لا يخرج يوم الفطر ١٤٤٠
٣٢٣ كان النبي ﷺ يقبل بعض أزواجه	كان النبي ﷺ لا يرفع يديه في شيء ١٤٩٨
٨٣٠، ٨٢٨ كان النبي ﷺ يقرأ في الظهر	كان النبي ﷺ لا يصلي بعد الجمعة ١١٦١

٩٠٧ كان رسول الله ﷺ إذا جلس
 ٤٧٠٢ كان رسول الله ﷺ إذا جلس جلس أصحابه
 كان رسول الله ﷺ إذا جلس في المسجد احتجى
 ٤٧١٣ بيديه
 ٥٨٣٠ كان رسول الله ﷺ إذا جلس يتحدث
 ١٤٠٧ كان رسول الله ﷺ إذا خطب
 ٢٠٩٠ كان رسول الله ﷺ إذا دخل العرش شد مثزره
 ٦٠٦٢ كان رسول الله ﷺ إذا دخل المسجد
 ١٩٦٦ كان رسول الله ﷺ إذا دخل شهر رمضان
 ٢١٠٤ كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن يعتكف صلى
 ٣٢٣٢ كان رسول الله ﷺ إذا أراد سفراً
 ٢٢٥٨ كان رسول الله ﷺ إذا ذكر أحداً فدعاه
 كان رسول الله ﷺ إذا رفع يديه في الدعاء لم
 يحطها
 ٢٢٤٥ كان رسول الله ﷺ إذا سافر
 ٢٤٢١ كان رسول الله ﷺ إذا سافر وأراد
 ١٣٤٥ كان رسول الله ﷺ إذا صلى
 ٥٨٠٨، ٩٤٤ كان رسول الله ﷺ إذا طاف
 ٢٥٦٤ كان رسول الله ﷺ إذا قام
 ٨١٠، ٧٩٩ كان رسول الله ﷺ إذا قدم من سفر
 ٣٩٠٠ كان رسول الله ﷺ إذا قعد
 ٩٠٦ كان رسول الله ﷺ إذا قعد يدعو
 ٩٠٨ كان رسول الله ﷺ إذا كان الحرة
 ٦٢٠ كان رسول الله ﷺ إذا كان في سفر
 ٣٩٢٢ كان رسول الله ﷺ إذا كبر
 ٧٩٥ كان رسول الله ﷺ إذا لبس قميصاً بدأ بميقاته
 ٤٣٣٠ كان رسول الله ﷺ إذا نهض
 ٨١٩ كان رسول الله ﷺ أشد توجيلاً
 ٦١٩ كان رسول الله ﷺ طويل الصمت
 ٥٨٢٦ كان رسول الله ﷺ عندما يقوم من المسجد
 ٤٧٠٥ كان رسول الله ﷺ لا يتوضأ بعد الغسل
 ٤٤٥ كان رسول الله ﷺ لا يطرق أهله ليلاً
 ٣٩٠٢ كان رسول الله ﷺ لا يعرف فصل السورة
 ٢٢١٨

٨٣٥ كان النبي ﷺ يقرأ في الفجر
 ٨٣٨ كان النبي ﷺ يقرأ في الفجر يوم الجمعة
 ٨٥٠، ٨٤٩ كان النبي ﷺ يقرأ في صلاة المغرب
 ٤٤٣٧ كان النبي ﷺ يقص أو يأخذ من شاربه
 ٨٩٢ كان النبي ﷺ يقول في سجوده
 ٤٣٩٧ كان النبي ﷺ يكره عشر خلال : الصفرة
 ٤٤٥٣ كان النبي ﷺ يلبس النعال السبتية
 ٩٤٥ كان النبي ﷺ ينصرف
 كان النبي ﷺ ينعت الزيت والورس من ذات
 الجنب
 ٤٥٣٦ كانت أمة من إماء أهل المدينة
 ٥٨٠٩ كانت راية نبي الله ﷺ سوداء، ولواؤه أبيض
 ٣٨٨٧ كانت راية النبي ﷺ سوداء مربعة من ثمرة
 ٣٨٨٨ كانت قبعة سيف رسول الله ﷺ من فضة
 ٣٨٨٤ كانت قراءة النبي ﷺ بالليل يرفع طوراً
 ١٢٠٢ كانت قراءة النبي ﷺ على قدر ما يسمعه
 ١٢٠٣ كانت لرسول الله ﷺ ثلاثة صفائح
 ٤٠٦٢ كانت لرسول الله ﷺ خرقه
 ٤٢١ كانت للنبي ﷺ خطبتان
 ١٤٠٥ كانت مداماً (قراءة النبي)
 ٢١٩١ كانت يد رسول الله ﷺ اليمنى لطهورة
 ٣٤٨ كان خاتم النبي ﷺ في هذه
 ٤٣٨٩ كان رسول الله ﷺ أجود الناس بالخير
 ٢٠٩٨ كان رسول الله ﷺ إذا أدخل
 ٢٥٤٢ كان رسول الله ﷺ إذا استوى على بعيره
 ٢٤٢٠ كان رسول الله ﷺ إذا اعتكف أدن إلى
 ٢١٠٠ كان رسول الله ﷺ إذا اعتم سدل عمامته بين
 كتفيه
 ٤٣٣٨ كان رسول الله ﷺ إذا اغتسل
 كان رسول الله ﷺ إذا أكل مع قوم كان آخرهم
 أكلاً
 ٤٢٥٥ كان رسول الله ﷺ إذا توضأ
 ٤٢٩ كان رسول الله ﷺ إذا جاءه أمر
 ١٤٩٤

كان رسول الله ﷺ يستحب الجوامع من الدعاء ٢٢٤٦	كان رسول الله ﷺ لا يقدو يوم الفطر ١٤٣٣
كان رسول الله ﷺ يستحب الصلاة ٧٥١	كان رسول الله ﷺ لا يفطر أيام البيض ٢٠٧٠
كان رسول الله ﷺ يستفتح ٧٩١	كان رسول الله ﷺ لا يقدم مكة إلا ٢٥٦١
كان رسول الله ﷺ يسن ٣٨٨	كان رسول الله ﷺ لا يقوم من مصلاه الذي يصلي فيه الصبح حتى تطلع الشمس ٤٧٤٧
كان رسول الله ﷺ يستنحي بالماء ٣٤٢	كان رسول الله ﷺ ليصلي الصبح ٥٩٨
كان رسول الله ﷺ يسكت ٨١٢	كان رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر يصلون ١٤٢٨
كان رسول الله ﷺ يُسلم تسليمه ٩٥٧	كان رسول الله ﷺ يأكل بثلاثة أصابع ٤١٦٤
كان رسول الله ﷺ يسوي صفوفنا ١٠٩٧	كان رسول الله ﷺ يأكل لحم الدجاج ٤١١٢
كان رسول الله ﷺ يشريده ٩٩١	كان رسول الله ﷺ يبدأ بالسواك ٣٧٧
كان رسول الله ﷺ يصافح الجميع ٤٦٨٣	كان رسول الله ﷺ يتحفظ من شعبان ١٩٨٠
كان رسول الله ﷺ يصلي الصلوات ٦١٧	كان رسول الله ﷺ يتخلف في المسير، فيزجي ٣٩١٣
كان رسول الله ﷺ يصلي الضحى ١٣٢٠، ١٣١٠	كان رسول الله ﷺ يتحولنا بالموعظة ٢٠٧
كان رسول الله ﷺ يصلي الظهر ٦٣٧، ٥٨٨	كان رسول الله ﷺ يتعوذ من الجان ٤٥٦٤
كان رسول الله ﷺ يصلي العصر ٥٩٢	كان رسول الله ﷺ يتعوذ من خمس ٢٤٦٦
كان رسول الله ﷺ يصلي الحجير ٥٨٧	كان رسول الله ﷺ يتغافل ولا يتطير ٤٥٨٢
كان رسول الله ﷺ يصلي تطوعاً ١٠٠٥	كان رسول الله ﷺ يتوضأ ٣٩٣
كان رسول الله ﷺ يصلي جالساً ١٢٨٣	كان رسول الله ﷺ يتوضأ لكل صلاة ٤٢٥
كان رسول الله ﷺ يصلي في الفرع على راحلته ١٣٤٠	كان رسول الله ﷺ يجتهد في العشر الأواخر ٢٠٨٩
كان رسول الله ﷺ يصلي في مرط ٥٥٠	كان رسول الله ﷺ يجعل أصبعيه ٢٢٥٤
كان رسول الله ﷺ يصلي قبل العصر أربع ١١٧١	كان رسول الله ﷺ يجعل في قسم المغانم عشرًا ٤٠٣٢
كان رسول الله ﷺ يصلي قبل العصر ركعتين ١١٧٢	كان رسول الله ﷺ يجمع بين الظهر والعصر ١٣٣٩
كان رسول الله ﷺ يصلي من الليل ثلاث ١٢٥٦	كان رسول الله ﷺ يحب ثم ٤٦٨
كان رسول الله ﷺ يصليها السقوط ٦١٣	كان رسول الله ﷺ يحب الخلواء والعسل ٤١٨٢
كان رسول الله ﷺ يصوم الاثنين والخميس ٢٠٥٥	كان رسول الله ﷺ يحب هذه السورة ٢١٨٢
كان رسول الله ﷺ يصوم حتى نقول ٢٠٣٦	كان رسول الله ﷺ يجتمع في الأحد عشرين والكاهل ٤٥٤٦
كان رسول الله ﷺ يصوم من الشهر السبت ٢٠٥٩	كان رسول الله ﷺ يجتمع الصلاة ٧٩١
كان رسول الله ﷺ يصوم من غرة كل شهر ٢٠٥٨	كان رسول الله ﷺ ينصف نعله ٥٨٢٢
كان رسول الله ﷺ يضحي بكبش ١٤٦٦	كان رسول الله ﷺ يدره الفجر في رمضان ٢٠٠١
كان رسول الله ﷺ يضع حجرين على بطنه من شدة الجوع ٥٢٥٤	كان رسول الله ﷺ يذبح وينحر بالمصلى ١٤٣٨
	كان رسول الله ﷺ يرفع يديه في الدعاء حتى يرى بياض ٢٢٥٣

- ١٢٨١ كان رسول الله ﷺ يوتر بثلاث
 ١٢٨٥ كان رسول الله ﷺ يوتر بواحدة
 ٨٠٣ كان رسول الله ﷺ يؤمنا
 ٨٦٩ كان ركوع النبي ﷺ وسجوده
 ٣٢٠٣ كان صداقة لأزواجه ثنتي
 ٣٢٣٧ كان عند رسول الله ﷺ تسع نسوة
 ٤٣٠٧ كان فراش رسول الله ﷺ الذي ينام عليه أدمًا
 ٤٧١٧ كان فراش رسول الله ﷺ نحوًا مما يوضع
 ٥٨٢٧ كان في كلام رسول الله ﷺ ترتيل وترسيل
 ٥٨٦ كان قدر صلاة رسول الله ﷺ
 كان قيس بن سعد من النبي ﷺ بمنزلة صاحب
 الشرط من الأمير ٣٦٩٢
 كان كيام أصحاب رسول الله ﷺ بطحًا ٤٣٣٣
 كان كم قميص رسول الله ﷺ إلى الرسغ ٤٣٢٩
 كان للنبي ﷺ قدح ٣٦٢
 كان لي على النبي ﷺ دين فقضاني وزادني ٢٩٢٥
 كان لي من رسول الله ﷺ مدخل بالليل ٤٦٧٥
 كان معاذ يصلي مع النبي ﷺ العشاء ١١٥١
 كان وساد الرسول ﷺ الذي يتكىء ٤٣٠٨
 كان يرانا نصليهما فلم يأمرنا ١١٧٩
 كان يسير العتي، فإذا وجد فجوة نص ٢٦٠٤
 كان يصلي في بيتي قبل الظهر أربعًا ١١٦٢
 كان يعرض على النبي ﷺ القرآن كل عام مرة ٢٠٩٩
 كان ﷺ يعود المريض ٥٨٢١
 كان يقرأ في الأول بـ (سبح اسم ربك
 الأعلى) ١٢٧٢، ١٢٧١، ١٢٧٠، ١٢٦٩
 كان يقول إذا سلم: سبحان الملك القدوس ١٢٧٥
 كان يكبر أربعًا تكبيره على الجنائز ١٤٤٣
 كان يكون في خدمة أهله ٥٨١٦
 كان ينذر لرسول الله ﷺ في سقائه ٤٢٨٩
 كان يبل منا المهل فلا ينكر عليه ٢٥٩٢
 كان يوتر بأربع وثلاث ١٢٦٤
 كان رسول الله ﷺ يطيل القراءة ١١٨٣
 كان رسول الله ﷺ يعجبه ٤٢١٧
 كان رسول الله ﷺ يعجبه من الدنيا ثلاث: ٥٢٦٠
 كان رسول الله ﷺ يعلمنا التشهد ... ٩١٦، ٩١٠
 كان رسول الله ﷺ يغتسل ٤٥٩
 كان رسول الله ﷺ يغزو بأم سليم، ونسوة من
 الأنصار ٣٩٤٠
 كان رسول الله ﷺ يغزو بهم ٣٩٨٨
 كان رسول الله ﷺ يفتح صلاته ٨٤٤
 كان رسول الله ﷺ يفطر من الشهر ١٢٤١
 كان رسول الله ﷺ يقبل الهدية ويشيب عليها ١٨٢٦
 كان رسول الله ﷺ يقبل ويباشر وهو صائم ٢٠٠٠
 كان رسول الله ﷺ يقرأ (السجدة) ١٠٢٥
 كان رسول الله ﷺ يقرأ علينا ١٠٣٢
 كان رسول الله ﷺ يقرأ في العيدين ٨٤٠
 كان رسول الله ﷺ يقرأ في ركعتي الفجر ٨٤٣
 كان رسول الله ﷺ يقرأ فيهما ٨٤١
 كان رسول الله ﷺ يقسم لعائشة ٣٢٣٠
 كان رسول الله ﷺ يقطع قراءته ٢٢٠٥
 كان رسول الله ﷺ يقول في كل ٧٩١
 كان رسول الله ﷺ يكبر ٨٠٨
 كان رسول الله ﷺ يكبرها ١٦٥٣
 كان رسول الله ﷺ يكثر الذكر ٥٨٣٣
 كان رسول الله ﷺ يكثر دهن رأسه، وتريح
 لحيته ٤٤٤٥
 كان رسول الله ﷺ يكره الشكال في الخيل ٣٨٦٩
 كان رسول الله ﷺ يكره الغل ٤٦١٥
 كان رسول الله ﷺ يكتبه بأبي المساكين ٦١٦١
 كان رسول الله ﷺ يلحظ ٩٩٨
 كان رسول الله ﷺ يمد ذوائته ويأخذها ٤٤٦٢
 كان رسول الله ﷺ يمسح المأقين ٤١٦
 كان رسول الله ﷺ ينام أول الليل ١٢٢٦
 كان رسول الله ﷺ ينذله ٤٢٨٨

- ٣٧٥٥ لعن رسول الله ﷺ الراشي والمرشي والرائش
- ٤٤٧٠ لعن رسول الله ﷺ الرجل من النساء
- ٤٤٦٩ لعن رسول الله ﷺ الرجل يلبس لبسة المرأة
- ٣٣٧٢ لعن رسول الله ﷺ من فرق بين الوالد
- ١٤١٧ لقد رأيت رسول الله ﷺ ما يزيد
- لقد سقت رسول الله ﷺ بقدرحي هذا
- ٤٢٨٦ الشراب كله:
- ١٠٥٠ لقد صحبنا رسول الله ﷺ فما رأيناه
- ٥٨٦٥ لما أسري برسول الله ﷺ انتهى به
- ١١٩٨ لما بدن رسول الله ﷺ ونقل
- ٢٥٦٨ لم أر النبي ﷺ يستلم من
- ٤٤٨٢ لما فتح رسول الله ﷺ مكة
- ٥٩٥٢ لما قدم رسول الله ﷺ المدينة لعبت الحبشة
- ٥٩٦٢ لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله ﷺ
- ٢٠٤٦ لم يكن يبالي من أي أيام الشهر
- ٢٦٠٦ لم يزل رسول الله ﷺ يلبي حتى رمى
- ٤٥٠ لم يزل رسول الله ﷺ يسأل
- ١١٦٣ لم يكن النبي ﷺ على شيء من النوافل
- ٥٨٢٠ لم يكن رسول الله ﷺ فاحشاً
- ٣٩٣٨ لم يكن رسول الله ﷺ يريد غزوة إلا
- ٤٦٩٨ لم يكن شخص أحب إليهم من رسول الله ﷺ
- لم يكن شيء أحب إلى رسول الله ﷺ بعد
- ٣٨٩٠ النساء من الخيل
- ٢٨٤٢ لو بعثت من أخيك ثمراً فأصابته جائحة
- ٢٥٨٩ لولا أني رأيت رسول الله ﷺ
- ٨٥٢، ٨٥١ ما أحصي ما سمعت رسول الله ﷺ
- ٨٦٤ ما أخذت سورة يوسف
- ١٤٠٩ ما أخذت (ق) إلا عن لسان
- ٤١٧٠ ما أعلم النبي ﷺ رأى رغباً مرفقاً
- ٤١٦٩ ما أكل النبي ﷺ على خوان ولا في سكرجة
- ٥٩٩٢ مات النبي ﷺ وهو يكره ثلاثة أحياء
- ٢٥٨٧ ما تركته منذ رأيت رسول الله ﷺ
- ٣٩٢٨ كتب رسول الله ﷺ إلى كسرى
- ١٤٩٣ كسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ
- ٤٧٢٩ كنا إذا أتينا النبي ﷺ جلس أحدنا حيث ينتهي
- ٥٨٩ كنا إذا صليتنا خلف النبي ﷺ
- ٢٩٨٩ كنا عند رسول الله ﷺ فقراً: طسم
- ٥٩٢٨ كنا مع النبي ﷺ نتداول من قصعة
- ١٤٦٩ كنا مع رسول الله ﷺ في سفر
- ٨٢٩ كنا نحز رقيام رسول الله ﷺ
- ٦١٥ كنا نصلي العصر مع رسول الله ﷺ
- ٥٩٦ كنا نصلي المغرب مع رسول الله ﷺ
- ٤٢٨٧ كنا نبذل رسول الله ﷺ في السقاء
- ٤٧٧٣ كنا نبي رسول الله ﷺ ببغلة كان يجتنيها
- ٦٠٩٥ كنت إذا سألت رسول الله ﷺ أعطاني
- ٩٤٣ كنت أرى رسول الله ﷺ يسلم
- ٤٤١٩ كنت أرجل رأس رسول الله ﷺ وأنا حافض
- ١٠١١ كنت أصلي الظهر مع رسول الله ﷺ
- ٢٦٥١ كنت أطيع رسول الله ﷺ قبل
- ٢٥٤٠ كنت أطيع رسول الله ﷺ لإحرامه
- ٩٥٩ كنت أعرف انقضاء صلاة رسول الله ﷺ
- ٥٤٦ كنت أغتسل أنا والنبي ﷺ
- ٤٤٦٠ كنت أغتسل أنا ورسول الله ﷺ من إناء واحد
- ٣٢٤٣ كنت ألعب بالبنات عند النبي ﷺ
- ٥٨٠٣ كنت أمشي مع رسول الله ﷺ وعليه بزد
- ٣١٧٥ كنت جالساً مع النبي ﷺ إذ
- ٢٥٤٤ كنت رديف أبي طلحة وإنهم
- ٤٨١١ كنت مع رسول الله ﷺ فسمع صوت
- ١١٩٧ لأمرقن صلاة رسول الله ﷺ الليلة
- ٢٩٧٨ لا يدخل هذا بيت قوم إلا أدخله الذل
- ٤٤٢٨ لعن النبي ﷺ المختين والمترجلات
- ٤٠٧٥ لعن النبي ﷺ من اتخذ شيئاً في الروح غرضاً
- ٤٤٦٨ لعنت الواصلة والمستوصلة والناسصة
- ٣٧٥٤، ٣٧٥٣ لعن رسول الله ﷺ الراشي والمرشي

- ماترك رسول الله ﷺ ديناراً ولا درهماً ٥٩٧٣
 ماترك رسول الله ﷺ زكمتين ١١٧٨
 ماترك رسول الله ﷺ عند موته ديناراً ٥٩٧٤
 ماترك رسول الله ﷺ من قائد فتنة ٥٣٩٣
 ماخبر رسول الله ﷺ بين أمرين إلا ٥٨١٧
 ما رأى رسول الله ﷺ متخلاً ٤١٧١
 ما رأيت أحداً أكثر تبسماً من رسول الله ﷺ ٥٨٢٩
 ما رأيت رسول الله ﷺ صائماً في العشر قط ٢٠٤٣
 ما رأيت رسول الله ﷺ صلى صلاة إلا ٢٦٠٨
 ما رأيت النبي ﷺ يتحرى صيام يوم فضله ٢٠٤٠
 ما رأيت رسول الله ﷺ يصلي إلى ٧٨٣
 ما رأيت رسول الله ﷺ يصوم شهرين ١٩٧٦
 ما رأي رسول الله ﷺ يأكل متكئاً قط ٤٢١٢
 ما مثل رسول الله ﷺ شيئاً قط فقال لا ٥٨٠٥
 ما صلى رسول الله ﷺ العشاء قط ١١٧٥
 ما صلى رسول الله ﷺ صلاة ٦٠٨
 ما ضرب رسول الله ﷺ لنفسه ٥٨١٨
 ما عاب النبي ﷺ طعاماً قط ٤١٧٢
 ما علمته صام شهراً كله إلا رمضان ٢٠٣٧
 ما كان رسول الله ﷺ يسرد ٥٨٢٨
 ما كان يكون لرسول الله ﷺ فرجة ٤٥٤١
 ما كنا نشاء أن نرى رسول الله ﷺ في ١٢٠٨
 بررت على النبي ﷺ وهو يبول ٥٢٩
 مر رجل وعليه ثوبان أحمران، فسلم على النبي
 ﷺ فلم يرد عليه ٤٣٥٣
 مر رسول الله ﷺ بمجلس فيه ٤٦٣٩
 مر علينا رسول الله ﷺ في نسوة فسلم ٤٦٦٣
 مسح رسول الله ﷺ بوجهه ويديه ٥٣٥
 مسح رسول الله ﷺ رأسي ٤٧٦
 مسح رسول الله ﷺ صدره ودعا ٥٩٢١
 ملعون على لسان محمد ﷺ من قعد ومط
 الحلقة ٤٧٢٢
- من السنة إذا جلس الرجل أن يخلع نعليه ٤٤١٧
 من حدثكم أن النبي ﷺ كان يبول قائماً ٣٦٥
 من سره أن ينظر إلى ظهور رسول الله ﷺ ٤١١
 من صلى المغرب أو الصبح ١١٥٨
 من صلى على النبي ﷺ واحدة ٩٣٥
 من كل الليل أوتر رسول الله ﷺ ١٢٦١
 نحر النبي ﷺ عن نسائه بقرة في حجته ٢٦٣٠
 نحر النبي ﷺ هداياه وحلق ٢٧٠٨
 نحرنا مع رسول الله ﷺ عام الحديبية ٢٦٣٦
 نعى النبي ﷺ زيداً وجعفرأ وابن رواحة ٥٨٨٧
 نفل الرسول ﷺ الربع بعد الخمس ٤٠٠٨
 نفل الرسول ﷺ الربع في البدأة، والثالث في
 الرجعة ٤٠٠٧
 نفلي رسول الله ﷺ يوم بدر سيف أبي جهل
 وكان قتله ٤٠٠٤
 نفلنا رسول الله ﷺ نفلاً ٣٩٩١
 هتك النبي ﷺ سراً فيه ثمانيل ٤٤٩٣
 هذا رسول الله ﷺ مقيلاً متنعماً ٤٣٠٩
 هذه فريضة الصدقة التي فرض رسول الله ﷺ ١٧٩٦
 هكذا رأيت رسول الله ﷺ قام على ١٦٧٩
 هكذا رأيت النبي ﷺ يفعل (رمي الجمار) ٢٦٦١
 هكذا صنع رسول الله ﷺ ١٩٩٦
 هكذا كان رسول الله ﷺ يتطهر ٤٦٩
 هكذا كان وضوء رسول الله ﷺ ٣٩٤
 هكذا كان يستجمر رسول الله ﷺ ٤٤٣٦
 والله لقد رأيت النبي ﷺ يقوم على ٣٢٤٤
 والله لقد صلى رسول الله ﷺ على أبي ١٦٥٦
 وضع النبي ﷺ يده في الركوة ٥٨٨٢
 وضعت للنبي ﷺ غسلاً ٤٣٦
 وضأت النبي ﷺ في غزوة ٥٢١
 وقت رسول الله ﷺ لأهل المدينة ٢٥١٦
 وقت رسول الله ﷺ لأهل المشرق ٢٥٣٠

فهرس الأوامر

- أخبر رسول الله ﷺ فأمره بأكلها ٤٠٩٦
 ألقى علي رسول الله ﷺ التاذين ٦٤٢
 أمر الرسول ﷺ أن يسهم بينهم في اليمين ٣٧٦٨
 أمر النبي ﷺ أن نسترفي من العين ٤٥٢٧
 أمر النبي ﷺ بقتل الكلاب ٤١٠١
 أمر النبي ﷺ بالعناقة في كسوف الشمس ١٤٨٩
 أمر النبي ﷺ باليهودي واليهودية فرجها ٣٥٥٩
 أمر به رسول الله ﷺ فرض رأسه ٣٤٥٩
 أمر رسول الله ﷺ ببناء المسجد ٧١٧
 أمر رسول الله ﷺ أن يستمتع بجلود ٥٠٩
 أمر رسول الله ﷺ أن ينبذ في أسقية ٤٢٩٠
 أمر رسول الله ﷺ بالرجلين فضرىوا ٣٥٧٩
 أمر رسول الله ﷺ برجل زنى فجلد ٣٥٧٣
 أمر رسول الله ﷺ بقتل أحد ١٦٤٣
 أمر رسول الله ﷺ بقتل الوزغ ٤١١٩
 أمر رسول الله ﷺ بقتلهم ٤١٤١
 أمر رسول الله ﷺ بلالاً أن يجعل إصبعيه ٦٥٣
 أمر رسول الله ﷺ بلالاً أن يشفع ٦٤١
 أمرني رسول الله ﷺ بشيء ٤١٠٥
 أمرنا النبي ﷺ بسبع ونهانا عن سبع ١٥٢٦
 أمرنا رسول الله ﷺ إذا كنا ١١١١
 أمرنا رسول الله ﷺ أن لا نستقبل ٣٧٠
 أمرنا رسول الله ﷺ أن نتداوى من ذات
 الجنب ٤٥٣٥
 أمرنا رسول الله ﷺ أن نرد ٩٥٨
 أمرنا رسول الله ﷺ أن نسبع الوضوء ٣٨٨٢
 أمرنا رسول الله ﷺ أن نستشف ١٤٦٣
 أمرني الرسول ﷺ بطرح بعضها ٤٠٠٥
 أمرني خليلي بسبع ٥٢٥٩
 أمرني رسول الله ﷺ أن أقرأ ٩٦٩
 أمرها الرسول ﷺ أن تبدأ بالرجل (في العتق) ٣٢٠٠
 أمره النبي ﷺ أن يتخذ أنفاً من ذهب ٤٤٠٠
 أمره النبي ﷺ أن يقتل ٥٤٣
 أمرهم رسول الله ﷺ أن يأتيوا بل ٣٥٣٩
 أن النبي ﷺ أمره أن يجهز جيشاً ٢٨٢٣
 إن النبي ﷺ لما وجهه إلى اليمن أمره ١٨٠٠
 أن رسول الله ﷺ أمر بسد الأبواب إلا ٦١٠٥
 أن رسول الله ﷺ أمر بقتل الوزغ وسماه
 فويسقاً ٤١٢٠
 إن رسول الله ﷺ أمرنا بذلك ١١٨٦
 إن رسول الله ﷺ أمرني أن أصحي بهما ١٤٦٢
 إن رسول الله ﷺ كان أمر بالوضوء ٤٢٦
 إن رسول الله ﷺ كان يأمر باستبراء ٣٣٤٠
 أن رسول الله ﷺ كان يأمرنا أن نخرج ١٨١١
 أن رسول الله ﷺ لما وجهه إلى اليمن أمره ٤٠٣٦
 جعل رسول الله ﷺ ثلاثة أيام ٥١٧
 سأل النبي ﷺ فأمره بأكلها ٤٠٧٢
 سمعت النبي ﷺ يأمر فيمن زنى ولم يحصن،
 جلد مائة ٣٥٥٦
 فرض الله الصلاة على لسان نبيكم ١٣٤٩
 فرض رسول الله ﷺ زكاة الفطر صاعاً ١٨١٥
 فرض رسول الله ﷺ زكاة الفطر طهر ١٨١٨

٢٠٦٠ .. كان رسول الله ﷺ يأمرني أن أصوم ثلاثة ..	١٦٨٢ .. كان رسول الله ﷺ أمرنا بالقيام في الجنائز ..
كان رسول الله ﷺ يحثنا على الصدقة وينهانا	٢٠٦٨ .. كان رسول الله ﷺ يأمر بصيام يوم عاشوراء
عن المثلة ٣٥٤١، ٣٥٤٠	٥٢٠ .. كان رسول الله ﷺ يأمرنا بالصيام
٢٠٣٢ .. كان يصيبننا ذلك فتؤمر بقضاء الصوم	١١٣٥ .. كان رسول الله ﷺ يأمرنا بالصيام
٦٧٩ .. كنا نؤمر بالدعاء عند أذان	

RMPInternational.TK

فهرس النواهي

- ٧٩١ كان رسول الله ﷺ ينهى أن يفتش
 ٧٩١ كان رسول الله ﷺ ينهى عن عقبة
 ٤٤٤٩ كان رسول الله ﷺ ينهى عن كثير من الإرفاء
 ٥٠٧ كره رسول الله ﷺ ثمن جلود السباع
 ٢٨٠٧ لعن رسول الله ﷺ أكل الربا
 ٢٨٢٩ لعن رسول الله ﷺ أكل الربا وموكله
 لعن رسول الله ﷺ المحلل والمحلل
 ٣٢٩٧، ٣٢٩٦ له
 ١٧٣٢ لعن رسول الله ﷺ النائحة والمستمعة
 ٧٤٠ لعن رسول الله ﷺ زائرات القبور
 ٢٧٧٦ لعن رسول الله ﷺ في الخمر عشرة
 ٤٧٠١ نهى النبي ﷺ أن يمسح الرجل
 ٤٧٢٨ نهى النبي ﷺ أن يمشي الرجل بين المراتين
 ٤١٢٧ نهى النبي ﷺ عن أكل لحم الضب
 ٤١٢٨ نهى النبي ﷺ عن أكل الهرة وأكل ثمنها
 نهى النبي ﷺ الرجال والنساء عن دخول
 ٤٤٧٤ الحمامات
 ٤٥٤٥ نهى النبي ﷺ طبيباً عن قتل ضفدع
 ٢٤٣ نهى النبي ﷺ عن الأغلوطات
 ٣٣٦٣ نهى النبي ﷺ عن التفريق بين
 ٤٧٠١ نهى النبي ﷺ عن القيام لأحد
 ٢٩٧٥ نهى النبي ﷺ عن المحاقلة
 ٤٣٥٨ نهى النبي ﷺ عن الميثة الحمراء
 ٢٩٤١ نهى النبي ﷺ عن النبهة والمثلة
 ٣٦٤٠ نهى النبي ﷺ عن خليط التمر والبر
 ٢٦٨٩ نهى رسول الله ﷺ النساء في إحرامهن
 أراد النبي ﷺ أن ينهى عن أن يسمى بعمل
 ٤٧٥٤ ومبركة
 ١٣٩٣ أن النبي ﷺ نهى عن الحبة يوم الجمعة
 أن النبي ﷺ نهى عن الخمر، والميسر،
 ٤٥٠٤ والكوبة، والغيراء
 ١٠٤٦ إن النبي ﷺ نهى عن الصلاة نصف النهار
 أن النبي ﷺ نهى عن بيع الحيوان بالحيوان
 ٢٨٢٢ نسيئة
 ٢٨٦٣ أن النبي ﷺ نهى عن بيع الكالئ بالكالئ
 ٢٧٦٥ أن النبي ﷺ نهى عن ثمن الدم
 ٣٢٢٥ أن النبي ﷺ نهى عن طعام المتبارين
 ٤٣٢٣ إن النبي ﷺ نهى عن لبس الحرير
 ١٧٧٠ أن رسول الله ﷺ لعن زوارات القبور
 ٢٨٦١ إن رسول الله ﷺ نهى عن الثيا
 ٣١٤٦ إن رسول الله ﷺ نهى عن الشغار
 ٢٨٢١ أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع اللحم بالحيوان
 أن رسول الله ﷺ نهى عن ثمن الكلب
 ٢٧٦٨ والسنور
 ٢٧٦٤ أن رسول الله ﷺ نهى عن ثمن الكلب ومهر
 أن رسول الله ﷺ نهى عن صوم يوم عرفة
 ٢٠٦٢ بعرفة
 ٣٠٣٥ أن رسول الله ﷺ نهى عن لقطة الحاج
 ٣١٤٧ إن رسول الله ﷺ نهى عن متعة النساء
 ١٠٤٠ ثلاث ساعات كان رسول الله ﷺ ينهانا
 ٤١٢٩ حرم رسول الله ﷺ الحمر الإنسية
 ٤١٠٦ حرم رسول الله ﷺ لحوم الحمر الأهلية

نهى رسول الله ﷺ أن يلبسه المحرم (البرنس) ٢٦٩٢
 نهى رسول الله ﷺ أن ينام الرجل على سطح ٤٧٢١
 نهى رسول الله ﷺ أن يتعل الرجل قائماً ٤٤١٥، ٤٤١٤
 نهى رسول الله ﷺ عن إجابة طعام الفاسقين ٣٢٢٧
 نهى رسول الله ﷺ عن اختناث الأسقية ... ٤٢٦٥
 نهى رسول الله ﷺ عن أكل الثوم إلا مطبوخاً ٤٢٣٠
 نهى رسول الله ﷺ عن أكل الجلالة والبانها ٤١٢٦
 نهى رسول الله ﷺ عن أكل لحوم الخيل ... ٤١٣٠
 نهى رسول الله ﷺ عن أكل المجشمة ... ٤٠٨٨
 نهى رسول الله ﷺ عن التحريش بين البهائم ٤١٠٣
 نهى رسول الله ﷺ عن التخم بالذهب ... ٤٤٠٦
 نهى رسول الله ﷺ عن الرجل إلا غياً ... ٤٤٤٨
 نهى رسول الله ﷺ عن الخصر ... ٩٨١
 نهى رسول الله ﷺ عن الدباء ... ٤٢٩٠
 نهى رسول الله ﷺ عن الدواء الخيث ... ٤٥٣٩
 نهى رسول الله ﷺ عن السدل ... ٧٦٤
 نهى رسول الله ﷺ عن الشرب من ثلثة القدح ٤٢٨٠
 نهى رسول الله ﷺ عن الشرب من في السقاء ٤٢٦٤
 نهى رسول الله ﷺ عن الشرب والاكل في آنية الفضة والذهب ... ٤٣٢١
 نهى رسول الله ﷺ عن الضرب في الوجه ... ٤٠٧٧
 نهى رسول الله ﷺ عن القرع ... ٤٤٢٦
 نهى رسول الله ﷺ عن المحاقلة، والمزابنة ... ٣٨٣٦
 نهى رسول الله ﷺ عن المخابرة ... ٣٨٣٥، ٢٩٧٣
 نهى رسول الله ﷺ عن المزابنة ... ٣٨٣٤
 نهى رسول الله ﷺ عن بيع التمر بالتمر ... ٢٨٣٧
 نهى رسول الله ﷺ عن بيع الثمار حتى يبدو ... ٢٨٣٩
 نهى رسول الله ﷺ عن بيع الحصة ... ٢٨٥٤
 نهى رسول الله ﷺ عن بيع السنين ... ٢٨٤١
 نهى رسول الله ﷺ عن بيع الصبرة ... ٢٨١٦
 نهى رسول الله ﷺ عن بيع العربان ... ٢٨٦٤
 نهى رسول الله ﷺ عن بيع العنب حتى يسود ٢٨٦٢

نهى رسول الله ﷺ أن يتبع السهام ... ٤٠١٦
 نهى رسول الله ﷺ أن يتبع جنازة معها زانة ... ١٧٥١
 نهى رسول الله ﷺ أن يخصص القبور ... ١٧٠٩
 نهى رسول الله ﷺ أن تخلق المرأة رأسها ... ٤٤٨٥، ٣٦٥٣
 نهى رسول الله ﷺ أن تصبر بهيمة أو غيرها للقتل ... ٤٠٧٤
 نهى رسول الله ﷺ أن تغتسل ... ٤٧٣، ٤٧٢
 نهى رسول الله ﷺ أن تنكح المرأة على ... ٣١٧١
 نهى رسول الله ﷺ أن نضحى ... ١٤٦٤
 نهى رسول الله ﷺ أن يأكل الرجل بشماله ... ٤٣١٥
 نهى النبي ﷺ أن يباع الطعام حتى يقبض ... ٢٨٤٦
 نهى رسول الله ﷺ أن يبال ... ٤٧٥
 نهى رسول الله ﷺ أن يترعرع الرجل ... ٤٤٣٤
 نهى رسول الله ﷺ أن يتعاطى السيف مسلولاً ٣٥٢٧
 نهى رسول الله ﷺ أن يتنفس في الإناء ... ٤٣٧٧
 نهى رسول الله ﷺ أن يتوضأ ... ٤٧١
 نهى رسول الله ﷺ أن يخصص القبر ... ١٦٩٧
 نهى رسول الله ﷺ أن يجلس ... ٩١٤
 نهى رسول الله ﷺ أن يجمع أحد بين اسمه وكنيته ... ٤٧٦٩
 نهى رسول الله ﷺ أن يرفع الرجل إحدى رجله على الأخرى ... ٤٧٠٩
 نهى رسول الله ﷺ أن يستفاد ... ٧٣٥، ٧٣٤
 نهى رسول الله ﷺ أن يشرب الرجل قائماً ... ٤٢٦٦
 نهى رسول الله ﷺ أن يصلي في سبعة ... ٧٣٨
 نهى رسول الله ﷺ أن يعزل عن الحرة ... ٣١٩٧
 نهى رسول الله ﷺ أن يقدر السريين أصبعين ٣٥٢٨
 نهى رسول الله ﷺ أن يقرن الرجل بين التمرتين ... ٤١٨٨
 نهى رسول الله ﷺ أن يقوم الإمام ... ١٦٦٢
 نهى رسول الله ﷺ أن يقيم الرجل الرجل ... ١٣٩٥

- ٢٩٧٤ نهى رسول الله ﷺ عن كراء
 ٤١٠٥ نهى رسول الله ﷺ عن كل ذي ناب من
 ٣٦٥٠ نهى رسول الله ﷺ عن كل مسكر
 نهى رسول الله ﷺ عن لبس الحرير إلا موضع
 ٤٣٢٤ أصبعين
 ٤٣٨٤ نهى رسول الله ﷺ عن لبس القسي، والمعصفر
 ٢٨٥٣ نهى رسول الله ﷺ عن لبنتين
 ٥٠٦، ٥٠٥ نهى رسول الله ﷺ عن لبس جلود
 ٤١٤٧ نهى رسول الله ﷺ عن لحوم الحمر
 ٤٣٥٦ نهى رسول الله ﷺ عن مياثر الأرجوان
 ٤٢٩٣ نهى رسول الله ﷺ عن نبيذ الجر الأخضر
 ٩٠٢ نهى رسول الله ﷺ عن نفرة
 ٧٣٦ نهى رسول الله ﷺ عن هاتين الشجرتين
 ٤٤٣١ نهى رسول الله ﷺ عنه
 ٤٠٨٩ نهى رسول الله ﷺ يوم خيبر عن كل ذي ناب
 نهى رسول الله ﷺ يوم خيبر عن لحوم الحمر
 ٤١٠٧ الأهلية
 ٣٣٦ نهانا رسول الله ﷺ أن نستقبل القبلة لغائط
 ٣٧٥ نهانا رسول الله ﷺ عن ذلك
 ٣٣٦٦ نهانا رسول الله ﷺ عن ضرب المصلين
 ٤٣٩٠ نهاني رسول الله ﷺ أن أغتم فيه
 ٤٣٥٦ نهاني رسول الله ﷺ عن خاتم الذهب
 ٢٨٤٣ نهاهم رسول الله ﷺ عن بيعه
 ٤٠٨٥ نهينا عن صيد كلب المجوس
- ٢٨٦٥ نهى رسول الله ﷺ عن بيع المضطر
 ٢٨٧٨ نهى رسول الله ﷺ عن بيع الولاء
 ٢٨٦٨ نهى رسول الله ﷺ عن بيعتين في بيعة
 ٢٨٦٩ نهى رسول الله ﷺ عن بيعتين في صفقة واحدة
 ٢٨٥٥ نهى رسول الله ﷺ عن بيع حبل الحبلية
 ٢٨٥٧ نهى رسول الله ﷺ عن بيع ضراب الجمل
 ٢٨٥٨ نهى رسول الله ﷺ عن بيع فضل الماء
 ٧٣٢ نهى رسول الله ﷺ عن تناشد
 نهى رسول الله ﷺ عن ثمن الكلب، وكسب
 ٢٧٧٩ الزمارة
 نهى رسول الله ﷺ عن ثوب المصمت من
 ٤٣٧٨ الحرير
 ٤١٢٦ نهى رسول الله ﷺ عن ركوب الجلالة
 ٤٣٩٥ نهى رسول الله ﷺ عن ركوب النمرور
 ٤١٣٥ نهى رسول الله ﷺ عن سب الديك
 نهى رسول الله ﷺ عن شرى المغنم حتى
 ٤٠١٥ تقسم
 ٤٠٩٠ نهى رسول الله ﷺ عن شريطة الشيطان
 ٢٠٤٨ نهى رسول الله ﷺ عن صوم يوم الفطر والنحر
 ٢٨٥٦ نهى رسول الله ﷺ عن عصب الفحل
 نهى رسول الله ﷺ عن عشر: عن الوشر،
 ٤٣٥٥ والوشم
 ٤١٤٥ نهى رسول الله ﷺ عن قتل أربع من الدواب
 ٣٩٤٢ نهى رسول الله ﷺ عن قتل النساء والصبيان

فهرس الآثار

- أذنت بهم شجرة (الجن ليلة استمعوا القرآن) ٥٩٣٧
أبعثها قياماً مقيدة سنة محمد ﷺ ٢٦٣٧
أبو بكر سيدنا، وأعتق سيدنا ٦٢٥٩
أتى النبي ﷺ بالبراق ليلة أسري به ٥٩٢٠
أتيت المدينة فسألت الله ٦٢٣٢
أتيته وهو قائم في الصلاة (صلاة الكسوف) ١٤٨٨
أجل، والله إنه لموصوف ٥٧٥٣، ٥٧٥٢
أحرق علي رضي الله عنه اللواطين ٣٥٨٤
أحرمت من التعميم بعمرة ٢٦٦٧
اختصم مسلم ويهودي إلى عمر رضي الله عنه ٣٧٤٢
أخطأ سفينة الجيش بأرض الروم ٥٩٤٩
إذا اشتكى الرجل عينيه ٢٦٨٦
إذا أنا مت فلا تصحني نائحة ١٧١٦
إذا رمى أحدكم حجرة العقبة فقد حل ٢٦٧٤
إذا كنتم في المسجد فنودي بالصلاة ١٠٧٤
إذا وقعت الحدود في الأرض ٢٩٧١
ارتحلت الدنيا مدبرة ٥٢١٥
استسقى يوماً عمر ٥٢٦٦
أشهد لقد كنت أشوي لرسول الله ﷺ ٣٢٦
أصبح (أي النبي ﷺ) بحمد الله بارئاً ١٥٧٦
أصبنا طيعاً يوم خيبر ٤٠٢٠
أصطلحوا على وضع الحرب عشر سنين ٤٠٤٩
أصوات عصا أحدهما لها ٥٩٤٤
اعتقت منه عائشة أخته ٣٤٠٤
أغمي على عبد الله بن رواحة ١٧٤٥
أفضل أمة النبي ﷺ ٦٠٢٥
- أقام رسول الله ﷺ بمكة خمس عشرة سنة ٥٨٣٨
أقبلت راجياً على أنان ٧٨٠
ألا أصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ ٨٠٩
الأضحى يومان بعد يوم الأضحى ١٤٧٤، ١٤٧٣
ألا تغالوا صدقة النساء ٣٢٠٤
ألحدوا... كما صنع برسول الله ﷺ ١٦٩٣
الحسن أشبه رسول الله ﷺ ٦١٧٠
السلام عليك يا ابن ذي الجناحين ٦١٤١
السنة على المعتكف أن لا يعود مريضاً ٢١٠٦
الشطرنج هو ميسر الأعاجم ٤٥١٠
الضرب عند الغضب (في شرح آية) ٥١١٧
الصلاة أحسن ما يعمل الناس ٦٢٣
الصلاة خير من النوم ٦٥٢
الصلاة في الثوب الواحد سنة ٧٧١
الصلاة الوسطى صلاة الصبح ٦٣٩، ٦٣٨
الصلاة الوسطى صلاة الظهر ٦٣٦
العقل وفكاك الأسير وأن ٢٤٦١
العلم علماً فاعلم في القلب ٢٧٠
الفضل: هو صدق الحديث وأداء الأمانة ٥٢٢٣
المسألة أن ترفع يديك ٢٢٥٦
الناس ينظرون إلى الله يوم القيامة ٥٦٦٣
أليس حبكم سنة رسول الله ﷺ؟ ٢٧١٠
أمرض في صلاتك ٧٨
أنا أحفظكم لصلاة رسول الله ﷺ ٧٩٢
إن آخر ما نزلت آية الربا ٢٨٣٠
أنا أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ ٨٠١

٣٤٨٢، ٣٤٨١ إن عمر بن الخطاب قتل نفراً
 ١٥٠٩ إن عمر بن الخطاب كان إذا قحطوا استسقى
 ٢٨٣٣ إنك بأرض فيها الربا فاش
 ١٢٩٢ إنك قد صليت خلف رسول الله ﷺ
 إنكم لتعملون أعمالاً هي أدق في أعينكم من
 ٥٣٥٥ الشعر
 ٢٠٤٢ إن ناساً تماروا عندها يوم عرفة
 ٤٤٠٨ إن نعل النبي ﷺ كان لها قبالة
 ٤٤٨ إنما كان الماء من الماء رخصة
 ٤٣٢ إنما الماء من الماء في الاحتلام
 ٥٧٨٦ إنما كان البياض في عنقه
 ٣١٥٨ إنما كانت المتعة في أول الإسلام
 ٤٦٦٤ إنما نغدو من أجل السلام
 ٣٣٢٦ إنما نقلت فاطمة لطول لسانها
 ٣٦٣٥ إنه قد نزل تحريم الخمر
 ٥٧٨٦ إنه لم يبلغ ما يحضب
 ٥٩٥٦ أول من قدم علينا من أصحاب رسول الله ﷺ
 ٦٠٢٤ أي الناس خير بعد النبي ﷺ؟ قال: أبو بكر
 ٦١٥٥ أي الناس كان أحب إلى رسول الله ﷺ
 ٤٢٠٨ بركة الطعام الوضوء قبله والوضوء بعده
 ٥٨٣٧ بعث رسول الله ﷺ لأربعين
 ٣٧٣ بل إنما هي عن ذلك في الفضاء
 ٥١٣٦ بل والله، حتى الحبارى
 ٧٤٥ بنى عمر رجة في ناحية المسجد
 ١١١٦ بينا أنا في المسجد
 ١٩٧٩ تراءى الناس الهلال فأخبرت رسول الله ﷺ
 ٣٢٠٩ تزوج أبو طلحة أم سليم
 ٣١٤٢ تزوجني رسول الله ﷺ في شوال
 ٥٩٣٤ تشاورت قريش ليلة بمكة
 ١٨٥٦ تعلمن أيها الناس أن الطمع فقر
 ٣٠٦٩ تعلموا الفرائض
 ٦٤٥ تقول: الله أكبر

٨٦٣ إن أبا بكر الصديق رضي الله عنه صلى
 ١٦٢٤ إن أبا بكر قبل رسول الله ﷺ وهو ميت
 ٥٤٦٢ إن ابني هذا سيد
 ٦١٩٧ إن أشبه الناس دلاً وسمناً
 ٤٥٠٩ إن أشد الناس عذاباً يوم القيامة، من قتل نبياً
 ٤٠٣٠ أن الإسلام الكلمة، الإيمان العمل الصالح
 ٩٣٨ إن الدعاء موقوف
 ٤٦٥٦ أن العلاء الحضرمي عامل رسول الله ﷺ
 ٣٣٢ إن القبلية من اللبس
 ٢٢٢٠ إن القتل قد استحر يوم القيامة بقراء القرآن
 ٥٧٧٣ إن الله تعالى فضل محمداً ﷺ
 إن النبي ﷺ إذا عرس بليل اضطجع على شقه
 ٤٧١٦ الأيمن
 ٣١٢٩ إن النبي ﷺ تزوجها وهي بنت سبع
 ٤٤١٨ إن النجاشي أهدى إلى النبي ﷺ
 ١١٥٦ إني أصلي في بيتي
 ٥٣٠٧ إني أنا الرزاق ذو القوة المتين
 أن جبرئيل هبط عليه فقال له: خيرهم في
 ٣٩٧٣ أسارى بدر
 ٢٢٢١ أن حذيفة بن اليمان قدم على عثمان
 ٢٠٠٦ أن رجلاً سأل النبي ﷺ عن المباشرة
 إن رسول الله ﷺ وأبا بكر وعمر حرقوا متاع
 ٤٠١٣ الغال
 ٥٨٣٤ أنزل الله تعالى فيهم ﴿فإنهم لا يكذبونك﴾
 ٣٤١٧ أنزلت هذه الآية ﴿لا يؤاخذكم الله﴾
 ٥٥٠٠ إني سمعت عمر يخلف على ذلك
 ٦١١٣ إني لأول العرب رمى بهم
 ٥٩٦٧ انطلق بنا إلى أم أيمن تزورها
 انطلقت في المدة التي كانت بيني وبين
 ٥٨٦١ رسول الله ﷺ
 ٥٢٩٤ إن عبد الوخر على وجهه
 ٤٦٥٤ أنعم الله بك عيناً

سمعت مالكا وسئل أي شيء الزهد في الدنيا؟

- قال: طيب الكسب ٥٢٨٣
 سمع يوم عرفة رجلاً يسأل ١٨٥٥
 سيأتي ملك من ملوك العجم ٦٢٨٢
 سئل رسول الله ﷺ عن رجلين ٢٥٠
 شرب عمر بن الخطاب لبناً ١٨٣٦
 شقته عائشة رضي الله عنها وكستها خماراً كثيفاً ٤٣٧٥
 صدق، إنهم كانوا يجمعون ٢٦١٧
 صلى جابر في إزار ٧٧٠
 صلى لنا أبو سعيد فجهر ٨٠٦
 صليت خلف ابن عباس على جنازة ١٦٥٤
 صلينا وراء عمر بن الخطاب رضي الله عنه ٨٦٥
 صنعت للنبي ﷺ بردة سوداء ٤٣٦٤
 ضرب عمر الجزية على ٤٠٤١
 طلقت منك بثلاث ٣٢٩٣
 عجباً للعمة تورث ولا ترث ٣٠٦٨
 عهدت أصحاب رسول الله ﷺ لا يفعلون ٢٥٢
 ذلك ٤٠٧٩
 غدوت إلى رسول الله ﷺ بعبد الله ٣٩٥٠
 غزونا مع أبي بكر زمن النبي ﷺ ٥٥٢٩
 ﴿فإذا نقر في الناقور﴾: الصور ٥٤٣٦
 فتح القسطنطينية مع قيام ١٣٤٨
 فرضت الصلاة ركعتين ثم ٤٠٣٥
 فرقوا بين كل ذي محرم من المجوس ٥٥٠٢
 فقلنا ابن صياد يوم الحرة ٢٦٣٢
 فنلت فلاندها من عهن ٣٢٧٧
 في الحرام يكفر ٤٩
 قال رجل: يا رسول الله أي ذنب أكبر ٣٩
 قام رسول الله ﷺ من بين أظهرنا فأبطأ ٤٦٩٠
 قبل أبو بكر رضي الله عنه خد عائشة ٥٨٤٠
 قبض النبي ﷺ وهو ابن ثلاث وستين ٣٣٠
 قبله الرجل امرأته ٢٦٦٤
 قتل منهم يوم أحد ٢٦٦٤

- توفاه الله على رأس ستين سنة ٥٨٣٩
 توفي رسول الله ﷺ وما شبعنا من الأسودين ٤١٩٤
 ثم جلس فافترش رجله اليسرى ٩١١
 ثكلتك أمك، سنة أبي القاسم ٨٠٧
 جاءت ملائكة إلى النبي ﷺ وهونائم ١٤٤
 جلد عمر الذي استكرهها ٣٥٨٠
 جلد عمر رضي الله عنه في حد الخمر ثمانين ٣٦٢٤
 حتى إذا عتوا رفسقوا جلد ثمانين ٣٦١٦
 حرم من الصب سبع ٣١٨١
 خدمت النبي ﷺ عشر سنين ٥٨٠١
 خرج النبي ﷺ من الدنيا ولم يشبع من خبز ٥٢٣٨
 الشعير ١٠٧٥
 خرج رجل من المسجد بعدما أذن فيه ٤٦٠٢
 خلق الله نعيم هذه النجوم ثلاث ١٧١٢
 دخلت على عائشة: فقلت يا أماء ٥٦٦١
 ذاك جبرئيل عليه السلام ٤٠٦٠
 ذكر عمر بن الخطاب يوماً الف ٥٦٢٩
 ذكر لنا الجعفر يلقى ٥٦٦٢
 رأى جبرئيل عليه السلام ٥٦٦٠
 رآه بفزاده مرتين ٤٧١٤
 رأت رسول الله ﷺ وهو قاعد القرفصاء ٢٦٨٧
 رأيت أسامة وبلالاً ٥٧٩٤
 رأيت النبي ﷺ في ليلة اضمحان ٥٧٨٠
 رأيت النبي ﷺ وأكلت معه ٤٧٠٧
 رأيت رسول الله ﷺ بفناء الكعبة محتبياً بيديه ٤٧٠٨
 رأيت رسول الله ﷺ في المسجد مستلقياً ٥٧٨٥
 رأيت رسول الله ﷺ كان أبيض ٦١٠٩
 رأيت يد ظلحة شلاء وفيها ٣٩٩٢
 رد عليه خالد بن الوليد ١٧١٠
 رش قبر النبي ﷺ ٤٥١٧
 رمي أبي يوم الأحزاب على أكحله، فكواه ٤٥١٧
 رسول الله ﷺ

- ٥٧٩٠ كان رسول الله ﷺ ليس بالطويل ولا بالقصير
 ٥٧٨٣ كان رسول الله ﷺ مريوعاً
 ٣٩٤٩ كان شعار المهاجرين
 ٦٢٦٥ كان عطاء البدرين خمسة آلاف
 ٣٧٣٠ كان عمر إذا بعث عماله
 ٥٧٩٦ كان في ساق رسول الله ﷺ حموشة
 ٣١٠٢ كان قريش ومن دان دينها
 ٤٤١٣ كان لنعل رسول الله ﷺ قبلان
 ٤٣٧٦ كان لي منها درع على عهد رسول الله ﷺ
 ٤١٩٢ كان يأتي علينا الشهر ما نوقد فيه ناراً
 ٥٨٨١ كأي أنظر إلى الغبار ساطعاً
 ٢٠٣٠ كان يكون عليّ الصوم من رمضان
 ٥٩٧ كانوا يصلون العتمة
 ٣٩٣٦ كتب خالد بن الوليد إلى أهل فارس
 ٢٩٨٦ كل، فلمعري، لمن أكل برقية باطل، لقد
 ٤٣٨٠ كل ما شئت والبس ما شئت
 ١٧٧١ كنت أدخل بيتي الذي فيه رسول الله ﷺ
 ٤٤٣٥ كنت أطيب النبي ﷺ بأطيب ما نجد
 ٣٢٥٠ كنت أغار من اللاتي وهبن أنفسهن
 ٤٤٠ كنت أغتسل أنا ورسول الله ﷺ
 ٤٩٤ كنت أغسله من ثوب رسول الله ﷺ
 كنت أفرك المني من ثوب
 ٤٩٦، ٤٩٥ رسول الله ﷺ
 ٧٨٦ كنت أنام بين يدي رسول الله ﷺ
 ٥٨٢٣ كنت جاره، فكان إذا نزل عليه الوحي
 ٣٩٧٤ كنت في سبي قريظة
 ٥٩١٩ كنت مع النبي ﷺ بمكة فخرجنا في بعض
 ٣٣٩٨ كنت مملوكاً لأم مسلمة
 ٢٤٥٣ كنا إذا صعدنا كبرنا
 ٣٩١٧ كنا إذا نزلنا منزلاً لا نسبح حتى نحل الرحال
 ١١٨٠ كنا بالمدينة فإذا أذن المؤذن
 ٦٠٢٥ كنا في زمن النبي ﷺ لا نعدل بأي بكر
 ٤٠٢٢ كنا ناكل الجزور في الغزو
 ٥٩٥٠ قحط أهل المدينة قحطاً شديداً
 ٦٢٠٠ قدمت الشام فصليت ركعتين
 ٤٠٦١ قرأ عمر بن الخطاب رضي الله عنه
 ٤٦ قلت: يا رسول الله من معك على هذا الأمر
 ٤٤٨٨ كان إبراهيم خليل الرحمن أول
 ١١٨٧ كان ابن عمر إذا صلى الجمعة
 ٢٠١٧ كان ابن عمر يجتمع وهو صائم
 ٢٦٢٦ كان ابن عمر يقف عند الجمرتين
 ٣٩٥١ كان أصحاب النبي ﷺ يكرهون الصوت
 ٥٧٩ كان أصحاب رسول الله ﷺ لا يرون
 ٣١٧ كان أصحاب رسول الله ﷺ ينتظرون العشاء
 ٥٢٩١ كان المال فيما مضى يُكره
 ٧٩٨ كان الناس يؤمرون أن
 ٥٨٤٥ كان النبي ﷺ إذا أنزل عليه الوحي كرب
 ٥٨١٣ كان النبي ﷺ أشد حياء
 ١٤٠٤ كان النداء يوم الجمعة أوله إذا
 ٤١٤٦ كان أهل الجاهلية يأكلون أشياء ويتركون
 ٢٥٣٣ كان أهل اليمن يحجون
 ٥١٤ كانت الكلاب تقبل وتدبر
 ٤٦٧٧ كانت المصافحة في أصحاب الرسول ﷺ
 ٣١٨٣ كانت اليهود تقول: إذا أتى
 ٤٠٥٦ كانت أموال بني النضير مما أفاء الله على رسوله
 ١٣١٩ كانت عائشة رضي الله عنها تصلي الضحى
 ٣٤٩٨ كانت قيمة الدية على عهد رسول الله ﷺ
 ٤٤٤٤ كانت لرسول الله ﷺ سكة
 ٦١٠٦ كانت لي منزلة من رسول الله ﷺ لم
 ٥٧٩٨ كان رسول الله ﷺ إذا سُر استنار
 ٥٧٨٧ كان رسول الله ﷺ أزهر اللون
 ٥٧٩٧ كان رسول الله ﷺ أفلج الشينين
 ٥٧٨٤ كان رسول الله ﷺ ضليح الفم
 ٥٧٧٩ كان رسول الله ﷺ قد شعث مقدم رأسه
 ٥٧٨٢ كان رسول الله ﷺ ليس بالطويل البائن

٥٩٤٧	لما مات النجاشي كنا نتحدث أنه	٤٢٧٥	كنا نأكل على عهد رسول الله ﷺ ونحن
٦١٧٥	لما نقل رسول الله ﷺ هبطت	٢٦٦٠	كنا نتحين فإذا زالت الشمس
٣٣٧١	لما نزل قوله تعالى: ﴿ولا تقربوا مال﴾	١٨١٦	كنا نخرج زكاة الفطر صاعاً
١٨١٤	لم يأمرني فيه النبي ﷺ بشيء		كنا نصيب في مغازينا العسل والعنب فنأكله
٦١٤٦	لم يكن أحد أشبه بالنبي ﷺ من الحسن	٣٩٩٩	ولا نرفعه
٥٧٩١	لم يكن بالطويل الممغط	٣١٨٤	كنا نغزل والقرآن ينزل
١٤٥١	لم يكن يؤذن يوم الفطر	٦٠٨٥	كنا نقول ورسول الله ﷺ حي
٢٤٧٩	لولا كلمات أقولهن	١٣٠٤	كنا ننصرف في رمضان من القيام
١٠٧٣	لولا ما في البيوت من النساء	٥٨٩٠	كنا والله إذا احمر البأس
٦٠٥٥	لو أن لي طلاع الأرض ذهباً	٢٠١٦	لا إلا من أجل الضعف
٤٤٧٨	لو شئت أن أعد شمطات	٢٧٨٢	لا رأس. إنما هم
٧٤٤	لو كنتما من أهل المدينة	٦٢٦٥	لا فضلنهم على من بعدهم
٧٨٨	لو يعلم المارئين يدي المصلي	٣٦٠٨	لا قطع عليه وهو خادمكم
٥٢٨٢	ليس الزهد في الدنيا بلبس الغليظ	١٠٨٠	لأن أشهد صلاة الصبح في جماعة
٢٠٨٧	ليلة ثلاث وعشرين	٩٤٦	لا يجعل أحدكم للشيطان شيئاً
٣٦٦٠	ما أبالي شربت الخمر أو عبدت هذه السارية	٢٠٣٥	لا يصوم أحد عن أحد
	ما أشكل علينا أصحاب رسول الله ﷺ	٤٥١١	لا يلعب الشطرنج إلا خاطئ
٦١٩٤	حديث	٩٠٤	لا ينظر الله عز وجل إلى صلاة
١٥٦٣	ما أغبط أحداً بهون موت بعد الذي	١٧٠٠	لحد لرسول الله ﷺ
٢٩٨٠	ما بالمدينة أهل بيت هجرة إلا	٣٦٣٦	لقد حرمت الخمر حين حرمت
١٥٤٠	مات النبي ﷺ بين حائتي وذائتي	٥٢٤١	لقد رأيت سبعين من أصحاب الصفة
٥٠٠	ماتت لنا شاة فدبقتنا سكرها	٤١٩٥	لقد رأيت نبيك ﷺ وما يجد من الدقل
	ما حجبني النبي ﷺ منذ أسلمت، ولا رأيي إلا	٣٧٤٧	لقد علم قومي أن حرفتي لم تكن
٤٧٤٦	تبسم	٥٦٦١	لقي ابن عباس كعباً يعرفه
٤٦٨٩	مارأيت أحداً أشبه سمتاً	٥٤٩٩	لقي ابن عمر رضي الله عنه ابن صياد
٦١٩٥	مارأيت أحداً أفصح من عائشة	٣٠٥٩	للبيت النصف ولابنة الابن السدس
٤٧٤٨	مارأيت أحداً أكثر تبسماً من رسول الله ﷺ	٤٨١	لم أكن ليلة الجن مع رسول الله ﷺ
٦٠٥٤	مارأيت أحداً قط بعد رسول الله ﷺ من	١٧١٨	لما توفي عبد الرحمن بن أبي بكر
	مارأيت النبي ﷺ مستجعماً ضاحكاً حتى	٥٩٤٥	لما حضر أحد
٤٧٤٥	ترى منه لهواته	٦٠٥٥	لما طمن عمر جعل يالم
٥٨١٤	مارأيت النبي ﷺ مستجعماً قط	٥٩٥١	لما كان أيام الحرة لم يؤذن في مسجد النبي ﷺ
١٥١٢	مارأيت رسول الله ﷺ ضاحكاً حتى أراه	١٧٤٩	لما مات الحسن بن الحسن

- ٥٧٧١ نجد مكتوباً محمد رسول الله ﷺ
 ٢٦٦٦ نزول الأبطح ليس بسنة
 هبط ثمانون رجلاً من أهل مكة على
 ٣٩٦٦ رسول الله ﷺ
 ٣٥٨٤ هدم أبو بكر على اللواتين
 ٤٣٢٥ هذه جبة رسول الله ﷺ
 ٢٦٢١ هكذا رمى الذي أنزل عليه
 ٥٣٥٧ هل تدري ما قال أبي ليلى؟
 ١٠٧٨ هل تسمع: حي على الصلاة
 ٤٧٤٩ هل كان أصحاب رسول الله ﷺ يضحكون؟
 ٤٥١٢ هي من الباطل (الشطرنج)
 ٦٤٥١ وافقت ربي في ثلاث: في مقام
 ٦٠٥٠ وافقت ربي في ثلاث: قلت
 ٤٠١٠ وافقنا رسول الله ﷺ حين فتح خيبر
 ٦١٧٩ والله إنه كان أشبههم برسول الله ﷺ
 ٥٥٠١ والله ما أشك أن المسيح
 ١٠٧٩ والله ما أعرف من أمر
 ٤٦٠٣ والله ما جعل الله في نجم حياة أحد
 ٥٤٠٩ وقعت الفتنة الأولى
 ٥٧٩٣ يا بني لورأيتك رأيت الشمس طالعة
 يا ساري! الجليل (بيننا عمر يخطب جمل
 ٥٩٥٤ يصيح)
 ٤٨٦ يا صاحب الخوض لا تخبرنا
 ٤٦٤٨ يجزي عن الجماعة إذا مروا أن يسلم أحدهم
 ٢٦١٥ يلي المقيم أو المعتبر
 ٦٠٠٤ يمنعني أن الله حرم علي دم أخي
 ٥٤٢٧ يوشك المسلمون أن يحاصروا
 ٣٢٩٨ يوقف المؤذي
- ٥٧٩٥ ما رأيت شيئاً أحسن من رسول الله ﷺ
 ٥٩٦٢ ما رأيت يوماً قط كان أحسن ولا أضوا
 ٥٢٣٧ ما شيع آل محمد من خبز الشعير يومين متتابعين
 ٥٢٦٧ ما شبعنا من تمر حتى فتحنا خيبر
 ٨٨٤ ما صليت قال وأحبه قال
 ٨٥٣ ما صليت وراء أحد أشبه
 ٨٨٣ ما صليت وراء أحد بعد
 ٦٠٤٤ ما كنا نبعث أن السكينة تنطق
 ١٤٠٢ ما كنا نقبل ولا نتغدى إلا بعد
 ٣٦٢٣ ما كنت لأقيم على أحدٍ حداً فيموت
 ٥٩٥٥ ما من يوم يطلع
 ٣١٢٣ ما نظرت، أو ما رأيت، خرج رسول الله ﷺ
 ٦٢٦٤ ما نعلم حياً من أحياء العرب
 ٢٧٣٣ معاذ الله أن أرد شيئاً نفلني
 ٥٧٧٢ مكتوب في التوراة صفة محمد وعيسى
 ١٠٧٦ من أدركه الأذان في المسجد
 ٩١٨ من السنة إخفاء الشاهد
 ٢٩٧٩ من زرع في أرض قوم بغير إذنهم
 ١٠٧٧ من سمع النداء فلم يجبه
 ١٩٧٧ من صام اليوم الذي يشك
 ٩٣٢ من صل على محمد وقال
 ٣٣١ من قبله الرجل أمراته الوضوء
 ٢١٧١ من قرأ آخر آل عمران في ليلة كتب له قيام
 ٢٩٧٧ من كانت له أرض فليزرعها
 ٤٨٧٩ من كانت له عند رسول الله ﷺ عذبة
 ٤٨٧٨ من كان له على النبي ﷺ دين
 ٩٠٥ من وضع جبهته بالأرض
 ٤٨٦٩ مع، غفر الله لك

مشکوٰۃ المصابیح

جو تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔
 اس کا جدید ادبی انداز میں اردو ترجمہ اور اس کے تمام
 مسائل کی تحقیق مرعاة المفاتیح، مرقاۃ، التعلیق الصبیح
 فتح الباری شرح صحیح بخاری و دیگر متداول شروح حدیث سے اخذ کر کے
 پیش کی جا رہی ہے اور سنن کتابوں سے ماخوذ روایات کی اسنادی
 تحقیق کے لیے رجال کی کتابوں بالخصوص علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
 کی کتب اور تنقیح الرواة کی تحقیق سے مزین فرما کر
 ضعیف حدیثوں سے قارئین کو باخبر رکھنے کا خصوصی
 خیال رکھا گیا ہے تاکہ صحیح اور ضعیف احادیث میں
 امتیاز ہو سکے۔



مکتبہ محمدیہ

پکٹ چیمبر وطنی جامعہ ماہرہ